صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۲۸ فروری ۱۹۷۳ء
(۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

جلد ۳ ـ شمارہ ۲۶

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی
پنجاب

مندرجات

(بلد ۵ - ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ — — — — —	۳۷۰۳
مسودہ قانون ——	
ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء — — — — — —	۳۷۰۳
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات — — — — —	۳۷۲۲
مجلس قائمہ کی رپورٹیں پیش کرنے کی مدت میں توسیع — — —	۳۷۲۳

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ - ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء

(چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۹ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ حافظ علی اسداللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

پ ۲ - س ۲ - ع ۳ - ایت ۱۵۲، ۱۵۳

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں اُن کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

مسودہ قانون

ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء

مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر اعلیٰ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ عوامی حکومت نے برسراقتدار آتے ہی چند ایسے اقدامات کیے ہیں جو ان کی پارٹی کے منشور اور پروگرام کے عین مطابق تھے اور بنیادی طور پر ان اقدامات کا مقصد اور مفہوم یہ تھا کہ عوامی بھلائی کے لیے جلد از جلد قدم اٹھائے جائیں ۔ چنانچہ اس سلسلے میں گورنر صاحب نے چند آرڈیننسز نافذ کیے اور ان پر عمل درآمد ہوتا رہا ۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ ان آرڈیننسز کے ذریعے صوبے میں معاشرتی ، معاشی اور انتظامی حالت کو بہتر بنانے کے لیے غیر معمولی حد تک تقویت حاصل ہوئی ۔ لیکن چونکہ پارلیمانی طریقوں کو پورا کرنا لازمی تھا ۔ اس لیے اس معزز ایوان کے سامنے وہ آرڈیننس بلوں کی صورت میں پیش کر دیے گئے ۔ اگرچہ یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا لیکن یہ حقیقت حال ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم مقررہ مدت کے اندر ان بلوں کو اس ایوان کے سامنے لے آئے لیکن ان کو اس ایوان میں ہم قانونی شکل نہ دے سکے ۔ اپوزیشن کا بھی ایک کردار ہے جو اس نے لازمی طور پر ادا کرنا ہے اور وہ انہوں نے ادا کیا ۔ لیکن یہ سارا معزز ایوان سارے صوبے کے سامنے جواب دہ ہے اور انہوں نے قانونی کام کو کرنے کے لیے پورا پورا فائدہ اٹھایا لیکن ایسا نہیں ہو سکا ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ان آرڈیننس کی عمر ختم ہونے کو ہے اور کوئی محب وطن اور صوبے کے عوام کا بھی خواہ یہ نہیں چاہے گا کہ یہ آرڈیننس ختم ہوں اور صوبہ میں ایک خلا کی صورت پیدا ہو جائے ۔ اس لیے اس خلا کی صورت کو پیدا نہ ہونے دیا جائے ۔ آپ اس بات سے سب اتفاق فرمائیں گے کہ آرڈیننسز بھی اپنے اپنے تقاضوں کے ساتھ موجود رہیں اور ان پر بدستور

عمل درآمد ہوتا رہے اور یہ معزز ایوان ان پر غور و خوض بھی کر سکے اور ان کو قانونی شکل دے سکے ۔ حکومتی پارٹی کی طرف سے لازمی طور پر ان تمام ترامیم کو منظور کیا جاتا رہا ہے جو کہ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی گئیں ۔ اور آئندہ بھی یہی طرز عمل جاری رہیگا ۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ حزب اختلاف کو ان کے کردار سے محروم نہ کیا جائے بلکہ انہیں اور آسانیاں بہم پہنچائی جائیں تاکہ انہیں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے اور زیادہ حق حاصل ہو جائے ۔ یہ ایک ناگریز ضرورت ہے کہ ان آرڈیننسوں کی عمر کو لمبا کر دیا جائے تاکہ ان کو باقاعدہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے ۔ جیسے یہ پیش کئے جا چکے ہیں اور حزب اختلاف کو پورا پورا موقع ملے کہ وہ جو ترامیم پیش کر چکے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ زیر غور لائی جا سکیں ۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ حزب اختلاف کے معزز ارکان مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہم اپنی عظیم اکثریت کو جو عوام کی مدد اور تعاون کی وجہ سے ہمیں حاصل ہے استعمال کریں اور ان کو ان مواقع سے محروم کریں جو انہیں حاصل ہونے چاہئیں ۔ وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ خلا پیدا نہ ہو اور یہ آرڈیننس موجود رہیں اور ان کی عمر بڑھا دی جائے تاکہ اسمبلی کے اندر ان پر بحث کسی طرح جاری رہے ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور مجھے امید ہے کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ان آرڈیننس کی عمر بڑھانے کیلئے جو بھی قدم اٹھایا جائے اس سے اتفاق کیا جائے اور یہ بحث اسی طرح اس معزز ایوان میں جاری رہے ۔ یہ نہایت ناگریز ضرورت ہے جس کا پورا کرنا نہایت ہی ضروری ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں جو قائد حزب اقتدار نے فرمایا ہے ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اچھے طریقے سے تمام واقعات ہمارے سامنے رکھے ہیں ۔ ہم کسی صورت میں بھی کوئی ایسی مشکل حکومتی پارٹی کے لیے یا عوام کیلئے پیدا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی ہم نے کبھی یہ سوچا ہے ۔ ہم ملک کے بہی خواہ ہونے کی حیثیت سے

اپنا جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے اپنی ترامیم دیتے رہے ہیں اور اس موقع پر میں حزب اختلاف کی طرف سے حزب اقتدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کا رویہ نہایت جمہوری تھا اور یہ ان کے تعاون کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر کوئی ایسا غیر جمہوری قدم نہیں اٹھایا جس سے کہ ہم مایوس ہوں ۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ اس اجلاس میں ہمیں جس تعاون کی توقع تھی اس سے کہیں زیادہ تعاون ہمیں حاصل ہوا ہے ۔

جہاں تک جناب قائد حزب اقتدار کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ ان آرڈیننسز کی زندگی بڑھا دی جائے اور ان کی مدت میں توسیع کر دی جائے اس کے لیے میں استدعا کروں گا کہ ہمیں بتائیں کہ وہ کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا یا کیا جانے والا ہے ۔ جہاں تک اصولی طور پر ان کی مدت میں توسیع کا تعلق ہے اس کے لیے ہم تیار ہیں اور اپنا تعاون پیش کرتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں حزب اختلاف کے معزز ڈپٹی لیڈر جنہوں نے حزب اختلاف کے جذبات کی ترجمانی فرمائی ہے کی خدمت میں مختصر طور پر یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اصولی طور پر چونکہ انہوں نے یہ منظور فرمایا ہے تو ہم اسے ایک بل کی صورت میں جس کو صرف یہ معزز ایوان ہی منظور کر سکتا ہے اور ان آرڈیننسز کی عمر میں توسیع کر سکتا ہے اس ایوان میں لا رہے ہیں ۔ اگر وہ منظور فرما دیں تو اس کو منظور کیا جا سکتا ہے اور جس طرح پہلے بحث جاری ہے یہ بحث جاری رکھی جا سکتی ہے ۔ تو میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ہمیں اس بل کو آج ہی منظور کرنا ہے اور یہ تین چار کلاز پر مشتمل ہے ۔ اس میں ایک شیڈول دیا گیا ہے جس میں ان تمام آرڈیننسز کا ذکر ہے ۔ اس میں یہ کیا جائے گا کہ یہ معزز ایوان اختیار رکھتا ہے یا اختیار دیتا ہے کہ ان کی عمر میں توسیع کر دی جائے ۔ اگر وہ منظور کر لیا جائے تو ہم موجودہ بحث کو بدستور جاری رکھ سکتے ہیں اور یہ جاری رہے گی ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آج رول ۱۹۸ معطل کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کون کون سے رولز ہیں جن کو معطل کرنا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں وزیر قانون سے درخواست کرونگا کہ اس سلسلے میں وہ تحریک فرمائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۹۸ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں :۔

> کہ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء (ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء) کی تمام تحاریک کے لیے مندرجہ ذیل قواعد معطل کر دئے جائیں :
>
> قاعدہ ۲۹ - ۵۳ - ۵۴ - ۶۶ - ۶۷ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۷ - ۷۸ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۴ - ۱۶۲ -

مسٹر سپیکر ۔ قواعد انضباط کار قاعدہ ۱۹۸ کے تحت تحریک پیش کی گئی ۔

> کہ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ کی تمام تحاریک کیلئے مندرجہ ذیل قواعد معطل کر دیے جائیں ۔
>
> قاعدہ ۲۹ - ۵۳ - ۵۴ - ۶۶ - ۶۷ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۷ - ۷۸ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۴ اور ۱۶۲ -

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے خیالات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ حزب اقتدار جہاں یہ کوشش کرے گی کہ جلد از جلد آرڈیننس کو بل کی صورت میں منظور کر لیا جائے وہاں حزب اختلاف کی طرف سے جو معقول قسم کی ترامیم پیش کی گئی ہیں اس پر وہ ہمدردانہ غور کریں گے اور ان کو منظور فرمائیں گے ۔ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ان کو مسترد نہیں کریں گے بلکہ عوام کے مفاد کے تحت ان ترامیم کو قبول کر لیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ جس طرح جناب وزیر قانون نے مطالبہ کیا ہے کہ بہت سے رولز معطل کر دئے جائیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی زیادہ ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے ہماری ترامیم کے نوٹس غیر موثر ہو جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ایک نیا بل لا رہے ہیں جس کے لیے یہ رولز معطل کرانے کے لیے انہوں نے تحریک پیش کی ہے ۔ اب یہ تقسیم کی جا رہی ہے کہ جو bills پہلے ایوان کے سامنے ہیں وہ ایوان کے سامنے رہیں گے اور ایوان ان پر نارمل قانون سازی کرے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب ترامیم کا کیا بنے گا ؟

Mr. Speaker : As it was yesterday evening. I am satisfied, and I exercise my powers, under Rule 198 of the Rules of Procedure.

تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

"The Punjab Ordinances Temporary Enactment Bill, 1973 کہ

کی تمام تحاریک کے لیے مندرجہ ذیل قواعد معطل کر دئے جائیں :

قاعدہ ۲۹ - ۵۳ - ۵۴ - ۶۶ - ۶۷ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۷ - ۷۸ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۴ اور ۱۶۲ -

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The Rules are suspended accordingly.

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا۔ یہاں متفقہ طور پر کر لیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ وقفہ سوالات صرف آج کے لیے معطل کیا گیا ہے یا ہمیشہ کے لیے ؟

Mr. Speaker : So long as this bill is under consideration.
اب ایک وزیر The Punjab Ordinances Temporary Enactment Bill, 1973 پیش کریں گے -

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء (ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :-

> کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۷۳ء (ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۷۳ء) مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ قاعدہ معطل ہو چکا ہے ۔

آوازیں ۔ یہ تو پہلے معطل ہو چکا ہے اور یہ تحریک پہلے ہی carry ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ کب carry ہوئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریروں کے بعد یہ تحریک unanimously carry ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے کیا فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک منظور ہو چکی ہے کہ دی پنجاب آرڈیننسز

ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء کو consider کرنے کے لیے رولز ۲۹ - ۵۳ - ۵۴ - ۶۶ - ۶۷ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۷ - ۷۸ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۴ اور ۱۶۲ کو معطل کر دیا جائے۔

The House unanimously agreed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ قاعدہ ۷۴ کے بارے میں کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ معطل ہو چکا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر ہے تو We have the right to oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ وہ چونکہ ایجنڈے پہ ہے میں نے اس لیے پڑھ دیا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : He has put a motion for suspension of Rule 74.

مسٹر سپیکر ۔ وہ قاعدہ معطل ہوچکا ہے ۔ آپ اس کو کیوں پڑھ رہے ہیں ۔

The House has unanimously decided it.

قاعدہ ۷۴ بھی معطل ہو چکا ہے اور ۷۵ بھی ۔

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :۔

> کہ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء (ہنگامی قوانین کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کا مسودہ قانون مصدرہ ۷۳ء) فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :۔

> کہ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی کارروائی ہو رہی ہے یہ بے ضابطہ ہے ۔ آئین کے تحت اور بالخصوص interpretation of statute کے تحت جو procedure قانون سازی کے لیے رکھا گیا ہے اس سے ہم باہر قطعاً نہیں جا سکتے۔ یہ procedure جو آج اختیار کیا جا رہا ہے یہ قطعی طور پر آئین، قانون اور ضوابط کے خلاف ہے ۔

Mr. Speaker : I can't permit that Point of Order. It has been unanimously decided by the House, and though you were not present, the decision remains unanimous.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آئین اور ضوابط کے خلاف ہاؤس کو کوئی چیز پاس کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہتے ہیں کہ جو بل آ رہے ہیں وہ آئین کے خلاف ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ سارے بل آئین کے خلاف ہیں۔ یہ سارا procedure آئین کے خلاف ہے ۔

Mr. Speaker : I don't agree with that. There are numerous precedents and the courts have upheld that and one in that respect is the East Bengal Temporary Re-enactment and Enactment Bill, 1949. The scrutiny of the Court has been upheld.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس وقت آئین میں دوسری پرویژن تھی ۔

Mr. Speaker : It is exactly the same provision. Provisions from the Act of 1935, have just been picked up and put in the present Interim Constitution. It reads almost the same.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہرحال یہ کارروائی خلاف ضابطہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے اس کو دفتر میں scrutinise کیا ہے ۔

Two authorities were given to me, one of 1949 and the other of 1951.

ضمن ۲

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز نمبر ۲ زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز ۲ کو بل کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۳

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز نمبر ۳ زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز ۳ کو بل کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

گوشوارہ

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کا گوشوارہ ایوان کے زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

بل کا گوشوارہ بل کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۱ ایوان کے زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز ۱ کو بل کا حصہ بنایا ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی تمہید ایوان کے زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

بل کی تمہید کو بل کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب long title ایوان میں زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کسی نے مخالفت یا ترمیم نہیں کی ۔ اس لئے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب آرڈیننسز ٹمپریری اینکٹمنٹ بل ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ اب آدھے گھنٹے کے لیے وقفہ ہوگا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری تحریک استحقاق تو پڑھ دیں ۔

Mr. Speaker : That will be taken up after the break. Let us now have a break of thirty minutes. The House shall re-assemble at 10.00 a.m.

(The House then adjourned for thirty minutes)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج ہماری آمد سے قبل The Punjab Ordinances Temporary Enactment Bill جو اس ایوان میں پیش ہوا ہے یہ مارشل لا سے کم درجہ نہیں رکھتا ۔

Mr. Speaker : This is no Point of Order. The Bill has been discussed here and the House has given its decision on it. Now we go on to the question hour. Question No. 1799.

Syed Tabish Alwari : I am on a Point of Order.

Mr. Speaker : I have not accepted your Point of Order.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے ہاؤس میں ایک ایسی مثال پیش کر دی ہے جو مارشل لا سے بھی زیادہ بدترین ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot permit these speeches.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس ایوان کے وقار کو بری طرح سے مجروح کیا ہے ۔ یہ عدالت میں چیلنج ہوگا ۔ آپ نے ایک ایسی مثال پیش کر دی ہے کہ دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی ۔

Mr. Speaker : It was a unanimous decision of the House.

Syed Tabish Alwari : Point of Order Sir.....

Mirza Tahir Beg : Sir, Seargent-At-Arms may be summoned to bring the House in order.

Syed Tabish Alwari : Sir, I invite your attention to Rule 180.....

Mr. Speaker : The Point of Order may be raised afterwards.

Syed Tabish Alwari : Sir, a Point of Order can be raised at any time when the Assembly is in session. The rule is very clear.

Mr. Speaker : What is the provision regarding the Point of Order.

Syed Tabish Alwari : Rule 180, sir.

Mr. Speaker : Please see Rule 180 (2) of the Rules of Procedure.

> Subject to sub-rule (1), any member, at any time, may submit a point of order for the decision of the Speaker but in doing so shall confine himself to stating the point.

Syed Tabish Alwari : "At any time". There is no binding.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر جہاں قاعدہ ۱۸۰ (۲) کو پیش کر رہے ہیں اور زور دے رہے ہیں کہ وہاں الفاظ "at any time" ہیں وہاں ۱۸۰ (۷) (سی) کو بھی ذرا پڑھ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

Syed Tabish Alwari : There is no motion.

Minister for Law : Rule 180 (7) (c) says—

> A member shall not raise a point of order—when a question on any motion is being put to the Assembly.

جناب والا ۔ ایک ایسے مسئلے پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا رہا ہے جس پر ہاؤس اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہے اور متفقہ طور پر ایک بات کو پاس کیا گیا ہے ۔ اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ متفقہ طور پر نہیں ہوا ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ پہلے تو اپوزیشن نے پورا تعاون دیا اب اس کے بعد یہ کیا ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان سوال نمبر ۱۷۹۹ ۔

Syed Tabish Alwari : Point of Order. Sir, I invite your attention to Rule 198, which says :

> Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, any member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly and if the motion is carried the rule in question shall stand suspended.

جناب والا ۔ اس سے پہلے اس بل کے سلسلے میں ۱۴ رولز معطل کرائے گئے ہیں جو اس اعتبار سے قطعاً غلط ہے کہ جب تک قاعدہ ۱۹۸ کے تحت کوئی موشن پہلے سے اسمبلی کے سامنے نہ ہو کوئی موشن پیش نہیں کی جا سکتی کہ اسمبلی کے یہ رولز معطل کر دیئے جائیں ۔

Mr. Speaker : Have you stated your Point of Order ?

Syed Tabish Alwari : No Sir.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رولز معطل کرنے کے متعلق کہہ چکے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرا یہ پوائنٹ آف پرویلج ہے ۔ اس معزز ایوان کے معزز اراکین نے رولز کو معطل کرنے کا متفقہ فیصلہ کیا ہے اور اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس کو چیلنج کیا جا رہا ہے ۔ اس سے تمام معزز ممبران کے وقار کو ٹھیس پہنچائی جا رہی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ یہ سراسر آئین کے خلاف ہے ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کو اختیار نہیں ہے کہ آئین کے خلاف کارروائی کرے ۔

Mr. Speaker : There is no Constitutional point involved.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو تحریک پیش کی گئی ہے وہ خلاف قاعدہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ خلاف قاعدہ نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ پہلے یہ بل پیش کیا جانا تھا ۔ پیش کرنے کے بعد یہ تحریک کر سکتے تھے کہ اس سلسلے میں یہ مشکل پیدا ہو گئی ہے اس لیے ان رولز کو معطل کیا جائے ۔ پہلے بل کو فی الفور زیر غور لانے کا موشن پیش نہیں ہوا ہے ۔ اس لیے اس ہاؤس کو بل پاس کرنے کا اختیار ہی نہیں ۔

Mr. Speaker : I don't agree with this Point of Order.

Yes, Makhdum Sahib.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Thank you. But don't look so angrily.

Mr. Speaker : I am not angry.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Thank you, Sir, I want to just raise a point, whether you call it a Point of Order or

you say it is a point on the Constitution of Pakistan. The limitation is imposed on this Assembly by the Constitution of Pakistan and the rules are subservient to it.

Mr. Speaker : Yes, that is true.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, under the constitutional provision, as the Leader of the House will read, this Assembly cannot arrogate to itself certain functions and responsibilities which have not been entrusted to it by the Interim Constitution introduced in Pakistan. Secondly, there is no provision whatsoever and this Assembly is not competent that it can extend the period of the ordinances. You may say that the House has decided. Can the House tomorrow decide...

Mr. Speaker : I have understood the point.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I raised a Point of Order. Supposing the oil and minerals are central subjects, can this assembly by majority legislate on minerals and oils in contravention of the Constitution of the country ? If you agree to that, then any thing is possible.

Mr. Speaker : I had considered that Point. The courts have decided that this can be done. There was a similar enactment in the East Bengal Legislature and the East Bengal Legislature extended life of the ordinances by a similar enactment in 1949, and the name of that Act is "East Bengal Ordinances Re-enactment and Enactment Act." It was scrutinised by the courts and it was held valid to the extent of extensions by that House. It twice came before the courts and the courts held that it was a valid legislation. It actually made two provisions, one provision was that the legislature extended the duration of those ordinances by six months and it further provided that if the Government found it necessary it could extend it by another six months. The courts held that the one extention by the legislature itself by six months was valid but the provision authorising the Government to extend it by another six months was not valid. It is very clear...it came twice before the courts in 1949 and

in 1951 and the courts held that it was in accordance with the law and the provisions in the Act of 1935 and the provision in the present Constitution are the same.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : And the Constitutions of 1956 and 1962 were different.

Mr. Speaker : They were different.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے اس ضمن میں رولنگ چاہوں گا اور ساتھ ہی یہ استدعا کرونگا کہ اس وقت جو چیز ہو چکی ہے اس کو اس سے وابستہ نہ رکھا جائے ۔ میرا independent point of order ہے اور میں independent ruling چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : When the occasion arises, the point may be raised. There is no such occasion now.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس رول کی interpretation چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کل بھی ہاؤس میں یہ بات واضح کی تھی کہ اگر کسی فاضل رکن کے دل میں یہ بات آ جائے کہ شروع سے آخر تک رولز کی interpretation کا مطالبہ کرنا شروع کر دیں تو اس پر ایک ہفتہ لگ جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک واقعہ ہو چکا ہے ۔ اسکے متعلق interpretation لازمی ہے ۔ میں ایسے وقوعہ کے متعلق نہیں کہوں گا جو اس ایوان میں نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : That has already been decided by the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس چیز کی بات نہیں کرتا ۔ میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ عرض کر رہا ہوں کہ رول ۱۹۸ کے تحت جب اس ایوان میں کوئی موشن زیر غور آئے اور اس کے لیے اس قسم کی رولز میں مشکل پیش آ جائے تو کیا اس مخصوص موشن کے لیے کوئی ممبر

تحریک کر سکتا ہے کہ فلاں رول معطل کیا جائے؟ اگر اس قسم کی inconsistency یا difficulty پیدا ہو رہی ہو تو ایک جنرل move کے تحت کوئی رول معطل نہیں کرایا جاسکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ جنرل move نہیں تھا ۔

It was a specific move for the consideration of this bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کوئی موشن ایسی تھی ؟

Mr. Speaker : There was a regular motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ موشن تو رولز کی suspension کے لئے ہے ۔

Mr. Speaker : There was a motion for the consideration of that bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان ۔ سوال نمبر ۱۷۹۹ ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ ابھی جو واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق میرے فاضل دوست سید تابش الوری صاحب نے اپنا نکتہ نگاہ پیش کرنے کے لیے جو وضاحت چاہی تھی اس کے پیش نظر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان کو جس انداز میں مایوس کیا گیا ہے ۔ میں آپ سے اور وزیر قانون سے اپیل کروں گا کہ ایک particular ممبر کے ساتھ اس طریقے سے جو رویہ اختیار کیا گیا ہے اسکو کسی صورت میں بھی پسند نہیں کیا جا سکتا ۔ میں عرض کروں گا کہ ان کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا نکتہ نگاہ پیش کریں اور اس پر اپنے دلائل دیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of privilege. Rana Phool Muhammad Khan Question No. 1799.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ کسی ممبر کے نکتہ نگاہ کو سننا چاہیے ۔ اس کو اپنا نکتہ پیش کرنے کا حق حاصل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ انہوں نے بیان کر دیا تھا ۔ میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ان کو سنا نہیں گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان کو بڑے اطمینان سے سنا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جناب سپیکر ۔ ان کو سن لینا چاہیے اور آپ کو اس پر اپنی رولنگ دینی چاہئے ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ اس نا انصافی کے خلاف واک آؤٹ کریں ۔ آپ ہمیں اس بات پر مجبور نہ کیجیے ۔ آپ ایک جج ہیں اور جج کے لیے انصاف کرنا ضروری ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

Syed Tabish Alwari - Sir, I would like to draw your attention to Article 136 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, which relates to the "Provisions in case of Failure of Constitutional Machinery" :—

> 136. (1) If the President, on receipt of a report from the Governor of a Province, or information from any other source, is satisfied that a situation has arisen in which the Government of a Province cannot be carried on in accordance with the provisions of this Constitution the President may by proclamation-
>
> (a) assume to himself, or direct the Governor of the Province to assume on behalf of the President, all or any of the functions of the Government of the Province, and all or any

of the powers vested in or exercise-able by any body or authority in the Province, other than the Provincial Legislature;

(b) declare that the powers of the Provincial Legislature to make laws shall be exerciseable by or under the authority of the Federal Legislature;

(c) make such incidental and consequential provisions as appear to the President to be necessary or desirable for giving effect to the objects of the Proclamation, including provisions for suspending in whole or in part the operation of any provisions of this Constitution relating to any body or authority in the Province :

جناب والا ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جو آرڈیننسز پیش کر دیئے گئے ہیں ----

Mr. Speaker : I can't permit a debate. What is your Point of Order, I want to know.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ Constitutional machinery فیل ہونے کی صورت میں آرٹیکل ۱۳۶ کے تحت گورنر صدر کے behalf پر تمام functions ادا کرے گا .....

Mr. Speaker : There has been no failure of the Constitutional machinery. This is altogether irrelevant. There has been no break down of the machinery and it is for the President to decide it. We can't do it.

سید تابش الوری ۔ لیکن گورنر یہ نہیں کر سکتا ---

Mr. Speaker : I can't permit these frivolous Points of Order.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ طریقہ مارشل لاء کا ہے ۔ اسکو کسی طرح نہیں کیا جا سکتا ۔

Mr. Speaker : Honourable member may please resume his seat ?

If Rana Phool Muhammad Khan is not standing up, I will take up the next question.

ایک آواز ۔ جناب والا ۔ ہم بطور احتجاج واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز اراکین واک آؤٹ کر گئے) ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ سوال نمبر ۱۸۸۶ ۔ ۔ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ سوال نمبر ۱۸۸۷ ۔ ۔ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا ۔

سید تابش الوری ۔ سوال نمبر ۲۱۰۲ ۔ ۔ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا ۔

سید تابش الوری ۔ سوال نمبر ۲۱۰۳ ۔ ۔ ایوان میں پیش نہیں کیا ۔

مرزا فضل حق ۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اس وقت واک آؤٹ کر چکے ہیں ۔ میں چونکہ ان سے اس سلسلے میں متفق نہ تھا کیونکہ میں اس وقت اس ایوان میں بیٹھا ہوا تھا اور چوھدری امان اللہ لک صاحب جو اس وقت حزب اختلاف کے لیڈر کے طور پر کام کر رہے تھے ، انہوں نے اتحاد کے جذبہ سے جب حزب اقتدار کی طرف سے تحریک آئی تو انہوں

نے منظور کی ، میں اپنے اوپر یہ اخلاقی پابندی سمجھتا ہوں کہ یہ چیز اس وقت میرے سامنے اس ایوان میں پیش کی گئی اور متفقہ طور پر منظور ہوئی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اگر کسی وجہ سے میں اس وقت اس کی مخالفت نہیں کرسکتا تو میں اپنے اوپر اس کی اخلاقی پابندی لیتا ہوں کہ اب مجھے اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اس فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہیے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس بل کی قانونی مقتضیات اور دستوری تقاضوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے یا نہیں ۔ لیکن اس وقت جلدی میں یہ سب کچھ کیا گیا ہے ۔ میں چونکہ بیٹھا ہوا تھا اس لیے میں اس کا پابند ہوں کہ میں اسکی مخالفت نہ کروں ۔ لیکن چونکہ میرے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ساتھی واک آؤٹ کر چکے ہیں ۔ ان کے ساتھ اتحاد رکھنے کے لیے میں بھی واک آؤٹ کر رہا ہوں ۔ اس میں مجھے شریک نہ سمجھا جائے کہ میں اس کی کوئی مخالفت کر رہا ہوں ۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر مرزا فضل حق صاحب واک آؤٹ کر گئے)

جیلوں میں منشیات اور ناجائز اسلحہ کی ترسیل

*۲۲۸۷ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں منشیات اور ناجائز اسلحہ مقامی افسران کی ملی بھگت سے جاتا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہے تو حکومت نے ایسے عناصر کے خلاف کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر جیل خانہ‌جات (ملک حاکمین خان) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ۔

جیلوں سے مفرور شدہ قیدیوں میں اضافہ

*۲۲۸۹ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ پچھلے ایک سال سے مفرور ہونے والے قیدیوں کی تعداد سابقہ سالوں سے بہت زیادہ ہے ؟ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ جی نہیں ۔ گزشتہ برس کے دوران تعداد مفرورین ایسی نہ تھی جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ یہ تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹیں پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ چودھری علی بہادر خان رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ چودھری علی بہادر خان رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ چودھری امان اللہ لک رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ چودھری امان اللہ لک رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ شیخ صفدر علی رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ شیخ صفدر علی رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ راجہ محمد افضل خان رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ راجہ محمد افضل خان رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ چودھری عبدالعزیز ڈوگر رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ چودھری عبدالعزیز ڈوگر رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر ایس ۔ حسن نواب چیف الیکٹریکل انجنیئر ریلوے کا نواب احمد بخش تھیم ایم ۔ پی ۔ اے سے ملاقات کرنے سے انکار (بحوالہ مباحثات مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء)

ملک غلام نبی ۔ جناب سپیکر ۔ چند روز ہوئے ۔ ہمارے ایک معزز ممبر نے ریلوے کے چیف انجنیر سے ملاقات کرنے کی کوشش کی لیکن اس افسر کی طرف سے کچھ ایسا سلوک کیا گیا جس کو ہمارے فاضل رکن نے بری طرح محسوس کیا اور ایک پرولیج موشن اس ایوان میں انھوں نے پیش کی ۔ جس پر فیصلہ محفوظ رکھا گیا ۔ لیکن اس کے بعد کے واقعات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس افسر نے unconditional apology کی ہے ۔ اس معزز ممبر کو بھی اور آپ کی خدمت میں بھی وہ عریضہ آ چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ میرے پاس ہے ۔ میں اسے ایوان میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

> Most respectfully I tender my sincerest regrets and apology for the most unfortunate incident of 22nd February, 1973 which led to a Resolution No. 37 on 22nd February, 1973 by the Punjab Assembly.
>
> While tendering my unqualified apology to your goodself and through the Honourable Speaker to all the Members of the Assembly, I throw myself at the mercy of this august House and wish to assure you that I have always held and would hold the Honourable Members of this House in the highest esteem.

ملک غلام نبی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد معزز اراکین اس معافی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو معاف کر دیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ نواب احمد بخش صاحب ، کیا آپ اس معافی کو منظور کرتے ہیں ؟

ملک غلام نبی ۔ وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سخاوت علی خان ۔ یہ ضروری نہیں کہ جب ملک صاحب یا نواب صاحب چاہیں معافی دے دیں ۔ پورا ہاؤس معافی دے سکتا ہے ۔ کم از کم میں معافی نہیں دیتا ۔ جب مرضی ہو ان کو معاف کر دیں جب چاہیں ہم انہیں بلا لیں ، یہ جذباتی فیصلہ ہے ۔ میں اس کو قطعاً معاف نہیں کروں گا ۔ نواب صاحب کی جو منت اس نے کی ہے وہ میرے لئے ناقابل قبول ہے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی نے جو قرارداد منظور کی تھی ۔ آیا اس پر عمل درآمد ہوا ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ مجھے معلوم نہیں ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ اگر جناب قرارداد پر عمل درآمد نہیں ہوا جو متفقہ طور پر منظور ہوئی تھی تو معافی کا کیسے سوال پیدا ہوتا ہے ۔ اس قرارداد پر عمل درآمد ہونے کے بعد اس معافی نامے پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is for the House.

نواب صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے معافی دے دی ہے ۔

نواب احمد بخش تھیم ۔ اگر ہاؤس معاف کر دے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اعتراض کی بات نہیں ۔ Are you satisfied by this apology ?

(قطع کلامیاں)

سید ناظم حسین شاہ ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اس قرارداد پر عمل بھی نہ ہو اور جو ان کی طرف سے apology آئی ہے ہم اس کو منظور کر لیں ۔ ہم قطعاً اس کو منظور نہیں کریں گے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب سپیکر ۔ نوکر شاہی کے ایک کل پرزے نے اس ایوان کے ایک فاضل رکن کی توہین کی ہے اور یہ مسئلہ اب نواب احمد بخش کا نہیں ہے بلکہ اس پورے ایوان کے وقار کا مسئلہ ہے ۔ ہم کسی قیمت پر اس نوکر شاہی کے کل پرزے کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جب ایک تحریری معافی نامہ آ گیا ہے ۔ انہوں نے واضح طور پر معافی مانگی ہے اور نواب احمد بخش صاحب نے بھی جن کا اس سے براہ راست تعلق تھا ، فراخ دلی سے کام لے کر عفو سے کام لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو اس واضح معافی نامہ کے بعد فراخ دلی کا ثبوت دینا چاہیے ۔ آخر سرکاری ملازم بھی ہم سے ہیں ۔ ہمارے ملک میں رہنے والے ہیں ۔ ہماری پارٹی کی مرکز میں بھی اور صوبے میں بھی حکومت ہے ۔ وہ ہماری حکومت کا کام کر رہے ہیں ۔ یہاں ایسی کوئی فضا نہ پیدا ہو جس سے ہاؤس اور سرکاری ملازمین کے درمیان کوئی فرق نظر آئے ۔ سرکاری ملازمین اس ہاؤس کے پاس کئے ہوئے قوانین پر عمل درآمد کراتے ہیں ۔ ان کو نافذ کرتے ہیں ۔ آپ کی وساطت سے اس پورے ایوان سے میری گزارش ہے کہ اس نوٹس کو اب واپس لے لے ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واپس تشریف لے آئے) ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں شمیم احمد خان صاحب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں ۔ ایک شخص نے اپنے آپ کو ہمارے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے ۔ بلا کسی شرط کے معافی مانگی ہے ۔ معاف کرنا ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے ۔ جب ایک آدمی اپنا قصور مانتا ہے اور اس کی کافی تذلیل ہو چکی ہے تو میں اپنے بھائیوں سے یہ اپیل کروں گا کہ ایسے شخص کو جس نے اپنے آپ کو آپ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے معاف کر دینا چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ جناب والا ۔ جس وقت یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی میں یہاں موجود نہ تھا ۔ لیکن جو کچھ بھی معزز ایوان نے فیصلہ کیا اس کے پیش نظر ایک نتیجہ سامنے آ چکا ہے ۔ جہاں تک اس معزز ایوان کے ممبران کے جذبات کے اظہار کا تعلق ہے میں مکمل اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن ایک اپیل کی صورت میں میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری حکومتی پارٹی نے یہ کوشش کرنا ہے کہ جو کام درست نہیں ہیں ان کو درست کیا جائے ۔ جو ہمارے نکتہ نظر سے اتفاق رکھتے ہیں یعنی قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور اخلاق سے کام کرنا چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں خورشید انور ۔ ان کو ختم کیا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ نہیں ۔ انشا اللہ تعالیٰ جس طرح کہ آپ نے خود اس تحریک استحقاق کو منظور کیا تھا آپ اس میں شامل تھے ۔ آپ اتفاق فرمائیں گے کہ کس طرح ان کے مزاج درست ہوئے ہیں ۔ اب جب کہ اس نے معافی مانگ لی ہے اور عام اخلاق کے جذبہ شجاعت کا تقاضا ہے کہ جب کوئی برے سے برا دشمن بھی معافی مانگ لے اس کو معافی دے دینی چاہیے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ ایک اچھی مثال قائم ہوگی ۔ اس کے علاوہ جیسے شمیم احمد خان صاحب نے فرمایا ہمیں انتظامیہ میں ایک سپرٹ پیدا کرنی ہے ۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ان کو اس حد تک ہراساں کر دیں کہ وہ کام ہی نہ کر سکیں ۔ اس نے معافی مانگ لی ہے ہمیں معافی دینی چاہیے ۔ یہ میرا ذاتی نکتہ نظر ہے اور میں ایوان کے معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے معاف فرمائیں ۔ بڑی مہربانی ہوگی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں قائد ایوان سے سو فیصدی اتفاق کرتا ہوں لیکن اس معافی میں یہ بات آنی چاہیے کہ نوکر شاہی کے لیے یہ routine نہیں بنے گی کہ وہ اس طرح کرتے رہیں اور معافیاں دی جاتی رہیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ اس معزز ایوان میں صبح سے یہ روش اختیار کی گئی ہے کہ تمام معاملات باہمی اتفاق رائے سے منظور کئے گئے ۔ اسی طرح اس مسئلے پر بھی اختلاف رائے نہیں ہونا چاہیے۔ جس طرح کہ جناب چودھری امان اللہ ملک صاحب نے اسی جذبے کا اظہار کیا ہے ۔ مسٹر ناصر بلوچ صاحب نے بھی اتفاق کیا ہے اور میاں خورشید انور صاحب نے بھی جس اتفاق رائے سے کام لیا اور فیصلے کئے گئے اسی طرح اب بقیہ فیصلے بھی اسی اتفاق رائے کے جذبہ پر مبنی ہونے چاہیں ۔ ان میں اختلاف نہیں ہونا چاہیے ۔ جیسے قائد حزب اقتدار نے ابھی فرمایا ۔ ان کے فرمان کے مطابق باہمی اتفاق سے فیصلہ ہونا چاہیے اور اس آفیسر کو معاف کر دیا جائے ۔

ملک محمد اکرم اعوان ۔ جناب والا ۔ مسئلہ نواب صاحب کی عزت کا نہیں بلکہ اس ہاؤس کی عزت کا ہے ۔ اس سے پہلے ہمیں یزدانی ملک کا کیس ابھی یاد ہے ۔ اس کے خلاف اسی ہاؤس نے متفقہ فیصلہ کیا تھا مگر بیوروکریسی نے اس وقت سے آج تک اپنا طور طریقہ نہیں بدلا ۔ آج اگر مسٹر حسن نواب کے ساتھ یہ سلوک برتا گیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بیوروکریسی کے طور طریقے اور بھی سخت ہو جائیں گے ۔ اگر پھر بھی کسی مصلحت کی بنا پر اپنے قائد ایوان کے فرمان کے مطابق اسے معاف کر دیا جائے تو میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اسے یہاں بلایا جائے اور ہاؤس میں آ کر وہ معافی مانگے ۔ پھر اسے معاف کیا جائے ۔

آوازیں ۔ ہم ان کی اس بات کی تائید کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز کے مطابق وہ یہاں نہیں آ سکتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہے کہ جو کچھ قائد ایوان نے کہا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ مگر ایک ایکسپلینیشن میں دینی چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس نے متفقہ طور پر اس کی معطلی کا فیصلہ کیا تھا ۔ کیا وہ آفیسر معطل ہو گیا ہے ؟ اگر اسی طریقے سے اس ہاؤس کا وقار بحال ہو چکا ہے تو پھر ہم معاف کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ مگر اس وقت اس ہاؤس کا یہ

مسئلہ ہے کہ وہ آفیسر معطل بھی نہیں ہوا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ ہمارا اور نہ نواب احمد بخش تھیم صاحب کا مسئلہ ہے بلکہ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے ۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کے وقار کو مدنظر رکھا جائے ۔ جو بھی تحریک پیش کریں گے یا جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اسے منظور کریں گے ۔ مگر اس ہاؤس کا وقار مجروح نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد ایوان نے یہ فیصلہ نہیں کرنا ہے ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ جناب سپیکر ۔ سید ناظم حسین شاہ صاحب کی تجویز کو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ جو قرارداد ہم نے پاس کی تھی اس پر عمل درآمد کرنا مرکزی وزارت ریلوے کا کام ہے ۔ مگر وزارت مذکورہ نے ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں کیا ۔ معافی ان کو دینا بڑی ضروری ہے ۔ انہوں نے معافی نامہ پیش کر دیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ معافی کے پوائنٹ پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیے ۔ لیکن دوسرا پوائنٹ کہ اس ایوان کی قرارداد کو مرکزی وزارت مواصلات نے ابھی تک عملی جامہ کیوں نہیں پہنایا میں اس کی حمایت کروں گا اور آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ آپ خود دلچسپی لے کر مرکزی وزارت مواصلات سے پتہ کریں کہ انہوں نے ابھی تک اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کے سامنے میں نے معافی نامہ کے الفاظ re-produce کئے ہیں ۔ سابقہ قرارداد کے سلسلہ میں اس ایوان کی رائے ہے کہ مسٹر ایس حسن نواب چیف الیکٹریکل انجینئر مغربی پاکستان ریلوے نے جو معافی نامہ دیا ہے اسے قبول کر لیا جائے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معافی کے لیے جو جناب قائد ایوان نے کہا ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن ناظم حسین شاہ صاحب کی طرف سے جو تجویز آئی ہے اس پر

پہلے عمل ہو اور اس کے بعد معافی دی جائے۔ اگر معافی نامہ پہلے قبول کر لیا گیا پھر ہمارے پاس کوئی جواز نہیں کہ ہم مرکزی حکومت کو کہیں کہ اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا۔ پہلے قرارداد پر عمل ہو پھر معافی دی جائے۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس روز بھی میں نے جناب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ان کو موقع دینا چاہیے تھا۔ اس دن اس بات میں بڑی شدت تھی کہ ان کے خلاف ضرور کچھ نہ کچھ ایکشن ہونا چاہیے اور یہ قرارداد بغیر ان کو منے سنٹرل گورنمنٹ جن کے دائرہ اختیار میں وہ کام کرتا ہے بھیجا جائے۔ غالباً نواب صاحب اس میں اتفاق کریں گے کہ کچھ مغالطہ ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ مغالطہ کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ان کی طرف سے یہاں چٹھی آئی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں غیر مشروط طور پر معافی مانگتا ہوں۔

ملک سرفراز احمد ۔ درست ہے۔ اگر انہوں نے غیر مشروط معافی نامہ پیش کر دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمارے لیے واجب اور مناسب یہی ہے جیسے قائد ایوان نے، شمیم احمد خان صاحب نے اور سردار صغیر احمد صاحب نے کہا کہ انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ انہیں یہ کافی عبرت انگیز سزا مل چکی ہے۔ وہ اس ہاؤس کے چار دن سے چکر لگا رہے ہیں۔ اس قرارداد کے مطابق سنٹرل گورنمنٹ سے بھی یہی التماس کر دیں کہ انہوں نے معافی مانگ لی ہے اور اب کوئی ایکشن ان کے خلاف نہ لیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اپنے خط میں وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی اور طریقہ بھی یہی ہے کہ جب غیر مشروط طور پر معافی مانگی جائے تو پھر کوئی justification نہیں دی جاتی۔ غیر مشروط طور پر معافی کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے۔

ملک سرفراز احمد ۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ جب غیر مشروط طور پر معافی پیش کر دی تو معافی ہو گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر نوازش علی خان کو بھی بولنے کا موقع ملنا چاہیے ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ حضور والا ۔ میری گزارش اے ہے کہ جیڑے اسی سہر ، جٹ زمیندار ہونے آں اگر ساڈے کولوں کوئی قتل دی واردات وی ہو جاوے ۔ اک دوسرے نوں قتل وی کر چھوڑینے تے دشمن اگر چل کے لگا آوے تے اونوں معاف کر چھوڑ دینے آں ۔ قتل تک معاف کر چھوڑئیے آں ۔ ایہہ تے معمولی گل اے ۔ پئی اک بندہ گیا تے اوسدی پرواہ نہیں کیتی ۔ تے مڑ اتنا ملک منتاں پیا کربندا اے ۔ اوس معافی منگی اے تے میرے خیال وچ معاف کر دینا چائی دا اے ۔ اوھنوں کوئی پھانسی تے نئیں چاڑھ دینا اوھنوں کوئی جرمانہ چا کرو ۔ ساڈی عزت ایسے وچ اے پئی او ٹر کے آیا اے تے اسیں اوھنوں چھوڑ دئیے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری وہ قرارداد مرکزی حکومت کو موصول ہو چکی ہے ؟ کیا وہ مرکزی حکومت کو بھیجی جا چکی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ قرارداد بھیجی جا چکی ہے ۔ ایس ۔ حسن نواب نے میری موجودگی میں نواب احمد بخش تھیم سے غیر مشروط معافی مانگ لی ہے ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس سے پہلے بھی وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غیر مشروط طور پر معافی مانگی ہے ۔ میں نے کہا کہ یہ تو تین یا پانچ ممبران نے بیٹھ کر طے کیا تھا میں اس معاملہ کو اب ایوان کے روبرو پیش کروں گا تاکہ ہاؤس میں consider ہو ورنہ پھر کل کو آپ کے دوست یہ نہ کہتے پھریں کہ کسی نے معافی نہیں مانگی ۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے چیف منسٹر ، لیڈر آف دی آپوزیشن ، اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اور نواب صاحب کی خدمت میں یہ غیر مشروط معافی نامہ بھیجا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ اس میں میری ایک ترمیم ہے ۔ یہ ہاؤس جب اسکو معافی دے رہا ہے تو اس کے ساتھ یہ قرارداد اور یہ معافی ان کے سروس ریکارڈ میں شامل کی جائے ۔ جب تک وہ نوکری کرتے رہیں گے ان کے سروس ریکارڈ میں یہ بات موجود رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک ترمیم ہے ۔ میں اپنی ترمیم پیش کرتا ہوں کہ ان کو معافی دینے کے ساتھ یہ بھی لکھا جائے کہ ہم مرکزی حکومت کے محکمہ ریلوے سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ ہماری قرار دادوں کا ایسا حشر نہیں کیا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ غیر ضروری ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ ایوان کی رائے پر ابھی تک انہوں نے عمل نہیں کیا تو ہمیں افسوس ضرور ہوگا ۔ یہ ایوان کے وقار کا سوال ہے ۔ معافی ضرور دیں ۔ لیکن یہ افسوس ہم مرکزی حکومت کے محکمہ ریلوے سے ضرور کریں گے ۔ میری ترمیم شامل کرلی جائے ۔

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ جناب والا ۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جب ایک آدمی نے ہاؤس کے سامنے غیر مشروط معافی tender کر دی ہے تو ہمیں سخت رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے ۔ ہمیں اس کی معافی قبول کر لینی چاہیے اور فراخ دلی کا ثبوت دینا چاہیے ۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکام بھی ہمارے پاس موجود ہیں ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات بھی ہمارے پاس ہیں ۔ ہمیں فراخ دلی کا ثبوت دینا چاہیے ۔ اسے بالکل معاف کر دینا چاہیے اور کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لگانی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I am going to close the debate by exact eleven o'clock.

خان محمد ارشد خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ ان کی طرف سے جو غیر مشروط معافی نامہ آیا ہے وہ بھی ٹھیک ہے ۔ اور قائد ایوان کا حکم ہماری سر آنکھوں پر لیکن اس ایوان نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا اگر اس کے مطابق اسے معطل کیا گیا ہے پھر تو ٹھیک ہے کہ اس ایوان کا وقار بحال ہوگیا لیکن اگر اسے معطل نہیں کیا گیا تو جو ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا اس کے مطابق اس ایوان کا وقار بحال نہیں ہوا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم قائد ایوان کے حکم کے مطابق کام کریں گے لیکن یہ ضرور پتہ کیا جائے کہ اس ریزولیوشن کا کیا بنا ۔ اگر انہوں نے اسکو معطل کر دیا ہے تو پھر اس معافی نامے کو ساتھ لگا کر اس کو معاف کردیا جائے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ جناب والا ۔ اسکے دو issue ہیں ۔ ایک issue متعلقہ افسر کے متعلق ہے اور دوسرا مرکزی حکومت کی منسٹری سے متعلق ہے ۔ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں تک متعلقہ افسر کا تعلق ہے اس کو معاف کر دینا چاہیے ۔ اس کا معافی نامہ آ گیا لیکن جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے ۔ Why doesn't that Ministry take a serious consideration of our explanation ?

Mr. Speaker : I will take up the matter with the Central Government.

عمل درآمد نہیں ہوا تو کیوں نہیں ہوا ۔ یہ بھی اس کے علاوہ لیا جائے ۔

Mr. Shamim Ahmad Khan : Who were the defaulter, for not respecting.....

Mr. Speaker : I shall take up the matter with the Central Ministry.

ملک ثنا اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر افسر متعلقہ نے غیر مشروط معافی

مانگ لی ہے تو ہاؤس کا اخلاق فرض ہے اسے معاف کر دینا چاہیے لیکن اسکے بعد اس بات کا کوئی جواز نہیں رہتا کہ ریلوے کا محکمہ جو مرکز کا محکمہ ہے اس کا انتظار کریں کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے -

Mr. Speaker : I shall take up the matter with the Central Ministry.

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ قائد ایوان کے فرمان کے مطابق اسے معاف کردیا جائے گا لیکن سوال صرف یہ ہے کہ کیا اس آدمی کا وقار معافی کے بعد بحال ہو جاتا ہے؟ یقیناً بحال ہو جاتا ہے لیکن میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ پورے ایوان کا وقار تو مجروح ہو چکا ہے -

مسٹر سپیکر ۔ آپ تین مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں ۔ میں ایک مسئلہ پر تین مرتبہ تقریر کرنے کی کسی ممبر کو اجازت نہیں دے سکتا -

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ مجھے اپنے جذبات کے اظہار کا تو حق دینا چاہیے -

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پہلے بھی تقریر کی ہے ۔ آپ تین مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں ۔ پھر ان ممبران کو شکایت ہوگی جو پہلی مرتبہ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کو موقع نہیں دیا جاتا ۔ کیا آپ اسے مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ تین مرتبہ کھڑے ہوں -

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ ان کی بجائے میں معافی چاہتا ہوں -

(قہقہہ)

میاں اسماعیل ضیا ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے ہم نے اس بارے میں ایک قرار داد پاس کی ۔ اب اس قرار داد کے پاس کرنے کے بعد ایسا وقت آگیا ہے کہ میں یہ چیز اس ایوان کے نوٹس میں آپ کی وساطت سے لاؤں کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ خواہ کوئی بھی واقعہ ہوا ہے کیا ہماری

اس کارروائی پر کسی افسر کو معطل کیا جا سکتا ہے ؟ فرض کیا جائے کہ اس افسر کو معطل کیا جائے اور وہ عدالت میں جاکر اپنی معطلی کے خلاف stay order لے آئے تو اس وقت ہماری کیا پوزیشن ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت یہ بات متعلقہ نہیں ہے ۔

میاں اسماعیل ضیا ۔ جناب والا ۔ میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ عدالت میں جا کر بحال ہو جاتا ہے تو پھر اس ایوان کے وقار کا کیا سوال ہوگا ۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ اس واقعہ کے متعلق اس نے جو غیرمشروط معافی مانگ لی ہے ہم اس کو معاف کردیں اور اس بحث کو ختم کر دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے اگرچہ وقت کا تعین کردیا ہے ۔ اسکے باوجود میں آپ سے گذارش کروں گا کہ اس مسئلہ پر بہت بحث ہو چکی ہے ۔ جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا ہے اس ہاؤس کو اس سروس کے ممبر کو جس نے غیر مشروط معافی چاہی ہے اسے معاف کر دینا مناسب ہے ۔ اس سلسلے میں ہاؤس نے ایک خاص تجویز کی تھی اور جیسا کہ آپ نے فرمایا آپ اس مسئلہ کو مرکزی حکومت سے اپنے طور پر take up کر لیجیے اور اس کی جانب سے جو معافی نامہ آیا ہے اسکو قبول کرلیا جائے ۔ البتہ جو دوست یہ سمجھتے ہیں کہ ہاؤس کے وقار کا خیال نہیں رکھا گیا ۔ میں عرض کروں گا کہ آخر غیر مشروط معافی کا اور مطلب کیا ہے ۔ میں نے خود اس افسر سے بات کی تھی اور کہا تھا کہ ہم کسی explanation کو سننے کے لئے تیار نہیں ۔ اگر تم معافی مانگنا چاہتے ہو تو غیر مشروط معافی مانگی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس میں وقار کے اضافہ کا باعث ہے اسکے بعد اس ہاؤس کو اسکو معاف کردینا چاہیے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہاؤس نے ایک قرار داد پاس کی ۔ اس معاملے کو آپ اپنی سطح پر مرکزی حکومت سے take up کر لیجیے اور اس کی رپورٹ ہاؤس کے سامنے آپ بیان فرما دیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - میں عرض کروں گا - - - - -

مسٹر سپیکر - آپ بھی تین مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - ایک بات عرض کروں گا اور اسکے بعد کوئی بات عرض نہیں کروں گا - اگر یہ معاملہ آپ کا اور وزیر مواصلات کا ہے تو ٹھیک ہے - یہ معاملہ طے کیا جائے - لیکن اس قرار داد میں ایوان کی متفقہ رائے کو شامل کرلیا جائے کہ آئندہ عوامی نمائندگان کو کسی محکمے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ عوامی نمائندگان کے ساتھ یہ حشر ہوتا رہا ہے - ہمارے ساتھ ہر جگہ یہ حشر ہوتا رہا ہے - اگر مرکزی وزارت مواصلات اس ایوان کی قرار دار پر کوئی حرکت کرنے کے لیے تیار نہیں تو یہ چیز واضح طور پر آ جانی چاہیے تاکہ ہم اپنے ووٹروں کو بھی جواب دے سکیں کہ ہماری بات سننے کے لیے کوئی تیار نہیں -یہ اس لیے ہے کہ ووٹر ہمیں گریبان سے پکڑتے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ غیر متعلقہ بات ہے -

بیگم آباد احمد خان - اس طرح جناب والا ضدم ضدی والی بات ہو جائیگی - جو یہاں حکومت ہے ہم نے ان کا بھی احترام کرنا ہے - اگر ہم ٹکراؤ کی کوشش جاری رکھیں گے تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا - یہ تو غلط بات ہے - ہمیں تعاون ہمیشہ کرنا چاہیے -

(قطع کلامیاں)

خان محمد ارشد خان - جناب والا - جب ان کے مطلب کی بات ہوتی ہے تو وہ بڑے خوش ہوتے ہیں -

Mr. Speaker : No observations should be made about those who are not present here.

خان محمد ارشد خان - جناب والا - اس پر جو رد عمل ہوگا ہم اس کے متعلق بات کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس بحث کے لئے ۵ منٹ بڑھا دیئے ہیں ، کیونکہ ہاؤس کی یہی رائے معلوم ہوتی ہے کہ انہیں معافی دے دی جائے ۔

راجہ سکندر خان ۔ میں بھی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ معافی دے دینی چاہیے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ ، وزیر خزانہ اور دوسرے دوست بھی یہی کہہ چکے ہیں اور خصوصاً جب اس افسر نے معافی مانگ لی ہے تو اسے معاف کر دینا چاہیے ۔ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم پر افسر شاہی کا رعب مسلط ہوگیا ہے ۔ عوام ہمارے ساتھ ہیں ۔ ہم عوامی نمائندے ہیں ۔ اگر افسر شاہی نے آئندہ کوئی دھاندلی کی تو ہم ان سے عوامی سطح پر اچھی طرح سے نپٹ سکتے ہیں ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ جیسے قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ ہمیں غیر مشروط معافی ضرور قبول کر لینی چاہیے ۔ میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ افسر مرکزی حکومت سے تعلق رکھتا ہے ۔ ہم خود مرکزی حکومت کو لکھیں کہ چونکہ اس افسر نے معافی مانگ لی ہے ۔ لہذا ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہماری بھی عزت رہ جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسٹر ایس ۔ حسن نواب کو غیر مشروط طور پر معافی دے دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک اور تحریک استحقاق کرنل محمد اسلم نیازی سے متعلق ہے کہ وہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے مطابق رکن نہیں رہے ۔ اسکی نشاندہی ۲۵-۶-۷۲ کو کی گئی ۔ ایڈووکیٹ جنرل کو ۱۶ ستمبر ۱۹۷۲ء کو معاملہ refer کیا تھا لیکن انہوں نے اپنی رائے سے مطلع نہیں کیا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ گزارش ہے کہ حکمران پارٹی بار بار اصرار کر رہی ہے کہ آئندہ مستقل آئین میں سیاسی جماعتوں کو تحفظ دیا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائیگا ۔ لیکن عمل کرتے وقت پوزیشن بالکل مختلف ہے ۔ جب حکمران پارٹی کا کوئی فائدہ ہوتا ہے تو وہ خاموشی اختیار کر لیتی ہے ورنہ شور مچانا شروع کر دیتی ہے ۔ چھ ماہ ہوئے یہ مسئلہ بھیجا تھا لیکن افسوس کہ آج تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی میرے پاس چٹھی کی نقل ہے جو ہم نے ایڈووکیٹ جنرل کو بھیجی تھی لیکن انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ وہ آپ کے استفسار کا جواب دیں ۔ اگر واقعی حکمران پارٹی یہ چاہتی ہے کہ تعاون کی فضا پیدا ہو تو وہ اس قسم کی رکاوٹیں پیدا نہ کرے ۔ اگر مسلم لیگ کا ایک آدمی ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کچھ ان کی پارٹی کے لوگ بھی ادھر آجائیں ۔ تو جناب والا ایسی رکاوٹیں پیدا نہ کریں جن سے انصاف کے حصول میں دیر لگے ۔ چھ ماہ ایڈووکیٹ جنرل کے لیے کافی ہوتے ہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmed : Sir, is it a short statement ?

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر چھ ماہ کا عرصہ کافی نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ ۴ سال میں بھی فیصلہ نہیں ہو سکے گا ۔ اس عرصہ میں اسمبلی بھی ختم ہو جائے گی ۔

Mr. Speaker : I hereby direct the Advocate General to give opinion by the 15th of March, 1973.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کیا ایڈووکیٹ جنرل کے خلاف آپ کوئی کارروائی کریں گے ؟ آپ کا حکم انہوں نے پہلا بھی نہیں مانا ۔ انہوں اس ایوان کی توہین کی ہے ۔ میرا آج تحریک پیش کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل جو اس ایوان کے رکن ہیں اور گورنمنٹ سے اس کام کے لئے بھاری تنخواہ بھی وصول کرتے ہیں ۔ وہ آپ کے اور اس ایوان کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ اپنا کام پوری طرح سر انجام نہیں دیتے ۔ آیا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی ؟

Mr. Speaker : Then it will come before the House. If he doesn't send any opinion, I will decide it of my own.

تحاریک التوائے کار

چودھری ظہور الٰہی ممبر قومی اسمبلی کی مسروقہ بھینسیں رکھنے کے الزام میں گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن اور پاکستان مسلم لیگ کے رہنما چوھدری ظہور الٰہی کو ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء کو کیمپ جیل سے رہا کرنے کے بعد دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ۔ ان کی گرفتاری تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۱۱ کے تحت عمل میں آئی ہے اور ان پر سات مسروقہ بھینسیں رکھنے کا الزام ہے جن میں سے دو بھینسوں کی نشاندھی ہو چکی ہے ۔ یہ گرفتاری سیاسی انتقام کے مترادف ہے جس سے عوام میں اضطراب و ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔

اسی مضمون کی تحریک التوا نمبر ۳۶۰ سید تابش الوری کی طرف سے ہے ۔ اور تحریک التوا نمبر ۳۶۲ سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا اس سے مختلف ہے ۔ آپ اسے ایوان میں پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان کی تحریک التوا کے الفاظ اور سید تابش الوری کی تحریک التوا کے الفاظ ایک جیسے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ اس میں مسروقہ بھینسیں رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تیسری تحریک التوا سردار امجد حمید خان دستی کی substantially وہی ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پڑھے دیتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جی ہاں ۔ آپ پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کے روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ جناب چوھدری ظہور الٰہی ایم ۔ این ۔ اے کو عدالت عالیہ کی طرف سے ضمانت پر رہائی کے فیصلہ کے بعد بھینسوں کی چوری کے مقدمے میں گجرات پولیس نے دوبارہ گرفتار کر لیا ہے ۔ عوامی نمائندوں کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لیے اس قسم کے پست حربے انتہائی افسوسناک ہیں اور انتظامیہ کی طرف سے عدلیہ کے فیصلوں کے احترام کے فقدان کی نشاندھی کرتے ہیں ۔ یہ واقعہ داخلی بے اطمینانی اور انتشار کی کیفیت میں شدت پیدا کرنے کا باعث ہوگا ۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے جس وجہ سے اس مسئلہ پر بحث نہایت لازمی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ sub-judice ہے ۔ کیونکہ ان کو عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے ۔ ظاہر ہے اب یہ مسئلہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

Mr. Speaker : The matter is sub-judice.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کی وضاحت کے لیے ہمیں موقع دیں تاکہ اس کی admissibility پر کچھ بیان کیا جا سکے ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ قطعاً sub-judice نہیں ہے بلکہ ان کے خلاف مقدمہ درج کرایا گیا اور انہیں گرفتار کیا گیا ۔ انہوں نے ضمانت کرائی اس کے بعد پولیس نے وہ مقدمہ واپس لے لیا ۔ یہ سارا ایک ڈرامہ ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ مقدمہ واپس نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Chief Minister, it is not a matter fit for adjournment motion. Adjournment motions No. 359, 360 and 362 are ruled out of order.

Now I take up No. 365.

مسٹر سپیکر - راجہ محمد افضل خان نے تحریک التوا نمبر ۳۶۵ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے - چونکہ وہ اس وقت ایوان میں حاضر نہیں ہیں لہذا اسے drop کیا جاتا ہے -

---

لاہور میں ٹیکسی کار سے آتشیں اسلحہ کی برآمدگی

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - یہ مسئلہ لاہور میں ایک ٹیکسی سے توپوں کا بارود برآمد ہونے کی صورت حال سے متعلق ہے -

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۶ فروری ۷۳ کے مطابق لاہور کی پولیس نے ایک ٹیکسی کار نمبر ۸۷۹۲ - کے - اے - یو سے آتشیں اسلحہ برآمد کیا ہے اور اس ضمن میں باقاعدہ تفتیش شروع کر دی گئی ہے - پولیس کے عملہ کے ساتھ ساتھ فوجی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں - بارود کی اس بڑی مقدار کی برآمد سے عوام میں بہت سے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں -

اس مضمون کی تحریک التوا نمبر ۳۶۷ علامہ رحمت اللہ ارشد کی اور تحریک التوا نمبر ۳۷۰ چوہدری امان اللہ لک کی ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - گولہ بارود تو بڑا خطرناک ہوتا ہے - اس لیے میں چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس سلسلے میں اپنا بیان دیں اور ایوان میں اس پر بحث کی جائے کہ توپیں کہاں بنتی ہیں - گولہ بارود کہاں سے آیا - کون اسے لایا - یہ کہاں استعمال ہونا تھا ؟ یہ تمام واقعہ بڑا سنگین ہے - اس کو بیان کرنا بڑا ضروری ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - تفتیش جاری ہے - جب کوائف ہمارے سامنے آئیں گے اس وقت ایوان کو اس سے مطلع کر دیا جائے گا - آپ اس کو pending کر دیں -

مسٹر سپیکر - - اسے pending کیا جاتا ہے -

جاوید ہاشمی اور ان کے ساتھیوں پر بہاول نگر جیل میں ناروا تشدد

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق اور چودھری امان اللہ لک کی تحاریک التوا ایک ہی مضمون کی ہیں ۔ چودھری امان اللہ لک کی تحریک التوا ایوان میں پیش کی جاتی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جاوید ہاشمی اور ان کے ساتھیوں پر بہاول نگر جیل میں تشدد کیا جا رہا ہے ۔ واقعات کے مطابق لاہور سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر احمد بلال محبوب نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر جاوید ہاشمی اور ان کے ساتھیوں پر بہاول نگر جیل میں ناروا تشدد کیا جا رہا ہے ۔ جاوید ہاشمی قید تنہائی میں ہیں اور جیل حکام ان کو جبر و تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں ۔ مسٹر جاوید ہاشمی اور ان کے ساتھیوں پر تشدد کی خبر نے طلبا میں شدید بے چینی اور اضطراب پیدا کر دیا ہے ۔ اس کے نتائج شدید سنگین پیدا ہونے کا امکان ہے اور صوبہ میں طلبا احتجاج کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ صوبہ پنجاب میں امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو چکا ہے ۔ عوام میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے ۔ مسئلہ سنگین ہے ۔ اس پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آج میں نے ایک اور تحریک التوا دی ہے کہ ناروا تشدد کی پاداش میں سڑکوں میں جلوس نکل رہے ہیں اور پولیس نے لاٹھی چارج کیا ہے ۔ طلبا زخمی ہوئے ہیں اس کے بعد سارے پنجاب میں ہڑتال کا خدشہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے ۔ آپ ان کے تشدد کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آج گورنمنٹ اس کو معمولی واقعہ قرار دے رہی ہے -

مسٹر سپیکر - ابھی تو کسی نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا - آپ پہلے ہی یہ تصور کر رہے ہیں - یہ غلط بات ہے -

چودھری امان اللہ لک - یہ غلط بات نہیں ہے - دونوں واقعات ایک دوسرے سے متعلق ہیں - اگر آپ اس کو ساتھ رکھنا نہیں چاہتے تو وہ آپ کی مرضی ہے -

مسٹر سپیکر - اس کا نمبر کیا ہے -

چودھری امان اللہ لک - میں نے آج ہی دی ہے - اس کا نمبر آخر میں ہوگا -

مسٹر سپیکر - اس واقعہ سے متعلق کوئی تحریک التوا ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی - آپ نے ۸ بجے کے بعد دی ہوگی -

وزیر جیل خانہ جات - جناب والا - آپ کی وساطت سے فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض کئے دیتا ہوں کہ بہاول نگر جیل میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا - نہ کوئی وہاں تشدد ہوا ہے - اتنی بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے اور یہ طالب علم قانون کی خلاف ورزی کرکے جیلوں میں اس لیے جا رہے ہیں تاکہ جیلوں میں جو انقلابی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں اور جن کے متعلق انہوں نے کبھی سوچا تک نہیں تھا - ان میں روکاوٹ پیدا کی جائے -

مسٹر سپیکر - حاکمین صاحب - آپ زیر بحث مسئلہ تک اپنے آپ کو محدود رکھیں -

چودھری امان اللہ لک - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جیلوں میں

وہ خود جا رہے ہیں تاکہ وہ وہاں جا کر گڑ بڑ پیدا کر دیں یا کرائیں اور وزیر کو ناکام بنائیں ۔ یہ سرا سر ایک الزام ہے ۔ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

سید تابش الوری ۔ کل ایک معزز وزیر نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ ایک طالب علم نے خود ہی تحریک چلانے کے لیے خود کشی کی ہے ۔ آج یہ کہا جا رہا ہے کہ طلبا اس لیے گرفتار ہو رہے ہیں کہ وہاں جا کر گڑبڑ کریں ۔

Mr. Speaker : I think that it was not on a point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ خود جیل میں جا رہے ہیں ۔ اس لیے کہ ان کو بدنام کریں ۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ انہیں بھی قید دو سال با مشقت دی جائے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ اگر میں غلط کام کروں تو ضرور سزا دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ غلط کام تو اتنے کر رہے ہیں جس کی انتہا کوئی نہیں ۔ لیکن آپ مواخذہ سے بالاتر ہیں ۔ جو آنے والی حکومت ہوگی آپ کو چوراہے میں پھانسی دے گی ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ ہم انشاء اللہ ثابت کر دیں گے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ عوام کے لیے کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جیل خانوں کے دروازے کھول دئے گئے ہیں ہر آدمی اپنی مرضی سے آ جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ اس عوامی حکومت کے خلاف بہت بڑی سازش ہو رہی ہے ۔ میں آپ کے سامنے انکشاف کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جیلوں میں کیوں جا رہے ہیں ان لوگوں نے پروگرام بنا رکھے ہیں ۔ کیونکہ انہیں اصل میں عوام رد کر چکی ہے اور یہ جیلوں میں جا کر لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ بتا سکیں کہ جیل میں ہمارے ساتھ بہت زیادتیاں ہو

رہی ہیں - یہ ڈرامے کھیل رہے ہیں لیکن میں ان دوستوں کو ان کی اطلاع کے لیے خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ عوام نے ہماری قیادت قبول کر لی ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آپ وزیر موصوف سے فرمائیں کہ وہ واقعہ کے متعلق بتائیں - انہوں نے دھمکی دی ہے اور مورد الزام ہمیں ٹھہرایا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تحریک زیر بحث کے متعلق بتائیں - میں عام بحث کی اجازت نہیں دے سکتا -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - علامہ رحمت اللہ ارشد نے ہمیں دھمکیاں دی ہیں اور انہوں نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ ہمیں چوراہوں میں پھانسیاں دیں گے - دھمکیاں ان کی طرف سے آ رہی ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - ذاتی نکتہ وضاحت - جناب والا - آپ ٹیپ نکلوا کر سن لیجئے - میں نے یہ الفاظ بالکل نہیں کہے ہیں کہ ہم آپ کو پھانسی پر لٹکائیں گے - اس وقت آپ پیپلز پارٹی کے وزیر ہیں - آپ ہر چیز سے مستثنیٰ ہیں جو چاہیں کریں - پوچھا اس وقت جائے گا جب آپ کے بعد دوسری حکومت آئے گی - وہ شاید آپ کو چوراہوں میں پھانسی دے - میں آپ کے توسط سے ملک معراج خالد صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی کابینہ سے ایسے اہل ارکان کو فارغ کر دیں جو تحریک التوا کا جواب بھی نہ دے سکیں -

Mr. Speaker : Allama Sahib, you can give this suggestion outside the House, there was no occasion for this

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں نے جناب والا کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں کہی ہے - میرا پوری کابینہ سے استعفا کا مطالبہ کرنا بھی پارلیمانی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ بات آپ کسی اور موقع پر کر سکتے ہیں - پوائنٹ آف آرڈر پر یا ذاتی نکتہ وضاحت پر نہیں کر سکتے -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ پارلیمانی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے مہربانی فرما کر اس کو ملاحظہ کریں کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کسی مسئلے پر کسی وقت بھی بیان دے سکتے ہیں ۔ میرا ذاتی نکتہ وضاحت یہ تھا کہ اس تحریک التوا پر جو اس ہاؤس میں پیش کی گئی ہے وزیر موصوف نے ایک لفظ تک نہیں کہا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ لوگ خود جیلوں میں جاتے ہیں تاکہ جیلوں کے نظام درہم برہم کریں ۔ کل ہی ان کا بیان اخبار میں آیا ہے کہ کیمپ جیل میں جو فساد ہوا ہے وہ کسی سازش کا نتیجہ نہیں تھا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف نے ہمیں مخاطب کرکے کہا ہے کہ یہ نااہل ہیں اور بد دیانت ہیں ۔ لیکن آج میں اس ایوان میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ یہ دیکھیں گے کہ ہم جنہیں نااہل اور بد دیانت کہا جا رہا ہے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دیانت داری کے ساتھ وفاداری کے ساتھ اور ایک مزدور کی طرح ہم وہ کام کر رہے ہیں جن کو آپ سوچ بھی نہیں سکتے ۔ آپ دیکھیں گے وہ دیانت دار لوگ تھے یا ہم دیانت دار ہیں جو رات دن محنت کرکے اس ملک کی خوشحالی کے لیے اچھے پروگرام پیش کر رہے ہیں ۔ وہ ہمیں نا اہل کیسے کہہ سکتے ہیں ۔ ہم اس ملک کی خوشحالی کے لیے قائد عوام کی قیادت میں کام کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ہم ان کا احترام کرتے ہیں ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن ہم ان کی ایسی باتیں نہیں سنیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اگر دو گھنٹے چار گھنٹے بس میں یا گاڑی میں اکٹھے سفر کر لیں تو وہ ایک دوسرے سے اس قدر گھل مل جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کو سگریٹ پیش کرتے ہیں ۔ کھانا پیش کرتے ہیں ۔ لیکن ہمارے ساتھیوں نے ہمارے ساتھ پورا ایک سال سفر کیا ہے اور یہ ہماری کسی بات کو صبر و سکون کے ساتھ سننے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ میں اس کی مثال یہ دیتا ہوں کہ جناب وزیر جیل خانہ جات نے یہ فرمایا

ہے کہ لوگ خود بخود جیل میں جا رہے ہیں ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا چوھدری ظہور الہیٰ کے لیے یہ بات باعث عزت ہے کہ وہ بھینسوں کی برآمدگی کے سلسلے میں جیل میں جائیں اور اپنے خلاف یہ الزام لگوا کر جائیں کہ انہوں نے بھینسیں چوری کی ہیں ۔ کیا آپ کی یہ دلیل چوھدری ظہور الہیٰ کے معاملے میں صادق آتی ہے ؟

مسٹر شمیم احمد خان ۔ سردار صاحب ۔ جس مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں یہ sub-judice ہے اور یہ ایوان میں زیر غور نہیں لایا جا سکتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ بجائے اس کے کہ ہم نشان دہی کریں کہ ان سے ایسی غلطی ہوئی ہے اور وہ اس کا دوبارہ اعادہ نہیں کریں گے اس کی تلافی کریں گے ۔ اس کو صحیح کرنے کی کوشش کریں گے ۔ وہ اس کی خود انکوائری کریں یہ جواب دینا کہ لوگ خود بخود بھینسوں کی چوری کے مقدمات میں جیل جا رہے ہیں یا خود بخود جیل جانا چاہتے ہیں مناسب نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک حاکمین صاحب ۔ اس وقت جو تحریک التوا زیر غور ہے آپ اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر جیل خانہ جات ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور میں خود ذاتی طور پر رابطہ قائم کروں گا اگر قانون کی خلاف ورزی کرنے والا کوئی بھی آدمی ثابت ہو گیا تو میں اسے انشاء اللہ سختی سے کچل دوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ تھا صحیح جواب جو آپ کو دینا چاہئے تھا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ آپ نے جو بات کی ہے ۔ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی ۔

سردار صغیر احمد ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب سپیکر ۔ جناب سردار عبدالحمید دستی صاحب نے کہا ہے کہ مسافر ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں ۔

یہ مسافر ہمارے آزمائے ہوئے ہیں - ہم اتنا بھی گھلنا ملنا نہیں چاہتے کہ ہمیں اپنی جیبوں کی بھی فکر کرنی پڑے -

وزیر قانون - جناب والا - عبدالحمید دستی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم ایک ہی سفر کے راہی ہیں - بس اور ٹرین میں سگریٹ پیش کئے جاتے ہیں - اگر ملک حاکمین خان صاحب کے پاس جیل ہے تو وہ جیل ہی پیش کریں گے - آپ اسے قبول کیجئے - (قہقہہ)

سردار امجد حمید خان دستی - مجھے آپ سے یہی توقع ہے اور انشاء اللہ آپ کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی اور وہ دن بھی آ جائے گا -

مسٹر سپیکر - یہ پھلجھڑیاں تو کبھی کبھی ہوتی ہیں -

وزیر جیل خانہ جات - جناب والا - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی بھی مہمان آئے خواہ وہ کسی پارٹی سے بھی تعلق رکھتا ہو میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ پورا پورا انصاف ہو اور کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو - لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود یہ ایسے ڈرامے کھیل رہے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - مہمان بنانے سے مراد سرکاری مہمان بنانا ہے یا ذاتی مہمان بنانا ہے -

وزیر جیل خانہ جات - جو بھی میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں گے وہ میرے ذاتی مہمان ہوں گے - آپ بھی تشریف لائیں -

چودھری امان اللہ لک - جیسے کہ میرے فاضل دوست ملک حاکمین خان صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے میں ان سے استدعا کروں گا کہ چونکہ یکے بعد دیگرے جیل کے اندر ایک دو تین تشدد کے واقعات ہوئے ہیں جو سابقہ حکومتوں میں نہیں ہوتے تھے مثلاً میاں طفیل محمد کے ساتھ بھی واقعہ ہوا اور

چوھدری ظہور الہیٰ کے ساتھ بھی واقعہ ہوا اور چند دوستوں کے متعلق بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں ۔ اس میں میرے معصوم اور بے گناہ وزیر جیل خانہ جات بدنام ہو رہے ہیں ۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ وہ جاوید ھاشمی اور دیگر طلباء کے معاملے میں ذاتی طور پر انکوائری کرنے کے بعد اس ایوان میں رپورٹ پیش کر دیں تاکہ ان کی اپنی بھی بریت ہو سکے جو ان کے لیے باعث بدنامی بنتی جا رہی ہے اور جو ان کو ناکام کرنے کی سازش کی جا رہی ہے اس سے بھی بریت ہو سکے ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ وہ اس واقعہ کے متعلق ذاتی انکوائری کے بعد اس ایوان میں ایک رپورٹ پیش کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس یقین دہانی کے بعد تحریک التوا کا کوئی جواز باقی نہیں اور یہ ان کی بھی مفاد میں ہے اور میری بھی یہی منشا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک واپس لے لی گئی ہے ۔ مرزا فضل حق کی تحریک التوا نمبر ۳۷۲ ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری تو ایک اور specific تحریک التوا تھی جس کا وہ جواب دینے والے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب وہ دیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات نے فرمایا ہے کہ میں ذاتی طور پر انکوائری کرکے رپورٹ پیش کروں گا ۔ کیا وہ اس امر کا یقین دلائیں گے ؟

وزیر جیل خانہ جات ۔ میں ذاتی طور پر انکوائری کرنے کا یقین دلاتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ دونوں pending کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ دونوں تحاریک التوا pending کی جاتی ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ تاریخ کا تعین بھی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تاریخ کا تعین نہیں کر سکتا ۔

مجسٹریٹوں کی کمی کے باعث مقدمات کے تصفیہ میں غیر معمولی تاخیر

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار کی اشاعت مورخہ ۲۵ فروری ۷۳ء کی ایک خبر پڑھ کر عوام میں حیرانی اور پریشانی پیدا ہو گئی ہے کہ لاہور کی عدالتوں میں ۴۴ مجسٹریٹوں کی جگہ اس وقت صرف ۲۲ مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں اور عوام کو انصاف حاصل کرنے میں سخت پریشانی پیدا ہو چکی ہے ۔ اسی طرح دیگر اضلاع میں بھی مجسٹریٹوں کی کمی کے باعث مقدمات زیر سماعت میں غیر معمولی تاخیر ہو رہی ہے اور عوام میں مقدمات کے تصفیہ کے نہ ہونے کے باعث سخت ہیجان پیدا ہو چکا ہے اور حکومت عوام کے مابین مقدمہ بازی کو حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے ۔ مسئلہ کی نوعیت عوام کے لیے پریشان کن ہے اس مسئلہ پر بحث ضروری ہے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ اس سلسلے میں یہ گذارش ہے کہ حکومت کو یہ احساس ہے ۔ چنانچہ اس لئے ایک سو نئے مجسٹریٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں اور ان کے انٹرویو آج کل ہو رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو پی ۔ سی ۔ ایس میں کامیاب امیدوار تھے ان میں سے بھی ۲۵ آدمی رکھے جا رہے ہیں اور جن تحصیلداروں کی ترقی ہو سکتی تھی ۔ ان کے کیس بھی زیرغور ہیں ۔ ایک ماہ کے اندر اندر یہ کمی پوری ہو جائیگی ۔ اس یقین دھانی کے بعد میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر اپنی تحریک کو واپس لے لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ پی ۔ سی ۔ ایس کے امیدواروں کا پہلے بھی انہوں نے اعلان کیا تھا ۔ یہ تو وہ ۲۵ افراد ہیں جن کا پہلے اعلان کیا گیا تھا ۔ باقی آدمیوں کو کتنی اہمیت دی جائیگی ؟ اگر وہ یہ وضاحت کر دیں تو ایک بڑا مسئلہ حل ہو جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک عام بات ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی اس واضح یقین دہانی پر اگر میں یقین نہ کروں تو یہ میرے لئے اچھا نہ ہوگا اسلئے میں اس پر بحث نہیں کرتا اور اس یقین دہانی کو قبول کرتا ہوں ۔

چور بازاری کے باعث صوبہ پنجاب میں کھاد کی قلت

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیربحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں کھاد کی بلیک مارکیٹنگ اور چوربازاری کی وجہ سے کاشتکاروں کو کھاد نہیں مل رہی اور کاشتکار فصل گندم کو بھی کھاد مہیا نہیں کر سکے اور اب فصل خریف کی بوائی شروع ہونے والی ہے ۔ اب بھی کھاد کی سخت قلت کے باعث کاشتکاران صوبہ پنجاب میں سخت بے چینی پیدا ہو چکی ہے ۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس پر بحث کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ، چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف نہیں رکھتے ، اس لیے اسے ملتوی فرمایا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر مال کا اس سے تعلق نہیں ؟

وزیر مال ۔ میرا تو گجرات سے تعلق ہے ، اس سے نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ اسکو ملتوی کیا جاتا ہے ۔

آزادی صحافت میں حکومت کی مداخلت

مسٹر سپیکر ۔ اب سید تابش الوری کی تحریک التوا نمبر ۳۷۳ ایوان میں پیش کی جا رہی ہے ۔

سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ یہ مسئلہ سیاسی مقاصد کیلئے حکومت کا اخبارات اور صحافیوں پر ناجائز دباؤ ڈالنے سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔ روزنامہ جسارت مورخہ ۲۶ فروری ۷۳ء کے مطابق انجمن صحافیان پنجاب کی مجلس منتظمہ نے اس بات پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے کہ حکومت اخبارات اور صحافیوں کو اپنے مطلب کی خبریں شائع کرنے پر مجبور کر رہی ہے ۔ اس سلسلے میں انجمن نے میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی کی موچی دروازہ کی تقریر کی مثال پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے پریس ٹرسٹ اور دیگر اخبارات کے ایڈیٹروں کو ہدایات کی تھی کہ وہ اخبارات میں وہ خبر شائع کریں جو اے ۔ پی ۔ پی انہیں بھیجے گی ۔ چنانچہ ان تمام رپورٹروں نے اپنی خبر اخبارات کو نہ دی بلکہ وہ خبر دی جو اے ۔ پی ۔ پی نے ریلیز کی تھی ۔ اس واقعے کا ثبوت یہ ہے کہ جن اخبارات نے اپنے رپورٹروں کے حوالے سے خبر دی تھی ان میں وہ خبر کوئی نہ تھی جو سرکاری اخبارت میں شائع ہوئی ۔ اس طریقے سے ان رپورٹروں اور آزادی صحافت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے بلکہ صحافیوں کے حقوق میں بھی مداخلت شروع ہو گئی ہے ۔ اس انکشاف سے عوام میں اخبارات کی آزادی سلب کرنے پر حکومت کے خلاف اضطراب و احتجاج کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

Mr. Speaker : This is held n i order. Those in favour of the leave being granted to please rise in their seats .....The Count was taken.....It falls as it does not get the required number of votes.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کاش اس طرف بیٹھنے والے دوستوں

کے دل میں کچھ خیال آتا ۔ یہ اتنا اہم معاملہ ہے ۔ اگر آپ اس پر ڈویژن کراتے تو زیادہ بہتر تھا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ آزادی صحافت کا معاملہ ہے ۔ وزیر اطلاعات کو اس سلسلے میں واضح اظہار خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے ۔ پوری انجمن صحافیان پنجاب نے قراردار منظور کی ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ اگرچہ یہ تحریک التوائے کار مسترد ہو چکی ہے پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق چند گزارشات ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو تحریک التوا پیش کی گئی ہے یہ غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں پر مبنی ہے ۔ جسارت کراچی اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق بھی پنجاب یونین آف جرنلسٹس کا جو اجلاس ہوا ہے اس میں ان کے سیکرٹری صاحب نے اس کی مخالفت کی ہے اور لاہور کے کسی اخبار میں یہ خبر شائع نہیں ہوئی کہ انجمن صحافیان نے اس قسم کا ریزولیوشن پاس کیا ہو یا اس قسم کا اظہار خیال کیا ہو ۔

جناب والا ۔ دوسری گزارش اس میں یہ ہے کہ یہ بات بے بنیاد ہے ۔ یہ کہنا کہ کچھ اخبارات کو مجبور کیا گیا کہ وہ اے ۔ پی ۔ پی کی خبر شائع کریں ۔ جنھوں نے اپنے سٹاف رپورٹرز کے حوالہ سے خبریں شائع کی ہیں انہوں نے بھی اس سے مختلف خبر شائع نہیں کی جو اے ۔ پی ۔ پی نے version دیا ہے ۔ جمہور اخبار نے اپنے سٹاف رپورٹر کی خبر شائع کی ہے اور وہ وہی خبر ہے جو اے ۔ پی ۔ پی نے ریلیز کی تھی اور اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالے سے شائع ہوئی ۔ جو پریس ٹرسٹ کے اخبارات پر الزام لگایا گیا ہے ، ان میں ''مشرق،، جو کہ ٹرسٹ کا اخبار ہے ، اس نے اپنے سٹاف رپورٹر کی خبر شائع کی ہے اور اس میں وہ version نہیں ہے جو اے ۔ پی ۔ پی نے خبر دی تھی ۔

تیسرے جناب والا ۔ چونکہ اس میں امیر جماعت اسلامی کی تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے اس جماعت کا اپنا ایک رسالہ ''لیل و نہار،، ہے ۔ اس میں جو version

شائع ہوا ہے ، وہ اور امروز جو کہ پریس ٹرسٹ کا اخبار ہے اس کا version بھی ایک جیسا ہے ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سٹاف رپورٹرز کی اپنی صوابدید تھی کہ جس طرح انہوں نے مناسب سمجھا اس طرح خبر دی ۔ کئی اخبارات میں اے ۔ پی ۔ پی اور سٹاف رپورٹرز کی خبروں کو ملا کر دے دیا گیا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے ۔ اس کے باوجود میں نے اپنے محکمے سے بھی پتا کیا تھا کہ آیا اس میں کوئی دخل اندازی کی گئی تھی ۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی ہدایت یا کوئی دباؤ کسی اخبار پر یا کسی اخبار کے ایڈیٹر پر یا کسی نمائندے پر نہیں ڈالا گیا ۔ اس سے پہلے بھی ایک دن میاں خورشید انور صاحب نے اس قسم کی بات کی تھی اور آج سید تابش الوری صاحب نے اس طرح کی بات کی ہے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو دن وہ مقرر کریں میں اخبارات کے ایڈیٹرز اور ان کے نمائندوں کو بلواؤں گا اور ان کے سامنے کھل کر بات کریں گے ۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ثابت ہوئی تو ایسے افسروں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے جنہوں نے ایسا کیا ہوگا ۔ حکومت کی قطعاً یہ پالیسی نہیں ہے ۔ ہم تو آزادی صحافت کے پوری طرح علم بردار ہیں ۔ ہم ان کارکنوں کو ان نمائندوں کو ان رپورٹرز کو چاہتے ہیں کہ وہ پوری آزادی کے ساتھ جو چیز ملک اور قوم کے لیے بہتر سمجھتے ہوں ، جو عوام کے مفاد میں جائے ، ملک کی سالمیت کے لیے مفید ہو اس کو منظر عام پر لائیں ۔ ہم ان سے یہ امید رکھتے ہیں اور جب بھی میں ان سے ملتا ہوں انہیں یہ کہتا ہوں کہ حکومت کی کوئی کوتاہی ہو اسکو ضرور پیش کریں ۔ ہم تو ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں ۔ اس لیے ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہم یہ کرنے کے قائل ہیں اور یہ بات کبھی نہیں ہوگی ۔ جب میٹنگ بلائی جائے گی تو اس میں سید تابش الوری صاحب ، میاں خورشید انور صاحب اور ان کے علاوہ اور بھی کوئی معزز ممبر آنا چاہے تو انکو بھی شامل کریں گے اور ان کے سامنے یہ باتیں ہوں گی ، ان کو پوری یقین دھانی کرائی جائے گی ، صحافی کارکنوں کے نمائندوں نیوز ایڈیٹرز اور ایڈیٹرز سے پوچھا جائے گا دریافت کیا جائے گا اور ممبران کی تسلی بھی کرا دی جائیگی ۔ یہ بات بالکل بے بنیاد

اور غلط ہے، جسارت نے کسی مخصوص وجوہات کی بنا پر لکھا ہے۔ مولانا صاحب نے جوش خطابت میں چند باتیں ایسی کہہ دیں جو کہ غیر مناسب تھیں۔

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

مسٹر سپیکر۔ یہ معاملہ sub-judice ہے۔ ان کی تقریر کو یہاں refer نہ کیا جائے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں یہ بھی تجویز کرتا ہوں کہ فوج کے بارے میں ان کا جو فقرہ دہرایا گیا ہے اس کو بھی کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ حذف کیا جاتا ہے۔

وزیر اطلاعات۔ جناب والا۔ اگر کوئی بات ہوئی تو میں ممبران کو بتا دوں گا۔ یہ تو ان کی اپنی غلطیاں تھیں جو سرزد ہوئی ہیں۔ جو امروز کا version ہے وہی لیل و نہار میں چھپا ہے۔ میرے پاس رسالہ موجود ہے۔ میں اس لیے نہیں پڑھ رہا کہ اس میں پھر فوج کا ذکر آئے گا۔ جمہور میں وہی خبر ہے۔ اگر یہ سوچا بھی جائے کہ پریس ٹرسٹ کے اخبارات کو کہلایا جا سکتا ہے تو جمہور اور لیل و نہار کو تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ آپ میرے ساتھ یقیناً متفق ہوں گے۔ تابش الوری صاحب بھی صحافی ہیں۔ اس میں حکومت کا قطعاً کوئی ہاتھ نہیں اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میں اس پر آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

میاں خورشید انور۔ وزیر موصوف نے ایک میٹنگ کے سلسلے میں جو تجویز کی ہے اگر ان کے پاس وقت ہو تو واقعی یہ میٹنگ بڑی مفید رہ سکتی ہے میٹنگ کل کر لیں۔

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جس specific matter کے متعلق میں نے تحریک پیش کی ہے اس کا جواب آنا چاہیے تھا ۔ ویسے ان کی یقین دہانی تو بڑی مسرت افزا ہے ۔ لیکن کہا یہ جاتا ہے کہ یہ قرارداد انجمن صحافیان پنجاب نے منظور کی ہے ۔ اس پر کچھ کہا ہی نہیں گیا بلکہ یہ منظور ہوئی تھی لیکن اس کو چھپنے نہیں دیا گیا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں گزارش کرتا ہوں ۔ ہماری معلومات ہیں کہ ایسی کوئی قراردار پیش ہی نہیں کی گئی ۔ اگر ایسی کوئی قرارداد پیش کی گئی ہے تو پہلے اس کا متن ، اس کا کوئی ثبوت تابش الوری صاحب ، پیش کریں اس کے بعد ہم اس کا جواب دیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ابھی میں نے صحافی حضرات سے رابطہ قائم کیا ہے اور اس بات کا پتا چلانے کی کوشش کی ہے ۔ تمام صحافی حضرات نے یہ واضح طور پر فرما دیا ہے کہ ان کی یونین نے کوئی ایسی قرارداد کبھی پیش ہی نہیں کی ۔ اگر کوئی قرارداد پیش ہوئی ہے تو اس کی کاپی پہلے مہیا کی جائے ، اس کا متن بتایا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے ۔ اس لیے میں عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ ان کو کاپی فراہم کر دیں ۔ ان کی اطلاع کے مطابق کوئی قرارداد پیش نہیں کی گئی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے آج تک اسکی تردید نہیں کی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ حالات کی درستی کے لیے حالات کی تصحیح کیلئے جو بات یہاں کہی جاتی ہے ۔ اس کا جواب دوسری طرف سے یہی ملتا ہے کہ یہ غلط ہے یہ جھوٹ ہے ۔ یہ اختراع ہے ۔ ہم نشاندہی اس لیے کرتے ہیں کہ جلسوں پر جلوسوں پر پابندی ہے . . . . . .

Mr. Speaker : I don't want polemics in that manner.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں جناب صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صرف ایک ہی ادارہ ، صرف ایک ہی طریقہ ، ایک ہی ذریعہ عوام کے لیے رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حق کی آواز اخبارات کے ذریعے پریس کے ذریعے بلند کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آنریبل منسٹر نے یہ تجویز کیا ہے کہ سارے پریس کے نمائندے جن میں ایڈیٹرز ، نیوز ایڈیٹرز ، صحافی ، سید تابش الوری اور اس معزز ایوان کا جو رکن بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہیے ہو سکتا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ کیا وہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس میٹنگ میں ان کے خلاف جن اخباروں اور رسالے والوں نے یہ الزام لگایا ہے جس میں روزنامہ جسارت وفاق، نوائے وقت اور جمہور ہیں ان کے نمائندوں کو بھی بلائیں گے تاکہ وہ بھی اپنا نکتہ نگاہ بیان کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے وہ سب کو بلائیں گے ۔ وہ خوشگوار بات جو میں نے کہی تھی ۔ ابھی اسکو formally announce نہیں کر رہا ہوں ۔ This is how my mind works ۔ میں نے دو چار فاضل ارکان سے وقفہ کے دوران بات کی تھی ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کافی دنوں سے کام میں حصہ لے رہے ہیں ۔ ایک دن میں دو دو سیشن بھی ہوتے رہے ۔ آج ڈیڑھ بجے اس ایوان کو ملتوی کر دیا جائے اور چونکہ کل جمعرات ہے کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ جمعرات کھائی جا رہی ہے تو اگلی جمعرات کی صبح meet کریں تا کہ جمعرات avail ہو جائے ۔ اس دن ساڑھے آٹھ بجے اجلاس شروع کریں اسطرح آٹھ دن کی چھٹی ہو جائے گی ۔ کیا Saturday avail کر لیا جائے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب والا ۔ ہم ہفتے کو واپس نہیں آ سکتے ۔

مسٹر سپیکر - یہ ہفتہ نہیں بلکہ ۸ مارچ کے بعد جو ہفتہ کا روز آئے گا اس دن اجلاس کر لیا جائے -

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - اب کوئی ایمرجنسی تو نہیں رہی ؟ آپ نے اپنی مرضی سے سارے کام کر لیے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے - پھر نہیں کرتے -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں آپکی توجہ چاہتا ہوں - میری رائے یہ ہے کہ اب جب کہ تمام آرڈیننس جو بلوں کی صورت میں ابھی پاس نہیں ہوئے ان سب کی میعاد میں اضافہ ہوگیا ہے - اس لئے اب ہاؤس کی کارروائی normal طریقے سے شروع کی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا - جناب والا - اس میں کئی باتیں ہیں جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - ہاؤس کو مسلسل دو نشستوں میں چلانے سے حکومت کا کاروبار بڑی حد تک رک جاتا ہے - تمام حکومت کی مشینری سوال جواب کے سلسلہ میں یہاں موجود ہوتی ہے - سیکرٹری صاحبان اور منسٹر صاحبان ان سب کو یہاں رہنا پڑتا ہے - اس لیے میری تجویز یہ ہے کہ آئندہ جب ہم جمعرات کو ملیں تو ہاؤس normal طریقے سے آگے بڑھے - البتہ میں آپ کی وساطت سے آپ کی توجہ چاہتے ہوئے اپنے معزز دوستوں کو جو آپوزیشن کی بینچوں پر تشریف رکھتے ہیں اور معزز قائد حزب اختلاف سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قانون سازی کا کام جمہوری روایات میں یقیناً ایوان کے اندر ہی ہوتا ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی آپوزیشن اور حزب اقتدار دونوں میں باہمی رابطہ نہایت ضروری ہے - جس طرح پہلے قوانین کے سلسلے میں یہ ہوتا رہا ہے کہ ترامیم پر آپس میں افہام و تفہیم ہوتی رہی ہے وہی افہام و تفہیم اب بھی نہایت ضروری ہے - اس لیے کہ اگر ایک کلاز پر دو دو سو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو ترامیم آئیں گی اور ان پر بحث ہوگی تو normal کارروائی پر اتنا

وقت لگ جائے گا کہ پھر یہی مرحلہ بار بار پیش آئے گا۔ اس لیے اس چیز کو میں آپ کی وساطت سے ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں جیسا تعاون پہلے تھا وہ ہمیں اب بھی حاصل ہو گا اور اس طرح سے یہ قانون سازی کا کام آگے بڑھ سکے گا اور اس امید پر مجھے یقین ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف میری اس گزارش پر یقین دھانی دلانا پسند کریں گے۔ اگر ایسا ہو تو اس خوشی میں جناب والا ڈیڑھ بجے کی بجائے آپ اس وقت ہاؤس کو ملتوی کر دیں۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے اجلاس اتنے عرصے کے لیے لمبا کر لیا ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بقایا تحاریک التوا ختم کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں جتنی ضروری تھیں وہ آ گئی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ایگریکلچر یونیورسٹی والی بڑی اہم ہے وہ لے لیں وہاں ہڑتال ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وہ اعلان تو کر دوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس سلسلے میں ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں جناب حنیف رامے صاحب کی تقریر کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے ابھی وقت تعین کا اعلان کرنا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ نے اعلان تو کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو میں نے ابھی تجویز کے طور کہا تھا ۔ اعلان نہیں کیا ۔

وزیرخزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک specific گزارش کی تھی ۔ اگر قائد حزب اختلاف اس بات پر ہمیں یقین دلائیں تو آج کے اجلاس کو ڈیڑھ بجے کی بجائے آپ ابھی ملتوی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ڈیڑھ گھنٹے کی رعایت چاہتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر ۔ اس ضمن میں میں اپنے قائد کی اجازت سے کچھ معروضات پیش کر دوں اور اس کے بعد وہ خود ہی اس کو sum up کریں گے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی ابھی جناب قائم منسٹر نے ہمارے تعاون کی پیش کش کی ہے ۔ ہم نے کئی بار انکی خدمت میں عرض کی ہے کہ ہم تعاون کے لیے تیار ہیں ۔ لیکن تعاون اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہر قسم کی قانون سازی پر اگر ہماری ترامیم قبول کرتے ہوئے آپ ہتک محسوس کرتے ہیں تو کم از کم خدا را ان کو اپنی پارٹی میٹنگز میں تو thrash out کیا جائے ۔ ہمیں یہ اطلاعات یہاں ملتی ہیں کہ آپ اپنی پارٹی میٹنگز میں بھی کسی بل کو thrash out کرنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ ہمیں صرف یہ کہنا ہے کہ یہ legislation آپ عوام کے لیکر رہے ہیں اگر آپ نے ہماری ترامیم قبول نہیں کرنا تو کم از کم اپنی پارٹی کے کسی ممبر کو حصہ دینے کے لیے تو تیار ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لیجسلیشن کسی طرح سے عوامی یا جمہوری کہلانے کی مستحق نہیں ہے ۔ اس کے بعد جناب قائد حزب اختلاف اپنے خیالات سے خود ہی آگاہ کریں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں صرف اس امر کی جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اخبار ، ریڈیو اور ٹیلیویژن کی خبریں اس امر کی گواہ ہیں اور جو محاورہ اکثر آپ استعمال کرتے ہیں اس ایوان کے در و دیوار اس امر کے گواہ ہیں کہ کل آپ کی کئی ترامیم ہم نے خندہ پیشانی سے قبول کی ہیں ۔ ان کو اپنے قانون میں شامل کیا ہے ۔ آپ یقیناً یہ دیکھیں گے کہ جو بھی معقول تجاویز آپ کی طرف سے آئیں گی وہ ہم انشا اللہ تعالیٰ بسرو چشم قبول کریں گے ۔ کیونکہ

ہم جو قانون بنانا چاہتے ہیں وہ اس پنجاب کے صوبے کے عوام کے لیے ، ان کے فائدے کے لیے ، ان کی بہتری کے لیے بنانا چاہتے ہیں - ہمیں کوئی ضد نہیں ہے - اگر آپ کی طرف سے اچھی تجاویز آئیں گی ہم اسے قبول کریں گے اور آپ کا شکریہ ادا کریں گے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے قائم مقام قائد ایوان کی خدمت میں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ترامیم کم دیں اور تعاون زیادہ دیں - یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی اس عرصہ میں جبکہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کیا جا رہا ہے اپنی پارٹی کے ممبران کو بمعہ وزرا صاحبان کے کلیے اور قاعدے پڑھائیں . . . . . .

مسٹر سپیکر - میں تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا - آپ ان کو چھٹی لکھ کر بھیج دیں کہ ایسے کرنا چاہئے -

(قطع کلامیاں)

سردار صغیر احمد - جناب والا - جمعرات کو جب دوبارہ آئیں گے تو اجلاس صبح کی بجائے چار بجے شام رکھا جائے تاکہ ہم جو باہر سے آئیں گے وقت پر پہنچ سکیں -

مسٹر سپیکر - کیا ممبران اس سے متفق ہیں ؟

آوازیں - ٹھیک ہے - ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - جمعرات ۳ بجے شام اجلاس بڑا لیٹ ہو جاتا ہے - کیا اجلاس کا وقت ۳ بجے شام رکھ لیا جائے ؟

(قطع کلامیاں)

آوازیں - چار بجے کا وقت ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - اس کی وجہ میں آپکو بتاتا ہوں - جمعرات کا روز غیر سرکاری کارروائی کا دن ہوتا ہے - یہ دن اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ سرکاری

کارروائی کا دن ہوتا ہے ۔ دو گھنٹے normally وقفہ سوالات ۔ تحریک التوا اور پرولیج موشن پر لگ جاتے ہیں ۔ پھر انٹرول بھی کرتے ہیں ۔ یہ لازمی ہوتا ہے ۔ پھر مغرب کی نماز کا وقت بھی اس میں آتا ہے اس لیے بڑا لیٹ ہو جاتا ہے ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب، یہ تجویز اس دن کیلئے آئی ہے کہ باہر سے ممبران نے آنا ہوتا ہے اس لیے جمعرات کو ۳ بجے شام اجلاس شروع کیا جائے ۔ باقی normal hours میں رکھا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جمعرات کو صبح کے وقت normal time میں اجلاس رکھیں ۔ یہ غیر سرکاری کارروائی کا دن ہوتا ہے ۔ اس میں تین بجے کے نے کے بعد ہمیں اندیشہ ہے کہ کورم نہ پورا ہو ۔

سردار صغیر احمد ۔ صبح کو کورم پورا نہیں ہوگا کیونکہ باہر سے آنا ہوتا ہے ۔ تین بجے کورم ہو جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس کے ساتھ اس چیز کی وضاحت فرما دیں کہ اب جب ہم اجلاس کیلئے اکٹھے ہوں گے ۔ کیا آپ رات کو بھی اجلاس کیا کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ میری بات غور سے سنیں تا کہ بہت سی تجاویز کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔

ایوان کا اجلاس جمعرات ۸ مارچ ۱۹۷۳ء تین بجے بعد دوپہر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ تاریخ مذکور سے ماسوائے جمعرات قواعد میں مندرج اوقات کار کے مطابق اس ایوان کی کارروائی کی جائے گی ۔ ۸ مارچ کو وہی کارروائی ہوگی جو یکم مارچ کیلئے مقرر ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر خزانہ نے حزب اختلاف کے بینچوں پر بیٹھنے والے معزز اور خاص طور پر مجھے تعاون کے لیے

کہا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جہاں تک معقولیت اور معنویت کی بنیاد پر قانون سازی کا تعلق ہے ہم ہمیشہ حزب اقتدار سے تعاون کرتے رہے ہیں ۔ لیکن آج جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اور جس طرح آپوزیشن کے مشورے کو نظر انداز کر کے یکطرفہ قانون سازی ۔ میں اسے قانون سازی ہی کہوں گا۔کی گئی ہے اگر یہی صورت حال ہے تو پھر ہمارا رول وہی رہے گا جو ہے اور ہم معقولیت اور معنویت کی بیناد پر تو تعاون کریں گے لیکن افہام و تفہیم کی بنیاد پر ہم تعاون کرنے کیلئے تیار نہیں ۔ جب تک آپ آپوزیشن کو اعتماد میں نہ لیں ہم اس وقت تک آپ سے تعاون کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ۔ ویسے جیسے میں کہہ چکا ہوں کہ ہر وہ اچھی لیجسلیشن ہو وہ قانون جو اس صوبہ کے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہوگا ہم اس پر ایک منٹ کی تاخیر بھی روا نہیں رکھیں گے ۔ ہم کسی تامل اور تاخیر کے بغیر اسکو قبول کریں گے ۔ میں ابھی اس بل کی مثال دیتا ہوں ۔ جس وقت یہ بل زیر بحث تھا جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے تین تجاویز آپ کو دی تھیں کہ اگر یہ قبول کر لی جائیں تو ہم اس بل کو ابھی قبول کر لیتے ہیں ۔ ہم عدلیہ کے اختیارات کو کسی قانون میں curtail کرنے کی سعی میں تعاون نہیں کریں گے ۔ ہم کسی ایسے قانون پر بھی تعاون نہیں کریں گے جو ہمارے نقطہ نظر سے غیر اسلامی اور غیر شرعی ہو ۔ ہم کسی ایسے قانون پر آپ سے تعاون نہیں کریں گے جس میں مہاجر اور مقامی کی تفریق کو روا رکھا گیا ہو ۔ اس قسم کے قوانین اگر آپ لے آئیں گے تو ہم اسکی شدت اور قوت کے ساتھ مزاحمت کریں گے ۔ اگر آپ اچھی لیجسلیشن لے آئیں گے تو ہم یقیناً اس کیلئے آپ سے تعاون کریں گے جو کام آپکو دس دن میں کرنا ہے وہ کام آپ کا ایک گھنٹہ میں ہو جائے گا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے احساس ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف نے جو ارشادات فرمائے ہیں اس میں برہمی کا مزاج کافی واضح ہے اور میں اس بات کو بار بار دہرانا نہیں چاہتا ۔ لیکن اتنی بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج

جو بل بھی پاس ہوا وہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے معزز ممبران جو یہاں تشریف رکھتے تھے اسکو انہوں نے متفقہ طور پر پاس کیا ۔ اس بات پر حزب اختلاف کے ایک معزز رکن نے کھڑے ہو کر اصرار کیا کہ اس بات کو جناب سپیکر نوٹ فرمائیں کہ بل متفقہ طور پر پاس ہوا ہے ۔ اس لیے میرے عزیز دوست اور محترم قائد حزب اختلاف نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اپنی جگہ اور یہ حقیقت اپنی جگہ ۔

جناب والا ۔ جہاں تک معقولیت کا تعلق ہے میں آپکی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ معقولیت مکمل طور پر صرف اور صرف حزب اختلاف کا کوئی اجارہ نہیں ہے ۔ معقولیت کا وافر حصہ اتنا ہی وافر حصہ جتنا وافر حصہ تعداد میں ممبران کی صورت میں اس طرف کو حاصل ہے اتنی ہی معقولیت ادھر بھی موجود ہے ۔ یہ حکم ہے کہ کام دوسروں سے سیکھنا چاہئے ۔ ہم ادھر بھی سے جو تجاویز آئیں گی ان سے پورا فائدہ اور استفادہ کریں گے اور جہاں معقولیت کی کمی ہوگی وہاں ہم بآسانی اور بخوشی ان سے خوشہ چینی کریں گے اور قانون کو بہتر بنانے کے لیے ہم آپ کی سرکردگی میں انشا اللہ تعالیٰ اس ایوان کو کسی گزشتہ ایوان سے پیچھے نہیں چھوڑیں گے ۔ بیشک مجھے احساس ہے کہ آج محترم قائد حزب اختلاف نے جن خدشات اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے ان میں ایک چھوٹی سی دھمکی بھی موجود ہے ۔ لیکن ہم ان کو اس بات کا موقعہ نہیں دیں گے اور ہم انشا اللہ جب دوبارہ ملیں گے تو سب گلے دور ہو جائیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ ایسی باتوں کا موقعہ کم ملے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۸ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۸ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ۳ بجے دوپہر تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

— ۰ —

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سم

جمعرات ۸ مارچ ۱۹۷۳ء

(پنج شنبہ - ۲ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
بِالنَّهَارِ ○ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّالٍ ○

پ ۱۳ - س ۱۳ - ع ۸ - آیات ۹ تا ۱۱

وہ (اللہ) دانائے نہان و آشکار ہے سب سے بڑا عالی رتبہ۔ کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر رات کی تاریکیوں میں کہیں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں کھلم کھلا چلے پھرے اُس کے نزدیک یکساں ہے۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے اللہ کے چوکیدار مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود (اپنی صلاحیت کو کام میں لاکر) اپنی حالت کو نہیں بدلتے۔ اور جب اللہ کسی قوم کی پاداش میں اس کے ساتھ برائی کرنا تجویز کر لیتا ہے تو پھر وہ ٹل نہیں سکتی اور اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

وما علینا الا البلاغ

○

قرارداد

برطانوی پولیس کی پاکستانی نوجوانوں پر فائرنگ کی شدید مذمت

مسٹر سپیکر - قبل اس کے کہ آج کی کارروائی شروع کی جائے، ایک قرارداد سید تابش الوری صاحب کی طرف سے آئی ہے - قائد حزب اختلاف اور قائم مقام قائد حزب اقتدار اس پر متفق ہیں - وہ قرارداد ان شہیدوں کے سلسلے میں ہے - جنھوں نے انگلستان میں پاکستان کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں - سید تابش الوری صاحب اپنی قرارداد پیش کریں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اپنی قرارداد پیش کرتا ہوں -

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ اجلاس برطانوی پولیس کے ہاتھوں شہید ہونے والے دو نوجوان بشارت حسین اور محمد حنیف کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور برطانوی پولیس کی وحشیانہ اور منتقمانہ فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کمسن شہیدوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنھوں نے بھارت کے کیمپوں میں پاکستان کے جنگی قیدیوں پر توڑے جانے والے مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں - ان کی یہ عظیم قربانی پاکستانی نوجوانوں کی شجاعت و غیرت کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - میں اس قرارداد کو منظور کرنے سے پہلے ایک ترمیم چاہتا ہوں کہ ان شہیدوں کے لیے دعائے مغفرت کی جائے -

مسٹر سپیکر - دعائے مغفرت بھی کی جائے گی -

رانا پھول محمد خان ۔ پہلے دعا کی جائے بعد میں قرارداد منظور ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے قرارداد منظور ہو ۔ پھر دعا کریں ۔ قرارداد کے سلسلے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ اس پر قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں کی طرف سے جیسے آپ نے فرمایا کوئی اعتراض نہیں ہے اور یہ متفقہ طور پر ہاؤس میں پیش کی گئی ہے ۔ سارے ہاؤس سے تائید آپ کو حاصل ہے مزید اس پر کسی تقریر کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ اجلاس برطانوی پولیس کے ہاتھوں شہید ہونے والے دو نوجوانوں بشارت حسین اور محمد حنیف کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور برطانوی پولیس کی وحشیانہ اور منتقمانہ فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کمسن شہیدوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنھوں نے بھارت کے کیمپوں میں پاکستان کے جنگی قیدیوں پر توڑے جانے والے مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں ۔ ان کی یہ عظیم قربانی پاکستانی نوجوانوں کی شجاعت و غیرت کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گی ۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ یہ قرارداد بالاتفاق رائے منظور ہوئی ہے ۔ اب خدائے ذوالجلال کے حضور دعا کریں ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker : Questions hour.

Minister for Irrigation : Sir, as my brother Mr. Sadiq Hussain Qureshi, the Hon'ble the Minister for Agriculture is away in connection with the National Assembly Session, it is requested that I may be allowed to answer these questions on his behalf.

مسٹر سپیکر ۔ اجازت ہے ۔ ملک محمد علی خان اپنا سوال پوچھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف چودھری محمد انور صاحب چونکہ اس محکمہ سے تعلق نہیں رکھتے اور یہ سپیلیمنٹری سوالات کا صحیح جواب شاید نہ دے سکیں ۔ کیونکہ وزراء صاحبان کو اپنے اپنے محکمہ کے متعلق معلومات ہوتی ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ وزیر زراعت کے تشریف لانے تک ان سوالات کو pending کر دیا جائے ۔ جس دن وہ آئیں اسی دن یہ سوالات پیش ہوں ۔ بہتر یہی ہوگا ۔

میاں خورشید انور ۔ رانا صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر جواب دہندہ وزیر اس سے اتفاق فرمائیں تو یہ بڑی آسانی سے ملتوی ہو سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم ان کے جوابات سے وہ

چیز حاصل نہیں کر سکیں گے ۔ جو حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ہمارے سوالات کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ ان سوالات کو ملتوی فرما دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ سمہ صاحب ان سوالات کے جوابات جو محکمہ زراعت سے متعلق ہیں کیا بتائیں گے ۔ وزیر زراعت کو آ لینے دیں ۔ جس دن ان کی باری ہو ان سوالات کے ساتھ یہ سوالات بھی آ جائیں گے اس لیے انہیں ملتوی فرما دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ان سوالات کے جوابات تب دیں جب یہ ان کے سپرد کر دیا گیا ہو ۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وزیر زراعت موجود ہیں ۔ اتفاق سے قومی اسمبلی کے اجلاس کی وجہ سے یا کسی اور مصروفیت کی وجہ سے آج نہیں ہیں ۔ تو ان سوالات کے جوابات ان کی موجودگی میں ہونے چاہئیں ۔ تاکہ ہم سپلیمنٹری کر سکیں اور ان کا صحیح جواب لے سکیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ہے کوئی ایک وزیر بھی سوالات کے جوابات دے سکتا ہے ۔ لیکن جیسا کہ رانا پھول محمد خان صاحب نے اور میرے بھائی میاں خورشید انور صاحب نے فرمایا ہے ان سوالات سے زیادہ اہم وہ حقیقتیں ہوتی ہیں جو ان سوالات کے جواب سے پیدا ہوتی ہیں اور ان کو ضمنی سوالات کہا جاتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ سمہ صاحب اس سے اتفاق فرمائیں گے کہ وہ ان سپلیمنٹری سوالات کے معقول جوابات نہیں دے سکیں گے اس لیے کہ وہ ان کے محکمے سے متعلق نہیں ہیں اور نہ ہی یہ محکمہ زراعت سے in touch ہیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ اگر قائد ایوان اس تجویز کو منظور کر لیں تو ان جوابات کو آئندہ باری تک ملتوی کیا جا سکتا ہے ۔ جب سوال پوچھنے والے ہی یہ رعایت دینا چاہتے ہیں تو قائد ایوان کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے ۔ آپ باقی کام شروع

کر دیں جب منسٹر صاحب نیشنل اسمبلی سے تشریف لے آئیں تو جو دن ان کے سوالات کے لیے آئے گا ۔ اس میں یہ سوال بھی آ جائیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے جیسا کہ خود قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کوئی ایک وزیر بھی جواب دے سکتا ہے ۔ مجموعی طور پر کابینہ اس بات کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ سوالات کے جواب دیے جائیں ۔ جیسا کہ دستور ہے جب کسی سوال کا ابتدائی طور پر نوٹس آتا ہے تو محکمہ نہ صرف اس کا وہ جواب پیش کرتا ہے جو لکھا جاتا ہے ۔ بلکہ ضمنی سوالات کے جوابات کے لیے مواد بھی تیار کرتا ہے اور وہ متعلقہ وزیر کو دیتا ہے ۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بھی ممکنہ سوالات ہیں ان کے جوابات وزیر موصوف کے پاس ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کو جواب دینے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اجازت دے دی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہاؤس کی رائے لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ہاؤس کی رائے کی بات نہیں ہے ۔ کل ہاؤس متعلقہ وزیر سے یہ بھی کہے گا کہ شاید آپ جواب ٹھیک نہ دے سکیں ۔

کیمیاوی کھاد کی فیکٹریاں

*۱۳۳۷ ۔ **ملک محمد علی خان ۔** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت صوبہ میں کیمیاوی کھاد کی کتنی فیکٹریاں ہیں ۔ کتنی فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں اور کتنی نئی لگائی جائیں گی ۔

(ب) کام کرنے والی کیمیاوی کھاد کی فیکٹریوں میں اوسطاً سالانہ پیداوار کیا ہے -

(ج) صوبہ میں اس وقت کیمیاوی کھاد کی ہر سال کتنی ضرورت ہے - اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ان فیکٹریوں سے کس تناسب سے کیمیاوی کھاد فراہم کی جا رہی ہے -

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) پنجاب میں کھاد کے پانچ کارخانے ہیں - زیر تعمیر کوئی نہیں - نئے کارخانے کے متعلق تجاویز پر غور ہو رہا ہے -

(ب) پچھلے سال کی پیداوار تیرہ لاکھ ۹۶ ہزار ۳۲۶ میٹرک ٹن تھی -

(ج) اس وقت اندازاً کل استعمال ہونے والی کھاد کا ۶۵ (پینسٹھ) فیصد حصہ صوبے میں پیدا ہوتا ہے باقی باہر سے منگوانی پڑتی ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جواب کے جزو 'ج' میں جناب وزیر جواب دہندہ نے یہ فرمایا ہے کہ کھاد کا ۶۵ فیصد حصہ صوبہ میں پیدا ہوتا ہے اور باقی باہر سے منگوایا جاتا ہے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ باہر سے منگوانے پر کتنا زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے ؟

وزیر مال - جناب والا - صوبوں کو کھاد سنٹرل گورنمنٹ منگوا کر دیتی ہے - اس لیے اس سوال کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - صوبہ پنجاب کو مرکزی حکومت نے اس سال کتنے زرمبادلہ کی کھاد باہر سے منگوا کر دی ہے ؟

وزیر مال - اس کے لیے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہی بات تھی جس

کے لیے میں بار بار کہہ رہا تھا کہ آپ آج وقفہ سوالات کو ملتوی کردیں ۔ وہ ضمنی سوالات کے جواب نہیں دے سکیں گے ۔ قدرتی بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے اس لیے کہ یہ محکمہ ان کے پاس نہیں ہے ۔ اب دوسرا ضمنی سوال یہ ہوگا کہ یہ کس کس ملک سے کھاد منگوائی جاتی ہے ؟ یہ امداد کے طور پر آتی ہے ، قرض کے طور پر آتی ہے , زرمبادلہ آپ نقد دیتے ہیں یا نہیں ؟ پھر یہ کہیں گے کہ آپ نیا سوال دیں ۔ حالانکہ یہ سوالات اسی جواب سے پیدا ہوتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کھاد کس کس ملک منگوائی جاتی ہے ، کہاں کہاں سے کھاد آتی ہے ، اس پر کتنا زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے ۔ کوئی بھی پنجاب کا وزیر جواب نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا تعلق سنٹر سے ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پھر وہ وزیر رہنے کا اہل نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس طرح رانا پھول محمد خان صاحب نے فرمایا تھا آپ مان لیتے تو بہتر تھا ۔ سمہ صاحب ویسے بھی سوالوں کا جھٹکا فرمائیں گے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ ایوان کا قیمتی وقت ضائع نہ کریں اور اس کو ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد کے مطابق میں اس کو ملتوی نہیں کر سکتا ۔ فاضل وزیر جواب دینے کے لیے تیار ہیں آپ جوابات سے مطمئن نہیں ہیں یا ان کے جواب تسلی بخش نہیں ہیں یہ دوسری بات ہے ۔وہ جواب دینے کے لیے تیار ہیں ۔ اور پھر اگر صادق حسین قریشی صاحب بھی موجود ہوتے تو بھی تحریک استحقاق آ سکتی ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے یہ صحیح نہیں ہے ۔ یہ بات تو بہرحال ہاؤس روزمرہ کے کام کا ایک حصہ بن چکی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ اس ہاؤس اور اس کے معزز ارکان کے حقوق کے سب سے بڑے محافظ ہیں ۔ آپ ہی فرمائیں کہ کیا ان کے جوابات سے کوئی مطمئن ہو سکتا ہے ۔ جو ضمنی سوالات کئے گئے ہیں جن کو آپ نے قبول کیا ان کے متعلق وزیر صاحب نے بتایا کہ یہ کام مرکزی حکومت کرتی ہے ۔ اور پھر کہا کہ اگر متعلقہ وزیر صاحب ہوتے تو وہ بھی یہی جواب دیتے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جو بھی چیز ان سے متعلقہ ہوگی اس کو ان سے پوچھا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کتنی کھاد باہر کے ممالک سے پنجاب کے لیے آئی ہے اور اس کا کیا ریٹ ہے ۔ اس کے بعد یہ بھی سوال پوچھ سکتے تھے کہ اس کی قیمت کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میرے جواب کے حصہ 'ج' میں یہ بات موجود ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے ۔

> کہ اس وقت اندازاً کل استعمال ہونے والی کھاد کا ۶۵ فیصد حصہ صوبے میں پیدا ہوتا ہے باقی باہر سے منگوانی پڑتی ہے اگر وہ قیمت پوچھیں گے تو وہ بھی بتا دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے پوچھا ہے کہ اس کی مقدار کتنی ہے اور قیمت کیا ہے ۔

وزیر مال ۔ کل مقدار ۱۳,۹۶,۴۳۵ ٹن ہے ۔ یہ ۶۵ فیصد ہے جو اندرون ملک پیدا ہوتی ہے باقی ۳۵ فیصد باہر سے منگوائی جاتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ۳۵ فیصد جو باہر سے آتی ہے اس پر کتنی قیمت خرچ آتی ہے یعنی وہ کھاد جو پنجاب کو ملی ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ علیحدہ سوال نہیں ہے ۔ اس کا تعلق اس سوال سے ہے ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ سوال کے جزو 'ج' میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ :

> صوبہ میں اس وقت کیمیاوی کھاد کی ہر سال کتنی ضرورت ہے ۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ان فیکٹریوں سے کس تناسب سے کیمیاوی کھاد فراہم کی جا رہی ہے ۔

اس سے ضمنی سوال یہ بنتا ہے کہ ملک کے اندر کتنی کھاد پیدا ہو رہی ہے ۔ لیکن برآمد کے متعلق کوئی بات نہیں کی جا سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۳۵ فیصد کھاد باہر سے آتی ہے اور ۶۵ فیصد ملک ہی میں تیار ہوتی ہے تو حساب لگا کر بتا دیں کہ اس کا کیا ہوگا ؟

وزیر مال ۔ یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنی فیصد کھاد ملک میں پیدا ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ حساب لگانے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ جلدی میں اس کا جواب دیا جا سکے ۔ اگر آپ ان کو ضمنی سوال کے طور پر بتا دیں کہ

۶۵ فیصد اور ۳۵ فیصد اتنا اتنا حصہ بنتا ہے تو حساب لگایا جا سکتا ہے ۔ آپ ان کا حساب کا ٹسٹ تو نہیں لے رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وہ فرما سکتے ہیں کہ ۳۵ فیصد پر زرمبادلہ کتنا خرچ ہوتا ہے ۔ اور سنٹر صوبے کو کیا دیتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ نہیں جناب ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کتنے نئے کارخانے لگائے جا رہے ہیں اور اس سلسلے میں کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ تجویز سنٹرل گورنمنٹ کے زیرغور ہے ۔ لیکن میں تعداد نہیں بتا سکتا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ یہ عجیب بات ہے کہ حکومت پنجاب کو اس کے متعلق علم نہیں اور نہ ہی ان کو سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق علم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال متعلقہ سوال سے پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ نئی تجویز کس کے پاس ہے ۔

وزیر مال ۔ میں نے جواب دیا ہے کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کے پاس ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ میں بار بار آپ کو متوجہ کرا رہا ہوں کیا یہ بھی کوئی جواب ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ یہ کر رہی ہے اور اس صوبہ کی حکومت کو پتہ ہی نہیں کہ کہاں کہاں کارخانے لگ رہے ہیں ۔

مسٹر سپر ۔ انھوں نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت کے زیرغور ہے کہ نئے کارخانے کہاں کہاں لگ رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب کے علم میں یہ بھی بات ہے کہ کیا سنٹرل گورنمنٹ صوبائی حکومتوں کے مشورے کے بغیر اتنے بڑے بڑے پراجیکٹ شروع کر سکتی ہے ۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر وزیر متعلقہ یہاں ہوتے تو وہ جواب دیتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سنٹرل گورنمنٹ کے behalf پر کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دی جا سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا یہ کوئی مشکل کام ہے جو نہیں کیا جا سکتا ۔ کیا چاند پر جانا ہے ۔ مریخ پر جانا ہے ۔ آسمان پر جانا ہے کیا وہاں جا کر کارخانے لگانے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے پہلے ہی بتا دیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیمیاوی کھاد کی ہر سال کتنی ضرورت ہے ۔ اس کا جواب نہیں دیا گیا ۔ پنجاب کو بیرونی ممالک سے جو کھاد آ رہی ہے وہ کتنی ہے ؟

وزیر مال ۔ ضرورت کے مطابق منگوائی جاتی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ کتنی کھاد پنجاب کے لیے درکار ہے ۔

وزیر مال ۔ بندہ پرور ۔ میں متعلقہ وزیر نہیں ہوں ۔ میں اس کے متعلق حساب کتاب لگا کر نہیں بتا سکتا ۔ جواب کے جزو 'ب' میں کہا گیا ہے کہ ''پچھلے سال کی پیداوار تیرہ لاکھ ۹۶ ہزار ۳۱۶ میٹرک ٹن تھی'' ۔ میں اپنے فاضل دوست کو یہ واضح کردوں کہ میں اس بحث و تمحیص میں نہیں پڑنا چاہتا ۔

میرے خیال میں وہاں بیٹھے ہوئے حضرات میں سے کسی نے حساب میٹرک تک بھی نہیں پڑھا۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The House is called to order.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ وہ کتنی مقدار ہے جس کا ۶۵ فیصد ۲۴,۹۶,۳۲۶ میٹرک ٹن ہے ۔ یہ بالکل آسان ہے اس کا کوئی پالیسی سے تعلق نہیں ہے ۔ صرف arithmatic کی بات ہے جو کہ میں نے دسویں جماعت میں نہیں بلکہ ساتویں جماعت میں پڑھا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری محمد انور صاحب یہ ان کا حق ہے کہ آپ سے پوچھیں کہ total requirement کتنی ہے یہ جواب دینا کہ اس کا ۶۵ فیصد ۱۳ لاکھ ۹۶ ہزار بنتا ہے کوئی جواب نہیں ہے ۔ میں نے اپنے طور پر اسے calculate کر لیا ہے جو کہ ۲۲ لاکھ میٹرک ٹن کے قریب بنتا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ پھر آپ ہی انہیں بتا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وزیر متعلقہ نہیں ہوں ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے ابھی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس طرف بیٹھے ہوئے کسی ممبر کو حساب کا علم نہیں ہے ۔ یہ میرے خیال میں ان کا یہ کہنا غیر مناسب تھا حالانکہ وہ خود محکمہ پولیس سے تشریف لائے ہیں ۔

Mr. Speaker: That is not a fair observation.

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ وہ خود پولیس کے محکمہ سے تشریف لائے ہیں جہاں حساب کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ اسی لیے وہ سمجھتے ہیں کہ کسی کو حساب نہیں آتا ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ میں بی ۔ ایس ۔ سی ہوں ۔ میں نے بی ۔ اے میں حساب پڑھا ہوا ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Will the honourable Minster please state the measures which the Government intend to take in order to reduce the foreign exchange involved in the purchase of fertilizers from foreign countries ?

Minister for Revenue : This is also again a Central subject. A Province cannot say anything. The import of anything is directly under the control of Central Government and framing of policies is also under the Central Government. I can only submit that I have already stated in answer to the question that it is under the consideration of the Government that they will set up more fertilizer factories.

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ پنجاب کے پانچ کارخانے دار جو کھاد پیدا کر رہے ہیں اس میں سے کچھ صوبہ سندھ ۔ بلوچستان اور سرحد کو بھی جاتی ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے علیحدہ نوٹس چاہیے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ آیا حکومت پنجاب نے مرکزی حکومت کو کوئی ایسی تجویز بھیجی ہے جس میں نئے کارخانوں کی allocation کے متعلق سفارش کی گئی ہو کہ ان ان شہروں میں کارخانے لگائے جائیں ۔ یہ سفارش کس وقت بھیجی گئی ہے ۔ کتنا عرصہ ہوچکا ہے اور کس محکمہ نے بھیجی ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں تاکہ میں آپ کو تاریخیں بتا سکوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ پنجاب

کو کھاد کے سلسلے میں خود کفیل بنانے کے لیے کیا اقدامات کر رہے ہیں اور کب تک پنجاب کھاد کے سلسلے میں خود کفیل ہو سکے گا ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے انگلش میں جواب دیا تھا اور اب اردو میں دے دیتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ وہ آپ کی انگریزی بھی پنجابی کی طرح تھی ۔ (قہقہہ)

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ مسئلہ مرکزی حکومت کے زیرغور ہے کہ ملک کو کھاد کے سلسلے میں خود کفیل بنایا جائے اور ان میں سے پنجاب کو بھی لازماً کارخانے دیئے جائیں گے ۔ یہ کہنا کہ کتنی جلدی ملک کھاد کے سلسلے میں خود کفیل ہوجائے گا اس کے متعلق میں صرف اتنا عرض کیے دیتا ہوں کہ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ جلد سے جلد ملک خود کفیل ہو ۔ اس میں ذرائع کا بھی تعلق ہے ۔ econmic probleps بھی ہیں ان کے علاوہ دیگر اور مشکلات بھی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے پورے ملک کے متعلق نہیں پوچھا صرف پنجاب کے متعلق پوچھا ہے اور یہ سارے ملک کے متعلق جواب دے رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پنجاب کو بھی کھاد کے کارخانے دیئے جائیں گے ۔ کیا ان کے علم میں یہ بات ہے کہ پنجاب کو اگر کارخانے دیئے گئے تو وہ کس مقام پر لگائے جائیں گے ؟

وزیر مال ۔ یہی تو باتیں ابھی زیرغور ہیں ۔

کیمیاوی کھاد کی قیمتوں میں اضافہ

*۱۳۳۸ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں

گے کہ —

(الف) یکم اپریل سے ۱۵ اگست ۱۹۷۲ء تک صوبہ میں کیمیاوی کھاد کی فی بوری قیمت کیا تھی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کھاد کی موجودہ قیمتیں زمینداروں کی قوت خرید سے باہر ہیں -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیمیاوی کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف)	ایمونیم سلفیٹ	۱۷ روپے	وزن ۱۲ پونڈ
	ایمونیم نائٹریٹ	۱۷ روپے	وزن ۷۸½ پونڈ
	یوریا	۱۴¼ روپے	وزن ۵۰ پونڈ
	سپر فاسفیٹ	۹½ روپے	وزن ۱۱۲ پونڈ
	ڈی - اے - پی	۲۹ روپے	وزن ۱۱۰ پونڈ
	ٹی - ایس - پی	۲۰ روپے	وزن ۱۱۰ پونڈ
	یوریا	۲۸¾ روپے	وزن ۱۱۰ پونڈ

(ب) ممکن ہے کہ موجودہ رعایتی نرخ بھی بعض کسانوں کی قوت خرید سے باہر ہو -

(ج) زر مبادلہ کی شرح میں کمی کے باعث قیمتوں میں اضافہ ناگزیر تھا - ۲۳-۹-۱۹۷۲ کے بعد صرف یوریا اور ڈی - اے - پی کی قیمتیں ۳۵ روپے فی بوری دی گئی - ان پر بھی کافی زر امداد دیا جا رہا ہے . مثال کے طور پر درآمد کردہ ڈی - اے - پی کی بوری ۸۵ روپے میں آتی ہے - اور پچاس روپے زر امداد شامل کرکے ۳۵ روپے

میں دی جا رہی ہے - یہی حال دوسری امپورٹیڈ کھاد کا ہے -

میاں خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ کھاد پر بڑے بڑے سیٹھ اور فرمیں مثلاً سیٹھ داؤد - برما شیل - ایسو اور پی - این - او وغیرہ چھ سات روپے فی بوری کمیشن کما رہی ہیں ؟

وزیر مال - کمیشن تو البتہ ضرور لے رہی ہیں لیکن فیصد کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ سات روپے لے رہی ہیں یا ایک لے رہی ہیں -

میاں خور شید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر زراعت نے پچھلے دنوں ایک سوال کے جواب میں تسلیم کیا کہ یہ درست ہے - کہ بڑی بڑی فرمیں اور سیٹھ لوگ چھ سات روپے فی بوری منافع کما رہے ہیں انھوں نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ جلدی کوئی قدم اٹھائیں گے جس سے ان کا نفع کم ہو جائے - کھاد کی سپلائی کمرشل بینکوں کو دے دی جائے تاکہ چھ سات روپے کا فائدہ کسانوں کو مل جائے -

مسٹر سپیکر - آپ کا سوال کیا ہے ؟

میاں خورشید انور - جناب والا - میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ کسانوں کو نفع پہنچانے کے لیے انھوں نے ایک تجویز یہاں پیش کی تھی - آج اگر وہ موجود ہوتے تو ہو سکتا تھا کہ اپنے اس قدم کے متعلق ذکر فرماتے کہ انھوں نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے -

وزیر مال - جناب والا - میرے فاضل بھائی کے محکمے کی معرفت مجھے پتا چلا ہے کہ انھوں نے مرکزی حکومت کو یہ views پہنچا دی ہیں - اس پر غور کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No cross talk please !

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Will the honourable Minister please state whether the devaluation of dollar is going to decrease the value of fertilizer, in the long run.

Minister for Revenue : It is a mathematical question which can easily be calculated.

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو آپ نے ڈی ۔ اے ۔ پی کی قیمت درآمد ۸۵ روپے فی بوری لکھی ہے اس پر جو پچاس روپے کی subsidy دی جا رہی ہے یہ پنجاب گورنمنٹ ادا کر رہی ہے یا مرکزی حکومت ادا کر رہی ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ مرکزی حکومت ادا کر رہی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے جواب کے حصہ (ب) میں یہ تجویز کیا ہے ''ممکن ہے کہ موجودہ رعایتی نرخ بھی بعض کسانوں کی قوت خرید سے باہر ہو'' ۔ جب آپ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا حکومت ان چھوٹے مالکان کو جن کی قوت خرید سے باہر ہے کھاد میں کوئی خاص رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال ۔ ارادہ رکھتی ہے ۔ مثلاً credit facilities

رانا پھول محمد خان ۔ وہ کیا ہوں گی ۔ ذرا وضاحت فرمائیے ۔

وزیر مال ۔ قرضہ جات ۔ اور ان کی آسان قسطوں پر واپسی ۔ سوال کے جواب سے یہ ظاہر ہے کہ ''ممکن ہے کہ موجودہ رعائیتی نرخ بھی بعض کسانوں کی قوت خرید سے باہر ہو'' 'ممکن' کا مطلب ہے کہ یہ ہو سکتا ہے ۔ یہ لازمی نہیں ہے ۔ اس لیے اس چیز کو تسلیم نہیں کیا گیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب نے ۳۵ روپے فی بوری یوریا اور ڈی ۔ اے ۔ پی کی قیمت بتائی ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس وقت صوبے میں ۵۰ روپے فی بوری فروخت ہو رہی ہے ؟

وزیر مال - اگر ایسی کوئی بات ہے تو آپ ہمارے نوٹس میں لائیں - محکمہ اس کی پوری تحقیقات کرے گا -

---

ٹریکٹروں کی شدید کمی

*۱۳۳۹ - **ملک محمد علی خان** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - (الف) کیا حکومت پنجاب کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ مرکزی حکومت نے ٹریکٹروں کی درآمد پر پابندی عائد کر دی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت پنجاب میں ٹریکٹروں کی شدید کمی پیدا ہو گئی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) نہیں - کوئی ایسی پابندی عائد نہیں کی گئی -

(ب) ٹریکٹر برائے فروخت اس وقت موجود ہیں - مگر قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے خریداری کم ہے -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ان فرموں اور کمپنیوں کے نام کیا ہیں - جن کے پاس یہ ٹریکٹر موجود ہیں ؟

وزیر مال - رانا ٹریکٹر جو 'میسی فرگوسن' کا کاروبار کرتے ہیں کے پاس آٹھ سو ٹریکٹر موجود ہیں اور 'فیٹ' بھی تقریباً ایک ہزار موجود ہیں -

رانا پھول محمد خان - میسی فرگوسن کی قیمت کیا ہے ؟

وزیر مال - اس کی قیمت ۳۲ ہزار آٹھ سو روپے ہے -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ انتظام کریں گے

کہ یہ جو ٹریکٹر موجود ہیں ۔ وہ زمینداروں کو دلوائے جائیں ؟

وزیر مال ۔ ٹریکٹر صرف زرعی ترقیاتی بینک کے ذریعے ہی مل سکتا ہے ہر آدمی کو نہیں مل سکتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا یہ درست ہے کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کو ٹریکٹر کے قرضہ کے حصول کے لیے پانچ سات ہزار روپے زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ غلط ہے ۔ ایسی کوئی بات میرے نوٹس میں نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے بیان کیا ہے کہ ٹریکٹر ۳۲ ہزار میں مل رہا ہے ۔ یہ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔ میں نے خود ۳۸ ہزار روپے کا ٹریکٹر خریدا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میرے پاس زیادہ سرمایہ نہیں ہے جن کے پاس ہے وہ خرید سکتے ہیں تو سرمایہ دار ہی بلیک مارکیٹ سے خرید سکتے ہیں ۔ وہ گورنمنٹ کی سہولت سے فائدہ نہیں اٹھاتے ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ نے یہاں ویسے ہی فرما دیا ہے ۔ میں نے جو ٹریکٹر زرعی ترقیاتی بنک کی معرفت خریدا ہے وہ ۳۸ ہزار میں خریدا ہے ۔

وزیر مال ۔ ٹریکٹر کی قیمت ۳۲ ہزار آٹھ سو روپے ہے اور اس قیمت میں مل رہا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جن لوگوں نے زیادہ پیسے دئے ہیں کیا ان کو واپس کرائیں گے ؟

وزیر مال ۔ پتہ نہیں آپ نے کتنے سالوں سے ٹریکٹر کے لیے قرضہ لیا ہوا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ یہ قیمت ۳۲ ہزار آٹھ سو روپے بغیر ہلوں

کے ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا چھ ہزار روپے کے ہل ہوتے ہیں جن کے لوہے کا وزن دو من بھی نہیں ہوتا ۔

وزیر مال ۔ ہلوں کی قیمت اس کے علاوہ ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے جب کہ ان کے پاس ایک ہزار ٹریکٹر موجود ہیں اور بنک کے پاس کتنی ہی درخواستیں پڑی ہیں تو ان کی تقسیم کار کا کوئی اور طریقہ اختیار فرمائیں گے ؟

وزیر مال ۔ جن لوگوں نے ٹریکٹر بک کروائے ہیں وہ لے رہے ہیں ۔ ان پر کوئی پابندی نہیں ہے اور جو درخواستیں زیر التوا ہیں وہ بینک کے پاس pending ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹریکٹر کم تعداد میں منگوائے گئے ہیں ۔ اور کیا ایسے ٹریکٹر منگوائے گئے ہیں جن کو لوگ نہیں لے رہے ؟

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ بنک کے پاس اس وقت کتنی درخواستیں موجود ہیں ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ کاشتکاران سے جو معاہدہ کیا گیا تھا وہ ۱۷ ہزار روپے تھا ۔ کیا بنک اسی معاہدے کے تحت ٹریکٹر دینے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر مال ۔ اٹھارہ ہزار روپے میں معاہدہ ہوا تھا لیکن سکے کی قیمت کی کمی کے باعث اس کی قیمت بڑھ گئی ہے ۔ اس سلسلے میں چیئرمین صاحب سے

بات چیت ہو رہی ہے اور ابھی یہ چیز زیرغور ہے -

سردار صغیر احمد - کیا بنک اپنے وعدے کی پابندی کرے گا ؟

مسٹر سپیکر - انھوں نے کہا ہے کہ بات چیت ہو رہی ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جواب کے جزو 'ب' میں کہا گیا ہے کہ "ٹریکٹر برائے فروخت اس وقت موجود ہیں مگر قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے خریداری کم ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنک کے پاس اس وقت درخواستیں کم ہیں کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ کتنی درخواستیں کم ہیں ؟

وزیر مال - میں نے اپنے جواب میں گزارش کی ہے کہ "ٹریکٹر برائے فروخت اس وقت موجود ہیں مگر قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے خریداری کم ہے" جب لفظ "خریداری" کا استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آڑھتیوں کی طرح کھلی مارکیٹ میں بولی ہو - جن آدمیوں نے ٹریکٹر بک کئے ہیں وہ ابھی نہیں لے رہے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - وزیر موصوف کا یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے - میں یہ کہتا ہوں کہ جب یہ آرڈر بک کرانے والے ٹریکٹر نہیں لے رہے اور صوبہ میں زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لیے ٹریکٹروں کی ضرورت ہے اور لوگ بلیک مارکیٹ میں سے خرید رہے ہیں تو پھر آپ ان کی فروخت کا انتظام کیوں نہیں کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - نہ تو یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور نہ کچھ اور - اگر آپ اس پر بحث چاہتے ہیں تو قاعدہ ۳۶ کے تحت باقاعدہ نوٹس دیجئے تاکہ میں اس کا فیصلہ کروں کہ آیا یہ سوال اہمیت عامہ کا ہے یا نہیں -

وزیر مال - زرعی ترقیاتی بنک مرکز کے ماتحت ہے - ہم اس میں کچھ

نہیں کر سکتے ۔ جو تجاویز آتی ہیں ۔ ہم ان کو مرکز کو بھیج دیتے ہیں ۔ ہم خود فیصلہ نہیں کر سکتے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ اس محکمہ کے اصلی وزیر صاحب نے پچھلے دنوں اس ایوان میں یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ہم مرکز کو لکھیں گے کہ ٹریکٹروں کی اصلی قیمت کو اور کم کیا جائے گا ؟

وزیر مال ۔ یہ بات میرے علم میں ہے اور میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ۔ زرعی ترقیاتی بنک کے چیئرمین کے ساتھ اس بارہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور یہ گفت و شنید انہیں کی طرف سے ہو رہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر مال بتا سکیں ہے کہ یہ گفت و شنید کب تک چلے گی ؟

وزیر مال ۔ یہ بھی کوئی بات کرنے والی ہے ؟

خان میر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ ہر صوبہ کا کوٹہ مقرر ہے ۔ پنجاب کا کتنا کوٹہ مقرر ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ قائم مقام وزیر زراعت نے ٹریکٹر کی قیمت ۳۲ ہزار روپے بتائی ہے کیا اس میں ڈیوٹی کی رقم بھی شامل ہے ؟ اگر ہے تو وہ کتنی ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ زرعی ترقیاتی بنک پر کس حد تک صوبائی کنٹرول حاصل ہے ؟

وزیر مال ۔ اس محکمہ کا سنٹر سے تعلق ہے صوبائی حکومت کو کسی قسم کا کنٹرول حاصل نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال ملک محمد علی خان ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے سردار محمد عاشق نے زبانی یہ اختیار دیا ہے کہ ان کا نشان زدہ سوال نمبر ۱۵۳۶ واپس لے لوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت بہتر ۔

صوبہ میں معدنیات کے ذخائر

*۱۵۴۰ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر صنعت و معدنیاتی وسائل از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں معدنیات کے ذخائر مثلاً سرمہ ، تانبا ، خام ، لوہا ، جپسم چونے کا پتھر وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا معدنیات کے ذخائر سے اب تک کس حد تک استفادہ کیا گیا ہے ۔

(ج) آیا یہ درست ہے کہ کالا باغ میں پایا جانے والا خام لوہا اچھی قسم کا ثابت ہوا ہے جو اسٹیل ملز میں تجارتی نقطۂ نظر سے قابل استعمال ہے ۔

(د) آیا صوبے کے معدنی وسائل سے کماحقہ استفادہ کرنے اور معدنیات کو برآمد کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ، اگر

کوئی منصوبہ ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو مطلع کیا جائے۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا منصوبہ بنانے کو تیار ہے کہ وہ مرکزی حکومت کے تعاون سے اراضیاتی سروے کے لیے کوئی لائحہ عمل اختیار کرے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) چونے کا پتھر یا نچلے درجے کا خام لوہا اور جپسم کے ذخائر موجود ہیں ۔ مگر تانبہ اور سرمہ اقتصادی مقدار میں نہیں ۔

(ب) اس کا مفصل جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ج) موجودہ تجربات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کالا باغ کا خام لوہا اسٹیل ملز میں تجارتی نقطہ نظر سے قابل استعمال ہے ۔ لیکن صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لیے مزید جانچ پڑتال جاری ہے ۔

(د) سرکاری اور نجی شعبوں میں معدنی ذخائر کی نکاسی کے علاوہ ضلع سرگودھا میں خوشاب کے قریب باکسائٹ اور ڈیرہ غازی خان میں لوہے کی تلاش اور جانچ پڑتال کا کام مرکزی حکومت کے ادارے یعنی مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پاکستان کے اراضیاتی جانچ پڑتال کا ادارہ اور پاکستان سائنسی اور صنعتی تحقیق کی کونسل حکومت پنجاب کی درخواست پر کر رہے ہیں ۔ اب تک ارضیاتی سروے کے ادارے نے پانچ تحقیقاتی سوراخ خوشاب کے قریب باکسائٹ کے رقبہ میں کئے ہیں اور راکھی منڈ ضلع ڈیرہ غازی خان میں خام لوہے کی پڑتال کے سلسلے میں مزید سوراخ کر رہے ہیں ۔ مغربی پاکستان کی صنعتی کارپوریشن نے

بھی پاکسائٹ کے رقبے میں تین معلوماتی سرنگیں جن میں سے ہر ایک ۱۵۰ فٹ سے زیادہ ہے کھودی ہیں اور ۲ سرنگیں ڈیرہ غازی خان میں خام لوہے کے علاقہ میں کھود رہے ہیں جس میں سے ہر ایک ۳۰۰ فٹ سے زیادہ جا چکی ہے علاوہ ازیں کیمبل پور میں نیٹو نائٹ فائر کلے کے ذخائر اور میانوالی سرگر سلسلہ (کوہ کالا باغ سے مکڑوال تک) کے صنعتی مٹی کے ذخائر کی پڑتال کا کام بھی ہو رہا ہے۔ مزید براں یہ تجویز بھی حکومت کے زیرغور ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے چونے کے پتھر جپسم، غیر آبی جپسم اور گاچنی کے ذخائر کو زیادہ تعداد میں برآمد کیا جائے۔ اور ان کی بنیاد پر صنعتیں مثلاً سیمنٹ، تھور شدہ زمین کو بحال کرنے کی دوا، کھاد، کیڑے مار دوائیں وغیرہ قائم کی جائیں۔

(ہ) جزو (د) کا جواب نفی میں نہیں ہے تاہم حکومت پنجاب پہلے ہی سے مرکزی حکومت کے متعلقہ اداروں، یعنی پاکستان کے ارضیاتی سروے، مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اور پاکستان کی سائنسی اور صنعتی تحقیقاتی کونسل کی خدمت کا معدنی وسائل کی تلاش اور تحقیق کے سلسلے میں استفادہ کر رہی ہے۔ پاکستان کے ارضیاتی سروے کے ڈائریکٹر جنرل کو یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ پنجاب میں ارضیاتی سروے کا کام تیزتر کر دیا جائے۔

Annexure to the Reply to Assembly Question No. 1540
Industrial uses of Major Minerals Found in Punjab

S. No.	Mineral	Present uses in Pakistan	Further possible uses
1.	Bauxite	Refractory bricks in founderies at Gujranwala and Lahore.	Manufacture of alumina and alu-

			minium metal, large scale refractory bricks plant.
2.	Bentonite	Oil drilling in Rawalpindi and Campbellpur districts, in foundaries of Lahore, Gujranwala and Nowshera.	Iron ore palletizing, foundaries and steel milles, as absorbent oil filtering and clarifying, sealing ponds and reservoirs and moulding sand.
3.	Coal.	Brick kiln industry in Punjab and NWFP, steam boilers of PWR and cotton gjning factories.	Thermal Power Station, coke, coal briquetts and chemicals.
4.	Dolomite.	Foundaries at Lahore and Gujranwala.	Refractory and flux material in steel mill.
5.	Fireclay.	Fire bricks at Lahore and Gujranwala, ceramics at Gujrat, Lahore.	Cermmic insulators, fire bricks for steel mill.
6.	Fuller's Earth	Clarifying agent in vegetable ghee industry at Lahore, Sheikhupura, Rahimyar Khan and Lyallpur.	Oil drilling, iron ore palletizing, steel mills absorbent, sealing ponds and reservoirs, in moulding sand, as insecticides-funzieide carrier.
7.	Gypsum.	Portland cement at Daudkhel, Ismailwal, Farooqia Dandot, fertilizer & soil conditioner in Punjab handicrafts.	Soil conditioner on large scale, surgery, dentestry, handicrafts,

			manufacture of sulpher and sulpheric acid; otucco Increased use for fertilizer's cement.
8.	Iron Ore.	Small quantity is used in foundaries.	Pig iron, cast iron, wrought iron, steels.
9.	Limestone	Portland cement at Daudhel, Farooqia, Ismailwal and Dandot, building material, road metal, white washing of buildings.	More Cement Factories may be set up.
10.	Marble	Marble toiles, chips and powder industries at Islamabad, Rawalpindi and Sahala.	Decorative Handicrafts.
11.	Ochres.	Paints and colour industry at Lahore and Karachi.	—
12.	Ordinary Sand.	In cement mortar and concrete for building construction.	
13.	Ordinary Stone and Gravel.	Roads and railways, building foundations.	
14.	Rock Salt.	Domestic consumption, manufacture of soda ash at Khewra, Lyallpur and Kala Shah Kaku, preservation of hides and skins.	Increased production of caustic soda and washing soda.
15	Silica Sand	Glass Industry at Hassanabdal, Hyderabad and Karachi, sand paper at Lahore and Karachi.	Increased use in glass industry in Punjab.

سردار نصر اللہ خان قریشک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حکومت پرائیویٹ سیکٹر کو بھٹیاں لگا کر ضلع ڈیرہ غازی خان کے علاقے سے خام لوہا بنانے کی اجازت دینے پر غور کر سکتی ہے ؟

وزیر مال ۔ ضرور غور کر سکتی ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Will the Hon'ble Minister be pleased to state whether the Government intends to set up research and survey centre in order to promote the quality and the quantity of the minerals found in Pakistan ?

Minister for Revenue : Sir, This is question which directly falls within the jurisdiction of the Central Government. So far as the quantity and quality is concerned, it is a Central subject and the Provincial Government can't say anything on it.

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ خوشاب کے قریب پاکسائٹ کا سروے کرنے اور اس کا ہوو کرنے کے لیے جد بخش اینڈ کمپنی دس سال پہلے ٹھیکہ دیا گیا تھا جنھوں نے کام کیا اب ان کا ٹھیکہ منسوخ کیا گیا ہے اور ان کی ساری محنت رائیگاں اور اکارت گئی ہے ۔ حکومت نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ مسئلہ صوبائی حکومت سے متعلق ہے ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ جی ہاں ۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دیں میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ لک صاحب نے شائد جواب پڑھ تو لیا ہے مگر اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی ۔

Mr Speaker : Please no such observation.

وزیر مال ۔ مجھے گزارش کرنے کی اجازت دیں تاکہ ان سے شائد ضمنی سوالات کم ہو جائیں ۔ جن تین اداروں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ ادارے یہ

ہیں ۔ پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن ۔ جیولوجیکل سروے آف پاکستان اور پاکستان کونسل فار سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ ۔ یہ تینوں ادارے مرکز سے متعلق ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ personal observations ان کا تکیہ کلام بن چکا ہے ۔ اس کو جناب بھی نوٹ فرما چکے ہیں اس کا تدارک کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب درمیان میں بیٹھے ہوئے ہیں پھر ایسی بات کیوں ہو رہی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں عرض کروں گا کہ وہ محتاط رہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم نے بھی یہی شروع کیا تو بات تلخ ہو جائے گی ۔ میں ان سے یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ اپنے داغدار دامن کو محفوظ رکھیں ۔ میں نے جواب پڑھا ہے اور اسے پڑھنے کے بعد عرض کی ہے کہ حکومت پنجاب نے ان محکموں کو سرکاری کام کرنے کے لیے درخواست کی ہے ۔ اس سے قبل حکومت پنجاب نے چھ بخش اینڈ کمپنی کو یہی کام دیا تھا جنھوں نے وہاں investment کی تھی وہ ساری کی ساری ضائع کر دی گئی تھی اب وہ کام ان تین محکموں کے سپرد کیا گیا ہے ۔ اس کی میں نے تصدیق کی ہے ۔

وزیر مال ۔ میں کس سوال کا جواب دوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب یہ سنتے نہیں ہیں ۔

وزیر مال ۔ میں نے ان کا سوال سمجھ لیا ہے اور آپ حکم دیں تو میں اسے دہرا سکتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ہوں ۔ دراصل ہی پھر مجھے وہی الفاظ استعمال کرنے پڑیں گے ۔ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ تینوں ادارے مرکزی حکومت کے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - ان کا سوال بڑا specific ہے -

وزیر مال - مجھے جواب تو مکمل کر لینے دیں -

چوہدری امان اللہ لک - پہلے آپ میرا سوال سن لیں -

مسٹر سپیکر - چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں -

وزیر مال - جناب والا - ایک طرف آپ روک دیتے ہیں اور دوسری طرف لک صاحب لگ جاتے ہیں - میرا جواب سننے ہی نہیں دیتے - گزارش یہ ہے کہ ایسا کوئی ٹھیکہ کبھی صوبائی حکومت نے نہیں دیا کیونکہ یہ محکمہ حکومت پنجاب کے ماتحت نہیں رہا -

---

صنعتی اداروں کے قیام اور ان کی توسیع پر پابندی

*۱۷۲۸ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے لاہور اور قصور کی تحصیلوں میں اور ملتان سے اٹک تک جانے والی بڑی سڑک کے دونوں طرف آدھ میل کے اندر اندر کسی بھی صنعتی ادارے کے قیام اور موجودہ صنعتی یونٹوں کی توسیع پر پابندی لگا دی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمن) - حکومت کی طرف سے اس قسم کی کوئی حتمی پابندی عائد نہیں ہے - البتہ مغربی پاکستان صنعتوں کا قیام اور توسیع ایکٹ مجریہ ۱۹۶۳ء کے تحت ان علاقوں میں صنعتیں لگانے یا توسیع کرنے کے لیے حکومت کی پیشگی اجازت ضروری ہے - یہ پابندی دفاعی مفادات اور محکمہ مواصلات کے ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائی گئی ہے -

---

تنظیم برائے زرعی مشینوں کے افسران کے خلاف الزامات

*۱۷۶۰۔ مسٹر خالق داد پندیال ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی تنظیم زرعی مشینری (Agricultural Machinery Organisation) یکم جولائی ۱۹۷۰ء کو صوبائی محکمہ زراعت کے انتظامی کنٹرول میں آنے سے پہلے چیئرمین زرعی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان کے انتظامی کنٹرول میں کام کرتی رہی تھی ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کارپوریشن کی انتظامیہ کی طرف سے محکمانہ انکوائری کی گئی تو تنظیم برائے زرعی مشینری کے بعض افسران سنگین الزامات کی بناء پر مجرم پائے گئے اور انہیں پہلے معطل کیا گیا اور بعد میں ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملزم افسران نے لاہور ہائی کورٹ میں مذکورہ اتھارٹی کے فیصلے کے خلاف رٹ دائر کردی تھی اور انہیں بعد ازاں فنی وجوہ کی بناء پر ملازمت پر بحال کردیا گیا ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں قصور وار افسران کے خلاف کوئی مناسب کارروائی کی گئی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) و (د) ہائی کورٹ نے ان ملازمین کو بحال کرنے کو کہا اور ساتھ ہی اجازت دے دی کہ اگر ان کے خلاف کوئی مواد ہو تو تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی مناسب کارروائی کرے ۔ چیئرمین صاحب

تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی / چیئرمین صاحب زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ۔ اس دوران تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی ختم کردی گئی ۔ بعد میں ایڈمنسٹریٹر جو مقرر ہوئے انھوں نے اپیل واپس لینے کی استدعا کی کہ چونکہ ان ملازمین کے خلاف کچھ نہیں ہے لہذا وہ ان کو بحال کردیں گے ۔ چنانچہ اپیل خارج کردی گئی اور ملازمین بحال کر دئے گئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ عصر کی نماز کے لیے پندرہ منٹ کا وقفہ کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for fifteen minutes. We shall reassemble at 4,45 p.m.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لیے نماز عصر کے لیے ملتوی کردی گئی) ۔

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Qvestion hour is over. Will the Minister concerned like to lay the rest of answers of the questions on the table of the House,

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

تحصیل نارووال اور پسرور میں حیوانات کے ہسپتال

*۱۷۸۰ - **صفی نذر محمد** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) تحصیل نارووال اور پسرور میں حیوانات کے لیے کتنے ہسپتال ہیں -

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی تعداد کیا ہے اور کیا یہ تعداد دونوں تحصیلوں کے لیے کافی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) تحصیل نارووال میں پانچ وٹرنری ہسپتال اور ایک وٹرنری ڈسپنسری اور تحصیل پسرور میں تین ہسپتال اور تین ڈسپنسریاں ہیں -

(ب) ہر ہسپتال اور ڈسپنسری میں ایک ڈاکٹر اور ایک کمپونڈر موجود ہے اور یہ تعداد کافی ہے اس حساب سے دونوں تحصیلوں میں بارہ بارہ ڈاکٹر اور کمپونڈر موجود ہیں -

---

ڈیرہ بکھا کی نظراندازی

*۱۸۰۵ - **سید تابش الوری** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کے لیے ضلع بہاولپور میں ڈیرہ بکھا کو منتخب کیا گیا تھا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی سیکرٹریٹ کی طرف سے مرتب کردہ حتمی فہرست میں بھی ڈیرہ بکھا کا نام تھا اور مربوط دیہی ترقیاتی بورڈ پنجاب کے پہلے اجلاس میں بھی منتخب علاقوں کی فہرست پیش کی گئی تھی اس میں بھی ڈیرہ بکھا کا نام موجود تھا -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کن وجوہات کی بناء پر اور کس کے حکم سے بعد ازاں ڈیرہ بکھا کو منتخب دیہی ترقیاتی علاقوں کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (۱) جی ہاں - ابتدا میں ڈیرہ بکھا مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کے لیے مرکز کے طور پر منتخب کیا گیا تھا -

(۲) مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کی سکیم کی تیاری کے وقت ڈیرہ بکھا کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا گیا تھا لیکن اس میں تبدیلی کی گنجائش رکھی گئی تھی - سکیم کے مطابق مرکز مخصوص پیداواری خطے میں سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے کھولا جانا چاہیے تاکہ مستقبل میں وہ رقبے چھوٹے چھوٹے شہروں یا زرعی قصبوں کی صورت اختیار کر سکیں - دیہی ترقیاتی بورڈ کی میٹنگ میں جو اکتوبر ۱۹۷۲ء کو ہوئی واضح کیا گیا تھا کہ دو مراکز کالا گوجراں ضلع جہلم اور ڈیرہ بگھا ضلع بہاولپور پراجیکٹ ایریا منتخب کرنے کے اصولوں پر پورا نہیں اترتے -

(۳) اعداد و شمار کی بنیاد پر اور اس کے بعد حقیقی صورت حال کا جائزہ لینے پر یہ معلوم ہوا کہ ڈیرہ بکھا ترقیاتی منصوبے کے لیے موزوں نہیں - اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں :-

(الف) یہ بہاولپور سے بمشکل ۱۲ میل دور ہے یہ آزادانہ طور پر بغیر بہاولپور شہر کے عمل دخل سے اپنا ترقیاتی عمل جاری نہیں رکھ سکے گا -

(ب) ڈیرہ بکھا کے مرکز سے ملحقہ علاقہ کی یونین کونسلیں ۳۵ میل تک کے دود دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں - جن کی ایک سمت دریائے ستلج بہتا ہے اور دوسری جانب لق و دق صحرا واقع

ہے -

(ج) ڈیرہ بکھا سے ملحقہ علاقہ کی یونین کونسلوں میں سے ایک بہاولپور کی دوسری جانب واقع ہے - پراجیکٹ کے تمام علاقہ میں اگر کوئی مارکیٹ بن سکتی ہے تو وہ بہاولپور شہر کی مارکیٹ ہی ہو سکتی ہے - نئی مارکیٹ کوئی نہیں بن سکتی -

چونکہ ترقیاتی رقبے کے لیے عملہ کا تعین یکم ستمبر ۱۹۷۲ء سے ہو چکا تھا اور ڈیرہ بکھا مرکز کے لیے مناسب علاقہ نہ تھا - اس لیے عملہ کو عارضی طور پر نور پور نورنگا میں منتقل کر دیا گیا جو جو بہاولپور تحصیل ہی کا دوسرا علاقہ ہے اور عملہ کی کارکردگی کے لیے بہت سی سہولتوں کا حامل علاقہ ہے یہ سب کچھ وقت اور دوسرے وسائل کو ضائع ہونے سے روکنے کے لیے کیا گیا - محکمہ نے حکومت سے نور پور نورنگا کے مقام پر عملہ کی منتقلی اور تقرری کی اجازت حاصل کرنے کے لیے ضروری کارروائی کی - اس سلسلے میں ایک کمیٹی جس میں ضلع بہاولپور کے مقامی باشندوں کے نمائندے اور مقامی انتظامیہ کے اہلکار شامل ہیں قائم کی گئی ہے - جو اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ مرکز سے مستقل طور پر پر کس جگہ تعمیر کیا جائے - یہ کمیٹی تمام حالات کا جائزہ لے کر مناسب فیصلہ کرے گی -

---

مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ میں برف خانہ کی تعمیر

*۱۸۱۳ - رائے عبد حیات خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ نے جو برف خانہ تعمیر کروایا ہے اس

پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ برف خانہ کی انتظامیہ نے میونسپل کمیٹی جڑانوالہ سے کارخانہ چالو کرنے کے لیے پانی فراہم کرنے کی درخواست کی تھی -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ کارخانے کو پانی فراہم کیا جائے گا ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) مارکیٹ کمیٹی کے تعمیر کردہ برف خانے (کولڈ سٹوریج) کی کل لاگت چھ لاکھ ۹۷ ہزار روپے ہے -

(ب) مارکیٹ کمیٹی نے میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کو اپنے برف خانے کو پانی فراہم کرنے کی درخواست دی تھی مگر میونسپل کمیٹی نے ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء کو جواب دیا کہ وہ نئے ذخیرہ آب کے کام کرنے تک پانی کا کنکشن دینے کے قابل نہیں -

(ج) جب نئے ذخیرہ آب اور پانی کو تقسیم کرنے والی نالیوں کا کام مکمل ہو جائے گا - تو مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کو پانی کا کنکشن مل جائے گا یہ کام اگست ۱۹۷۳ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے -

---

مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کے سیکرٹری کے خلاف رشوت ستانی اور دھاندلی کے الزامات

*۱۸۱۷ - رائے عمر حیات خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کے سیکرٹری کے خلاف رشوت ستانی اور دھاندلی کے الزامات ہیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سیکرٹری کے خلاف ابھی تک ان الزامات کی روشنی میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) یہ حقیقت ہے کہ محکمہ انسداد رشوت ستانی نے مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کے سیکرٹری کو پکڑا تھا اور یہ محکمہ اس ملزم کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کے لیے تفتیش کر رہا ہے -

(ب) یہ بات صحیح نہیں ہے - محکمہ انسداد رشوت ستانی کے علاوہ ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی نے بھی ملزم کے خلاف تفتیش شروع کردی ہے -

(ج) مذکورہ سیکرٹری کے خلاف کارروائی شروع کی جا چکی ہے یہ کارروائی محکمہ انسداد رشوت ستانی اور ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی دونوں کر رہے ہیں -

---

تحصیل پسرور میں سمال انڈسٹریز کا اجراء

*۱۸۲۳ - **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ صنعتی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے اور ماسوائے پسرور مارکیٹ کے تمام تحصیل میں کوئی صنعتی ادارہ موجود نہیں ہے - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل پسرور میں

سیال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کرنے کے مسئلہ پر غور کرے گی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ پسرور مارکیٹ کے علاوہ پسرور تحصیل میں کوئی صنعتی ادارہ نہیں ہے ۔ تحصیل پسرور میں کافی تعداد میں چھوٹے صنعتی ادارے موجود ہیں ۔ حکومت مزید اس بات پر بڑی ہمدردی کے ساتھ غور کر رہی ہے کہ اس علاقے میں کس طرح اور صنعتی ادارے قائم کئے جائیں ۔ سیال انڈسٹریز اسٹیٹ اس ضلع میں پہلے سے موجود ہے جو دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔ ایک ہی ضلع میں دو اسٹیٹس قائم کرنے کا کوئی جواز نہیں جب کہ بہت سے دوسرے اضلاع ابھی تک اس سہولت سے محروم ہیں ۔

شعبہ توسیع و محکمہ حیوانات میں آسامیاں

*۱۸۶۹ - **چودھری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شعبہ توسیع کی درجہ دوئم کی آسامیوں کو درجہ اول جونیئر بنا دیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Live Stock Wing محکمہ اینیمل ہسبنڈری کی درجہ دوم کی اکثر آسامیوں کو درجہ اول جونیئر بنا دیا گیا ہے ۔

نہیں دیا گیا اور آیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کی درجہ دوم اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر بیالوجیکل پروڈکشن افیسر اور افسر انچارج سٹورز کی آسامیوں کی تنخواہ کا سکیل تعلیم اور تقرری کے قوانین وہی ہیں جو شعبہ توسیع اور محکمہ حیوانات کے درجہ دوم کے ملازمین کے تھے جن کو درجہ دوم سے درجہ اول کر دیا گیا ہے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ وٹرنری ریسرچ انسٹیٹوٹ لاہور حیوانات اور پولٹری کی بیماریوں کے لیے ٹیکے مہیا کرتا ہے -

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ حیوانات کے شعبہ ریسرچ کے درجہ دوم کے ملازمین کو درجہ اول جونیئر

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) جی نہیں - محکمہ نظم و نسق عامہ نے تا حال صرف اسسٹنٹ ڈائریکٹر امور حیوانات کی آسامیوں کو درجہ اول جونیئر قرار دیا ہے -

(ب) جی نہیں - یہ مسئلہ محکمہ مالیات میں زیرغور ہے -

(ج) جی ہاں درست ہے -

(ج) جی ہاں درست ہے -

(ہ) محکمہ حیوانات کے شعبہ ریسرچ کے درجہ دوئم کے ملازمین کی آسامیوں کو درجہ اول جونیئر قرار دینے کا مسئلہ ایسے ہی دیگر ملازمین کے کیس کے ساتھ محکمہ مالیات میں زیرغور ہے -

---

پرویز یاسین اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی تعیناتی

*۱۸۷۲- **رانا پھول محمد خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پرویز یاسین بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے دفتر میں مورخہ ۲۲-۱-۱۹۶۸ء سے ون یونٹ ختم ہو جانے تک کام کرتا رہا اور ون یونٹ ختم ہونے پر اسے ملازمت کے تحفظ کا یقین دلایا گیا ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پرویز یاسین کو ون یونٹ ٹوٹنے پر محکمہ ڈائرکٹر رجسٹریشن (لینڈ ریکارڈ) میں تعینات کیا گیا اور وہاں ۳۱-۱۰-۱۹۷۲ء تک کام کرتا رہا ۔

(ج) آیا یہ درست ہے کہ بمطابق حکم عدالت عالیہ مسٹر محمد حنیف کو مسٹر پرویز یاسین کی جگہ ۳۱-۱۰-۱۹۷۲ء کو تعینات کر دیا گیا ۔

(د) آیا یہ درست ہے کہ پرویز یاسین نے ۱-۱۱-۱۹۷۲ء کو اپنے اصل محکمہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز میں ڈیوٹی لے لی لیکن اسے ابھی تک یہاں تنخواہ نہیں دی گئی ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک تنخواہ ادا نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

تنخواہ کی ادائیگی کا بل اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں داخل کیا جا چکا ہے ۔ اسے آج کل ادائیگی ہو جائے گی ۔

بیج اور کھاد کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ تقسیم

*۱۸۷۸ - **رانا رب نواز نون** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت عمدہ بیج اور کھاد کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ تقسیم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - کھاد اور بیج کی فراہمی اور تقسیم کا کام فی الحال مرکزی حکومت کے دائرۂ کار میں ہے جب صوبائی حکومت پورے طور پر اس کام کو سنبھال لے گی تو کوآپریٹو سوسائٹیوں کو اس کام میں شامل کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے - کوآپریٹو سوسائٹیاں اگر اپنے وسائل سے کھاد اور بیج خرید کر اس کی تقسیم کا کام کریں تو ان پر کوئی پابندی نہیں کچھ سوسائٹیاں ایسا کام کر بھی رہی ہیں -

---

تحصیل میلسی میں ٹیکسٹائل اور شوگر مل کا قیام

*۱۹۲۷ - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا صوبائی حکومت تحصیل میلسی میں ٹیکسٹائل مل اور شوگر مل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - تحصیل میلسی میں ٹیکسٹائل یا شوگر مل لگانے کی کوئی تجویز فی الحال صوبائی حکومت کے زیرغور نہیں - البتہ نجی شعبہ میں کوئی شخص مل لگانا چاہتا ہے تو وہ متعلقہ ادارے کو اس سلسلہ میں درخواست دے سکتا ہے -

---

میلسی تا شیرگڑھ سڑک کی تعمیر

*۱۹۳۶ - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ---

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی میلسی نے چھ لاکھ روپے سڑک میلسی سے شیرگڑھ کے لیے رکھے تھے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وہ سڑک آپس کی لڑائی کا شکار ہوگئی ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چھ لاکھ روپے کے علاوہ بھی کافی فنڈ مارکیٹ کمیٹی میں جمع ہیں لیکن شہر سے باہر خرچ نہیں ہو رہا حالانکہ تمام تحصیل سے اور ہر قصبہ تحصیل سے مارکیٹ کمیٹی فنڈ وصول کرتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور رسمہ) - (الف) جی نہیں یہ درست نہیں - مارکیٹ کمیٹی کے سامنے اس سڑک کی تعمیر میں حصہ لینے کی تجویز پیش ہوئی تھی کمیٹی نے اس کام پر ساڑھے چار لاکھ روپے خرچ کرنے پر رضامندی ظاہر کی بشرطیکہ باقی خرچ ڈسٹرکٹ کونسل برداشت کرے - ابھی اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ مارکیٹ کمیٹی ختم ہوگئی اور ایڈمنسٹریٹر کا تقرر ہوگیا -

(ب) اس کام کے لیے رقم مخصوص نہیں ہوئی تھی نہ کام شروع ہوا - اس صورت میں کسی لڑائی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) کمیٹی کے فنڈ میں ۶ لاکھ ۳۶ ہزار روپے موجود ہیں - اس سے

باہر دیہی رقبوں میں زرعی ترقی کے کاموں پر کمیٹی تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہانہ صرف کر رہی ہے ۔

ایم - پی - اے حضرات کو مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کرنا

*۱۹۴۷ - **چودھری لال خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت صوبے میں مارکیٹ کمیٹی ہائے کے انتخابات تک متعلقہ ایم - پی - اے حضرات کو مارکیٹ کمیٹی ہائے کا چیئرمین مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ ایکٹ کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں کا چیئرمین نامزد نہیں ہوسکتا ۔ اسے ممبران کمیٹی آپس میں سے منتخب کرتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ضابطے کی کارروائی کا مکمل ہونا ضروری ہے ۔

ماچس فیکٹریوں کا قیام

*۲۰۴۲ **چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سقوط ڈھاکہ سے پہلے پنجاب میں ماچس فیکٹریاں کہاں کہاں واقع تھیں اور ان کی سالانہ پیداوار پہلے کیا تھی اور اب کتنی ہے ۔

(ب) آیا حکومت پنجاب پبلک سیکٹر یا پرائیویٹ سیکٹر میں ماچس بنانے

کی مزید فیکٹریاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کہاں کہاں اور کب تک ، اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - سقوط ڈھاکہ سے پہلے پنجاب میں شاہدرہ کے مقام پر ایک ماچس فیکٹری موجود تھی اس کی سالانہ پیداوار ۱۹۷۰ء میں ۱۲,۲۶,۱۰۰ گرس اور ۱۹۷۱ء میں ۱۲,۶۲,۱۴۷ گرس ہوئی - حکومت پنجاب پبلک سیکٹر میں ماچس فیکٹری لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی ماچس کی فیکٹریوں کا قیام پرائیویٹ سیکٹر کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے - مرکزی حکومت نے لائل پور اور راولپنڈی میں قائم ہونے والے دو کارخانوں کی منظوری دی ہے - صوبائی حکومت نے ملتان روڈ لاہور پر ایک کارخانہ قائم کرنے کی منظوری دی ہے -

---

زرعی ادویات اور کھاد کی دستیابی

*۲۰۵۸ - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ زرعی ادویات اور کھاد کسانوں کو مناسب قیمت پر دستیاب نہیں ہوتی اگر ایسا ہے تو حکومت اس کے متعلق کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - زرعی ادویات عام طور پر ابھی تک مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں - مصنوعی کھاد بعض اوقات مناسب قیمتوں پر نہیں ملتی رہی - مقامی پیداوار ضرورت سے کم ہے اور درآمد کے لیے ملک کے وسائل محدود ہیں حکومت زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ خرچ کرکے جتنا بھی ہوسکا اس کمی کو پورا کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی - مقامی پیداوار بڑھانے کے لیے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں - حکومت پنجاب نے اگلے مالی سال کے لیے کافی مقدار میں کھاد اور ادویات مہیا کرنے کے لیے اس صوبہ کی ضروریات سے مرکزی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے امید ہے کہ اگلے سال سپلائی کی صورت حال بہتر ہو جائے گی -

---

بل ڈوزروں کے کرایوں میں رعایت دینا

*۲۰۶۱ - چودھری محمد اسلم خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اصلاح اراضی پنجاب نے بل ڈوزروں کے کرایہ میں بارانی علاقوں کے لیے جو رعایتی کرائے مقرر کئے تھے اب انہیں بڑھا کر شہری علاقوں کے کرائے کے مطابق کر دیا گیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز دونوں کرایوں کی سابقہ شرح فی گھنٹہ کیا تھی اور موجودہ شرح کیا ہے اور کیا حکومت بارانی علاقوں کے لیے رعایتی کرایہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - بارانی اور شہری علاقوں کی تمیز نہ پہلے تھی اور نہ ہی اب ہے - حقیقت یہ ہے کہ مختلف سکیمیں مثلاً "تحفظ اراضی - اصلاح اراضی" زرعی انجینئرنگ) اور سون ویلی پراجیکٹ کے تحت بل ڈوزر مختلف نرخوں پر جو متعلقہ سکیموں میں وقتاً فوقتاً منظور ہوتے رہے دئے جاتے تھے - ایک ہی محکمہ میں ایک بل ڈوزر کے تین مختلف نرخ غیر موزوں معلوم ہوتے تھے اس لیے بہتر یہ سمجھا گیا کہ کرایوں کو ایک سطح پر لایا جائے تاکہ ایک علاقہ میں کسی اور علاقے سے زیادہ کرائے نہ لیے جائیں - حکومت نے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی مقرر کی اور اس کی سفارشات کے مطابق نئے کرائے مقرر کئے جو ایک سطح پر ہیں - کرایوں کی شرح بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ نئے کرائے مقرر کرتے وقت مشینری پرزہ جات - اور تیل وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ جو پاکستانی سکہ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے مدنظر رکھا گیا کیونکہ حکومت ۲۵ فیصدی

سے زیادہ رعائت (subsidy) کا بوجھ نہیں برداشت کر سکتی تھی - کرایوں کو پہلی سطح پر بدلنے کا کوئی جواز نہیں - نئے اور پرانے کرایوں کی شرح کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - نئے مقرر شدہ کرائے بعض صورتوں میں بڑھے ہیں اور بعض صورتوں میں کم بھی ہوئے ہیں -

Type of machine	Hire rates prior to 26-9-1972 (subsidized)	Hire rates from 26-9-1972 (subsidized)
GROUP I.		
1. Fowler Challenger-33	23.50	38.00
GROUP II.		
1. T-100 M. Russian	*17.00	
2. BTD 20	26.00	
3. D-6.T.D. 14-TD-15	23.00	28.04
4. T-18 A	25.00	
5. Motor Grader	***21.00	
GROUP III.		
1. Fiat	14.00	
2. Fowler Challenger 2,22. MK-2MK-2A	16.00	
3. D-4 (C-series)	23.00 ***22.00	19.00
4. TD-9 (92 series)	23.00	
5. Moter Grader (75 HP)	21.00	
GROUP V.		
1. Wheel Type Tractors	**7.50 11.00	

* Rs. 17.00 for Soil Conservation : Rs. 26.00 for Agri. Engg., and Soan Valley Land Improvement Project.

** Rs. 7.53 for Soil Conservation : Rs. 11.00 for Agri. Engg., and Soan Valley Land Improvement Project.

*** for Soan Valley Land Improvement Project.

ٹیوب ویل لگانے کی سکیم

*۲۰۶۳ **چودھری محمد اسلم خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) دریائے سوان کے کناروں پر تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی کی حدود میں کتنے ایکڑ علاقہ قابل کاشت ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں مندرج تمام علاقہ بارانی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ علاقہ میں ٹیوب ویل لگانے یا لفٹ ایریگیشن سکیم پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) تھانہ چونترہ کی حدود میں سون دریا کے کنارے جو زمین قابل کاشت ہے اس کا اندازہ موجود نہیں ۔ سروے کرنے کے بعد ہی معلوم ہوسکتا ہے ۔ البتہ تمام تھانہ کے متعلق اعداد و شمار دستیاب ہیں ۔ کل رقبہ ۱,۹۱,۱۵۸ ایکڑ ہے جس میں سے ۸۷۱۸ ایکڑ قابل کاشت ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) لفٹ ایریگیشن سکیم (Lift Irrigation Scheme) حکومت کے زیرغور ہے لیکن یہ ابتدائی مرحلے میں ہے ۔ صوبہ بھر میں اس وقت دوسرے علاقوں کے ساتھ ساتھ بارانی علاقوں کے لیے ٹیوب ویل لگانے کی ایک سکیم زیر عمل ہے ۔ اس کے تحت ضلع راولپنڈی میں پہلی قسط میں ۱۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے ۔ مزید ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام مرتب ہو رہا ہے ۔

پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں صنعتوں کا قیام

*۲۰۷۵ - **چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت کے پیش نظر پنجاب کا کون کون سا علاقہ پسماندہ ہے اور وہاں مستقبل قریب میں کس کس قسم کی صنعت سرکاری و غیر سرکاری طور پر لگائی جا رہی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - صوبائی حکومت کے نزدیک پنجاب کا بیشتر علاقہ صنعتی لحاظ سے پسماندہ ہے ایسے علاقوں کی صنعتی ترقی کا ایک جامع منصوبہ حکومت کے زیرغور ہے نجی شعبہ میں صنعتوں کے قیام پر کوئی پابندی نہیں ہے اور ہر شخص مناسب صنعت کے قیام کے لیے درخواست کر سکتا ہے ۔

اس کے علاوہ صوبائی حکومت پبلک سیکٹر میں جو نئے کارخانے قائم کرنے کا فیصلہ کرچکی ہے ان کی تفصیل یہ ہے ٹیکسٹائل ملیں تین ۔ شوگرملیں چار ۔ چاول کے کارخانے چار اور کپاس پیدا کرنے والے موزوں مقامات پر کپاس بیلنے اور پریس کرنے کے کارخانے دس ۔

فیلڈ اسسٹنٹ کورس میں کامیاب طلباء

*۲۱۰۱ - **میاں خورشید انور** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت تقریباً ۲۰۰ لڑکے فیلڈ اسسٹنٹ کا کورس پاس کرکے بے روزگاری کی زندگی گزار رہے ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۶۶ لڑکوں کو صرف چار ماہ کی عارضی ملازمت کے بعد فارغ کر دیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ فیلڈ اسسٹنٹ کا کورس دو سال کا ہے ۔

(د) کیا حکومت مذکورہ لوگوں کو محکمہ زراعت میں بطور فیلڈ اسسٹنٹ پلانٹ آبزرور لیبارٹری اسسٹنٹ یا محکمہ جنگلات میں فارسٹر یا بلاک آفیسر لینے کو تیار ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) جی ہاں ۔ بہت سے نوجوان بے روزگار ہیں ۔

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب میں ایسے کوئی ۶۶ لڑکے نہیں جن کو چار ماہ کی عارضی ملازمت کے بعد فارغ کیا گیا ہو ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) فیلڈ اسسٹنٹس کی جو آسامیاں خالی ہوتی ہیں انہی کے حصے میں آتی ہیں ۔ انہیں آسامی خالی ہونے پر پلانٹ آبزرور اور لیبارٹری اٹنڈنٹ بھی لگایا جا سکتا ہے ۔ البتہ بطور فارسٹر یا بلاک افسر نہیں رکھا جا سکتا ۔ کیونکہ ویسٹ پاکستان فارسٹ سبارڈینیٹ سروسز رولز کے مطابق ان آسامیوں کے امیدواروں کے لیے لازم ہے کہ وہ کسی منظور شدہ ادارے سے فارسٹری کلاس پاس کرکے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں ۔

فارسٹ رینجر زراعت انسپکٹر اور وٹرنری اسسٹنٹ سرجنوں کے تنخواہوں کے گریڈ

*۲۱۲۱ - **چودھری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۵۱ء میں فارسٹ رینجر ، زراعت انسپکٹر اور وٹرنری اسسٹنٹ

سرجن کی تنخواہ کا گریڈ کیا تھا ۔

(ب) ۱۹۵۹ء میں مذکورہ بالا ہر سہ آسامیوں کے تنخواہ کے گریڈ کیا تھے ۔

(ج) ۱۹۶۳ء میں مذکورہ بالا ہر سہ آسامیوں کے تنخواہ کے گریڈ کیا تھے ۔

(د) ۱۹۷۱ء میں مذکورہ بالا ہر سہ آسامیوں کے تنخواہ کے گریڈ کیا تھے ۔

(ھ) ۱۹۷۳ء میں مذکورہ بالا ہر سہ آسامیوں کے تنخواہ کے گریڈ کیا تھے ۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۱۹۵۱ء تا ۱۹۷۱ء ان ہر سہ آسامیوں کا ایک ہی گریڈ رہا ہے ۔

(ز) اگر جزو (و) کا جواب اثبات میں ہے تو ۱۹۷۳ء میں فارسٹ رینجر کو ان مراعات سے کیوں محروم رکھا گیا جو کہ وٹرنری اسسٹنٹ سرجنوں اور زراعت انسپکٹروں کو دی گئی ہیں ؟

وزیر مال ۔ (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) الف تا ھ مطلوبہ معلومات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔

(و) جی نہیں ۔

(ز) فارسٹ رینجروں کا معاملہ زیرغور ہے ۔ عنقریب فیصلہ ہو جائے گا ۔

Appendix to Assembly Question No. 2121
Regarding Payscales

Sr. No.	Year	Forest Rangers	Agri. Assistant	Veterinary Asstt. Surgeons.
(a)	1951	120-10-220/10-300	120-10-200/10-300	120-10-200/10-300
(b)	1959	200-10-350	200-1-350	250-10-350

(c)	1963	275-15-320/20-500	275-15-320/20-500	275-15-3.0/20-500
(d)	1971	275-15-320/20-500	275-15-320/20-500	275-15-320/20-500
(e)	1973	275-20-375/204-75/ 256-00	Upgraded as Gazetted.	Upgraded as Gagazetted.

مری میں صنعتوں کا قیام

*۲۱۴۹ - **مسٹر محمد حنیف خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پسماندہ علاقوں میں صنعتیں قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے اگر یہ درست ہے تو کیا حکومت مری کے علاقہ میں کوئی صنعت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ حکومت پسماندہ علاقوں میں صنعتیں قائم کرنے کی تجاویز پر غور کر رہی ہے مری کے علاقہ میں کوئی بڑی صنعت تو زیرغور نہیں البتہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے وہاں ۷۳-۱۹۷۲ء میں چھ صنعتی مرکز قائم کرنے کی تجویز حکومت کو پیش کی ہے ان میں تین مرکز قالین بافی اونی دریاں اور نمونے بنانے کی تربیت دینے کے لیے ہوں گے اور تین کڑھائی و سلائی کا کام سکھانے کے لیے ۔

(ب) اس سلسلے میں ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ جونہی اگلے مالی

سال کے بجٹ میں پیسے کی فراہمی کا بندوبست ہوتا ہے یہ مرکز قائم کر دئے جائیں گے ۔

اگر پرائیویٹ سیکٹر میں وہاں کوئی کارخانہ قائم کرنے کی درخواست موصول ہو تو اس پر ہمدردانہ غور ہوگا ۔

مری میں دواؤں کے کارخانے کا قیام

*۲۱۵۰ - **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت دوائیں بنانے کے لیے کارخانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر یہ درست ہے تو کیا حکومت مری کے علاقہ میں کوئی دوائیں بنانے کا کارخانہ قائم کرنے کی تجویز پر غور کرے گی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ فی الحال مری میں دوائیں بنانے کے کارخانے کے قیام کا کوئی منصوبہ صوبائی حکومت کے زیرغور نہیں ہے ۔ بہرحال اس سلسلے میں اگر پرائیویٹ سکٹر سے کوئی تجویز پیش کی جائے تو حکومت اس پر غور کرے گی ۔

تحصیل خوشاب کو پسماندہ علاقہ قرار دینا

*۲۱۵۳ - **ملک محمد اکرم اعوان** ۔ کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل خوشاب کا زیادہ تر رقبہ بارانی ہے اور لوگوں کا معیار زندگی بھی نہایت پست ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل کو پسماندہ علاقہ قرار دے کر اس کی ترقی پر خصوصی توجہ دے گی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) یہ صحیح ہے کہ تحصیل خوشاب میں زیر کاشت رقبہ کا زیادہ حصہ باراني ہے ۔ تحصیل کی سطح پر آمدن کے تفصیلی حسابات نہ ہونے کی وجہ سے تحصیل کی پسماندگی کی حدود کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

(ب) ایسے تمام علاقوں کی ترقی کے لیے خصوصی توجہ سے کام کیا جا رہا ہے جو نسبتاً کم ترقی یافتہ ہیں ۔ ایسے علاقوں میں ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے پوری کوشش کی جا رہی ہے ۔ ہر ضلع میں پیپلز ورکس کونسل قائم کر دی گئی ہے ۔ جو ضلع کی ترقی کے پروگرام کی مؤثر دیکھ بھال کرے گی ۔

صوبہ پنجاب میں مچھلی پالنے اور ماہی گیری کے مراکز

*۲۱۶۴ ۔ **رائے میاں خان کھرل** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں مچھلی پالنے و ماہی گیری کے کتنے مراکز ہیں ۔

(ب) آیا حکومت عوام کو سستے داموں مچھلی مہیا کرنے کے لیے کوئی قدم اٹھا رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے ۔ تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) پنجاب میں مچھلی پالنے کے فارم تین سو جونتیس (۳۳۴) ہیں ۔ ان میں ۳۶ سرکاری ہیں ۔ ماہی گیری قدرتی آبی وسائل دریاؤں جھیلوں وغیرہ میں ہوتی ہے ۔ لاتعداد جگہ مچھلی پکڑی جاتی ہے ۔

(ب) مچھلیوں کی پرورش کو فروغ دینے کے لیے بہت سی سکیموں پر عمل ہو رہا ہے ۔ دیہات میں مچھلی فارم قائم کرنے پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے ۔ مچھلیوں کی نرسریاں بھی قائم کی جا رہی ہیں ۔ PWP میں بھی مچھلی فارم بنانے کے کام کو شامل کیا گیا ہے ۔ اس سال سرگودھا ۔ لائل پور اور ساہیوال کے اضلاع میں ۹۰ مچھلی فارم قائم کئے جا رہے ہیں ۔

کسانوں کو کھاد اور جراثیم کش ادویات کی سستے داموں فراہمی

*۲۱۶۵ - رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت کی منظوری سے جو ٹریکٹر کھاد اور جراثیم کش ادویات برائے زراعت درآمد کی جاتی ہیں وہ پرائیویٹ ڈیلرز کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں اور ڈیلرز مذکورہ بالا اشیاء پر منافع یا کمیشن کماتے ہیں ؟

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ زیادہ منافع یا کمیشن کے باعث کسانوں کو مذکورہ اشیاء مہنگے داموں ملتی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا قدم اٹھا رہی ہے تاکہ یہ اشیاء سستے داموں مل سکیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) جی ہاں ۔ مگر کچھ کھاد اور جراثیم کش ادویات سرکاری شعبہ کے ذریعے بھی فروخت ہوتی ہیں ۔

(ب) اور (ج) حکومت قیمت فروخت خود مقرر کرتی ہے ۔ جس میں منافع ایک محدود سطح رکھا جاتا ہے ۔

ملتان ڈویژن میں زمین کو ہموار کرنے کے لیے بل ڈوزر

*۲۱۷۹ ۔ **ڈاکٹر محمد صادق ملھی** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ڈویژن میں زمین کو ہموار کرنے کے لیے کتنے بل ڈوزر ہیں اور ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے غریب مزارع اور چھوٹے مالکان کو ۵۰ سالہ سکیم کے تحت زمین دی ہوئی ہے اور ان زمینوں کو ہموار کرانے کے لیے سخت مشکلات ہیں ۔

(ج) کیا محکمہ زراعت کے بل ڈوزر بلامنافع چلائے جاتے ہیں یا یہ حکومت کی آمدنی کا ذریعہ ہیں اور کیا حکومت کرایہ میں رعایت دے کر غریب زمینداروں کی مشکلات کا ازالہ کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) کل ۲۱۵ جن میں ۱۳۴ چالو چالت میں ہیں ۔

(ب) سوال واضح نہیں کہ کونسی سکیم اور کس جگہ کی طرف اشارہ ہے ۔ حکومت زمینوں کو ہموار کرنے کے لیے مناسب سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے ۔ بل ڈوزر سستے کرایوں پر مہیا کئے جاتے ہیں ۔

(ج) اصل خرچ کا تین چوتھائی حصہ بطور کرایہ وصول کیا جاتا ہے ۔

باقی خرچ حکومت اپنی طرف سے ادا کرتی ہے ۔

تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں کیمیائی کھاد فروخت کرنے والی ایجنسیاں

*۲۲۱۹ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل پسرور ، ضلع سیالکوٹ میں کیمیائی کھاد مہیا کرنے کی اس وقت پرائیویٹ سیکٹر میں کتنی ایجنسیاں ہیں ۔ ایجنسی کا نام و کھاد مہیا کرنے والے کارخانہ کا نام دیہہ و قصبہ کا نام بتائے جائیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کھاد مہیا کرنے والے کارخانہ جات اور ایجنسیاں کھاد اکثر بلیک میں فروخت کرتے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا تدارک کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) پاکستان نیشنل آئلز - جعفر برادرز اور داؤد کارپوریشن کے مقرر کردہ سب ایجنسی کھاد کی تقسیم کے کام پر مامور ہیں ۔ کھاد پرچون اور تھوک میں عام فروخت ہو رہی ہے - دیہہ اور قصبہ میں فروخت کنندہ کا نام بتانا ممکن نہیں کن کن کارخانوں کا مال اس تحصیل میں آکر فروخت ہوتا ہے - یہ تفصیلات اگر ضروری ہوں تو جمع کرکے پیش کی جا سکتی ہیں ۔

(ب) کبھی کبھی بلیک مارکیٹ کی شکایات موصول ہوتی ہیں - مناسب قیمتوں پر کھاد مہیا کرنے کے لیے حکومت ہر ممکن تدبیر پر عمل کر رہی ہے - جہاں ضرورت ہو دفعہ ۱۴۴ نافذ کی جاتی ہے اور اگر ضرورت پڑے تو پرمٹ سسٹم بھی شروع کر دیا جاتا ہے

یہ کمی صرف فصل کو کھاد دینے کے دنوں میں محسوس ہوتی ہے - جب مانگ بہت بڑھ جاتی ہے - جو کاشت کار وقت سے پہلے کھاد لے کر رکھ لیتے ہیں انہیں کسی دقت سے دو چار نہیں ہونا پڑتا -

---

تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں فیلڈ اسسٹنٹوں اور سپر وائزروں کی تعداد

*۲۲۲۰ - **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے کس کس مقام پر محکمہ زراعت کے فیلڈ اسسٹنٹ اور سپروائزر تعینات ہیں اور ان کے نام بمعہ عہدہ و مدت قیام بالتفصیل ۷۳-۱۹۷۲ء بتائے جائیں -

(ب) محکمہ زراعت نے کس کس گاؤں اور کس زمیندار کی اراضی میں مثالی پلاٹ برائے پیداوار گندم قائم کئے ہیں اور ایسے پلاٹوں پر مثالی بیج کھاد یا دیگر قسم کے اخراجات کی تفصیل کیا ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) معلومات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں -

(ب) معلومات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں - ہر فصل کے متعلق مختلف اقسام کے پلاٹوں کی تعداد دے دی گئی ہے - دیہات اور ہزاروں زمینداروں کے فرداً فرداً نام و اخراجات کی تفصیل جمع کی جا رہی ہے -

(a) List of Field Assistants in Tehsil Pasrur District Sialkot

Sr. No.	Name of Field Assistant	Father's Name	Name of the Head-quarter of the F.A.	Period/ date of day.
1.	Mr. Masood Ahmad	—	Pasrur	27-7-72
2.	Mr. Sikandar Ali	—	Chawinda	6-6-72
3.	Mr. Ghulam Dastgir	—	Kalaswala	16-3-71
4.	Mr. Akbar Ali Basra	Nasar Ali	Pasrur	1-3-71
5.	Mr. Hafiz Ahmad	Rehmat Ali	Musapur	24-5-71
6.	Mr. Munir Ahmad	Nazir Ahmad	Ban Bajwa	19-5-71
7.	Mr Mohammad Ishaq	Shah Mohammad	Adamke Nagra	27-6-71
8.	Mr. Mohammad Asghar	Jalal Din	Ballangan	23-5-71
9.	Mr. Sultan Ahman	Sawan	Jasoran	1-6-71
10.	Mr. Mohammad Aslam	Barkat Ali	Malipur	24-5-71
11.	Mr. Mohammad Saeed	Mohammad Shafi	Badiana	27-5-71
12.	Mr. Mohammad Suleman	Janin Mohd	Jagopur	1-12-71
13.	Mr. Muhammad Sadiq (C.R)		Pasrur	21-1-72
14.	Mr. Mohammad Afzal	Mohammad Sharif	Ghahoor	19-5-71
15.	Mr. Mohammad Shafique	Mohammad Shaffi	Peroke	27-5-71
16.	Mr. Zia Ullah	Hassan Bux	Kalaswala	21-5-71
17.	Mr. Khurshid Ali	Taj Din	Talwandi Inayat Khan	25-5-71
18.	Mr. Mohammad Anwar	Asmat Ullah	Ucha Pharang	23-5-71
19.	Mr. Mohammad Iqbal	Ghulam Nabi	Khewa Bahwa	1-6-71
20.	Mr. Mohammad Yaqoob	Ilam Din	Sokinwind	1-12-71
21.	Mr. Mohd Aslam (C.R)	Allah Bux	—do—	24-5-71
22.	Mr. Mohammad Rafique	Ghulam Haider	Qila Suba Singh	23-5-71

23.	Mr. Ghulam Rasul	Umer Din	Mehrajke	27-5-71
24.	Mr. Ghulam Nabi	Nabi Bux	Bajra Garhi	1-4-71
25.	Mr. Bashir Ahmad	Yousaf Ali	Charwar	21-5-71
26.	Mr. Ghulam Haider	Akbar Ali	Bhagari	20-7-68
27.	Mr. Bashir Hussain	Hussain Ali	Gangal	25-5-71
28.	Mr. Abdul Rashid	Mohd Ismail	Khingra	21-5-71
29.	Mr. Mohd Din	Mukhan Din	Sabzkot	2 3-71
30.	Mr. Baqar Ali	Abdul Karim	Pindi Bhago	1-12-71
31.	Mr. Siraj Din	Rehmat Ali	Chobara	1-6-71
32.	Mr. Mohammad Hanif	Rehim Bux	Gohdpur	24-5-71
33.	Mr. Iftikhar Ahmad	Ghulam Hussain	Throw	23-5-71
34.	Mr. Nasir Ali	Allah Rakha	Chavinda	23-5-71
35.	Mr. Mohammad Aslam (C.R)	Bahawal Bux	— do —	23-5-71
36.	Qazi Khalil Ullah	—	Band Bajwa	26-8-72

(b) **Demonstration Plots Laid out During 1971-72**

KHARIF 1971

Cotton	Varietal	977	What	Cultural	490
	Manurial	1008		Varietal	2108
	Cultural	845		Max . Potential	1060
	Max : Potential	1594			
		5331			5361
Sugarcane	Varietal	792	Oil seed	Cultural	84
	Manurial	702		Varietal	321
	Cultural	409		Manurial	244
	Plant Pro :	846			
	Max : Potential	569			
		3318			649
			Berseem		6

Maize	Varietal	772	Sugarcane	Varietal	72
	Manurial	969		Cultural	19
	Plant Pro :	683		Manurial	69
	Max : Potential	1267		Max : Potential	68
	Cultural	194			
		3885			338

Rice	Varietal	945	Spring Maize :		
	Manurial	1041		Cultural	2
	Cultural	324		Varietal	3
	Plant Pro :	1221		Manurial	—
	Max : Potential	2075		Max : Potential	39
		5606			44

Sunflower		708	Moong		46

Safflower		86	Potato	Varietal	62
Moong		7653		Manurial	4
					66

Maize Spring	402	Sunflower	71
Ground Nut	68		
Guar seed	263		

Demonstration Plots Laid out During 1972-73

KHARIF 1972			Rabbi, 1973 Till Ja : 73		
Cotton	Cultural	776	What	Verietal	2620
	Manurial	677		Manurial	1782
	Varietal	777		Max : Potential	1444
					5846

	Plant Pro :	698			
	Max : Potential	946			
		3674	Oil Seed	Varietal	209
Sugarcane	Manurial	911		Manurial	251
	Varietal	678		Max : Potential	205
	Plant Pro :	656			665
	Max : Potential	546	Berseem	Manurial	185
		2791	Sugarcan	Varietal	10
Rice	Varietal	426		Manurial	9
					19
	Manurial	668	Potato	Varietal	
	Plant Pro :	531			
	Max : Potential	736	Sunflower		8
		2361			
Maize	Varietal	993			
	Manurial	1147			
	Plant Pro :	1025			
	Max : Potential	493			
		3658			
Sunflower		37			
Maize Spring		115			
Moong		24			
Guara for Seed		75			
Ground Nut		12			

ضلع سیالکوٹ کے دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتوں کا قیام

*۲۲۲۱ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع سیالکوٹ کو کھیلوں کا سامان آلات سرجری اور سٹیل کے برتنوں کے تیار کرنے کی صنعت میں ایک خاص مقام حاصل ہے لیکن اس کے باوجود ضلع بھر میں ماسوائے ڈسکہ کے کسی بھی مقام پر صنعتی کارخانہ جات قائم نہیں کئے گئے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت ضلع سیالکوٹ کے دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتیں سمال انڈسٹریز آرڈیننس کے تحت مالی امداد مہیا کرکے قائم کرنے کے متعلق اقدامات پر غور کر رہی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) جی ہاں - ضلع سیالکوٹ کو ایک خاص مقام حاصل ہے - یہ بات درست نہیں کہ ڈسکہ کے علاوہ کسی مقام پر کارخانے قائم نہیں کئے گئے - تحصیل شکر گڑھ اور پسرور کے سرحدی علاقوں کے علاوہ تمام ضلع میں مختلف صنعتیں پھیلی ہوئی ہیں - سیالکوٹ میں ایک صنعتی اسٹیٹ قائم ہے - جہاں آلات جراحی کے ۱۴ کارخانے کام کر رہے ہیں - چار کارخانے کھیلوں کا سامان تیار کر رہے ہیں - اس اسٹیٹ کے باہر جو کارخانے سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی مدد سے قائم ہوئے ہیں - ان میں کھیلوں کا سامان بنانے والے تین اور کارخانے شامل ہیں -

(ب) ضلع سیالکوٹ کی صنعتی ترقی کی رفتار خاطر خواہ ہے - سمال انڈسٹریز کارپوریشن کوشش کر رہی ہے کہ ضلع کے ان علاقوں میں بھی صنعتی یونٹ قائم ہوجائیں - جہاں اب تک قائم نہیں ہیں - اس

سلسلے میں ہر قسم کی مالی اور فنی امداد مہیا کی جا رہی ہے - تحصیل پسرور میں چاول چھڑنے کے دو کارخانے اسی امداد کے نتیجہ میں قائم ہوئے ہیں - اور کچھ زیر غور ہیں -

اب جنگ سے متاثرہ افراد کو قرضوں کی سہولتیں فراہم کرنے کے کام میں بھی سمال انڈسٹریز کارپوریشن حصہ لے گی - گھریلو صنعتوں کے فروغ کے لیے پانچ سو سے دو ہزار تک کی رقمیں شخصی ضمانت پر مل سکیں گی اور پانچ ہزار تک کے قرضہ کے لیے ضمانت نامہ کا رجسٹری کرانا ضروری نہیں ہوگا -

---

ضلع لائل پور میں شفا خانہ ہائے حیوانات کی تعداد

*۲۲۲۹ - مسٹر نور احمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) علاقہ تھانہ رجانہ ضلع لائل پور میں شفا خانہ ہائے حیوانات کی تعداد کیا ہے اور کیا یہ تعداد علاقہ کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے کافی ہیں -

(ب) اگر جزو بالا کا جواب نفی میں ہے تو حکومت علاقہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) دو وٹرنری ہسپتال - پانچ وٹرنری ڈسپنسریاں اور سات وٹرنری سنٹر یہ ضروریات کے لیے کافی ہیں -

(ب) سوال نہیں پیدا ہوتا -

مری میں ٹیکسٹائل مل کا قیام

*۲۲۴۵ - **مسٹر محمد حنیف خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ میں ٹیکسٹائل ملیں لگانے کے منصوبہ پر غور کر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مری میں بھی ٹیکسٹائل مل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - فی الحال صوبائی حکومت نے سرکاری شعبے میں تین جگہوں ساہیوال ، بہاولپور ، ڈیرہ غازی خان میں ٹیکسٹائل ملز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ان جگہوں کا انتخاب کپاس کی پیداوار کی بنیاد پر کیا ہے -

---

مری میں گھی اور تیل کے کارخانے کا قیام

*۲۲۰۶ - **مسٹر محمد حنیف خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ میں مزید گھی اور تیل کے کارخانے لگانے پر غور کر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مری میں مذکورہ کارخانے لگانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) جی نہیں ۔ حکومت سرکاری شعبہ میں ایسا کوئی کارخانہ قائم کرنے پر غور نہیں کر رہی ۔

(ب) ایضاً ۔

زرعی فارم کی مری میں منتقلی

*۲۲۴۷ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ زرعی فارم راولپنڈی شہر میں واقع ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فارم کو تحصیل مری کے ملحقہ علاقے میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) گورنمنٹ زرعی فارم شہر راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان واقع ہے یہ شہر سے چار میل اور اسلام آباد سے آٹھ میل دور ہے ۔

(ب) موجودہ فارم کو تحصیل مری کے ملحقہ علاقہ میں منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔ موجودہ فارم بارانی علاقہ سے متعلق ہے جہاں پر پنڈی کے علاقہ کے متعلق زرعی تجربات کیے جاتے ہیں ۔ چونکہ مری تحصیل کی زمین بارانی تجربات کے لیے موزوں نہیں اس لیے فارم کے منتقل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ مری میں محکمہ زراعت کے پھلوں اور گنے کے فارم پہلے سے موجود ہیں ۔ آلوؤں کے بیج کے فارم اور متعدد سرکاری نرسریاں بھی موجود ہیں ۔

لاہور ملک پلانٹ کا دودھ سپلائی کرنا

*۲۳۰۵ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور ملک بورڈ نے لاہور کے عوام کو ۲۳ مئی ۱۹۷۲ء کو ناکافی دودھ فراہم کیا اور عوام پریشان رہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دودھ کی فراہمی بجلی کے بار بار بند ہونے کی وجہ سے ہوئی -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو عوام کو ملک سپلائی سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ دودھ ، دہی فراہم کرنے کے کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) جی نہیں - ۲۳ مئی ۱۹۷۲ء کو دودھ کی پیداوار اور تقسیم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی -

(ب) اس دن تیز آندھی کی وجہ سے بجلی بعد دوپہر پانچ گھنٹے بند رہی تو اس سے قبل دودھ کی تھیلیاں مکمل ہو چکی تھیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - پلانٹ نے جولائی ۱۹۷۱ء میں بجلی کی دوسری لائن حاصل کر لی تھی - اس لیے اگر ایک لائن بند ہو تو دوسری سے کام لے لیا جاتا ہے -

---

مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں فیصلہ جات

*۲۳۰۶ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مئی ۱۹۷۲ء میں محکمہ زراعت نے انجمن آڑھتیاں پنجاب کی طرف سے نمائندگی پر مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں فیصلے کئے ہیں ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ اس بارے میں محکمہ قانون سے بھی مشورہ طلب کیا تھا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو فیصلوں کی تفصیلات کیا ہیں ۔ صوبائی محکمہ قانون نے کیا مشورہ دیا اور آیا اس مشورہ پر عمل درآمد ہوگیا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) ریکارڈ میں یہ بات کہیں نہیں بتائی گئی کہ انجمن آڑھتیان پنجاب نے مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں کوئی عرضداشت پیش کی ۔ بہرحال حکومت نے مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا فیصلہ کیا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) محکمہ قانون نے رائے دی ہے کہ مارکیٹ کمیٹیاں قائم کرنے کے لیے ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ رولز ۱۹۴۰ء کے قاعدہ نمبر ۸ میں ترمیم ضروری ہے ۔ چنانچہ یہ ترمیم اب جاری کی ہے تاکہ جلد از جلد مارکیٹ کمیٹیاں قائم ہو سکیں ۔

کسانوں کو فصل خریف و ربیع کے لیے کھاد مہیا کرنا

*۲۳۳۰ ۔ **شیخ محمد اصغر** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں فصل خریف و ربیع کے لیے کسانوں کو ۷۳-۱۹۷۲ء

کے دوران کتنے من کھاد بطور تقاوی قرضہ دی گئی ۔ اور آئندہ مالی سال کے دوران کتنی دی جائے گی ۔

(ب) ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران فصل خریف و ربیع کے لیے جو کھاد ۔ بیج اور زرعی آلات بطور تقاوی قرضہ دیئے گئے ۔ ان کی مالیت کیا تھی ۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) پنجاب میں فصل خریف و ربیع ۷۳-۱۹۷۲ء کے لیے چھبیس لاکھ روپے کی رقم تقاوی قرضے دینے کے لیے مقامی آفسران کو دی گئی تھی ۔ یہ رقم کھاد و بیج و زرعی آلات خرید کے لیے ہے ۔ لیکن ڈپٹی کمشنر صاحبان کے پاس کوئی ایسا ریکارڈ موجود نہیں ۔ جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ تقاوی قرضہ جات سے کتنی مقدار میں کھاد خریدی گئی ۔ آئندہ سال کے لیے بھی تقریباً اتنی ہی رقم بجٹ میں مخصوص کی جا رہی ہے ۔

(ب) چھبیس لاکھ روپے کی رقم اس مقصد کے لیے مقامی افسران کو ۷۳-۱۹۷۲ء میں دی گئی ۔

بل ڈوزروں کی الاٹمنٹ میں دھاندلی

*۲۳۷۲ - **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تقریباً دو ماہ قبل متاثرین گوجرانوالہ کینٹ کو چک نمبر ۴۹۲ ۔ ج ۔ ب تحصیل و ضلع جھنگ میں حکومت نے بنجر قدیم رقبہ الاٹ کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسمی محمد یوسف ولد صدرالدین قوم

ارائیں ساکن چک نمبر ۴۶۲ - ج - ب نے محکمہ ایگریکلچر انجینئرنگ لائل پور کی تمام شرائط پوری کرکے بل ڈوزر حاصل کرنے کے لیے درخواست گزاری لیکن متعلقہ اہلکار نے اس کی بجائے کسی دوسرے شخص کے نام پر بل ڈوزر جاری کرکے اصل سائل کو محروم کر دیا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد یوسف مذکور نے اس سلسلہ میں متعلقہ افسران کو ایک درخواست مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء اور دوسری ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو گزاری تھی ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حقدار کی داد رسی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کب تک ۔

(ہ) کیا حکومت متعلقہ اہلکار کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) یہ سوال محکمہ مال سے متعلق ہے ۔

(ب) یہ امر واقعہ ہے کہ مسمی محمد یوسف ولد صدرالدین قوم ارائیں ساکن چک نمبر ۴۶۲ ج - ب (بجائے ۲۱۲ ج - ب) تحصیل و ضلع جھنگ نے بلڈوزر کے حصول کے لیے درخواست گزاری اور مطلوبہ رقم داخل خزانہ کی ۔ ریکارڈ کے مطابق محمد یوسف نے ۲۴ گھنٹہ بلڈوزر سے کام کروانے کے لیے رقم داخل کرائی اور اس کا کام بذریعہ بلڈوزر مکمل کرا دیا گیا ہے ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) سوال جزو (ب) اور مورخہ ۲۱-۱-۷۳ء و مورخہ ۲۹-۱-۱۹۷۳ء

کی درخواستوں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ سوال جزو (ب) کے مطابق مسمی محمد یوسف کی بجائے کسی اور زمیندار کو بلڈوزر دیا جانا ظاہر کیا گیا ہے لیکن درخواستوں میں یہ الزام لگایا ہے کہ ۲۴۰ گھنٹے کی بکنگ میں سے صرف ۱۲۰ گھنٹے کام کیا گیا ہے۔ اس امر کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔

(ہ) محکمانہ انکوائری میں اگر کوئی اہلکار کسی بے قاعدگی کا مرتکب پایا گیا تو اسے قواعد کے مطابق سزا دی جائے گی اور حقدار کی داد رسی کی جائے گی۔

علاقہ تھل کے رقبہ فروخت کرنے والے مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی

*۲۳۹۵ - **مسٹر تاج محمد خان** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) حکومت نے تھل کے علاقہ میں جنگلات کے لیے کتنا رقبہ اب تک لیا اور کتنے رقبہ کے مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی ہوگئی ہے اور کتنے ابھی تک معاوضہ سے محروم ہیں۔

(ب) اگر کوئی معاوضہ سے محروم ہیں تو کیا حکومت انہیں جلد از جلد معاوضہ کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) و (ب) کل ۲۱ ہزار ۲۱۹ ایکڑ رقبہ جو تھل کے علاقہ میں ہے۔ محکمہ جنگلات لاہور ریجن کو دیا گیا تھا۔ اس رقبہ کی تفصیل یہ ہے :

(۱) میانوالی فارسٹ ڈویژن ۱۱،۷۸۳ ایکڑ۔

۹،۳۳۶ ایکڑ

(۲) شاہ پور فارسٹ ڈویژن ——————— یہ سب رقبہ ٹی ۔ ڈی ۔ اے

۲۱,۲۱۹ ایکڑ

سے محکمہ جنگلات کو منتقل ہوا تھا ۔ محکمہ جنگلات نے اس رقبہ کی قیمت ٹی ۔ ڈی ۔ اے کو سال ۱۹۷۱ء میں ادا کر دی ہے ۔

محکمہ جنگلات نے کوئی رقبہ تھل میں کسی مالک سے خود نہیں لیا ۔ اگر کسی مالک کو معاوضہ نہیں ملا تو یہ ٹی ۔ ڈی ۔ اے کی ذمہ داری ہے کیونکہ ٹی ۔ ڈی ۔ اے نے محکمہ جنگلات سے پورا معاوضہ وصول کر لیا ہے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ زراعت شعبہ توسیع کے ملازمین کی ٹریننگ بیرون ممالک

۲۸ ۔ **چودھری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے ملازمین کو وظیفوں پر دوسرے ممالک میں ٹریننگ کے لیے بھیجا جاتا ہے ۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے کتنے ایسے ملازمین ہیں جنھوں نے ۱۹۴۷ء تا جنوری ۱۹۷۳ء وظائف پر دوسرے ممالک میں

تعلیم یا ٹریننگ حاصل کی اور کس کس مضمون میں ایسے ملازمین کے نام حاصل کردہ تعلیم یا ٹریننگ ، کس سال میں یہ ٹریننگ یا تعلیم حاصل کی اور کون سے وظیفے پر ۔ تمام تفصیل بتائی جائے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ اس وقت ان کی تقرری کس کس پوسٹ پر ہے ۔

(ج) کیا (الف) و (ب) میں دیئے گئے ملازمین نے اپنی اپنی قابلیت میں اضافہ کیا ہے اور کیا محکمہ ان کی اس حاصل کردہ فنی مہارت و قابلیت سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور کیا ملازمین کی تعیناتی ان کی ٹریننگ کے مطابق کی گئی ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو ان کو ایسی تعلیم دلانے کا مقصد کیا تھا ؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) ۴۱ افسروں نے غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیم (ٹریننگ) حاصل کی ہے یہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ ملازمین نے قابلیت میں اضافہ کیا ہے ۔
جی ہاں ۔ محکمہ ان کی فنی مہارت سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے ۔

جی ہاں ۔ ان ملازمین کی تعیناتی ٹریننگ کے مطابق کی گئی ہے ۔

(د) جزو (ج) کا جواب نفی میں نہیں ہے ۔

Particulars of Officers/Officials Sent Abroad Training under Various Technical Training Programme from 1947 to January 1973, in the Extension Wing

S. No.	Name of existing officers/officials	Country & Name of Training Programme	Field of Training	Period of training	Various posts held & nature of duties performed by each trainee since return abroad to date.	Present posting	Whether the trained officers/officials are being utilized properly according to their capabilities attained through training in their respective field.
1	2	3	4	5	6	7	8
1.	Musahib-Ud-Din Khan, PAS I.	Under U.S. Aid Programme.	M. Sc in Food Technology Biochemistry & Plant Physi-ology.	13 months (year 1952-52).	Worked in various Teaching, Research & Admn : capacities in Agricaltural Department Director Rapid Soil Fertility since 1967 to June 1970. Director of Agricaltural Exten-	Director of Agri : Punjab.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
					sion since July 1970.		
2.	F zal Elahi Chaudhry PAS. I.	USA. US. Aid (145) for the year 1965.	Farm Leadership Pro to grammo.	May 1965 October 1965.	1. Deputy Director of Agri : in Scarp I.	Project Director Scary II-A Mandi Baha-Ud-Din.	Yes.
					2. Deputy Director of Agri : Kalat from June 1967 to December 1967.		
					3. Project Director, Agril : Ext : in Scarp II-A since January 1969		
3.	Mr. Sharif Ahmad Khan PAS. I.	U.S.A. Under Point 4 Programme.	Sugarcane Development.	8 months	1. Extra Assistant Director of Agri :	Deputy Director of Agri : Multan.	Yes.
					2. Since Deputy Director of Agricalture.		
4.	Mr. Ghulam Hussain Shah	U.S.A. Develop-	Agril : Organi-	29-12-1965 to	1. Extra Assistant Agri : Scarp I.	Deputy Director of Agri :	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
	PAS. I.	ment Project West Pakistan No. 391-11-120-145 Under U.S. Aid	Agri : Orgn. Ext :	28-8-1966	2. Since Deputy Director of Agri : Bahawalpur.	Bahawal pur.	
5.	Mr. Muzaffar Ali Khan.	U.S.A. under U.S. Aid.	Agril : Ext : in service Training U.S A.	48 weeks	Since Extra Assistant Director of Agri :	Extra Asstt : Director of Agricalture Sahiwal.	Yes.
6.	Mian Muhammad Latif.	Philpine Under the Colombo Plan.	Rice Growing	14 days	Since Extra Assistent Director of Agri :	Extra Asstt : Director of Agricalture Sheikhupura.	Yes.
7.	Chaudhry Abdul Rashid.	U.S.A Under U.S. Aid.	Plant Protection.	One Year	Assistant Land Reclamation Officer, Land Reclamation.	Asstt : Land Reclamation Officer (Land Reclamation).	Yes.
8.	Ch. Muhammad Aslam.	USA Under U.S. Aid.	Cotton Production, Workshop with Spl : reference to Agronomy & Plant Protection	4 months	Extra Assistent Director of Agricalture.	Extra Asstt : Director of Agricalture Lahore.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
9.	Mr. Muhammad Hashim Shah Qureshi.	USA Taxas A & M Indiana US Aid.	Technique in Agri : Ext.	9 months	Extra Assistent Director of Agricalture.	Extra Asstt : Director of Agricalture Jhang.	Yes.
10.	Ch. Riasat Ali Dhiln.	Beirut Under U.S. Aid.	Training in Plant Protection.	11 months	Instructor, Agricaltural Trg : Instt : Sargodha.	Instructor, Agril : Trg : Instructor Sargodha.	Yes.
11.	Abdul Majid Malkana.	—do—	Plant Protection.	2 years	Assistent Plant Protection Officer Rawalpindi.	Asstt : Plant Protection Officer, Rawalpindi.	Yes.
12	Mr. Abdul Wajad.	BeirutUnder U.S. Aid..	Pland Protection.	1062 to 9/70	Instructor (Traching duty in Plant Protection.	Instructor Agril : Trg : Instt : Rahimyarkhan.	Yes.
13.	Ch. Ghulam Rasool.	Beirut Under U.S. Aid.	Special Trg : in Agril : Economics & Marketing.	10/69 to 8/70	Instructor (Teaching duty).	—do—	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
14.	Ch. Abdul Hafeez.	America Under U.S. Aid.	Special in Soil Fertility & Allid subjects in Amreica.	8/66 to 9/67	1. Soil Scientist in Scarp I. 2. Instructor (Teaching-duty).	—do—	Yes.
15.	Chaudhry Sardar Mohd.	Philpine International Rice Research Programme.	Rice cultivation.	14 days	Assistant Plant Protection.	Assistent Plant Protection Officer Jhang.	Yes.
16.	Ch. Ghulam Mohy-Ud-Din.	U.S.A/AM Texas Under U.S Aid.	Agricultural Extension.	One year.	Agricultural Assistant.	Agril : Assistant Toba Tek Singh.	Yes.
17.	Ch. Noor Ahmad.	U.S.A/A & M Texas Under U.S. Aid.	Training in Farm Mechanization & Extension.	One year	Agricultural Assistant.	Agril Assistant Lyallpur.	Yes.
18	Mr. Abdul Hamid.	—do—	Agril : Extension Techniques.	One year	Agricultural Assistant.	Agril : Assistant Shahpur.	Yes.
19.	Mr. Aftab Mohy-ud-Din.	Thailand.	Corn & Sorghum production.	6 months	Agricultural Assistant.	Agril : Assisiant Sahiwal.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
20.	Mian Abdur Rashid.	U.S.A. under U.S. Aid.	Study tour on Oil seed crops.	5 months. (but he could not attend 1½ month due to his illness).	Agricultural Assistant.	Agril : Assistant Sahiwal.	Yes.
21.	Mr. Mohammad Ameer.	Beirut.	M. Sc. Agri : Econ : Grade 80.	25 Sept. 69, to 14th June 72.	Agricaltural Assistant.	Agril : Assistant Fazilpur.	Yes.
22.	Rao Shafiqur Rehman.	California under U.S. Aid.	Cotton Production.	5 months (8 August to 10th December, 1969).	Agricultural Assistant.	Agril : Assistant Multan.	Yes.
23.	Mr. Iqbal Ahmad Gill.	Beirut (F.F. Programme).	Agril : Extension Workshop.	15.7.1969 to 28.8.1969.	Serving as Agri : Asstt : (Potato Seed) in Extension Wing of Agri : Deptt : under the Horticulturist (Potato Seed), Project, Rawalpindi Sind his return	Agril : Assistant Rawalpindi.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
					from the abroad training.		
24.	Mr. Muhammad Ismail.	—do—	—do—	16.7.1969 to 1.9.1969.	—do—	—do—	Yes.
25.	Mr. Abdul Manan.	USA US Aid (145).	Agril : Extension.	12/67 to 12/68.	Agricultural Assistant Scarp-I Extension.	Agri : Assistant Sheikhupura.	Yes.
26.	Mr. Abdul Haq Saeed.	U.S.A. US Aid Technical Assistant Programme.	Agricultural Extension.	47 weeks. (Jan : 1970 to Jan : 71).	Agricultural Assistant in Scarp-II A.	Agri : Assistant in Sheikhupura.	Yes.
27.	Mr. Ahmad Ali Farooqi.	USA under US Aid for 1971-1972 Facility No. 145-1).	Agricultural Extension.	Jan : 1971 to Jan : 1972.	Agricultural Assistant Project Manager IRDP Jalal pur Jattan District Gujrat.	Project Manager, IRDP Jalalpur Jattan District Gujrat.	Yes.
28.	Mr. Mohammad Yousaf Bandhu.	USA Under US Aid for 1971-1972 (Facility No. 145-1).	Agricultural Extension.	Jan : 1971 to Jan : 1972.	Agricultural Assistant in Scarp-II A.	Agri : Assistant Ahmad Nagar.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
29.	Mr. Razzaq Ahmad.	Beirut. US Aid-AID/ AUB 1970-71 No. 145-14.	Agricultural Extension.	2 years. 24.9.70 to 23.9.72.	Agricultural Assistant % D.A. Punjab.	Agri : Assistant % D.A. Punjab.	Yes.
30.	Mr. Muhammad Sharif.	US.AID/AUB 1970-71 No. 145-10.	Plant Protection.	2 years.	Still on training.	Still on training.	—
31.	Mr. Mumtaz Ahmad	Beirut US:Aid/AUB 1970-71 No. 145-15.	Agronomy.	2 years.	—do—	—do—	—
32.	Sh. Abdul Ghafoor	Beirut Shot Course Training Programme in Plaant Pretection.	Plant Pro- tection.	11 months.	Agricultural Assistant	Agril : Assistant Rawalpindi.	Yes.
33	Noor Hussain Sapra.	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
34.	Mr. Nazir Ahmad Khan.	USA US Aid.	Agricultural Extension.	One year 25.1.66 to 25.12.67.	Agricultural Assistant	Agril : Assistant Lahore.	Yes.
35.	Ch. Naseer-ud-Din.	Philipine under R TT P.	Rice Production specialist.	Six months	Agricultural Assistant	Agril : Assistant Lahore.	Yes.
36.	Mr. Jamil Ahmad Siddiquei.	Beirut under AID/AUB 70-71 Programme Horticulture.	Extension Education.	Two years. 24.9 70 to 30.9.72.	Agricultural Assistant (Technical Assistant with Tehsil (Recovery) and Horticulture.	Agril : Assistant Lahore.	Yes.
37.	Mr. Muhammad Latif Bhatti.	Beirut AID/AUB 70-71 Programme Agri: Extension.	Rice Production.	Two years	Agricultural Assistant	Agril : Assistant Lahore.	Yes.
38.	Mr. Muhammad Iqbal.	Philpine under I.A.O.	Agri : Extension.	Six months	Agricultural Assistant	Agri : Assistant Lahore.	Yes.

1	2	3	4	5	6	7	8
39.	Mr. Mohd Azam Khan	USA US, 1970-72	Farm Radio Programme.	Tow years.	Gardan Over seer.	Garden Overseer, Lahore.	Yes.
40.	Mr. Ahmad Abdul Rahim	United Kingdom under Colombo Plan.	Plant Protection Techniques.	Six months.	Agricultural Assistant	Agri : Assistant Bahalwalpur.	Yes.
41.	Ch. Fazal Ahmad.	USA Mexico Philpine and Thailand under US Aid.	Extension Agronomy.	From 3-8-67 to 10.1.1968	Extra Assistant Director of Agriculture.	Extra Assistant Dir :Agri : Bahawalpur.	Yes.

جشن ہفتہ شجر کاری

۳۵ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـــ

(الف) قیام پاکستان سے اب تک صوبہ پنجاب میں (۱) شجر کاری کے کتنے ہفتے منائے گئے - (۲) اب تک شجرکاری کے لیے کتنی مالیت کی کتنی قلمیں لگائی گئیں اور (۳) ایسے درختوں کی اندازاً تعداد کیا ہے جو ان قلموں کی بدولت پھلے پھولے اور جوان ہوئے -

(ب) مذکورہ بالا شجر کاری کے ہفتوں میں عام طور پر کس کس قسم کے درخت لگائے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کے لیے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں ؟

وزیر زراعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) (۱) قیام پاکستان سے اب تک ۲۵ مرتبہ مہم شجر کاری چلائی گئی - ۱۹۷۱ء سے قبل ہفتہ شجر کاری منایا جاتا تھا لیکن اب عرصہ ۳ سال سے یہ مہم پورا سیزن جاری رکھی جاتی ہے -

(۲) اب تک شجرکاری کے لیے تقریباً ۳ کروڑ قلمیں اور پودے محکمہ جنگلات نے لوگوں میں تقسیم کئے - جن کی اندازاً مالیت مبلغ پندرہ لاکھ روپیہ ہوگی - یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۶۵ء سے قبل قلمیں اور پودے تعدادی ۱۰۰ تک مفت دیئے جاتے تھے اور ۱۰۰ سے زائد طلب کرنے والے کو پانچ پیسے فی پودا کے حساب سے فروخت کی جاتی تھیں - ۱۹۶۵ء کے بعد سے تمام قلموں اور پودوں کو قیمتاً تقسیم کیا جاتا ہے -

(۳) تقریباً ۶۵ فیصد پودے لگانے کے بعد چل نکلے مگر ۲۱ فیصد بالآخر پھولے پھلے اور جوان ہوئے۔ یہ اعداد و شمار صرف نجی شجر کاری سے ہیں۔ پبلک سیکٹر میں درخت لگانے کی مہم کے اعداد و شمار ان کے علاوہ ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نجی شعبہ میں محکمہ جنگلات صرف پودوں کی تقسیم اور ضروری ہدایت فراہم کرتا ہے۔ پودوں کا لگانا اور ان کی نگہداشت مالک زمین کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ب) عام طور پر شیشم، توت، بکائن، سمبل، سرس، سفیدہ اور بیر کے پودے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ان کا لگانا اور حفاظت کے انتظامات مالک زمین خود کرتے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

نشان دہ سوال نمبر ۱۴۱۵ کے غلط جواب کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک تحریک استحقاق نمبر ۵۲ میاں خورشید انور صاحب کی طرف سے ہے میاں صاحب آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جناب وزیر خوراک صاحب نے یکم فروری ۱۹۷۳ء کو میرے سوال نمبر ۱۴۱۵ کا جواب بالکل غلط دیا

ہے جس سے میرے اور اس معزز ایوان کے حقوق کو مجروح کیا گیا ہے ۔ میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ محکمہ خوراک میں ملازم چوکیداروں کو رخصت اتفاقیہ دی جاتی ہے جو غلط بیانی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چوکیدار چٹھی لے تو اس سے عرضی طلب کی جاتی ہے بصورت دیگر تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے ۔ عید جیسے تہوار پر بھی وہ ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں نیز جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان چوکیداروں کو ۱۲ گھنٹے حاضر رہنا پڑتا ہے جو کہ جھوٹ ہے حالانکہ ان کو ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی پر رہنا پڑتا ہے ۔

جناب والا ۔ یہ تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ جناب عبدالحفیظ کاردار صاحب خوراک کے مسئلہ کو حل کرنے میں کافی حد تک کامیاب رہے ہیں اور وہ بڑی محنت اور دیانتداری سے کام بھی کرتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان کے اپنے محکمے پر ان کی گرفت اتنی ڈھیلی ہے کہ وہ ایک سوال کا جواب بھی صحیح طور پر نہیں دے سکتے ۔ میں جناب کاردار صاحب سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ کی انکوائری فرمائیں گے اور محکمہ کے جس اہلکار نے یہ جھوٹ بولا ہے یا غلط بیانی سے کام لیا ہے اور غریب چوکیداروں کے مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کی ہے براہ کرم اس کے خلاف کارروائی کریں گے ۔ اس استدعا کے ساتھ میں گزارش کروں گا کہ اس دور میں جب کہ سرکاری پارٹی ہر روز غریبوں ، مزدوروں اور کسانوں وغیرہ کے مفادات اور ان کے حقوق کا اکثر بلند بانگ دعوے کیا کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ چوکیدار بھی غریب ہیں ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib, a short statement in support of the privilege motion is called for and not a general discussion.

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے غریبوں ، کسانوں ، مزدوروں کے ساتھ لفظ ''وغیرہ'' استعمال کیا ہے ۔ وہ لفظ توہین آمیز

ہے - انھیں یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میری مراد سردار صغیر احمد سے تھی - اگر وہ شامل نہیں ہونا چاہتے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں -

جناب والا - گذارش یہ ہے کہ چوکیداروں کے ساتھ (جو کہ محکمہ خوراک میں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں) بڑی ناانصافی ہو رہی ہے - اس وقت ان کو ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی دینی پڑتی ہے - ان کو کوئی چھٹی نہیں ملتی - اگر کوئی چوکیدار چھٹی لینی چاہے یا اس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے یا کوئی ناگہانی آفت آ جائے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی جگہ پر کوئی آدمی دے کر جاؤ - بالکل اسی طرح جس طرح سکھوں کے زمانے میں ہوتا تھا کہ اگر کسی آدمی نے چھٹی لینی ہو تو اپنے کسی بھائی کو یا چچا کو - کسی بیٹے کو حاضر کرکے چھٹی لے سکتا تھا - اسی طرح کاردار صاحب کے محکمہ میں بالکل سکھوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے کہ چوکیداروں کے لیے کوئی چھٹی نہیں ہے اور ان کو ۲۴ گھنٹے حاضر رہنا پڑتا ہے -

جناب والا - چہ جائیکہ اس مسئلے کا کوئی حل تلاش کیا جاتا - محکموں والوں نے کاغذوں کو چکر دے دیا ہے اور انھوں نے وزیر صاحب کو بھی بے وقوف بنانے کی کوشش کی ہے - مجھے امید ہے کہ وزیر موصوف اس سلسلے میں ضرور کوئی واضح اور دانشمندی کا ثبوت دیں گے اور کوئی اچھا قدم اٹھائیں گے -

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - جناب والا - یہ تحریک موصول ہونے پر میں نے پھر تحقیقات کی ہیں جو جواب پہلے دیا گیا ہے اس کو پھر محکمہ نے دہرایا ہے - میرے خیال میں جہاں تک محکمے کے پاس تحقیق کا تعلق ہے اور اطلاع کے ذرائع ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ جواب درست تھا - مگر چونکہ فاضل ممبر نے اس کے متعلق اتنے اعتماد کے ساتھ بات کی ہے میں سمجھتا

ہوں کہ اس میں اور تحقیق کی ضرورت ہے - ہم یہ کوشش کریں گے کہ اگر واقعی یہ بات ہے تو اس کو درست کیا جائے - حالانکہ ہمارے کاغذات میں یہی ہے کہ ہر چوکیدار ۱۲ گھنٹے کام کرتا ہے اور یہ بھی پروویژن ہے کہ جب اس کو کوئی ضروری کام ہو تو وہ چھٹی پر جا سکتا ہے - اگر کہیں ان قوانین کی application نہیں ہو رہی تو اس کو درست کیا جائے گا اور چوکیداروں کے مفادات کا پورا تحفظ کیا جائے گا - میں سمجھتا ہوں کہ اس یقین دھانی کے بعد فاضل رکن اپنی تحریک کو واپس لے لیں گے -

میاں خورشید انور - جناب والا - محکمہ والوں نے پھر غلط بیانی سے کام لیا ہے - یہ چوکیداروں نے مجھے باقاعدہ حلفیہ لکھ کر بھیجا ہے -

مسٹر سپیکر - ممکن ہے کہ آپ کی بات ٹھیک ہوگی - وزیر متعلقہ نے کہا ہے کہ چونکہ فاضل رکن نے اتنے confidence اور اعتماد کے ساتھ یہاں ایک بیان دیا ہے - میں اس کی مزید انکوئری کروں گا - اس کے بعد اب کیا پوزیشن ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - اگر موصوف seriously کوئی انکوائری کرانا چاہتے ہیں - - - -

مسٹر سپیکر - انہوں نے وعدہ کیا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ اگر وہ seriously کچھ کرنا چاہتے ہیں تو میں اسے واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker: The motion should withdrwn. Now, the Leave Applications.

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کرنل محمد اسلم خان

نیازی صاحب کے بارے میں آج اخبارات میں بھی چھپا ہے کیا جناب کو رپورٹ آ چکی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ آ گئی ہے اور میں مزید کارروائی کے لیے الیکشن کمیشن کو بھیج رہا ہوں۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ اگر آپ پہلے معاملہ الیکشن کمیشن کو بھیج دیتے جس طرح عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۱۶(۳) میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو تو الیکشن کمشن کو refer کیا جائے۔

> **Article 16(3) If any question arises whether a member of Provincial Assembly has, after his election, become disqualified from being a member of the Assembly, the Speaker of the Provincial Assembly shall refer the question to the Chief Election Commissioner, and if the Chief Election Commissioner is of the opinion that the member has become disqualified, the member shall cease to be a member.**

جناب والا ۔ پورے چھ ماہ ہوگئے ہیں ۔ جب میں یہ مسئلہ آپ کے نوٹس میں لایا تھا۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت بہتر۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ میرا استحقاق ہے چونکہ میں نے اس سلسلے میں بہت پہلے جناب کو move کیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاخیری حربے محض کرنل محمد اسلم صاحب کو ممبر مسلط رکھنے کے لیے کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر - ان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے - اس میں جو پیچیدگیاں تھیں وہ میں بتا دیتا ہوں - عبوری آئین میں disqualifications لکھی ہوئی ہیں - آپ نے ان disqualifications کے متعلق پوائنٹ raise نہیں کیا تھا - آپ نے جس disqualifications کے متعلق point raise کیا تھا وہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت تھا - میں مطمئن نہیں تھا کہ آیا کوئی prima faice case بنتا ہے یا مجھے کیا کرنا چاہیے - ایڈووکیٹ جنرل سے اس پر رائے طلب کی تھی ان کی رائے آ گئی ہے - اب میں الیکشن کمیشن کو بھیج رہا ہوں -

میاں خورشید انور - جناب والا - کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ایڈووکیٹ جنرل جو اتفاق سے اس ہاؤس کے ممبر بھی ہیں یہاں آ کر اپنی رائے سے آگاہ فرماتے تا کہ اس ایوان کو پتہ چلتا کہ ان کی رائے کیا ہے -

مسٹر سپیکر - ایوان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - یہ ٹھیک ہے کہ ایوان کے ایک ممبر کے متعلق یہ اعتراض کیا جا رہا ہے مگر اس کا فیصلہ ایوان نے نہیں کرنا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - یہ ایوان کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگی کہ ایک غیر ممبر ایوان میں بیٹھتا رہے اور کارروائی میں حصہ لیتا رہے اور وہاں کے عوام کا صحیح نمائندہ یہاں نہ آ سکے - وہ ایک شوکت علی بن کر بیٹھے رہیں - یہ بڑی زیادتی ہوگی -

مسٹر سپیکر - اس طرح میں تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا - وہ باقاعدہ ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں - آپ کا الزام ہے کہ منتخب ہونے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو disqualify کر لیا ہے - یہ بات کہ وہ ممبر نہیں تھے یا ممبر ہیں - یہ الگ بات ہے - آپ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے - یہ اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے لیکن اب انہوں نے اپنے آپ کو disqualify کر لیا ہے - وہ

فرد آپ نے جس کا حوالہ دیا ہے اس کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے دن ہی عرض کیا تھا کہ وہ stranger ہیں ۔ جس دن سے کوئی آدمی اپنی پارٹی تبدیل کرتا ہے اسی دن سے وہ اس ہاؤس کا ممبر نہیں رہ سکتا ۔

جناب والا ۔ گذارش یہ ہے اور میں آپ کے توسط سے برسراقتدار پارٹی سے یہ اپیل کروں گا کہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کو تحفظ دینے کے لیے آپ بڑا گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلانات فرماتے ہیں اور یہ سیاسی بدچلنی کی ایک انتہائی مکروہ مثال ہے کہ ایک آدمی یہاں سے اٹھ کر وہاں چلا جاتا ہے ۔

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ جو اسمبلی میں ڈسکس ہو رہا ہے اس کا تعلق چیف الیکشن کمشنر سے ہے اس لیے میاں خورشید انور صاحب کو یہاں بولنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ سمہ صاحب نے جو اعتراض اٹھایا ہے اس کا جواب نہ ہی دیا جائے تو بہتر ہے ۔ اس لیے آپ اس کی اجازت دے چکے ہیں اور یہ مسئلہ اس ہاؤس کے اندر زیر بحث آ چکا ہے تو کئی دفعہ میاں خورشید انور صاحب کی طرف سے موشن پیش کی جا چکی ہے ۔ اس کا بہتر طریقہ یہ تھا کہ جس دن یہ نوٹس آپ کو ملا تھا دو چار روز کے اندر جناب ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو ایوان میں بلا لیتے جو اس ایوان ہاؤس کے ممبر بھی ہیں ان سے پوچھ لیتے اور اس میں اتنی تاخیر نہ ہوتی ۔ اگر آپ میاں خورشید انور صاحب تاخیر کے متعلق الزامات عائد کر رہے ہیں تو یہ صحیح ہیں ۔ جس معاملے کا فیصلہ تین چار روز میں طے ہو سکتا تھا یا ڈیڑھ مہینے میں ہونا چاہیے تھا اس پر رائے معلوم کرنے میں آٹھ نو مہینے گزر گئے ہیں اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ آپ کل یا پرسوں ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو بلا لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی رائے یہی ہے کہ ''اس کو الیکشن کمشنر کے پاس بھیج دیا جائے ۔ میں اس کے merits کو discuss نہیں کرتا ہوں'' کہ انہوں نے میاں خورشید انور صاحب کی رائے سے اتفاق کیا ہے کہ اس کو الیکشن کمشنر کے پاس بھیج دیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش یہ ہے کہ الیکشن کمشنر کو صرف سفید کاغذ نہیں بھیجا جا سکتا وہ جناب نے تحریر کرنا ہے تو جناب ایڈووکیٹ جنرل کی رائے جس غرض سے طلب فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ قانونی طور پر علیحدگی کا حقدار ہے یا نہیں لہذا جناب والا ایڈووکیٹ جنرل کو ایوان کے سامنے بلائیں جبکہ وہ آئینی طور پر اس ہاؤس کے رکن بھی ہیں ۔ دوسرے جناب کی پوزیشن ایک جج کی ہے اور جج کے لیے ضروری ہے کہ وہ دونوں فریقوں کے دلائل سن کر فیصلہ دے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ آپ جج ہونے کی حیثیت سے ایڈووکیٹ جنرل کو دعوت دیں تاکہ وہ ہماری طرف سے بھی اور ان کی طرف سے بھی قانونی پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اور اس روشنی میں آپ ایک جج کی حیثیت سے ایک صدر کی حیثیت سے ایک ثالث کی حیثیت سے سفارش کریں کہ یہ دلائل سنے گئے لہذا یہ کارروائی کی جائے ۔ صرف سفید کاغذ چیف الیکشن کمشنر کے پاس بھیج دینا انصاف کے تقاضے پورا نہیں کرتا آپ انصاف کے تقاضے پورے کریں آپ کو ہمیں ہر وہ سہولت دینی چاہئے جو آئینی طور پر ہمیں ملنی چاہیئے ۔

جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ وہ آئین جس آئین کے تابع آپ اس کرسی صدارت پر تشریف فرما ہیں اس آئین کا احترام کرتے ہوئے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت آپ قانونی بحث سننے کے بعد اس پر سفارش کریں ان الفاظ کے ساتھ میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ اس مسئلہ پر اس ہاؤس میں بحث

ہونی چاہیئے ۔ میاں خورشید انور صاحب کیا آپ کی بھی یہی رائے ہے کہ اس پر debate ہو ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کو پتہ چل جائے کہ ایڈووکیٹ جنرل کی رائے کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کارروائی ہاؤس نے کرنی ہے تو پھر میں ان کو بلاؤں ۔ اگر میں نے کارروائی کرنی ہے تو میں نے ان کی رائے منگوا لی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس ضمن میں چھوٹی سی گذارش کرنی چاہتا ہوں جہاں تک آپ کے اس فیصلے کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح ہے اس کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے کرنا ہے ۔ جو میاں خورشید انور صاحب نے یا رانا پھول محمد خان صاحب نے کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ جناب والا ایڈووکیٹ جنرل کو بلائیں وہ آئین کے تحت اس ایوان کے ممبر بھی ہیں ۔ آپ نے اس تمام تر کارروائی میں بحیثیت ایک ممبر ان کے ساتھ سلوک نہیں کیا ۔ بلکہ انہیں ایڈوائزر سمجھتے ہوئے بذریعہ ڈاک ان کے پاس معاملہ بھیجا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بالکل میں نے یہی کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ حالانکہ اصولی طور پر جناب والا جب بھی کوئی ایسا مسئلہ زیر بحث آئے جس میں ایڈووکیٹ جنرل کی رائے لینا مقصود ہو تو ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو اس ایوان میں آپ دعوت دیں تاکہ وہ آکر آئینی ضابطے کی تکمیل کریں اور ایوان کے سامنے وضاحت کریں اور اپنے خیالات سے آگاہ کریں ان کا صرف مقصد یہ ہے ۔ جناب والا ۔ اب جو ہو چکا ہے وہ ہو چکا ہے آئندہ جب ایڈووکیٹ جنرل کے متعلق کوئی مسئلہ زیر بحث آئے تو جناب انہیں ایوان میں بلا لیا کریں اور ان سے پوچھ لیا کریں تاکہ ہم

بھی کاؤنٹر سوال کر سکیں اور ان کی رائے کے ساتھ اتفاق یا اختلاف کی وجوہات بھی بیان کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ بات پوچھی تھی کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو کس لیے بلایا جائے ۔ اس سلسلے میں ایوان نے کوئی کارروائی کرنی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے فیصلہ کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر میں نے کارروائی کرنی ہے تو ان کو چٹھی لکھ سکتا ہوں ۔ چیمبر میں بھی بلا سکتا ہوں جس سلسلے میں رائے میں نے لینی ہو وہ میں لے سکتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ میرے خیال میں اس کا جلد فیصلہ کریں کیا پانچ سال اسی طرح پورے کرنے ہیں جناب والا مسئلہ بڑا اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ایک دو دن میں چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دوں گا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سردار غلام عباس خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار غلام عباس خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :—

بندہ بوجہ بیماری ۲٦ اور ۲۷ فروری کو اجلاس میں
شرکت نہ کر سکا لہذا رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ بندہ بوجہ ٹمپریچر ۸ فروری بروز جمعرات اجلاس اسمبلی میں شامل نہیں ہوسکا ۔ برائے مہربانی ایک دن کی رخصت منظور فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں مورخہ ۲۸-۲-۱۹۷۳ کو اسمبلی اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر رہی کیونکہ مجھے ضروری کام تھا ۔ لہذا اس دن کی رخصت عنائت فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رئیس شبیر احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رئیس شبیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے :-

> Since my return from Jeddah I am not well and was not able to attend the session from 1.2.1973 to 28.2.1973. It is therefore, requested that I may kindly be granted leave for the same period.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> Unable proceed before first march house requested leave upto 28th instant

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> میں مورخہ ۱ ، ۲ فروری ۱۹۷۳ء کو بوجہ بیماری اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ان دنوں کی رخصت فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

> کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے
>
> (تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمیدالدین

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

> I have been ill and as a result of it could not attend the Assembly Session from 19th of Feburary to 24th. My absence on those days may kindly be condoned.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

> کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -
>
> (تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ۲۴ اور ۲۶ فروری کو اسمبلی کی کارروائی میں
شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور (شہید)

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم ریحانہ سرور (شہید) صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I have not been able to attend the Assembly Session on 26th and 27th February, 1973, due to illness. Please sanction leave for the same.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

سید احمد نواز شاہ گردیزی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید احمد نواز شاہ گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session held from 19th to 28th February, 1973, due to prolonged illness.
It is, therefore requested that leave for the said period may kindly be sanctioned.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست منظور حسین جنجوعہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session due to illness from February, 22 to 24th. Please grant leave for these days.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I shall be away from the Assembly from the 1st March till 3rd March due to urgent work. I shall be grateful if leave of absence could be granted to me.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

As I will not be able to attend the Assembly Session starting from 28.2-73 to 3.3.1973

due to some important engagement. I shall be obliged if leave is granted by the house.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

میاں سردار احمد اویسی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں سردار احمد اویسی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بندہ بوجہ بخار مورخہ ۲۳ اور ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء اجلاس کی کارروائی میں حاضر نہ ہوسکا - دو یوم رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالمجید خان فقیر

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالمجید خان فقیر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء کو اجلاس میں حاضر نہیں ہوسکا - براہ کرم اس روز کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

علالت کی وجہ سے میں مورخہ ۲۱ تا ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء کو حاضر نہیں ہو سکا ۔ براہ کرم مجھے ان ایام کی رخصت عنائت فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد رضی شاہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I was not able to attend the meeting of the Provincial Assembly on Saturday, the 24th of February, 1973, on account of my personal engagements. I would request that I may please be granted leave for that day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نوازش علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نوازش علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ طبیعت کی ناسازی ۲۵ اور ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء کو اجلاس میں شرکت نہ کرسکا۔ رخصت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اصغر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف موصول ہوئی ہے :-

I was suffering from fever and pain in the body on the 28th February, 1973. Therefore, I could not attend the Session of the Provincial Assembly. It is requested that the absence of one day may please be treated as leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں ظہور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں ظور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Session on 27th and 28th February, due to illness. Please excuse my absence for the said date and oblige.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء کو اجلاس میں شامل نہ ہوسکا - رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

ملک شاہ محمد محسن

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ملک شاہ محمد محسن صاحب ممبر صوبائی اسمبلی سے موصول ہوئی ہے :-

Due to an urgent piece of work, I could not attend the Ssession on the 28th February, 1973. Kindly excuse my absence for the said date and oblige.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر حلیم رضا

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر حلیم رضا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

انتہائی ضروری کام کی وجہ سے ۸ ، ۹ ، ۱۲ اور ۱۳
مارچ ۱۹۷۳ء تک میں اجلاس شرکت نہیں کرسکوں
گا ۔ مجھے ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں چودھری فرزند علی صاحب کی طرف سے اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق پر مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں اور تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے رپورٹ پیش ہوگی ۔ اس کے بعد تحریک پیش ہوگی ۔
چودھری فرزند علی کی طرف اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق پر مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں باقاعدہ تحریک پیش کی جانی چاہئے اس کے بعد اس پر غور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کہا ہے کہ اس کے لیے باقاعدہ تحریک پیش ہوگی ۔
اب تحاریک التوائے کار لی جائیں گی ۔

تحاریک التوائے کار

زرعی یونیورسٹی لائل پور میں ٹیوشن فیس معاف نہ کرنے پر طلبا کی ہڑتال

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی لائل پور میں طلبا نے گورنر پنجاب کے اعلان کے باوجود ٹیوشن فیس ۱۹۷۲ معاف نہ ہونے پر ہڑتال کر دی ۔ زرعی یونیورسٹی سٹوڈنٹس کے عہدیداروں کے مطابق گورنر پنجاب نے ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو اعلان کیا تھا کہ گورنمنٹ تمام تعلیمی اداروں اور یونیورسٹی کے طلبا سے ماہ ستمبر کی فیس وصول نہیں نہیں کرے گی ۔ اس سلسلے میں محکمہ تعلیم نے خط نمبری ۵۰ (ایس اینڈ پی) ۔ ۳ ۴-۲-۷ کے ذریعے گورنر پنجاب کے اعلان سے تمام اداروں کو مطلع کردیا لیکن بعد میں صوبائی وزیر تعلیم نے ٹیوشن فیس معاف کرنے سے انکار کردیا اور اس سلسلہ میں خط نمبر پی/ ای ایم/ ۳۳۵۶/۷۲ کے ذریعے متعدد تعلیمی اداروں کو اطلاع بھی دے دی گئی ہے ۔ گورنر اور صوبائی وزیر تعلیم کے متضاد فیصلوں سے طلبا میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی ہے اور انھوں نے زرعی یونیورسٹی میں علامتی ہڑتال کے بعد اعلان کیا ہے کہ اگر اس سلسلہ میں فی الفور کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو طلبا سنگین اقدامات پر مجبور ہو جائیں گے اور اس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ حل ہوچکا ہے اور طالب علم بہت خوش ہیں بلکہ یہاں ایک معزز رکن مسٹر طاہر احمد شاہ کی موجودگی میں ان کے نمائندے میرا شکریہ بھی ادا کرکے گئے ہیں ۔ کوئی متضاد بیانات نہیں ہوئے ۔ اصولاً یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایک مہینے کا ہے تو ان کو پوری فیس چھوڑ دی جائے گی ۔ بہت سے کیس ایسے تھے کہ جن کا ایک مہینہ سے کم تھا تو

اس میں بہرحال ہم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان سے ایک مہینے کی فیس نہ لی جائے۔ ان کو خط بھی لکھ دیا ہے اور ان کے عہدیداروں نے یہاں نے یہاں آ کر ہمارا شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ حل ہوچکا ہے اور میرے خیال میں اب فاضل ممبر یہ تحاریک واپس لے لیں گے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔ اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اگرچہ انھوں نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا ۔ (قہقہہ)

وزیر تعلیم ۔ شکریہ

کالونی ہائی سکول بہاولنگر کے قریب طلبا پر شدید لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو کالونی ہائی سکول بہاولنگر کے قریب کالج اور سکولوں کے پرامن طلبا کے احتجاجی جلوس پر پولیس نے بغیر کسی اشتعال کے شدید لاٹھی چارج کیا ۔ اس کے نتیجہ میں تقریباً ۱۵ طالب علم زخمی ہوگئے جن میں سے تین کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے جو زیر حراست ہیں ۔ ان طالب علموں میں سے دو کی حالت انتہائی نازک ہے ۔

تفصیل کے ساتھ اسی مضمون کی سید تابش الوری صاحب کی تحریک التوا نمبر ۳۷۶ ہے ۔ مگر اس میں تاریخ کا فرق ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی تحریک التوا نمبر ۳۷۹ اور تحریک التوا نمبر ۳۸۰ میاں خورشید انور صاحب کی اسی مضمون کی ہیں ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ یہ واقعہ ۲۲ فروری کو ہوا جب جاوید ہاشمی کو گرفتار کیا گیا ۔ اس موقع پر احتجاجاً کچھ بچوں نے جلوس نکالا اور اس کے بعد انھوں نے کالونی ہائی سکول جا کر اس کے طالب علموں کو زبردستی اس جلوس میں شامل کرنے کی کوشش کی جس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورت پیدا ہوگی ۔ مجسٹریٹ اور لوکل ایڈمنسٹریشن نے واضح طور پر یہ بتایا کہ یہ جلوس غیر قانونی ہے اور طالب علم ایسی حرکت نہ کریں ۔ اس کے باوجود جو لوگ جلوس لائے تھے انھوں نے اصرار کیا اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کی ۔ اس پر پولیس کو ہلکا لاٹھی چارج کرنا پڑا ۔ جس سے کچھ بچے زخمی ہوگئے ۔ اب اس تمام صورت حال کو کافی وقت گزر چکا ہے اور یہ واقعہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر غور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ۲۸ تاریخ والا معاملہ نہیں ہے ۔ یہ ۲۷ تاریخ والا ہے ۔ حاجی سیف اللہ صاحب نے ۲۷ تاریخ لکھی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ ۲۸ فروری کے حوالے سے دی گئی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق یہ واقعہ ۲۲ فروری کو ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : Then I rule it in order. Those who want the leave to be granted, they may rise in their seats ..(Members stood in their seats). It falls as it does not get the required number of votes. Therefore, motion No. 375, 376, 379 and 380 are not admitted.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جس دن ہم تعداد میں کم ہوتے ہیں اس دن آپ گنتی کراتے ہیں اور جس دن ہماری تعداد زیادہ ہوتی ہے اس دن آپ گنتی نہیں کراتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مشکل یہ ہے کہ کبھی ادھر کورم پورا نہیں ہوتا اور کبھی ادھر تعداد پوری نہیں ہوتی ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ حنیف رامے صاحب کا بیان ۲۷ تاریخ کے متعلق نہیں ہے ۔ بلکہ انہوں نے ۲۲ تاریخ کے واقعہ کے متعلق کہا ہے ۔ آپ نے اس کو چیلنج کیا ہے کہ یہ واقعہ ۲۷ تاریخ کو ہوا ہے ۔

I would not have admitted that if the Deputy Leader of the House had referred to the same date as appeared in the adjournment motion, and there would have been no reason to disbelieve his statement.

میونسپل کالج سٹوڈنٹس یونین وہاڑی کے صدر و دیگر طالب علم لیڈروں کی گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاڑی میں میونسپل کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر اکرام الحق جاوید اور دوسرے طالب علم لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ روزنامہ وفاق ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء کے مطابق وہاڑی میں میونسپل کالج یونین کے صدر اور دو دوسرے طالب علم رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ۔ طالب علم رہنماؤں کی بے جا گرفتاریوں نے اس تعلیمی ادارے کے مقدس ماحول کو بری طرح مسموم کر دیا ہے ۔ جس سے عوام اور خصوصاً طالب علموں میں اشتعال و اضطراب پھیل گیا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اسے واپس لیتا ہوں ۔ وہ مسئلہ ختم ہوگیا ہے ۔ ضمانتیں ہوگئی ہیں ۔ سب کچھ ختم ہوگیا ہے ۔

پڑہہ میں ملتان روڈ پر واقع عزیز ٹیکسٹائل میں مزدوروں کے دو گروہوں میں تصادم

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ شہر بڑہ کی ملتان روڈ پر واقع عزیز ٹیئری میں مزدوروں کے دو گروہوں میں تصادم کی وجہ سے دو مزدور ہلاک اور چھبیس زخمی ہوئے ۔ یہ واقعہ ۲۷ فروری کو پیش آیا ۔ ہنگامہ اور فساد کی اطلاع ٹیئری کی انتظامیہ نے مقامی پولیس اور مجسٹریٹ کو فوری طور پر دی ۔ لیکن پولیس اور مجسٹریٹ دو گھنٹے لیٹ موقع پر اس وقت پہنچے جب ہنگامہ ختم ہوچکا تھا ۔ اس واقعہ سے یہ خدشہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ مزدوروں میں انتشار پیدا کرنے کے لیے پیپلز پارٹی نے اپنی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں اور مزدوروں میں حکومتی پارٹی نے اپنا کنٹرول سخت کرنے کے لیے تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں جس کے نتیجہ میں یہ ہنگامہ ہوا ۔ اور دوسری طرف یہ تاثر بھی پیدا ہوا ہے کہ انتظامیہ تعاون نہیں کر رہی اور مزدوروں میں شدید بے چینی پیدا ہوچکی ہے ۔ مسئلہ اہمیت عامہ کا حامل ہے اس پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ انہیں short statement دینے کی اجازت دی جائے میں سمجھ نہیں سکا ۔

Mr. Speaker : No short-statement is called for.

تحریک التوا کافی مفصل ہے ۔

This adjournment motion is ruled out of order.

چودھری امان اللہ لک ۔ چونکہ میرے فاضل دوست سمجھ نہیں سکے ۔ اس لیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے short statement دینے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : I cannot permit that unless I myself feel that it is necessary.

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There can be no poin of order when the Speaker is addressing the House.

No short-statement is required. I cannot permit it. It is reasonably and clearly drafted. It is an ordinary matter of law and order and every political party is entitled to, if they so desire, organize their own trade union. Therefore, it cannot be a subject for adjournment motion that any political party also desire to have influence over the labour and trade unions. Therefore, it is ruled out of order.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر raise کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

We go on to the next adjournment motion.

چودھری امان اللہ لک ۔ واقعے کے متعلق تو جناب نے فرمایا ہی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ واقعہ یہ ہے کہ مزدوروں میں فساد ہو گیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ مجھے بیان کرنے کی اجازت دیجیے ۔

Mr. Speaker : The procedure hasto be in accordance with the rule.

چغتائی گرلز سکول گڑھی شاہو لاہور کو بہم رسانی آب کا انقطاع

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز لاہور یکم مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے چغتائی گرلز سکول گڑھی شاہو کو پانی کی سپلائی بند کر دی ہے جس سے شکول ہذا میں زیر تعلیم سات سو طالبات پانی سے محروم ہو گئی ہیں ۔ واقعات کے مطابق محکمہ

امپروومنٹ ٹرسٹ اور محکمہ تعلیم میں پانی کے بل کا تنازعہ چل رہا تھا ۔ جس کا خاتمہ سکول کی طالبات کا پانی بند کرنے پر ہوا ۔ اس واقعہ سے عوام میں بے چینی ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس میں جس سکول کا ذکر ہے وہاں ایک نلکا تھا جو مسماۃ زبیدہ بیگم کے نام درج تھا ۔ اس کے نام ۱۲۰۷·۳۲ روپے واجب‌الادا تھے جس کی بنا پر محکمہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے اسے نوٹس دیا کہ یہ بل اگر وہ ادا نہ کریں گی تو نلکا کاٹ دیا جائے گا ۔ چنانچہ انھوں نے نلکا کاٹ دیا کیونکہ بل ادا نہ کیا گیا ۔ جب یہ بات امپروومنٹ ٹرسٹ کے نوٹس میں لائی گئی کہ یہ نلکا ایک سکول میں تھا اور اس کا نقصان اس خاتون زبیدہ بیگم کے بجائے وہاں کی طالبات کو پہنچے گا تو محکمے نے یکم مارچ کو یہ نلکا دوبارہ لگا دیا یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس سے بچیوں کو تکلیف دینا مقصود ہو ۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ اس کے محرک مہربانی سے اپنی تحریک واپس لے لیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ کس خوشی میں جناب والا ۔ نلکا اب لگا ہے ۔ بل کی وصولی ایک ٹیکنیکل قسم کا معاملہ تھا ۔ بل کی وصولی بعد میں بھی ہو سکتی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کا فیصلہ کروں ۔

It is not a matter of urgent public importance. It is, therefore, ruled out of order.

میاں خورشید انور ۔ وہ آپ کی مرضی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلی مارچ کو نلکا لگ گیا ہے اور آپ کی موشن ۶ مارچ کو آئی ہے ۔

You have mentioned the 6th of March, and the matter was not even in existence at that time.

میاں خورشید انور - بل کی ادائیگی میں delay کی وجہ سے بچیوں کو تکلیف ہوئی ہے - پانی بند کیا گیا - یہ اپنی جگہ درست ہے - وزیر موصوف الزام کو تسلیم کر چکے ہیں - اس غلطی کی تلافی اس طرح سے کر سکتے تھے کہ انکوائری کرتے کہ پانی کا کنکشن کیوں کاٹا گیا - آخر بڑے بڑے لوگوں نے بھی بل نہیں دیئے - بڑی بڑی وصولیاں ہونی ہوتی ہیں - اس میں بچیوں کا کیا قصور ؟

وزیر خزانہ - جناب والا - میں حیران ہوں کہ میرے عزیز دوست وقت ضائع کرنے کے اتنے شوقین ہیں - بلاوجہ بحث کئے جاتے ہیں - محکمے کے پاس ایک ریکارڈ ہے - اس میں لکھا ہے کہ کوئی زبیدہ بیگم ہے جس کے نام نلکا لگا ہوا ہے - ان کے نام بارہ سو روپے کا بل تھا جو ادا نہ ہوا تھا - محکمے نے regular routine کے مطابق نوٹس بھیجا کہ اگر بل ادا نہ ہوگا تو نلکا کاٹ دیا جائے گا - بل ادا نہیں ہوا اس لیے نلکا کاٹ دیا گیا - اس کے بعد پتا چلا کہ اس کا استعمال سکول کی بچیاں کر رہی تھیں - چنانچہ فوری طور پر وہ نلکا دوبارہ یکم مارچ کو لگا دیا گیا - یکم مارچ کو نلکا لگ چکا ہے - یہ ۶ مارچ کو تحریک پیش کرتے ہیں کہ اسمبلی کی کارروائی روک دی جائے - ایسا نہیں ہے کہ جب موشن انھوں نے دی ہو اس کے بعد ہم بھاگے بھاگے گئے ہوں کہ نلکا لگے - تب میرا خیال تھا کہ محترم خورشید انور صاحب خوش ہوتے کہ ان کے کہنے پر ہم نے نلکا لگا دیا - جیسے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے سید تابش الوری صاحب کا شکریہ ادا کیا - اسی طرح میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا - انھوں نے مجھے شکریہ ادا کرنے کا موقع ہی نہیں دیا - میں نے اس لیے چند باتیں کی ہیں کہ ان کو باتیں کرنے کا شوق ہے -

میاں خورشید انور - آپ بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں - ان کی قابلیت کی باتیں سننے کے لیے ہم تیار ہیں - میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں -

وہاڑی پولیس کی طرف سے امیر جماعت اسلامی پنجاب سید اسعد گیلانی کی رہائی کے بعد دوبارہ گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز ۲ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق امیر جماعت اسلامی پنجاب سید اسعد گیلانی کو وہاڑی پولیس نے رہائی کے بعد دوبارہ گرفتار کر لیا ہے ۔ حکومت پنجاب کے اس غیر جمہوری اقدام سے عوام میں ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ سید اسعد گیلانی اور ان کے ساتھی کو دوبارہ گرفتار نہیں کیا گیا وہ پہلے ہی وہاڑی میں ایک اور مقدمے میں گرفتار ہوئے تھے ۔ اس کے بعد ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کو احمد پور شرقیہ میں ان کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۶ مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس درج ہوا تھا ۔ چونکہ وہ پہلے ہی وہاڑی میں ایک اور مقدمے میں گرفتار تھے ۔ اس لیے ان کو احمد پور شرقیہ نہیں لے جایا گیا ۔ یہ مسئلہ اس طرح ہوتا ہے جیسے کہ میرے عزیز دوست زیادہ جانتے ہیں میں تو ان جرائم کے بارے میں ذرا کم معلومات رکھتا ہوں ۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی اور مقدمے میں گرفتاری کے لیے مطلوب ہو تو وہ گرفتاری ڈالی جاتی ہے ۔ پہلے وہ گرفتار تھے اس لیے یہ تاثر ہوا کہ شائد ان کو چھوڑ دیا گیا اس کے بعد وہ دوبارہ گرفتار ہوئے ۔ وہ پہلے گرفتار تھے ان کو پیش نہیں کیا گیا اور گرفتاری ڈال لی گئی اور دوبارہ گرفتار کرنے کا موقع پیدا نہیں ہوا ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر خزانہ کاغذی کارروائی کے بہت بڑے ماہر ہیں ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ وضاحت فرما دیں تو میں اس کو واپس لے لوں گا ۔ وہاڑی میں جو بھی لیڈر جاتا ہے وہاں اس کو دھر لیا جاتا ۔ اس کے خلاف

ضرور پرچہ درج کیا جاتا ہے ۔ خواہ وہ کسی جماعت کا ہو ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں اگر نچلی نشستوں پر بیٹھا ہوتا تو اس کا جواب لازماً دیتا ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ کو وہ جگہ اتنی زیادہ پسند ہے کہ آپ بھی وہاں ہو کر آئے ہیں ۔ سوائے حنیف رامے صاحب کے جو بھی وہاں جلسے کرنے کے لیے گئے وہ تمام جیل سے ہو کر آئے ہیں ۔ صرف رامے صاحب صحیح سلامت واپس آئے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ نہیں جناب والا ۔ دو آدمی وہاڑی کے اور بھی صحیح سلامت ہیں ایک میاں خورشید انور صاحب اور دوسرے محترم میاں ممتاز محمد دولتانہ صاحب جو لندن میں باخیریت تمام موجود ہیں ۔ ابھی پچھلے دنوں یہاں رونمائی کے لیے بھی تشریف لائے تھے ۔ اس لیے یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جو وہاڑی میں جاتا ہے دھر لیا جاتا ہے ۔ جناب خورشید انور صاحب بار بار وہاں آتے جاتے ہیں ہم نے کبھی ان کو نہیں پکڑا ۔

میاں خورشید انور ۔ میں نے ابھی تک کوئی جلسہ نہیں کیا ۔ اگر میں جلسہ کروں گا تو مجھے یقین ہے کہ وزیر صاحب مجھے بھی معاف نہیں کریں گے دولتانہ صاحب کو غالباً اس لیے آپ نے چھوڑ رکھا ہے کہ وہ باہر چلے جائیں صرف جناب حنیف رامے صاحب ہی بچ کر آئے ہیں ۔ پچھلے سال جتنے لیڈر بھی وہاں گئے تمام جیل کی سیر کرکے واپس آئے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ باقی اور بھی صوبہ میں تاق تھانے ہیں وہاں نظر خاص کیوں گئی ہے ؟

مسٹر رؤف طاہر ۔ میرا خیال ہے میاں صاحب وہاڑی میں وعدہ معاف گواہ بن جاتے ہیں اس لیے اتنے لوگ وہاں پکڑے جاتے ہیں ۔

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ اتفاق سے میں اجلاس میں تھا وہاں نہیں گیا ۔ وعدہ معاف گواہ کے لیے رؤف طاہر صاحب زیادہ ماہر ہیں ۔ شیخ صاحب بھی وہاں ہو کر آئے ہیں میرے سوال کا جواب نہیں آیا ۔ سوال یہ تھا کہ صوبہ میں اور بھی بہت سے تھانے ہیں اور وہاں جلسے بھی ہوتے ہیں ۔ وہاڑی کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اپنے عزیز دوست سے گذارش کروں گا کہ آپ کی وساطت سے کہ اس مسئلے پر ایک اچھا موقع ہے کہ ایک نئی تحریک التوائے آئیں اس طرح یہ ہاؤس کا کچھ اور وقت ضائع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ آج آپ کو وقت کی بڑی قدر ہے ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک withdraw ہوگئی ہے ۔ اب مرزا فضل حق کی آخری تحریک التوا ہوگی باقی کل لی جائیں گی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری استدعا ہے کہ پہلے میری تحریک التوائے لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت اچھا ! آپ کی تحریک التوا پہلے لے لیتے ہیں ۔

حکومت پنجاب کی طرف سے کورس و ٹوٹہ چاول کی بین الصوبائی نقل و حمل پر پابندی

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حافظ آباد ، پنڈی بھٹیاں ، سکھیکی منڈی ، علی پور چٹھہ ، جلال پور بھٹیاں ، کالیکی منڈی کے تاجروں اور رائس ڈیلروں نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے کورس چاول اور ٹوٹہ چاول کی بین الصوبائی نقل و حمل پر بلاوجہ پابندی لگا رکھی ہے جس کی وجہ سے پنجاب کی منڈیوں میں لاکھوں روپے کا ٹوٹہ چاول ، کورس چاول سٹاک ہوگیا ہے جب کہ ملک کے بعض حصوں میں اس کی سخت مانگ ہے ۔ خاص کر سرحد اور سندھ میں اس چاول کی سخت ضرورت ہے ۔ رائس ڈیلروں کو بلاوجہ سٹاک کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اور اسی طرح تاجروں کو لاکھوں روپے کا سود پڑ رہا ہے ۔ چونکہ اسی فیصد تاجر بنکوں سے قرضے حاصل کرکے دھان کی خرید اور چاول کی تیاری کا کاروبار کرتے ہیں ۔ اس واقعہ سے پنجاب کے عوام میں بے چینی پیدا ہوئی ہے ۔ یہ انکشاف روز نامہ امروز مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۳ء میں ایک خبر کے ذریعہ ہوا ہے ۔ مسئلہ زیر بحث لایا جائے اور اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ اس تحریک کے دو حصے ہیں ۔ پہلا حصہ یہ ہے کہ بین الصوبائی نقل و حمل پر پابندی ہے ۔ بین الصوبائی نقل و حرکت پر پابندی مرکزی حکومت نے لگائی ہے آپ کو شاید یاد ہوگا کہ پریزیڈنٹ صاحب نے خود بیان دیا تھا کہ ہمارا چاول باہر دوسرے ممالک میں سمگل ہوتا رہا ہے اور اس لیے پابندی لگائی گئی تھی کہ اس کی نقل و حمل پنجاب سے نہیں ہوگی اسی طرح دوسرے صوبوں سے بھی نہیں ہوگی اور یہ سمگلنگ بند ہو جائے گی ۔ میں آپ سے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس نقل و حرکت کے بعد خاصی سمگلنگ کی antisocial activity بند ہو چکی ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کا تعلق ہمارے اپنے صوبہ میں چاول کی خرید و فروخت سے ہے ۔ اگر آج ہم اس کی اجازت دے دیں تو صوبہ میں قیمتیں اور

بڑھ جائیں گی ۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ یہ چاول ہمارے صوبہ میں رہے اور یہیں استعمال ہو ان چند گزارشات کے بعد میں ان سے عرض کروں گا کہ چونکہ یہ ملک کے مفاد کے لیے کیا گیا ہے ، یہ صوبے کے مفاد میں ہے اور ان عوام کے مفاد میں ہے جو چاول کھاتے ہیں ۔ اس لیے یہ تحریک کو واپس لے لیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف کی تقریر کے ایک حصے سے تو اتفاق نہیں کرتا ۔ البتہ ایک حصے سے اتفاق کرتا ہوں کہ شاید اس سے قیمتوں میں اضافہ ہو جائے ۔

چودھری محمد انور سمہ ۔ جناب ۔ اے کیہڑے حصے نال اتفاق کر دے نیں ایہہ تے دس دین ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ پچھلے حصے اتفاق کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے پابندی لگائی ہے میں وزیر موصوف کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے خیال میں پنجاب کی فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش پر فیصلہ ہوا تھا جس میں شائد وزیر موصوف بھی موجود تھے ۔ بہرحال اگر وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ چیز صوبہ پنجاب کے عوام کے مفاد میں ہے تو ان کی سٹیٹمنٹ کے مطابق میں صرف یہ عرض کروں گا کہ وہ آڑھتی جنھوں نے بینکوں سے پیسے لے رکھے ہیں ان کے متعلق وہ یقین دھانی دلائیں تاکہ ان آڑھتی صاحبان کو کچھ نہ کچھ تحفظ مل جائے ۔ اس کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں حسن اتفاق سے یا سوئے اتفاق سے فوڈ ایڈوائزری کا رکن ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال ۔ حسن اتفاق سے کہیے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - یہاں سوئے اتفاق سے کئی ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں جنھیں لوگ جانتے تک نہیں وہ سوئے تلوار منتخب ہو کر آئے ہیں - میں گذارش یہ کر رہا تھا کہ یہ مرکزی حکومت کا حکم ہے جیسے انھوں نے فرمایا ہے کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب نے ایک صوبے سے دوسرے صوبے کے اندر چاول کی نقل و حمل کی ممانعت کر دی ہے فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کا بھی موقف یہی تھا کہ اگر چاول پر پابندی عائد نہ کی گئی اور بین الصوبائی طور پر ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں آزادانہ طور پر منتقل ہوتا رہا تو چاول صوبے میں ۱۰۰ روپے فی من کے حساب سے بھی نہیں ملے گا - بلوچستان ہمارا بھائی ہے ، سرحد ہمارا بھائی ہے ، سندھ ہمارا بھائی ہے - اگر وہاں چاول کی ضرورت محسوس کی جائے تو ایک گورنمنٹ دوسرے صوبے کی گورنمنٹ سے لے - یہ نہیں ہونا چاہیے کہ یہ چیزیں کھلی چھوڑ دی جائیں -

وزیر خوراک - جناب والا - میں اس چیز سے متفق ہوں اور اسی لیے میں نے عرض کیا ہے کہ یہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ہے - دوسری بات جو امان اللہ لک صاحب نے بینکوں کے متعلق کہی ہے یہ تو تجارت کا ایک حصہ ہے اگر تاجر بینک سے قرضہ لیتا ہے اور سود بھی دیتا ہے تو یہ اس کے اپنے مدنظر ہے کہ اس کو کیا نفع اور کیا نقصان ہوتا ہے - اس میں ہمارا کوئی تعلق نہیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں -

---

قذافی سٹیڈیم میں میچ دیکھنے والے عوام پر پولیس کا لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے اجازت طلب کرتے

ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ قذافی سٹیڈیم میں روزنامہ امروز کے مطابق ۴ مارچ ۱۹۷۳ء کو پولیس کے چند سپاہیوں نے اچانک مشتعل ہو کر میچ دیکھنے والے عوام پر اندھا دھند لاٹھیاں برسانا شروع کر دیں جس سے چند افراد زخمی ہوگئے اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کے شعبہ ریاضی کے ایک لیکچرار عبدالحمید چوہدری لاٹھی کی شدید ضرب آنے سے بے ہوش ہوگئے ۔ پولیس کے اس بے جواز لاٹھی چارج سے میچ دیکھنے والے عوام اور خصوصاً طلباء میں خوف و ہراس اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرتا ہوں ۔ یہ حقیقت ہے کہ میچ کے دن بہت سے ناظرین وہاں آئے ہوئے تھے ۔ ان میں سے چند نے بے جا طور پر پولیس پر کچھ فقرے کسے اور انھیں مالٹوں اور گنڈیریوں کے چھلکوں سے نوازا ۔ اس کے رد عمل میں پولیس کے چند سپاہیوں نے ان کی درگت بنائی ۔ یہ بھی خیال تھا کہ جو ایم ۔ سی ۔ سی کے کھلاڑی انگلستان سے آئے ہوئے ہیں ان کی حفاظت ہو ۔ جناب والا ۔ وہاں پولیس کی موجودگی اشد ضرورت تھی اور یہ ان کا فرض تھا کہ وہ وہاں موجود ہوں ۔ جب ان پر بار بار حملے کئے گئے اور ان پر گنڈیریوں اور مالٹے کے چھلکے پھینکے گئے تو ان کو بھی اشتعال آ گیا اور انھوں نے اپنی لاٹھی گھمائی اور چند لوگ زخمی ہوئے اور ان میں چودھری عبدالحمید صاحب کو بھی چوٹ لگی ۔ ان کا کیس اچھرہ پولیس میں درج ہوا ہے ہماری طرف سے خاص طور پر یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنی رپورٹ ہمیں جلدی بھیجیں ۔ تو جناب والا ۔ جب تک وہ رپورٹ نہیں آ جاتی تب تک مکمل جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جب پولیس لاٹھی چارج کرتی ہے تو اس کے لیے کوئی آرڈر دینا پڑتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ وہ ایوان کو اپنے اعتماد میں

لیں گے ۔

Otherwise I would have ruled it out as an ordinary matter of law and order.

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ رپورٹ کے آنے کی تاریخ بتا دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ تاریخ سے جلد از جلد آگاہ کر دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوموار شام کو اجلاس ہوگا اور اس وقت تک امید ہے کہ رپورٹ آ جائے گی ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر ابھی آ جائے تو ابھی بتا دیا جائے گا ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحاریک التوا ملتوی کی جاتی ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ آج وقفہ سوالات کے دوران سمہ صاحب نے وزیر زراعت کے ایما پر ایک سوال کا جواب غلط دیا ہے ۔ سوال گورنمنٹ زرعی فارم سے متعلق تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سمہ صاحب کا کا قصور نہیں ہے بلکہ قصور ان کے محکمہ کا ہے جنھوں نے یہ جواب ان کو مہیا کیا ہے ۔ اس سوال کا نمبر ۲۲۴۷ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو concrete form میں لکھ کر بھیجیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ 'الف' میں کہا گیا ہے کہ —

> گورنمنٹ زرعی فارم شہر راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان واقع ہے ۔ یہ شہر سے ۴ میل اور اسلام آباد سے ۸ میل دور ہے ۔

جواب کے حصہ 'ب' میں کہا گیا ہے کہ —

> موجودہ فارم کو تحصیل مری کے ملحقہ علاقہ میں

منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔ ۔ ۔

کئی سالوں سے جناب والا لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کو مری کے ملحقہ علاقہ میں منتقل کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے جواب میں منتقلی نہ ہونے کی وجوہات بیان کر دی ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ سوال میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ زرعی فارم راولپنڈی شہر میں واقع ہے" انھوں اس کا جواب اور طریقہ سے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد آپ کہیں گے کہ یہ ڈی سی کے دفتر سے کتنی دور ہے اس طرح تو سوال پیدا ہوتے جائیں گے ۔ بہتر ہوگا اگر آپ رولز کی طرف بھی توجہ دیں ۔ جس ممبر کی طرف سے سوال ہے وہ ابھی تک نہیں آئے ممکن ہے انھوں نے بھی اس میں کچھ حصہ لینا ہو ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسٹر سپیکر ۔ آئٹم نمبر ۱ پر میاں منظور احمد موہل کی طرف سے مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خوردنی مصدرہ ۱۹۷۳ء ہے جو پہلے بھی پیش ہوچکا ہے ۔ اس لیے اگلا آئٹم لیا جائے گا ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات مصدرہ ۱۹۷۳

(مسودہ قانون نمبر ۱۷ بابت ۱۹۷۳)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا

ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is refferred to the concerned standing committee. The report to come within 200 days.

مسودہ قانون تربیت و ملازمت برائے گریجویٹ انجینئران پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۱ بابت ۱۹۷۳ء)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون تربیت و ملازمت برائے گریجویٹ انجینئران پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون تربیت و ملازمت برائے گریجویٹ انجینئران پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون تربیت و ملازمت برائے گریجویٹ انجینئران پنجاب مصدر ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون تربیت و ملازمت برائے گریجویٹ انجینئران پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned standing committee. The report to come within 200 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ چودھری علی بہادر خان ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned standing committee. The report to come within 200 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون شاہراہ ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۴ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ سردار صغیر احمد ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون شاہراہ ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون شاہراہ

ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون شاہراہ ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون شاہراہ ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned standing committed. The report to come within 200 days.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان آپ سے پہلے یہی بل چودھری کلیم اللہ اور میاں محمد اسلام صاحب کی طرف سے ایوان میں پیش ہوچکا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ یہ ایوان میں پیش ہوچکا ہے لیکن اس پر سٹینڈنگ کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں دیا ۔ یہ بل pending پڑا ہے تاوقتیکہ سٹینڈنگ کمیٹی اس پر اپنی findings نہیں دیتی دوسرے اس کے لیے motion for consideration پیش بھی نہیں ہوئی ۔ اس لیے یہ نیا بل ہے ۔ It can be taken now.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بل ایجنڈے میں شامل کرنے سے پہلے معزز رکن کو دفتر کی طرف سے اطلاع دی جانی چاہئے تھی کہ اسی مضمون کا بل پہلے موجود ہے لہذا یہ دوبارہ نہیں دیا جا سکتا ۔ کیونکہ ایسا نہیں کیا گیا اس لیے میں عرض کروں گا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب تک یہ مجھے مطمئن نہیں کر لیتے کہ جو پہلا

بل introduce ہوچکا ہے اور موجودہ بل دونوں مختلف ہیں اس وقت تک اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر معزز رکن کی طرف سے اعتراض اٹھایا جاتا کہ میرا بل اسی مضمون کا ہے ۔ پھر یہ مسئلہ آپ کی رولنگ کا محتاج تھا ۔ معزز رکن کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا ۔ جناب والا ۔ اگر دفتر کی یہ اطلاع ہے تو انہیں ایجنڈے میں شامل کرنے سے پہلے جناب کی منظوری حاصل کرنی چاہیئے تھی اور معزز رکن کو اطلاع دینی چاہیے تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ رولز ذرا بتا دیں جس کے تابع یہ ممانعت ہے ۔ تاکہ وہ بھی میرے ذہن میں آ جائے اور پھر میں جناب کو مطمئن کر سکوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں ۔ صورت حال یہ ہوگئی ہے چونکہ یہ آج کے ایجنڈے پر آچکا ہے اس لیے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے ۔ اگر ایک ہی جیسا بل ہوا تو سٹینڈنگ کمیٹی اس کو reject کر دے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ جو بل پہلے پیش ہوا تھا وہ قطعی طور پر immature پڑا ہوا ہے ۔ اس میں محرک کو یہ بھی اختیار حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی موشن پیش ہی نہ کرے ۔

Mr. Speaker : He cannot withdraw. It has become the property of the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں سے immature رپورٹ آئی ہے ۔ ابھی motion for consideration بھی پیش نہیں ہوئی ۔ پھر میرا یہ بل نہیں ہے بلکہ اس بل کے پیش ہونے سے بہت پہلے اس کا نوٹس موجود ہے جو سہواً سابقہ ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا تھا ۔

قواعد میں بھی ایسی کوئی بار نہیں ہے جس سے یہ ممانعت کر دی جائے کہ اگر ایک دفعہ ایک بل introduce ہو جائے تو اس جیسا بل جس کا ابھی فیصلہ نہ ہوا ہو دوبارہ introduce نہیں ہوسکتا ۔ جناب والا ۔ قواعد میں کوئی بھی ایسی پرویژن موجود نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو بات اس سیشن میں ایک مرتبہ consider ہوگئی ہو وہ دوبارہ پیش نہیں ہو سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر consider ہو گئی ہو تو وہ مجھے دکھا دیں ۔ یہ معاملہ بالکل fresh پڑا ہے اور اس کو ہر وقت ہر معزز ممبر take up کر سکتا ہے ۔

سپیکر مسٹر ۔ میں پہلے بھی میاں منظور احمد کے بل پر فیصلہ کر چکا ہوں ۔

The House is adjourned for 30 minutes for Maghrab prayer. We shall re-assemble at 6.40 p.m.

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لیے ایوان کی کارروائی ۳۰ منٹ کے لیے ملتوی ہوگئی) ۔

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو تحریک حاجی محمد سیف خان صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں اس کو قاعدہ ۱۶۵ کے ساتھ پڑھیں ۔ جس میں لکھا ہے ۔

Rule 165(1) of the Rules of Procedure says—

Except as otherwise provided by these rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ چودھری کلیم اللہ صاحب کا بل پچھلے سیشن میں آیا تھا ۔ وہ سیشن مختلف تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا بل پیش کریں ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۰ بابت ۱۹۷۲ء)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concered standing committee. The report to come within 210 days.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان کا مسودہ قانون (ترمیم پنجاب)

انضباط پنبہ مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۲ بابت ۱۹۷۳)
رانا پھول محمد خان کی طرف سے پہلے پیش ہوچکا ہے - وہ بل بالکل اسی مضمون کا تھا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ٹھیک ہے - میں اسے پیش نہیں کرتا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - لیجسلیشن کے دوران یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وزراء صاحبان ایوان کے اندر موجود ہوں - اب آپ ملاحظہ فرما لیں کہ سوائے وزیر خوراک کے کوئی اور وزیر یہاں نہیں بیٹھا ہوا اور یہ نہایت افسوناک بات ہے -

مسٹر سپیکر - میاں منظور احمد موہل بھی آئٹم نمبر ۱ پر اپنا بل پیش کریں -

---

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خوردنی مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۷ بابت ۱۹۷۳ء)

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خودرنی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خودرنی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خوردنی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون خالص اشیائے خوردنی مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to bome within 250 days.

مسودہ قانون (امتناع طباعت ، فروخت اور خرید) گیس پیپرز امدادی کتب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۸ بابت ۱۹۷۳ء)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (امتناع طباعت ، فروخت اور خرید) گیس پیپرز و امدادی کتب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (امتناع طباعت ، فروخت اور خرید) گیس پیپرز و امدادی کتب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (امتناع طباعت ، فروخت اور خرید) گیس پیپرز و امدادی کتب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (امتناع طباعت ، فروخت اور خرید) گیس پیپرز و امدادی کتب مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concered standing committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون انسداد گداگری اطفال مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۹ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون انسداد گداگری اطفال مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون انسداد گداگری اطفال مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون انسداد گداگری اطفال مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون انسداد گداگری اطفال مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned standing committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۵ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر - چودھری علی بہادر خان -

چودھری علی بہادر خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concered standing committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سینماٹوگراف مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۶ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر - چوہری علی بہادر خان -

چودھری علی بہادر خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سینماٹوگراف مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سینماٹوگراف مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سینماٹوگرااف مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سینماٹوگراف مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned standing committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون مطبع و مطبوعات مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۲ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون مطبع

و مطبوعات مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون مطبع
و مطبوعات مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (تنسخ پنجاب) ہنگامی قانون مطبع و مطبوعات مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون مطبع و مطبوعات مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned standing committee. The report to come within 250 days.

قرارداد

مسٹر سپیکر ۔ اب ایجنڈے کے حصہ دوم کی طرف آتے ہیں ۔ پہلی قرارداد سردار نصراللہ خان دریشک کی طرف سے زیر بحث ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری ایک قرارداد نمبر ۶ پر ہے مجھے یقین ہے کہ کسی معزز ممبر کو اس پر اعتراض

نہیں ہوگا ۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو وہ سب سے پہلے لے لی جائے ۔ یہ صرف تفصیل مری سے متعلقہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار نصراللہ خان دریشک کی قرارداد پر کون بول رہے تھے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ترمیم میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔ اب میری ترمیم درترمیم بھی ساتھ لے لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ترمیم اب زیر بحث ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ میری ترمیم نمبر ۳ میں ترمیم دے رہے ہیں ۔ وہ ابھی put نہیں ہوئی ۔ جس وقت وہ آئے گی ۔ اس وقت یہ consider کریں گے ۔ وہ ترمیم زیر بحث ترمیم سے مختلف ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ گذارش ہے ۔ کہ وقت نہ بڑھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے آج ہاؤس کی میٹنگ ۸ بجے رات تک چلے گی ۔

میاں خوشید انور ۔ جناب والا ۔ کچھ وقت بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان صاحب نے کہا ہے کہ وقت مت بڑھائیے ۔ میں تو وقت بڑھانے لگا تھا ۔ ان کے کہنے پر میں نے وقت مقرر کیا ہے ۔ جب آج کا اجلاس ملتوی ہوگا تو کل صبح ساڑھے آٹھ بجے اجلاس شروع ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کل اجلاس کا وقت نو بجے صبح مقرر کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ساڑھے آٹھ بجے کا وقت ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ کل شام کا اجلاس نہیں ہے ۔ اس لیے کل اجلاس ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوگا ۔

چھوٹے زمینداروں کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جانا ۔ (بحث جاری)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ایوان میں یہ قرارداد زیر بحث ہے کہ ۲۵ ایکڑ مالکان اراضی کو زرعی اصلاحات کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ اس میں ایک ترمیم آئی تھی ۔ اس پر ترمیم در ترمیم میں نے پیش کی تھی اس سے میرا مقصد تھا کہ ۲۵ ایکڑ زرعی اراضی کے مالکان کو زرعی اصلاحات کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ قانون مزارعت (Tenancy Act) کا اطلاق بھی بدستور ان پر قائم رہے ۔ اس تجویز ، اس قرارداد ، اور اس ترمیم کی ضرورت اس لیے لاحق ہوئی کہ پنجاب جو زرعی اعتبار سے اس ملک کا سب سے اہم خطہ ہے اور اس ملک کی زرعی معیشت کا انحصار سب سے زیادہ اسی صوبے پر ہی ہے ۔ زرعی معیشت کا انحصار اس صوبہ کے کسانوں پر ہے ۔ اس صوبہ کے کاشتکاروں پر ہے ۔ اس صوبہ کے مالکان اراضی پر ہے ۔ جہاں تک بڑے بڑے جاگیرداروں ، بڑے بڑے زمینداروں اور بڑے بڑے لینڈ لارڈوں کا تعلق ہے ان کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ زرعی اصلاحات نہایت اشد ضروری ہیں ۔ اس کو جس قدر بھی جامع اور مؤثر بنایا جائے اس سے کسی شخص کو اختلاف نہیں ہے ۔ مگر جہاں تک اوسط درجہ اور چھوٹے کاشتکاران کا تعلق ہے ان کو تحفظ دینا ۔ ان کی حفاظت کرنا اور

ان کے جائز حقوق کی نگہداشت کرنا ہمارا اولین فرض ہے - مجھے بے حد افسوس ہے کہ ہم اس وقت تک اس امر کا بھی اندازہ نہیں لگا سکے اور جب ہم جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ۲۵ ایکڑ کا زمیندار بہت بڑا زمیندار ہوتا ہے - وہ بھی جاگیردار کی صف میں آتا ہے یا اس کی بھی اتنی زیادہ آمدنی ہوتی ہے کہ اس پر ہم کسی طرح کی قدغن لگائیں یا اس کی آمدنی پر ہم کسی قسم کی پابندیاں لگائیں تو وہ جائز تصور ہوں گی - میں سمجھتا ہوں کہ ہر ترقی پذیر ملک کا یہ اولین فرض ہوا کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ تحفظ middle class کو دیا کرتا ہے اور اس کی سب سے بڑھ کر یہ کوشش ہوا کرتی ہے کہ سب سے نچلی کلاس کو درمیانی کلاس کا درجہ دے - جو ملک middle class کے status پر آ جایا کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی یافتہ ملک کہلایا کرتا ہے - اس ملک میں ہم نے جاگیردار پیدا نہیں کرنے - ہم نے بڑے بڑے مل مالکان پیدا نہیں کرنے - ہم نے بائیس کنبوں میں اضافہ نہیں کرنا بلکہ اس ملک میں ہم نے ان غریب - نادار اور مفلس لوگوں کو middle class کا درجہ دینا ہے - متوسط طبقہ پیدا کرنا ہے اور وہ متوسط طبقہ ہر ملک کی ترقی میں ریڑھ کا درجہ رکھتا ہے - یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۲۵ ایکڑ کی بجائے اس کو کم کر دیا جائے اور اس کو ساڑھے بارہ ایکڑ مقرر کر دیا جائے - اس حد کو مقرر کرتے وقت ہم اپنے جذبات میں بہہ کر یہ بھول جایا کرتے ہیں - میں نے اس دن بھی آپ کو عرض کیا تھا اور زرعی اصلاحات کے مارشل لاء ریگولیشن میں سے آپ کو یہ بتایا تھا - (اپنی جانب سے نہیں بتایا تھا) کہ اس میں سندھ اور بلوچستان کی Economic holding ۶۴ ایکڑ رکھی گئی ہے - اس کے برعکس اسی زرعی اصلاحات کے مارشل لاء ریگولیشن میں پنجاب کی Economic holding ۱۵۰ ایکڑ رکھی گئی ہے - اس کے ساتھ ساتھ آپ اس چیز کا اندازہ لگائیں - کہ آپ جو ۲۵ ایکڑ کو بہت زیادہ اراضی سمجھ رہے ہیں اور ۲۵ ایکڑ کے زمیندار کو لینڈ لارڈ سمجھ رہے ہیں - آپ کے اسی مارشل لاء ریگولیشن کے تحت سندھ اور بلوچستان کے لیے subsistence

Holding ۳۲ ایکڑ قرار دی گئی ہے اور پنجاب میں ساڑھے بارہ ایکڑ ہے - جب اسی ملک میں مارشل لاء ریگولیشن ۳۲ ایکڑ کی اراضی کو subsistence holding قرار دیتا ہے تو اس کے برعکس ہم Subsistence holding کو بڑھانا نہیں چاہتے بلکہ صرف ۲۵ ایکڑ تک کی حد لگانا چاہتے ہیں کہ ۲۵ ایکڑ کے زمیندار کو — ۲۵ ایکڑ کے مالک اراضی کو آپ کسی قسم کی پابندیوں سے چھٹکارا دیں - وہ پابندیاں جو مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱ پیراگراف ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اور ۲۵ میں عائد کی گئی ہیں اگر آپ ان کا بغور مطالعہ کریں - تو آپ خود اندازہ لگائیں کہ کیا ۲۵ ایکڑ کا زمیندار اس قسم کی پابندیوں کا متحمل ہو سکتا ہے ؟ کیا وہ ان پابندیوں کے برقرار ہوتے ہوئے اپنا گزراوقات کر سکتا ہے یا وہ اس زمین سے اپنے کنبے کا پیٹ پال سکتا ہے ؟ اس کے باوجود کیا وہ متوسط طبقے کا فرد ہونے کی حیثیت برقرار رکھ سکتا ہے یا اس کا فرد کہلا سکتا ہے ؟ وہ پابندیاں میں آپ کے گوش گزار کروں گا - پیراگراف ۲۲ میں "restriction on partition of joint holdings" ہے - یہ وہ پابندیاں ہیں جو ۲۵ سو ایکڑ کے مالک پر عائد ہوتی ہیں - اور ۲۵ ایکڑ کے مالک پر بھی یہی پابندیاں ہیں - آپ ان پابندیوں کو دیکھیں - joint holding کے استثنیٰ کے لیے ہم اس ایوان میں استدعا کر رہے ہیں - اور بھی پابندیوں کے استثنیٰ کی اس ایوان نے سفارش کرنی ہے مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۵ سیکشن ۲۲(۱) میں لکھا ہے :

> A joint holding with an area equal to or less than that of a subsistence holding shall in no circumstances be partitioned.

اس حد تک اگر ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل جواز تھا - آگے اسی مارشل لاء ریگولیشن کے سیکشن ۲۲(۲) میں لکھا ہے کہ -

> A joint holding larger than a subsistence

holding but smaller than an economic holding shall not be prtitioned, if partition has the effect of dividing the holding into such parts that anyone part added to the area already owned or possessed by the individual co-sharer to whom that part would go becomes less than the area of a subsistence holding.

آپ اندازہ لگائیں اگر اس مشترکہ کھاتہ میں ایک غریب آدمی آ جاتا ہے جس کی holding دس ایکڑ ہے اور اس کا دوسرا حصہ دار ایسا آ جاتا ہے جس کی holding دو سو ایکڑ ہے تو مارشل لاء ریگولیشن اس کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ بیچارہ دس ایکڑ والا مالک اراضی تمام زندگی اس کے پنجے میں جکڑا رہے اور وہ اپنی ملکیت الگ کرکے اپنا پیٹ نہیں پال سکتا ۔ اگر وہ یہ کوشش کرنا بھی چاہیے کہ وہ اپنا حصہ الگ کرلے ارر اس کو خود کاشت کرے اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکے ، اپنی گذراوقات کر سکے تو اس کے لیے یہ ضابطہ کہتا ہے کہ وہ الگ نہیں ہوسکتا ۔ البتہ وہ جو بڑا مالک اراضی ہے اس اس کو منیجر مقرر کیا جا رہا ۔ کیا یہ آپ کا ضابطہ چھوٹے زمینداروں کا تحفظ کرنا چاہتا ہے ۔ کسان اور کاشت کار طبقے کا تحفظ کرنا چاہتا ہے ؟ نہیں بلکہ سیکشن ۲۲ ، ۲۳ اور ۲۴ ان کی گردن زدنی کرتا ہے اور ان کو مالک ہی تصور نہیں کرتا ۔ بڑا زمیندار جب چاہے اپنا حصہ الگ کرلے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اب آپ اسی مارشل لاء ریگولیشن کے سیکشن ۲۳ کی طرف آئیے جس کا heading ہے "Management of inpartible join holdings" ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اگر وہ الگ ہونا بھی چاہے تو وہ نہیں ہوسکتا ۔ وہ درخواست بھی نہیں دے سکتا کہ اس کو الگ کردیں ۔ اگر وہ رضامند ہو جائیں تو ٹھیک ہے اگر رضا مند نہیں ہوتے تو کلکٹر صاحب ان میں سے کسی کو منیجر کر سکتا ہے ۔ اس کے بعد رضا مند ہو کر وہ لینڈ

کمیشن میں رجوع کریں ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک چھوٹا زمیندار ان چیزوں کا متحمل ہو سکتا ہے ؟ پہلے یہ پابندیاں ہٹائیں پھر وہ زمین کو قابل کاشت بنا سکتا ہے یا اپنی ملکیت کو اپنی ملکیت سمجھ سکتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ سیکشن ۲۵ جو rights of tenants سے متعلق ہے اس کی طرف آئیے ۔

Section 25(3) – As from kharif 1972 –

(a) land revenue and other taxes, cesses, surcharge and levies on land shall be payable by the owner ;

(b) the liability for payment of water-rate, and providing seed for any land shall be that of the owner or other person in possession thereof, other than the tenant ;

(c) the cost of fertilisers and pesticides required for the land comprised in a tenancy shall be shared equally between the owner and the tenant ;

جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ معمولی زمیندار جس کی ساڑھے بارہ ایکڑ یا ۲۵ ایکڑ اراضی ہے اور جس کا سرمایہ حیات ہی یہی ہے جس کی گذراوقات اسی پر ہوتی ہے ۔ اس پر یہ پابندیاں لگا رہے ہیں کہ وہ مالیہ بھی سالم خود ادا کرے water-rate بھی سالم خود ادا کرے اور بیج بھی خود خرید کرے میں پوچھتا ہوں کہ ان ادائگیوں کے بعد اس کے پاس کیا بچے گا ۔ اس کے برعکس مزارع چاہے تو ایک مالک کی اراضی کاشت کر سکتا ہے چاہے وہ ۲۵ ایکڑ اراضی کو کاشت کر سکتا ہے یا ۵۰ ایکڑ اراضی کاشت کرسکتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ پابندیاں غلط ہیں ۔ میں کہتا ہوں صحیح ہیں بالکل

درست ہیں مگر ان لوگوں کے لیے جو ان کے متحمل ہو سکتے ہیں جو جاگیردار ہیں جو بڑے بڑے زمیندار ہیں جن کی اراضی بہت زیادہ ہے ۔ اگر ان کو ہر ایک مزارع کے تناسب کے لحاظ سے کم آتا ہے تو آخیر میں اتنا ہو جاتا ہے کہ جو ایک بہت بڑا زمیندار یا جاگیردار سرمایہ لیتا ہے وہ بھی اتنا سرمایہ لے جاتا ہے ۔ لیکن ایک معمولی زمیندار پر جو ۱۰ ، ۱۵ یا ۲۵ ایکڑ اراضی کا مالک ہے اس پر اتنی پابندیاں لگا دی ہیں اب آپ مجھے بتائیں کہ "ننگی نہائے گی کہاں سے نچوڑے گی کہاں سے" وہ کہاں سے آپ کا مطالبہ پورا کرے گا ۔

Mr. Nazar Hussain Mansoor : Sir, I would request that the Member is not relevant. He is commenting upon agrarian reforms and the matter under discussion is whether this House has to pass a resolution in favour of 25 or 12½ acres. The Member must restrict himself to this proposition.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ایوان سے ایک استدعا ہے کہ از راہ کرم پہلے ذہن میں ایک چیز رکھ لیں کہ ۲۵ ایکڑ کا مالک زمیندار یا جاگیردار نہیں کہلا سکتا ۔ اس کے برعکس یہ اور بات ہے کہ پنجاب میں subsistence holding ساڑھے بارہ ایکڑ ہے جب کہ دوسرے صوبوں میں ۳۲ ایکڑ subsistence holding رکھی گئی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر جب آپ نے subsistence holding دوسرے صوبوں سے کم کی ہیں تو پھر subsistence holding کم کرنے کے بعد بھی آپ نے بعینہ وہی پابندیاں چھوٹے زمینداروں پر عائد کی ہیں ۔ متوسط طبقہ تو پہلے سے ہی پریشان حال ہے اور ذلیل ہوچکا ہے ۔ اس کے لیے پہلے ہی جگہ تنگ ہوچکی ہے اگر اس پر مزید پابندیاں لگا دی جائیں گی تو آپ یقین رکھیں کہ آپ متوسط طبقے کو نچلے درجے پر تو لے آئیں گے مگر نچلے طبقے کو آپ متوسط طبقے میں نہیں لا سکتے ۔ اس شکل میں آپ نچلے طبقے کو متوسط طبقے میں لا سکیں گے جب آپ متوسط طبقے کے بچاؤ کی صورت میں پیدا کریں ۔ ان کی کلاس کو باقی رکھیں ۔ ان کی بقا

کے لیے قوانین بنائیں تاکہ یہ کلاس باقی رہ سکے ۔ آپ ایک حد رکھیں اس حد تک آپ نچلے طبقے کے لوگوں کو بڑا کریں اگر وہ حد باقی نہ رہی تو آپ نچلے طبقے کو بڑی کلاس میں لانے سے تو رہے بلکہ یہ درمیانہ کلاس بھی باقی باقی نہیں بچے گی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام زمیندار اور کاشت کار نچلی سطح پر آ جائیں گے اور یہ اصلاحات نہیں کہلائیں گی ۔ میں یہ چیز واضح کردوں کہ ہمارے صوبہ میں بہت زیادہ چھوٹے زمینداروں اور کاشت کاروں کی holdings ہیں جن پر یہ تمام پابندیاں عائد کی گئی ہیں ۔ آپ یقین کریں کہ چھوٹے کاشت کاروں کی دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے ہماری زرعی پیداوار میں کمی واقع ہو جائے گی اور اس کا معیشت پر بہت برا اثر پڑے گا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین چودھری جمیل حسن خان منج صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

Minister for Food & Cooporation : Point of Information. I want to be enlightend by the speaker whether he believes in society of classes ? I seek information from the Member whether he is advocating a society of classes ?

Mr. Chairman : He is referring to rules and regulations.

Minister for Food & Cooperation : But I can always seek information on the subject he is talking about. Is he advocating a society of classes ? This is what he is saying to protect classes.

Mr. Chairman : The Member is stressing his point by referring to.....

Minister for Food & Cooperation : I am seeking informa-

tion whether he is seeking protection of classes.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع اور معلومات کے لیے عرض کر دوں کہ یہ کلاسز جو میں بیان کر رہا ہوں یہ میری جانب سے نہیں ہیں یہ کلاسز اس مارشل لاء ریگولیشن میں درج ہیں اس میں تین کلاسز خاص طور پر درج کی گئی ہیں ۔ ایک وہ کلاس ہے جن کی ۱۵ ہزار یونٹ سے زیادہ اراضی ہے ۔ دوسری وہ کلاس ہے جن کی اراضی economic holding تک محدود ہے ۔ تیسری کلاس وہ ہے جن کی subsistence holding ہے ۔ یہ کلاسز جو بیان کر رہا ہوں یہ میں نے پیدا نہیں کی ہیں بلکہ مارشل لاء ریگولیشن میں درج ہیں ۔ میں یہ اعتراض نہیں کر رہا ہوں کہ آپ کلاسز نہ رکھیں ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ آپ کلاسز ضرور رکھیں اور ان کلاسز کو تحفظ دینے کی بھی کوشش کریں ۔ یہ مارشل لاء ریگولیشن اس لیے نافذ کیا گیا ہے کہ وہ کلاسز جو ۱۵ ہزار یونٹ سے بڑی ہیں ۔ ان کو نیچے لایا جائے اور جو کلاسز subsistence holdings بھی نہیں رکھتیں ان کو ہم اوپر لے آئیں اور وہ آپ اس شکل میں لائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Chairman : Please try to wind up your speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ نئے طبقے پیدا کریں ۔ آپ نئی کلاسز پیدا کریں لیکن جو کلاسز موجود ہیں آپ ان کا تحفظ کریں اور میں کہنا چاہتا ہوں کہ چھوٹے لوگوں پر جو قدغنیں لگائی ہیں وہ اس کے متحمل نہیں ہیں ۔ آپ بڑے زمینداروں پر بے شک پابندیاں قائم رکھیں ۔ ان پر یہ پابندیاں لگائیں ۔ ان پر عمل درآمد کرائیں مگر جہاں تک چھوٹے اور معمولی زمینداروں کا تعلق ہے اس کا آپ خیال رکھیں ۔ وہ ان پابندیوں کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ زرعی اصلاحات کے دو مقاصد ہوا کرتے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب کے لیے وقت کی حد مقرر کی جائے ۔ ہماری بھی ترمیم آنی ہوتی ہیں ۔ اس لیے خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ شاید ہماری باری ہی نہ آئے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ اپنی تقرر ختم کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا وقت تو پوائنٹ آف آرڈر نے ختم کر دیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ کا وقت ختم ہوگیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پہلے تو الارم کی گھنٹی بجا کرتی ہے اس کے بعد conclude کرنے کا موقع دیا جاتا ہے ۔ مگر آپ نے الارم کی گھنٹی نہیں بجائی ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ وہ وقت گزر چکا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتی ہوں :

"کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ میں ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک ترمیم ایوان میں پیش ہوئی ہے ۔ اس پر پہلے جو دوسرے ممبر صاحبان بولنا چاہیں گے وہ بولیں گے ۔ finalise ہوگی اور اس کے بعد میری ترمیم در ترمیم پیش ہوگی ۔ درمیان میں ایک ترمیم کو چھوڑ کر دوسری کو لینا اور پھر تیسری کو لینا valid نہیں ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی۔ سپیکر ۔ میاں خورشید انور صاحب کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اس قرارداد میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آج کے ایجنڈے پر تو یہ ترمیم نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب ایجنڈے پر لکھ لیں ۔

(قہقہہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ تو یہ proper وقت پر آ جائے گی ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کو ترمیم پیش کرنے کی اجازت مل چکی ہے اور وہ اپنی ترمیم پڑھ رہی تھیں ۔ جب سپیکر صاحب رولنگ دے چکے ہیں اس کے بعد اپوزیشن کی بنچوں سے رکاوٹ پیدا کرنا جائز نہیں ہے ۔ انھیں اپنی ترمیم پیش کرنے دیں اجازت ہو چکی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ مجھے اجازت مل چکی تھی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ طریقہ کار یہ ہے کہ جب ایک ترمیم ایک طرف سے آئی ہو اس کے متعلق جب تک آپ فیصلہ نہ کر دیں اور اس کا جواب دوسری طرف سے نہ آ جائے اس وقت تک دوسری ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ یہ ترمیم در ترمیم ہے ۔ بیگم صاحبہ اس ترمیم پر نہیں بولنا چاہتی ۔ ان کی ترمیم علیحدہ ہے ۔

رانا پھول محمد خان - اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ترمیم کو آپ نے منظور کر لیا ہے -

سردار صغیر احمد - جناب سپیکر - میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرنی چاہتا ہوں - - - - -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - پہلے نمبر وہ آئیں گی اس کے بعد آپ کا نمبر آئے گا -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - جناب والا - میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ترمیم کے خلاف بولنا چاہتی ہوں لہذا مجھے موقعہ دیا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ترمیم مسٹر محمد حنیف ناروکی ہے -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - لیکن انہوں نے ترمیم در ترمیم فرمائی تھی -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ اس میں ترمیم در ترمیم کرنا چاہتی ہیں ؟

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - میں نے ان کی ترمیم میں یہ ترمیم فرما دی ہے -

(قہقہہ)

چودھری محمد یعقوب اعوان - جناب والا - آپ کے predecessor نے رولنگ دے دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ انہیں ترمیم پیش کرنے کی اجازت ملنی چاہئے -

(قطع کلامیاں)

سردار صغیر احمد - جناب والا - میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرنی چاہتا ہوں کہ اس قرارداد پر ہم کئی دنوں سے بحث کر رہے ہیں - حاجی سیف اللہ صاحب کی ترمیم در ترمیم پر کافی بحث ہو چکی ہے - اب اس کو ایوان میں فیصلہ کے لیے پیش کر دیا جائے -

مسٹر محمد حنیف ناور - جناب والا - میں نے ابھی اپنی اصل ترمیم پر

بولنا ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Closure has been moved.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ closure move ہوچکی ہے مسٹر محمد حنیف نارو کو موقعہ ملےگا کیونکہ بنیادی ترمیم ان کی ہے ۔ اب حاجی صاحب کی ترمیم در ترمیم میں ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسٹر محمد حنیف نارو کی پیش کردہ ترمیم میں الفاظ
''پیراگراف نمبر ۲۵ کے سب پیرا نمبر ۳ کی ضمن
ہائے (الف) و (ب)'' حذف کر دیئے جائیں ۔
(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ جناب والا ۔ سردار نصراللہ خان دریشک صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں مجھے یہ ترمیم پیش کرنے کی ضرورت اس لیے لاحق ہوئی ہے کہ اگر اس قرارداد کو من و عن تسلیم کر لیا جائے اور ہاؤس اس کو پاس کر دے تو اس میں بہت سے فنی نقائص رہ جائیں گے ۔ اس میں فنی نقص یہ ہے کہ مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ کے نفاذ کے بعد Tenancy Act کی بہت سی کلاز redundant ہو چکی ہیں ۔ اگر اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے تو اس سے جو چھوٹے زمیندار اس کی مقتضیات سے مستثنیٰ ہوں گے ۔ اس کے بعد کوئی بھی قانون ان پر لاگو نہیں ہوگا ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے منظور کیا جائے کہ مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ کے پیراگراف نمبر ۲۵ کے سب پیرا نمبر ۳ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ نیز اس پیرا میں ریگولیشن مذکور کے نفاذ سے قبل کا مروجہ قانون مزارعت کی متعلقہ دفعات اور رواج کو ہی لاگو سمجھا جائے ۔

جناب والا ۔ مارشل لاء سے قبل زمینداروں کو جو مشکلات تھیں میں ان

کے متعلق بھی کچھ عرض کروں گا ۔ حاجی سیف اللہ صاحب نے جن پیراگراف کا ذکر کیا ہے یعنی نمبر ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ اور ۲۵ کا ان دفعات کے لاگو ہونے سے پہلے زمینداروں کو یہ مشکلات تھیں کہ جو چھوٹی joint holdings تھیں وہ تقسیم ہوتی چلی جاتی تھیں حتیٰ کہ دو دو کنال اور ایک ایک کنال کے کھاتے بن جاتے تھے ۔ اس سے پیداوار متاثر ہوتی تھی اور زمینداروں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا تھا ۔ نمبر ۲۳ میں یہ ہے کہ ان کی منیجمنٹ کس طرح ہوگی ۔ اگر اس کو economic holding یا subsistence holding بنا دیا جائے تو اس میں مینجر کی تقرری کی ایک دفعہ شامل کی گئی ہے جس میں زمینداروں کو آسانی ہو گئی ہے ۔ پہلے مشکلات یہ تھیں کہ بڑے زمیندار چھوٹے زمینداروں کی زمینوں پر قبضہ کر لیتے تھے ۔ نہ ان کو قبضہ دیتے تھے اور نہ ان کو ان کی پیداوار ملتی تھی ۔ تو یہ دفعہ شامل ہونے کے بعد چھوٹے زمیندار کی یہ مشکل حل ہوگئی ہے ۔ جیسے حاجی صاحب نے کہا ہے کہ دفعہ ۲۳ سے مشکلات میں اضافہ ہوگا تو یہ سراسر غلط بات ہے ۔ مارشل لاء ریگولیشن کی دفعہ ۲۴ جو restriction on alienation of holdings سے متعلق ہے ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکروں کو فروخت کر دینے سے بھی ان کی مشکلات میں اضافہ ہوگا اور subsistence holdings بھی چھوٹی چھوٹی ہوتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ دو دو کنال اور ایک ایک کنال اور چند مرلے کے کھاتے بن جائیں گے ۔ یہ زمینیں بیع ہوتی چلی جائیں گی ۔

اس کے بعد سب سے مفید پیراگراف Rights of Tenants کے متعلق ہے ۔ پہلے Tenancy Act کے تابع زمیندار اپنے tenants کو ایک نوٹس دیتا تھا اور at will تصور کرتے ہوئے نوٹس دینے کے بعد اسے زمین سے بے دخل کر دیتا تھا ۔ لیکن اس مارشل لاء کے پیراگراف کے بعد مزارعین کو یہ فائدہ پہنچا ہے کہ زمیندار کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا پڑے گا نہ کہ مزارعین کو in rubuttal دعویٰ ثابت کرنا پڑے گا ۔ پہلے زمیندار ایک نوٹس دیتا تھا اور مزارعین کو ejectment کو contest کرنے کے لیے ایک

دعویٰ دائر کرنا پڑتا تھا جس میں اسے پوری فیس کورٹ لگانی پڑتی تھی ۔ اب اس پیراگراف کے نفاذ کے بعد مزارعین کو کوئی چیز ثابت نہیں کرنی پڑتی بلکہ انہیں جواب دعویٰ کے طور پر بغیر کس خرچ کے اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ زمیندار کو کچھ حقائق ثابت کرنے پڑیں گے اور پوری کورٹ فیس بھی لگانی پڑے گی ۔ جناب والا ۔ اگر دریشک صاحب کی قرارداد کو من و عن تسلیم کر لیا جائے تو جو مفادات مارشل لاء ریگولیشن کے بعد کسانوں ، زمینداروں اور مزارعین کو ملے ہیں ، اس کے بعد یہ تمام کے تمام ختم ہو جائیں گے ۔

کچھ دوستوں نے ایک ترمیم یہ بھی پیش کی ہے کہ یونٹ سسٹم کی بنیاد پر اس میں ترمیم کرلی جائے ۔ یہ بھی کسی طرح درست نہیں ہوگا ، کیونکہ رحیم یار خان کے ضلع میں سات ایکڑ per unit بھی ہے جس سے اگر دو ہزار یونٹ بنا دیے جائیں تو سات آٹھ مربعے بلکہ گیارہ مربعوں تک اس کی تعداد چلی جائے گی ۔ اس طرح اگر یونٹ دو ہزار یا ایک ہزار کی بنیاد پر اس کو منظور کیا جائے تو وہ بھی غلط ہوگا ۔ کیونکہ اگر ایک ہزار یونٹ رکھیں گے تو پانچ چھ مربعے اور اگر دو ہزار یونٹ رکھیں گے تو گیارہ مربعے اس سے مستثنیٰ قرار دیے جا سکیں گے ۔

جناب والا ۔ مزارعین اور زمینداروں میں اصل وجہ متنازع یہ ہے ۔ جس طرح کہ حاجی صاحب نے Right of Tenants کی کلاز کو refer کیا ہے ۔ میں بھی اسی کا حوالہ دیتا ہوں ۔

Paragraph 25(3) of MLR No. 115 says :—

(3) As from kharif 1972—

(a) land revenue and other taxes, cesses, surcharges and levies on land shall be payable by the owner ;

(b) the liability for payment of water-rate, and providing seed for any land shall be

that of the owner or other person in possession thereof, other than the tenant ;

جناب والا ۔ اصل تنازعہ مزارعین اور زمینداروں کا ان دفعات کی وجہ سے ہوا ہے ۔ باقی دفعات جن کا reference حاجی سیف اللہ صاحب نے دیا ہے ان کی وجہ سے مزارعین اور زمینداروں میں قطعاً کوئی جھگڑا نہیں ہوا ۔ یہی دو ضمنات ہیں جن کی وجہ سے مزارعین اور زمینداروں میں جھگڑے شروع ہوئے ہیں ۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ مزارعین اور زمیندار آپس میں نصف نصف کی بنیاد پر ٹیکسز سرچارجز اور levies ادا کرتے تھے اور اسی طرح واٹر ریٹ وغیرہ بھی آپس میں نصف نصف کرکے ادا کیے جاتے تھے ۔ اگر جناب والا پچھلی بنیاد پر ہی ٹیکسز اور واٹر ریٹ وغیرہ کی ادائیگی کو رہنے دیا جائے تو مزارعین اور زمینداروں میں جو لڑائی اب شروع ہو چکی ہے ، ان کے نفاذ کے بعد وہ بالکل ختم ہو جائے گی ۔ اس لیے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ اگر ساڑھے بارہ ایکڑ یا پچیس ایکڑ کے زمینداروں کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے تو مارشل لاء ریگولیشن کی spirit اور روح بالکل ختم ہو کر رہ جائے گی اور یہ کسی طرح بھی درست نہیں رہے گا ۔ جس طرح میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے میں تمام ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ اس کو اسی طرح منظور کیا جائے ۔ ہاں ، البتہ اس میں اس حد تک اکتفا کیا جا سکتا ہے کہ پچیس ایکڑ کے بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ تک کی حد مقرر کر دی جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کو oppose کیا ہوا ہے ۔ جس دن یہ قرارداد پیش ہوئی تھی میں نے اسی دن اس کو oppose کیا تھا ۔

جناب والا ۔ اس وقت مسئلہ زیر بحث سردار نصراللہ خان دریشک کی قرارداد کے متعلق ہے ۔ انھوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے کہ پچیس ایکڑ تک کے مالکان اراضی کو زرعی اصلاحات کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے جس میں جناب

حنیف نارو صاحب کی ایک ترمیم تھی اور اب اس پر بولا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت نے عوام سے انتخابات کے دوران یہ وعدہ کیا تھا کہ جب ہم برسراقتدار آئیں گے ، ہم تفاوت ختم کریں گے ۔ محنت کش طبقے کی خاطر ہم زیادہ سے زیادہ اس ملک میں ایسے قوانین کا نفاذ کریں گے جس سے ان کی بہتری ہوگی ۔ جناب والا ۔ ان کے لیے زرعی اصلاحات کا نفاذ کیا گیا جس کے متعلق ۱۱۵ مارشل لاء ریگولیشن جاری کیا گیا ۔ اس میں ہم نے اس سطح پر محنت کش طبقے کے لیے رعایت دی تھی کہ جو کوئی مزارع کسی کی زمین کو کاشت کرتا ہوگا اس کو ہم بیج آبیانہ اور ٹیکسز سے مستثنیٰ قرار دیں گے اور ان کا بوجھ مالکان اراضی پر ڈال دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ چھوٹے مالکان کو رعایت دینا بھی ہمیں مطلوب ہے ۔ لیکن اس وقت زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ پچیس ایکڑ کی حد تک یا ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد تک ان کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ جناب والا میں پچیس ایکڑ کی مخالفت کرتا ہوں اور جناب حنیف نارو صاحب نے بھی جو کہا ہے کہ ان الجھنوں میں ہمیں جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہمیں اس سطح پر محض یہ سوچنا ہے کہ محنت کش طبقے کو کس طرح سے سہولت نصیب ہو سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک produce index unit کا تعلق ہے ۔ وہ علاقے کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں ۔ بعض دوستوں نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ دو ہزار index unit تک مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ جس طرح نارو صاحب نے فرمایا بعض علاقوں میں وہ دس گیارہ مربعوں تک پہنچ جائے گی ۔ اس سلسلے میں جناب والا produce index units پر اگر فیصلہ کرنا ہو تو از سر نو fixation کی جائے ۔ کیونکہ میرے علم میں یہ بات ہے کہ ساہیوال کے علاقے عارف والا میں ۴۲ یونٹ ہیں جب کہ بہاول نگر کی تحصیل میں ۵۵ یونٹ ہیں جو پرانے ۱۹۴۷ء میں fix ہوئے تھے ۔

دوسری بات جو میں واضح کرنا چاہتا ہوں وہ absentee land-lords کے متعلق ہے جو وہاں رہتے نہیں ہیں - جن کا اور بزنس ہوتا ہے اور وہ مزارعین کو اراضی کاشت پر دیتے ہیں - اس لیے وہ غریب محنت کش جو اپنی محنت کے بل بوتے پر دھرتی کا سینہ چیر کر آمدنی حاصل کرتا ہے ہم نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ ہم اس کے لیے ضرور زرعی اصلاحات میں رعایتیں دیں گے - جناب والا - اس سطح پر اگر ہم ان کو زمین نہیں دے سکے تو کم از کم بٹائی میں اور آبیانہ اور ٹھیکہ میں ہمیں مراعات ضرور دینی چاہئیں - متفقہ طور پر اپنی پارٹی کے اندر ہم یہ فیصلہ بھی کر چکے ہیں کہ ساڑھے بارہ ایکڑ تک یہ لاگو ہوگا اس لیے پچیس ایکڑ کی ترمیم کو ہم نامنظور کرتے ہیں -

سردار صغیر احمد - جناب والا - میں نے اس ترمیم کو oppose کیا تھا - اس لیے مجھے بولنے کی اجازت دیجیے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ نے oppose کیا تھا ؟

سردار صغیر حمد - جی ہاں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے - آپ تین منٹ بول لیں -

سردار صغیر احمد - تین منٹ بہت کم ہیں -

رائے سخاوت علی خاں - مجھے بولنے کی اجازت دی جائے -

سردار صغیر احمد - مسٹر ڈپٹی سپیکر - مجھے بولنے کی اجازت فرما چکے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - انھوں نے تو oppose کیا تھا اس لیے بات کرنے کا ان کا حق ہے کیا آپ نے oppose کیا تھا ؟

رائے سخاوت علی خاں - نہیں - میں نے تائید میں کہنا ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - جب یہ ترمیم ایوان میں پیش کی گئی تھی تو کیا

آپ نے اس ترمیم کی مخالفت کی تھی ؟

رائے سخاوت علی خان - پچیس ایکڑ کی جو قرارداد ہماری طرف سے پیش کی گئی تھی میں نے اس کی حمایت میں کہنا تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ بات ایوان کے ریکارڈ پر ہے کہ انھوں نے مخالفت کی ہے اور انھیں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا حق بنتا ہے -

رائے سخاوت علی خان - میں نے ساڑھے بارہ ایکڑ کی مخالفت کی تھی -

سردار صغیر احمد - ٹھیک ہے - آپ نے بھی کی تھی - مجھے تین منٹ بولنے دیں - اس کے بعد آپ بولیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ان کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - پوائنٹ آف آرڈر - کیونکہ اس میں بہت سی ترامیم ہیں - ہماری باری نہیں آئے گی -

Sir, I move for closure.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - closure بیگم صاحبہ کی طرف سے آ گیا ہے - ان کے ڈپٹی پارٹی لیڈر کھڑے ہوئے ہیں - دیکھیے کیا فیصلہ ہوتا ہے -

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جناب والا - میرے لیے ضروری ہوگیا ہے - کیونکہ میری پارٹی کے ارکان اپنے طور پر مختلف نقطہ نظر اس پر پیش کر رہے ہیں اور یہ صورت حال بہر حال مجھے قبول نہیں - اس میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کی اجازت سے میں کچھ گزارشات کروں تاکہ بحث کا رخ وہ رہے جو ہمارے لیے مناسب ہے - پس تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا - بہت سے دوستوں نے اس پر بات کی ہے - ہو سکتا ہے اس کے بعد آپ اور دوستوں کو بھی اجازت دیں - بہر حال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لیے کیا قابل قبول ہے - - - - - -

رانا پھول محمد خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جب ایک قرارداد میں ترمیم آئی ہے اور اس میں ترمیم در ترمیم آئی ہے اور پھر اس ترمیم در ترمیم میں ترمیم آئی ہے اور اس ترمیم کی مخالفت ہوئی ہے ۔ وزیر موصوف کو پہلے اس کی وضاحت نہیں فرمانا چاہیے بلکہ اس کے بعد وضاحت فرمائیں تو زیادہ اچھا ہوگا ۔ اگر یہ اب وضاحت فرمائیں گے تو اس کے بعد انہیں پھر دوبارہ وضاحت کرنا پڑے گی ۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا ؟ میرا خیال ہے کہ اس طرح وقت ضائع ہوگا ۔ پہلے ترمیم در ترمیم آ جائے بعد میں یہ وضاحت کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہاؤس کے پاس زیادہ سے زیادہ بیس منٹ باقی ہیں ۔ بڑی خوشی سے آپ جیسے مناسب سمجھیں کریں ۔ آخری چھ سات منٹ جن میں یہ قرارداد پاس ہوسکے ۔ اگر مجھے ان میں سے وقت مل جائے تو میں گذارش کر سکوں ۔ میں اس کے لیے بھی تیار ہوں ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس پر کھلی بحث ہو تو جیسے آپ مناسب سمجھیں کر لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر closure والی بات نہ ہو تو وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے ۔ ترامیم زیادہ ہیں ۔ ابھی بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی ترمیم بھی موجود ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں بیگم ریحانہ سرور کو deprive نہیں کرنا چاہتا ۔ تو بے شک آپ اس کو move کرکے ان کی ترمیم پر بحث کروا لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ محمد حنیف نارو صاحب کی ترمیم کو پہلے ختم کرتا ہوں سردار صغیر احمد صاحب تین منٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کر لیں ۔ اس کے بعد میں ایوان کے سامنے اس کو put کروں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ایوان کے لیے کافی مشکل ہو جائے گی ۔ کیونکہ میری جانب سے مختلف دوستوں نے جو بات کی ہے اس میں کہیں کہیں مختصر

سا اختلاف ہے اس لیے میرے دوستوں کے لیے مشکل ہوگا کہ وہ کس طرح سے یہ محسوس کریں گے کہ اس بات کے لیے انھیں کیا کہنا ہے ۔ یہ مناسب بات نہیں ہے اس لیے میں بہر حال اتنا اشارہ ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ پارٹی کا فیصلہ اس جانب سے ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ کے لیے ہے ۔ اس دائرے میں رہتے ہوئے جو درست بات کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ گذارش یہ ہے کہ چونکہ حکمران پارٹی کے قائد نے اپنی پارٹی لائن دے دی ہے ۔ اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا وقت دیا جائے ۔

(قطع کلامی) بابا جی ! ذرا ٹھہر جاؤ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آنریبل ممبر کے لیے آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ چھانگا مانگا کی دعوت جو جناب گورنر نے معزز ایوان کے اراکین کی honour میں دی تھی اس میں یہ طے پا گیا تھا کہ محترم شیخ عزیز احمد صاحب بابا جی نہیں ہیں بلکہ خورشید انور صاحب کے ابا جی ہیں ۔

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ رامے صاحب کے ابا جی ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں ان کو واپس لینا چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : The House is called to order. Mian Khurishid is on a Point of Order. I have given the floor to Mian Khurshid. Please no cross talks.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ کام رامے صاحب کے ذمہ لگا تھا

انھوں نے اب ان کو ابا جی کہہ ہی دیا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بات کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ اسی پر آ رہا ہوں ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد پر مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں اگر ہمیں موقع دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ کیونکہ وہاں پر تو انھوں نے فیصلہ کر دیا اور لیڈر صاحب نے ساڑھے بارہ ایکڑ کی پابندی لگائی ہے ۔ ورنہ وہ انھیں طعنہ دیں گے کہ صاحب پورس کے ہاتھی ہیں ۔ اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس پر زیادہ حکمران پارٹی کو بولنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ بلکہ ہماری تھوڑی سی معروضات سن کر اس قرارداد کو پاس فرمایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جن معزز اراکین نے اس ترمیم کی مخالفت کی تھی ۔ چاہے وہ میرے دائیں طرف ہیں یا بائیں طرف ۔ ان کا حق فائق ہے ۔ اگر آپ ان ترمیم پر بولنا چاہیں گے ۔ آپ کے سامنے ترامیم پیش ہوں گی آپ ان کی مخالفت کریں آپ کو بولنے کا موقع دیا جائے گا ۔ اب یہ نہیں ہوسکتا کہ میں رولز کو avoid کروں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے گذارش کرنا چاہتا ہوں میں نے اپنے اس حق کو جو آپ نے مجھے بخشا تھا اسی لیے واپس لے لیا کہ وہ دوست جو ہماری جانب سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں بحث میں حصہ لیں ۔ میں انھیں محروم نہیں کرنا چاہتا اور اس کا یہ بھی ہرگز مطلب نہیں ہے کہ جتنا وقت حکمران پارٹی کے لیے وقف ہے وہ بھی آپوزیشن کو دے دیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے بات واضح کر دی تھی ۔ رانا صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا پوائنٹ آف پرولیج پر ہیں ۔ ذرا بات واضح کر دیا کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں نکتہ معلومات پر ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ معلومات مجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں یا ایوان کو دینا چاہتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں جناب سے یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ مخالفت کرنے والے اراکین کو قواعد کی رو سے آپ کتنا وقت کم از کم دیں گے اور ترمیم در ترمیم پیش کرنے والے کا کتنا وقت ہوگا ۔ اس لیے کہ اس کا جھٹکا نہیں کیا جا سکتا ۔ آنریبل ممبران کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میرے پاس ۲۵ منٹ باقی ہیں میں کوشش کروں گا کہ اس کو ختم کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان ۲۵ منٹوں میں اس قرارداد کو آپ منظور یا نامنظور کرائیں ۔ بلکہ آپ اس کے لیے پابند ہیں کہ ترمیم پیش کرنے والے رکن کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں ۔ ترمیم در ترمیم پیش کرنے والے کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ فیصلہ خود ایوان کرے گا کہ آیا اس کو آج ہی ختم کرنا ہے ۔ اس کو آگے لے جائیں یا وقت کو بڑھانا ہے میں رولز کے مطابق چلوں گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں عرض کیا ہے آپ رولنگ دے دیں کہ ترمیم پیش کرنے والے کو اگر وہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہے تو آپ کتنا وقت دیں گے اور ترمیم در ترمیم دینے والے کو کتنا وقت دیں گے ۔ یہ فیصلہ ہاؤس نے نہیں کرنا بلکہ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میرے پاس closure آ چکا ہے بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی مہربانی ہے کہ وہ پریس نہیں کر رہیں - چونکہ سردار صغیر احمد صاحب سے میں کہہ چکا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں - وہ اپنے خیالات کا اظہار تین منٹ میں کرلیں تو اس کے بعد میں ترمیم put کروں گا -

رانا پھول محمد خان - حاجی سیف اللہ صاحب کی ترمیم ہے اور میری بھی ترمیم ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا - ایوان میں جناب محمد حنیف نارو کی ایک ترمیم پیش ہے جس کا ایوان نے ابھی فیصلہ نہیں کیا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کی انھوں نے مخالفت کی ہے اس لیے وہ بولنا چاہتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - جناب والا - جناب محمد حنیف رامے صاحب کو یہ تو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ اظہار خیال کریں کہ اس کو ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ ہونا چاہیے - یا وہ اس ترمیم کی مخالفت کر سکتے ہیں - مگر وہ کسی بھی حالت میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ممبران کو ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد کے اندر رہ کر بولنا چاہیے - ان کے ان الفاظ سے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے اور میں یہ Question of Privilege آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں اور آپ کی اس پر رولنگ چاہتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ٹیپ موجود ہے - انھوں نے کہا تھا میں اپنی پارٹی کے ممبران سے کہتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - مجھے confidence ہے آپ ٹیپ سن

لیں - انھوں نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد کے اندر رہتے ہوئے بات کی جائے -

وزیر خزانہ - میں نے اپنی پارٹی کے اراکین سے کہا تھا

Haji Muhammad Saifullah Khan : When the motion is already under discussion, no mandate can be given and no member can be asked that you should be speak in a particular form or in this particular respect sir. A motion is under discussion that has not been decided. He can only express his view but no mandate can be given to any member in this House.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں اس پر رولنگ دیتا ہوں - ہمیشہ سے یہ پریکٹس رہی ہے کہ پارٹی لیڈر اپنی پارٹی کو جو ہدایات اپنے اپنے کیمپ میں پہنچاتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - ہاؤس کے اندر نہیں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : By Whips ; This is the parlimentary practice and precedent. By Whips they may circulate to each and every member ; they have a right, but they cannot say on the floor of the House that this is the mandate and you should speak in this particular subject and in this particular form.

Mr. Deputy Speaker : There is no mandate or instructian.

رانا پھول محمد خان - جناب والا - پہلے میرے پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ فرما دیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس وقت ہاؤس میں حاجی محمد سیف اللہ خان کا پوائنٹ آف پرولیج زیر غور ہے - انھوں نے اپنا نقطہ نظر ایوان کے سامنے پیش کر دیا

ہے قائد ایوان اس کا جواب دینے کھڑے ہیں ۔ جب تک پوائنٹ آف پرولیج کا فیصلہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک کوئی اور بحث نہیں ہونی چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وقت کا تعین تو فرما دیں ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر ۔ جناب والا ۔ رانا صاحب ہمیں تنگ کرتے رہتے ہیں ۔ مجھے بھی بولنے کی اجازت دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ معزز ممبر کا پوائنٹ آف پرولیج ہے پہلے اس کا فیصلہ ہو جائے ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک منٹ دے دیں میں نے کبھی ہاؤس کا وقت نہیں لیا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پہلے پوائنٹ آف پرولیج کا فیصلہ ہو جانے میں آپ کو ضرور وقت دوں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے گذارش کی تھی میرے لئے یہ مجبوری ہے کہ ہاؤس میں جو بات آنے والی ہے ۔ ہاؤس میں جو چیز put ہونے والی ہے اس سے پہلے میں اپنے اراکین کو بتانا نہایت ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ان کو اندازہ ہو کہ پارٹی پوزیشن کیا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر اس بات پر اعتراض ہے کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد کے اندر رہتے ہوئے بات کریں تو چلئے میں ان کو کہتا ہوں جو مرضی ہے وہ کہیں میری طرف سے اجازت ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک ہماری پارٹی کے فیصلے کا تعلق ہے کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں

کچھ غلط فہمیاں پیدا کی جا رہی ہیں - دراصل یہ جو ترمیم کی گئی تھی وہ فیصلے کے مطابق نہیں تھی اسے واپس لے لینا چاہئے تھا تاکہ اس پر بحث نہ ہوتی - ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنی پارٹی کے فیصلوں کے مطابق بحث کرنی چاہئے -

جناب والا - جہاں تک حاجی سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بلوچستان میں subsistence holding ۳۲ ایکڑ رکھی گئی ہے لیکن میں اس ضمن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی آبادی لائل پور سے کم ہے اور بلوچستان کا رقبہ پنجاب سے پانچ گنا بڑا ہے - پنجاب کے حالات بلوچستان سے مختلف ہیں - ایوب خان کے وقت بھی زرعی اصلاحات ہوئی تھیں اور اس صوبے میں ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ subsistence holding کے برابر ہے - اس لیے ضروری ہے کہ اگر ہم زرعی اصلاحات سے کسی کو مستثنیٰ کریں تو وہ صرف ساڑھے بارہ ایکڑ کا مسئلہ ہی سامنے آئے گا - یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ ہو اس سے کم قطعی طور پر نہ ہو -

جناب والا - اگر ہم پنجاب کے زرعی نظام کا جائزہ لیں تو ہم یہ پائیں گے کہ یہاں کے لوگ خود زمین کو کاشت کرتے ہیں - بعض چھوٹے مالکان بھی ہوتے ہیں اور غریب مالکان بھی اس میں شامل ہیں جو کہ یتیم ہوتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ زرعی اصلاحات سے غریب چھوٹے مالکان بھی فائدہ اٹھائیں وہ ان سے استفادہ کریں - پنجاب میں کچھ مالکان ۲۵ ایکڑ تک کے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی آمدنی کتنی ہے - بہرحال ساڑھے بارہ ایکڑ تک مستثنیٰ ہونا چاہئے میں اس کی تائید کرتا ہوں مگر اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر عبدالمجید خان فقیر - جناب والا - میں اس معزز ایوان کے سامنے اور اپنی پارٹی کے سامنے یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ میرے ضلع میں ۱۵ ایکڑ کے کافی مالکان ہیں اور انہیں ۱۹۵۰ء میں ۱۵ ایکڑ زمین الاٹ ہوئی تھی - وہاں پندرہ پندرہ ایکڑوں کے plots بنائے گئے تھے میں گذارش کرتا ہوں کہ

۱۵ ایکڑ حد مقرر کر دی جائے۔ جب لوگ اپنی سروس ختم کرکے واپس اپنے گھروں کو آتے ہیں تو مزارعین جو ۱۵ ایکڑ والوں کو پریشان کرتے ہیں تو ۱۵ ایکڑ والے مالکان کو مستثنیٰ کیا جائے۔ میں ان کا نمائندہ ہوں اور میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب مسٹر محمد حنیف نارو کی ترمیم ایوان کے سامنے پیش ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ ، ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ ''زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے'' کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں ۔
>
> ''مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے پیراگراف نمبر ۲۵ کے سب پیرا نمبر ۳ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے نیز اس بارہ میں ریگولیشن مذکور کے نفاذ سے قبل مروجہ قانون مزارعت کی متعلقہ دفعات اور رواج کو ہی لاگو سمجھا جائے۔

(گنتی کے بعد ترمیم منظور نہیں کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ چونکہ پارٹی لائن آ چکی ہے اس لیے میں اپنی ترمیم واپس لیتی ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ابھی ابھی جناب والا ۔ محمد حنیف رامے صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان کی پارٹی کا اجلاس ہو رہا ہے انھوں نے indirect طور پر منا دیا ہے لیکن جب اس پر اعتراض ہوا تو انھوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ۔ محترمہ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ ابھی تک اسی لائن پر بات کر

رہی ہیں کہ یہ اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے ۔ اس لئے جناب والا ۔ آپ اپنی verdict دیں تاکہ آئندہ اس قسم کی باتیں نہ ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ آپ اس میں دخل نہیں دے سکتے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ اس کا فیصلہ ہونا چاہئے تاکہ ایوان میں آئندہ اس قسم کی باتیں نہ ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ایوان کے باہر فیصلے مکمل کرکے یہاں آنا چاہئے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جس کو پارٹی کا mandate کہا جائے بلکہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نشستوں پر بیٹھنے والے معزز اراکین ایک نظریاتی اور انقلابی جماعت کے رکن ہیں اور اس جماعت کا اس پارٹی کا اپنا منشور ہے ان اور بینچوں پر بیٹھنے والے معزز اراکین کا حق ہے کہ وہ اپنے منشور کی روشنی میں نشاندہی کریں اگر کوئی کہے کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے تو جناب والا ۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ ہم اپنے منشور کی نشاندہی کر سکتے ہیں ۔ ہم اپنے منشور کی بات کر سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ تو پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ہمارا استحقاق ہے کہ ہم اپنے منشور کی بات کریں ۔ ہماری جماعت نظریاتی جماعت ہے یہ کوئی بھان متی کا کنبہ نہیں ۔ (قطع کلامیاں) ہم اپنے قائد کی قیادت میں اپنے منشور پر عمل پیرا ہوتے ہیں ۔ ہمارے منشور میں ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد مقرر ہے یہ پارٹی کا منشور ہے یہ ہمارے منشور کی بات ہے کسی mandate کی بات نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش

کرنی چاہتا ہوں ۔ وزیر صاحب نے ہماری طرف اشارہ کرکے ہمیں کہا ہے کہ "بھان متی کا کنبہ" ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہیں ۔ جناب والا ۔ وہ خود پورس کے ہاتھی ہیں ۔ ہمیں کیا طعنہ دے سکتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaekr : This is no point of privilege. I rule it out (interruption). When the Speakr speaks, no honourable member should take the flour.

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ غلط رواج ہے ۔ اگر آپ سپیکر کا خیال نہیں کریں گے تو کارروائی صحیح طریقے سے نہیں چلے گی ۔ جو ممبر بھی کرسی کی عزت نہیں کرے گا وہ اپنی ذات کے ساتھ انصاف نہیں کر رہا ہوگا ۔ بیگم ریحانہ سرور کی ترمیم واپس ہوگئی ہے اس لیے ان کی ترمیم میں رانا پھول محمد خان نے جو ترمیم پیش کی تھی وہ بھی اس کے ساتھ ہی drop ہوگئی ۔

اب ایوان کی کارروائی ۹ مارچ ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس (۸ بجے رات) ۹ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعۃ المبارک - ۹ مارچ ۱۹۷۳ء

(جمعۃ المبارک ۳ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

پ ۱۶ ـــــ ص ۱۸ ـــــ ع ۱۱ ـــــ آیات ۱۰۷ تا ۱۱۰

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اُن کے لئے فردوس کے باغات بطور مہمانی ہوں گے جن میں وُہ ہمیشہ رہیں گے اور وُہ وہاں سے محلات تبدیل کرنا نہ چاہیں گے۔ دائے پیغمبر تم کہدو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کے کلماتِ حمد لکھنے کے لئے سیاہی بن جائیں تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ہی ختم ہو جائے۔ اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں تم کہدو کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ البتہ میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود وُہی ایک معبودِ برحق ہے۔ پس جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی توقع رکھتا ہے پس اُسے چاہیئے کہ وُہ اچھے کام کرتے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سٹیج کیرج کے سڑکوں پر حادثات

*۱۲۴۸ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - (الف) صوبہ میں ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران سٹیج کیرج کے کتنے مسافر سڑکوں کے حادثات میں ہلاک ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے -

(ب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۶۷ اور قانون موٹر گاڑی ہائے مصدرہ ۱۹۳۹ء کی دفعہ ۹۵ کے تحت (الف) بالا میں مذکورہ حادثات کے شکار ہونے والے افراد یا ان کے ورثاء کو علیحدہ علیحدہ کتنا معاوضہ ادا کیا گیا -

(ج) موٹر وہیکلز ایکٹ مصدرہ ۱۹۳۹ء کی ضمن ۹۵ کے تحت مذکورہ سال کے دوران ہلاک ہونے والے تیسرے فریق کے ورثاء کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) صوبہ میں ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران سٹیج کیرج کے ۱۷۶ مسافر سڑکوں کے حادثات میں ہلاک ہوئے اور ۸۸۲ مسافر زخمی ہوئے -

(ب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مصدرہ ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۶۷ کے تحت حادثات کا شکار ہونیوالے افراد یا ان کے ورثا کو مندرجہ ذیل معاوضہ ادا کیا گیا -

(i) رقم معاوضہ جو کہ زخمی ہونے والے افراد کے ورثا کو ادا کی گئی ۶ لاکھ ۵۴ ہزار -

(ii) رقم معاوضہ جو کہ زخمی ہونیوالے افراد کو ادا کی گئی ایک لاکھ ۹۳ ہزار و سو پچاس -

نوٹ - ابھی کچھ معاوضے قانونی ضابطوں کے مطابق تکمیل ہونا باقی ہیں یہ بھی جلد پورے کئے جائیں گے -

دفعہ ۹۵ قانون موٹر گاڑی ہائے مصدرہ ۱۹۳۹ء کے تحت ادا کی جانے والی

رقوم معاوضہ دینا کنٹرولر آف انشورنس کا کام ہے جو کہ مرکزی حکومت کا ڈیپارٹمنٹ ہے ۔ ان سے اطلاع حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے یہ بات مرکزی حکومت کے علم میں لائی گئی ہے ۔ اور امید ہے کہ وہ مطلوبہ اعداد و شمار جلد فراہم کریں گے ۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تیسرے فریق کے ورثاء کو معاوضہ کی ادائیگی کے اعداد و شمار کنٹرولر آف انشورنس کراچی سے حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حادثات کی روک تھام کے لئے مکمل اور موثر سد باب کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں اس معزز ایوان میں قبل ازیں بھی کافی وضاحت کے ساتھ عرض کر چکا ہوں کہ حکومت بسوں کو ان کے اوقات کار میں over loading-over speeding اور دوسرے اسی طرح کے اسباب جن کی وجہ سے یہ حادثات رونما ہوتے ہیں ان کا سد باب کرنے کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے ۔ مثلاً ہم گورننگ کا سسٹم اور ٹائم کی پابندی اور شکایات کی کتاب رکھنا وغیرہ وغیرہ جیسے انتظامات کر چکے ہیں اور مزید تجاویز زیر غور ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وہ ڈرائیور جن کی غلطی سے یہ حادثات ہوتے ہیں ان کو صرف تین مواقع نہ دینے کے بعد تا زندگی ڈرائیوری نہیں کرنے دینا چاہیے تا کہ مزید حادثات نہ ہوں ؟

Mr. Speaker : Please, no suggestion, The hon'ble member should ask only a supplementary question.

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ حادثات کی زیادہ وجہ ڈرائیور کی نا اہلی ہوتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اصل میں حادثات ڈرائیور کے overwork کی وجہ سے ۔ نیند آنے کی وجہ سے یا over speeding کی وجہ سے جیسے میں نے پہلے بھی عرض

کیا ہے ہو سکتے ہیں ۔ بنیادی طور پر یہی بات ہوتی ہے ۔ کبھی کبھار شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ڈرائیور گاڑی چلانا نہ جانتا ہو یا اسے تجربہ نہ ہو ۔ تو ایک فیصد ایسا اتفاق ہوتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہارون آباد کا حادثہ بھی انہی حادثوں میں شامل ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یقیناً ۔ ہارون آباد کا حادثہ اسی وجہ سے پیش آیا تھا کہ اس ڈرائیور سے ۳۶ گھنٹے متواتر ڈرائیونگ کرائی گئی جس کی وجہ سے اسے نیند آئی اور حادثہ رونما ہوا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ حادثات کا سد باب کرنے کے لئے جن تجاویز پر حکومت غور کر رہی ہے ان میں یہ بھی شامل ہے کہ ہائی ویز کی سڑکوں کو بھی چوڑا کیا جائے ۔ اور یہ چوڑی بھی کی جا رہی ہیں ۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ سڑکوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے اور ٹریفک کی کثرت کی وجہ سے بھی حادثات ہوتے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یقیناً ۔ قائد حزب اختلاف کو علم ہوگا کہ پچھلے بجٹ میں بھی کافی رقم سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے رکھی گئی تھی اور قائد حزب اختلاف نے خود دیکھا ہوگا کہ پنڈی اور لاہور کے درمیان سڑک کتنی چوڑی ہے ۔ ان کے اپنے علاقے رحیم یار خان سے بہاولپور کے درمیان سڑک کو چوڑا کیا جا رہا ہے ۔ پنجاب کے وسائل کے مطابق ہی سڑکوں کو چوڑا کرنے کا بندوبست ہو رہا ہے اور یقینی طور پر یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔

Mr. Speaker. This is not your portfolio.

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہارون آباد حادثے میں دفعہ ۹۵ کے تحت دو ہزار روپیہ کی liability کے متعلق جو ٹریبونل بنایا گیا تھا اس نے کیا فیصلہ کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے فاضل رکن کی خدمت میں اچھی طرح گزارش کی ہے کہ ہم نے ٹریبونل بنایا ۔ وکلاء کا ایک بورڈ بھی بنایا اور ان کی تجاویز ہمارے پاس آ چکی ہیں ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو عملی جامہ

پہنایا جائے ۔ مزید ان کی تسلی کے لئے گزارش کروں گا کہ یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں میں ان کو بھی اس میں شامل کر لوں گا ۔

خان محمد ارشد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ جب بس مالکان کا چالان ہو جاتا ہے اور وہ مجسٹریٹ صاحبان کے پاس پیش ہوتے ہیں تو ان کو بھاری جرمانے کئے جاتے ہیں ۔ اس انکم کو پورا کرنے کے لئے وہ اوور لوڈنگ بھی کرتے ہیں اور اوور سپیڈنگ بھی کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no supplementary.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ ان کے جواب کے جزو 'ب' (i) اور (ii) میں لکھا ہے (i) ''رقم معاوضہ جو زخمی ہونے والے افراد کے ورثا کو ادا کی گئی'' (ii) ''رقم معاوضہ جو کہ زخمی ہونے والے افراد کو ادا کی گئی ۔'' کیا اس کی وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ پہلے حصہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ہے یا زخمی ہونے والوں کی تعداد ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ پہلے حصہ میں لفظ '' زخمی '' غلطی سے لکھا گیا ہے وہ ہلاک ہونے والے ہیں ۔ اور دوسرے حصہ میں زخمی ہونے والے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ب (i) میں زخمی ہونے والوں کی بجائے ہلاک ہونے والوں کے لئے رقم معاوضہ درج ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جی جناب ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ''دفعہ ۹۵ قانون موٹر گاڑی ہائے مصدرہ ۱۹۳۹ کے تحت ادا کی جانے والی رقوم معاوضہ دینا کنٹرولر آف انشورنس کا کام ہے '' اس طرح معاوضہ حاصل کرنے میں بڑی مشکلات ہیں ۔ کیا وہ اس میں کوئی ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ۔ یہ لیجسلیشن سے متعلق ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت بیان فرمائیں گے کہ معاوضہ تو کمپنی ادا کرتی ہے ۔ ڈرائیور جس کی وجہ سے حادثات ہوتے

ہیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا جاتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ ان کے لائسنس منسوخ کئے جاتے ہیں اور اگر ۳۰۳ الف کے تحت جرم ثابت ہو جائے تو ان کو سزا دی جاتی ہے ۔ ڈرائیور کے متعلق بھی کچھ کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے پاس پیسے تو نہیں ہوتے ۔ پیسے تو ہمیشہ بس کا مالک ادا کرتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ۱۷۶ مسافر ہلاک ہوئے ہیں ۔ اگر ۸ ہزار روپیہ ہر ایک کو دیا جاتا ہے تو کل رقم ۱۴ لاکھ ۸ ہزار بنتی ہے ۔ جواب کے جزو (ب) (i) میں بتایا گیا ہے کہ صرف ۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپے دیئے گئے ہیں اور ساتھ یہ نوٹ بھی دیا گیا ہے کہ ابھی کچھ رقم بقایا ہے اس کی وضاحت فرمائی جائے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ کچھ رقم سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے تین لاکھ ، چار لاکھ یا پانچ لاکھ ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ چند روپے مراد ہوتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وزیر موصوف نے دو قوانین کا حوالہ دیا ہے ۔ ایک ۱۹۶۵ کے قانون کی دفعہ ۹۷ بتائی ہے اور دوسرے ۱۹۳۵ کے قانون کی دفعہ ۹۵ بتائی ہے ۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ ان دونوں کے طریق کار میں کیا فرق ہے یا ان کو موثر کیسے بنایا جا سکتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کریں میں انشا اللہ اس کی خدمت میں وضاحت کر دوں گا ۔

ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے مختلف روٹوں کے لئے منزلی گاڑیوں کے اجازت نامے

*۱۲۵۶ ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سالہائے ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی

لاہور نے لاہور تا شکر گڑھ ۔ لاہور تا ظفروال ۔ لاہور تا نارووال اور لاہور تا پسرور براستہ گوجرانوالہ روٹوں کے لئے منزلی گاڑیوں کے کتنے اجازت نامے جاری کئے ۔

(ب) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے جزو (الف) بالا میں مذکور بسوں کی لاہور شکر گڑھ ۔ ظفروال ۔ نارووال اور پسرور میں آمد اور روانگی کے لئے جو اوقات مقرر کئے ہیں وہ ایوان کی میز پر رکھے جائیں ۔

(ج) اگر ایسے کوئی اوقات مقرر نہیں کئے گئے تو اس کی وجہ کیا ہیں اور حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) سال ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے لاہور تا شکر گڑھ ۔ لاہور تا ظفروال ۔ لاہور تا نارووال اور لاہور تا پسرور براستہ گوجرانوالہ روٹوں کے لئے مندرجہ ذیل میں درج شدہ تعداد کے اجازت نامے جاری کئے تھے ۔

نام روٹ	تعداد اور اجازت نامہ جاری شدہ	
	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء
لاہور تا شکر گڑھ	۲۵	۹۵
لاہور تا ظفروال	—	—
لاہور تا نارووال	۲	۱
لاہور تا پسرور	—	—

(ب) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے تا حال ایسا کوئی وقت نامہ منظور نہیں کیا ۔

(ج) موجودہ آزاد ٹرانسپورٹ پالیسی کی وجہ سے مالکان موٹر گاڑیاں آئے دن گاڑیوں کو اپنی صوابدید کے مطابق مختلف روٹوں پر بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے گاڑیوں کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے ۔ اس لئے آئے دن کی تبدیلی کی وجہ سے گاڑیوں کی آمدورفت کے

اوقات مقرر کرنا ناممکن العمل ہو چکا ہے۔ تاہم اس خرابی پر قابو پانے کے لئے یہ امر حکومت کے زیر غور ہے کہ انفرادی طور پر اجازت نامے حاصل کرنے والوں کی ایک خاص میعاد کے مطابق گروہ بندی کر دی جائے جس سے کئی قسم کی قباحتیں دور ہو جائیں گی۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کے حصہ "ب" اور "ج" کا جواب چھپا ہوا نہیں ہے صرف پہلے حصہ کا جواب چھپا ہوا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ وہ جواب میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے اور میں نے اس کو ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ لاہور تا ظفروال اور لاہور تا پسرور ۷۲-۱۹۷۱ء میں روٹ پرمٹ جاری نہیں کئے گئے ۔ کیا اس کے لئے apply ہی نہیں کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یقینی بات ہے کیونکہ ٹرانسپورٹ پالیسی میں اب اتنی آزادی ہے کہ جونہی کوئی apply کرتا ہے اسے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ اس لئے اس سے ثابت ہے کہ کسی نے apply ہی نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ شیخ عزیز احمد صاحب کوشش کریں کیونکہ وہ ٹرانسپورٹر ہیں ۔ ہم ان کو اجازت یقیناً دے دیں گے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ لاہور تا ظفروال اور لاہور تا پسرور کس category کے پرمٹ sanction کئے گئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے گذارش کی ہے کہ روٹ اے ۔ بی ۔ سی کے حساب سے sanction ہوتے ہیں ۔ میں دفتر کے ریکارڈ سے معلوم کر کے بتا سکتا ہوں ۔ مجھے علیحدہ سوال دیں لیکن میں عرض کروں گا کہ کسی نے بھی کسی روٹ کیلئے apply نہیں کیا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ جب تک category define نہ ہو کوئی apply نہیں کر سکتا ۔

صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ کے پاس بسوں کی تعداد

*۳۔ جناب محمد رحمت اللہ شاہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بتانے فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ کے پاس اس وقت کل کتنی بسیں چالو حالت میں موجود ہیں اور کتنی ناکارہ کھڑی ہیں اور کتنی زیر مرمت ہیں۔

(ب) صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ کو جنوری ۱۹۷۰ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء تک علیحدہ علیحدہ کتنی سالانہ آمدن ہوئی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر عبدالخالق وٹو): (الف) اس وقت چھٹی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۳ء کو پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی بسوں کے متعلق اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

	چلتی ہوئی حالت میں	ناکارہ	زیر مرمت
تعداد	۴۲۴	۶۰۰	۱۰۸

(بشمول ۲۹۲ ناقابل مرمت)

(ب) ون یونٹ کے اختتام کے ساتھ ہی مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن یونین علیحدہ صوبائی کارپوریشنوں میں منقسم کر دیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں صوبہ پنجاب میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا قیام یکم جولائی ۱۹۷۰ء کو عمل میں آیا۔ بعد میں اس کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی کر کے مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء کو اسے بورڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ لہذا صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ کی آمدن کا علیحدہ گوشوارہ جولائی سے مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

سال	آمدن
۷۱-۱۹۷۰ء	۳,۴۳,۳۰,۰۰۰ روپے
۷۲-۱۹۷۱ء	۳,۹۳,۴۲,۰۰۰ روپے

از جولائی ۱۹۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء ۱,۴۳,۳۳,۳۳۳ روپے

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بسوں کو ناکارہ کرنے میں ڈرائیور اور کنڈکٹرز کی اپنی ملی بھگت ہے ؟ پرزہ جات تبدیل کر کے ان کو اس حد تک ناکارہ کر دیتے ہیں کہ وہ چلنے کے قابل نہیں رہتیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کس حد تک ڈرائیور اور کنڈکٹر کی غلط کاریوں کی وجہ سے بھی بسوں کو ناکارہ کیا گیا ہے لیکن ان کو ایک بات یہ بھی مد نظر رکھنی چاہئے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ نے ۱۹۶۵ء کے بعد کوئی بس نئی نہیں منگوائی ۔ بس کی زندگی تین سال ہوتی ہے ۔ کمرشل نقطہ نگاہ سے تین سال کے بعد بس ڈیوٹی دینے کے قابل نہیں رہتی ۔ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کے پاس ایسی بسیں ہیں جو سات سال سے زیادہ عرصہ سے چل رہی ہیں ۔ پچھلی حکومتوں کی غلطی کی وجہ سے کوئی بس امپورٹ نہیں کی گئی ۔ موجودہ حکومت نے تین ہزار بسیں امپورٹ کی ہیں ۔ ہم ملازمین اور کنڈکٹرز کی بھی چیکنگ کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد خاطر خواہ بندوبست کیا جائے گا ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ جو درست حالت میں بسیں چلتی ہیں کیا ان میں سے ضلع سرگودھا میں بھی بسیں چلتی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اس کے لئے فاضل رکن علیحدہ سوال دیں ۔ میں مطلوبہ تفصیلات منگوا کر بتا دوں گا ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ پرائیویٹ بسوں کے مقابلہ میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسیں جلدی کیوں ناکارہ ہو جاتی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء کے بعد روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی آمدنی مسلسل کم ہو رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ۷۱-۱۹۷۰ء میں چونکہ بسوں کی حالت بالکل خراب تھی اس لئے آمدنی قدرتی طور پر کم ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی آمدنی سے کیا مراد ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ gross income ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے عوامی حکومت قائم ہوئی ہے یعنی دسمبر ۱۹۷۱ء سے ۔ اس سے قبل جو حالات یا اسباب تھے ان کو ایک دن میں ہی الہ دین کا چراغ جلا کر ٹھیک نہیں کیا جا سکتا ۔ ہاں البتہ ہم نے بددیانت ملازمین کے خلاف کارروائی کی ہے ۔ چھ سات ماہ کے عرصہ میں ہم نے حالات کو سدھارنے کی کوشش کی ہے اور جو کچھ بد عنوانیاں تھیں ان کا سد باب کیا ہے ۔ لیکن پھر بھی میں فاضل رکن کو بتا دوں کہ پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ کی آمدنی پہلے سے دوگنی ہو چکی ہے ۔ ۶۰ / ۷۰ ہزار کے قریب روزانہ آمدنی ہوتی ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنی آمدنی ہوئی ہے ۔

جب عوامی حکومت نہیں تھی اور ۷۱-۱۹۷۰ء میں ایک آمرانہ حکومت اس ملک پر مسلط تھی اس وقت آمدنی ۲ کروڑ ۴۳ لاکھ تھی اور اس کے بعد آمدنی ۳ کروڑ اور ۶۳ لاکھ تھی ۔ مثال کے طور پر جب کسی نہر کے ہیڈ سے پانی بند کیا جائے تو tail پر پانی عرصہ کے بعد جا کر ختم ہوگا ۔ ان حکومتوں کے دوران یعنی ۷۱-۱۹۷۰ء میں بسیں انتہائی ناکارہ ہو چکی تھیں تو اس چیز کا اثر اگلے سال میں جا کر ہوا ۔ لیکن اب ہم نے make up کر لیا ہے ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ ۶۰۰ ناکارہ بسیں کس امید کے سہارے خریدی گئی تھیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اس امید پر کہ ان کی مرمت کرائی جائے گی ۔

چوہدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ جواب میں لکھا ہے کہ ۶۰۰ بسیں ناکارہ ہیں جن میں سے ۱۰۸ زیر مرمت ہیں اور ۲۹۲ ناقابل مرمت ہیں ۔ باقی بسوں کا کیا بنا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ بعض بسیں ایسی ہیں جن کی ہم مرمت کرا رہے ہیں ۔

باقی ناکارہ بسوں کو ہم نیلام کریں گے - جو نیلام کوئی نہیں ان کی تعداد تقریباً ۲۰۰ کے قریب ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ۱۰۸ بسیں زیر مرمت ہیں ۲۹۲ ناقابل مرمت باقی بسوں کا کیا بنا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں نے تین درجے بنائے ہیں ایک تو وہ جن کو ہم نے نیلام کر دیا ہے - دوسری وہ ہیں جن کی قسمت کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا اور ازاں بعد کچھ ایسی ہیں جن کی ہم مرمت کرا رہے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ۱۹۷۰-۷۱ میں آمدنی اس لئے کم تھی جیسے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بسیں ناکارہ ہو گئی تھیں -

مسٹر سپیکر - آپ تقریر نہ کریں بلکہ سوال کریں - انہوں نے یکم جولائی ۱۹۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء جو آمدنی بتائی ہے وہ کم ہو چکی ہے لیکن انہوں نے پنجاب میں ۲۹۰۱ء کا دیا ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ - فاضل ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ ۷۲-۱۹۷۱ء میں چار کروڑ کی آمدن تھی جبکہ ۸۰۹ بسیں تھیں - اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں بسوں کی تعداد ۵۰۰ / ۶۰۰ رہ گئی - جب تک نئی بسیں نہیں آئیں - ظاہر ہے کہ آمدنی کم ہوگی -

خان محمد ارشد خان - کیا یہ حقیقت ہے کہ پچھلے سالوں میں بسوں کے ڈرائیور صاحبان نے بسوں کے انجن نکال کر باہر بھیج دئے اور پرانے انجن ان کی جگہ لگا دئے - کیا آمدنی میں کمی کی یہ وجہ نہیں ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - اس کے متعلق معلوم نہیں ہے - ۷۱-۱۹۷۰ء سے قبل یہ ہوتا رہا ہوگا -

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اعداد و شمار کے مطابق ۴۲۴ بسیں چالو حالت میں ہیں - ۶۰۰ کاکارہ ہیں - ۱۰۸ زیر مرمت ہیں - تو ان تمام کا ٹوٹل کیا بنتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ٹوٹل میرے دفتر میں آ کر پوچھ لیں اور یہاں ایوان کا وقت ضائع نہ کریں -

سردار امجد حمید خان دمتی ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے بارہا اپنی عوامی حکومت کا ذکر فرمایا ہے اس سے پہلی حکومتوں کی نسبت انہوں نے جیسا اور ایسا کے قصے سنائے اور ہم سنتے رہے ۔ کیا وہ یہ مہربانی فرما کر اتفاق فرمائیں گے کہ سابقہ حکومتوں کے رہبروں کو مشورہ دینے والے اور صلاح کار آپ ہی تھے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

میاں خان محمد ۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ناکارہ بسوں کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی کیفیت خراب ہو چکی ہے تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کب تک نئی بسیں آ جائیں گی تاکہ سروسز ٹھیک طور پر چل سکیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں گذارش کر رہا ہوں کہ ۱۴۰۰ یا ۱۵۰۰ بسیں مقامی طور پر ملک کے اندر ہیں ۔ بریڈ فورڈ بسوں کے آرڈر place کر دئے گئے ہیں ۔ تفصیل اپریل کے آخر تک آ جائے گی ۔ ۲۰ بسیں ہر ماہ کے حساب سے آنی شروع ہو جائینگی ۔ اول سے ہی ۲۹۰ بسیں منگوانے کا آرڈر دیا ہے ۔ رقم کی ادائیگی بھی کر دی ہے ۔ جہازوں میں مال لادا جا چکا ہے ۔ اس مہینے کی سات تاریخ کو جہاز چلنا تھا اور امید ہے کہ ایک ماہ تک بسیں یہاں پہنچ جائیں گی ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): I would like to know what remedies the honourable Minister would like to suggest in order to stop such malpractices in the concerned department ?

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جیسا کہ اس معزز ایوان میں بتایا گیا ہے کہ ناپسندیدہ ملازمین کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے ۔ ہم نے ایک آرڈیننس ایکٹ کی صورت میں پاس کیا ہے ۔ جو باقی بد دیانت لوگ ہیں ان کی سرسری انکوائری کرنے کے بعد اور ان کو صفائی کا موقع دینے کے بعد اگر ان کے خلاف بدعنوانیاں ثابت ہوئیں تو ہم ان کو برطرف کر دیں گے ۔ پھر ہر مہینے ڈپوؤں کے لحاظ سے ہم نے ایک مقررہ حد رکھی ہے جو اس سے کم آمدنی دکھائے گا ہم اس کو چھٹی کرا دیں گے ۔ جناب والا ۔ ہم نے انتظامی معاملات میں بھی تبدیلیاں کی ہیں ۔ ہر ڈپو میں مزدوروں کے نمائندوں اور عوامی نمائندوں کو بھی شامل کیا ہے ۔ اس معزز

ایوان کے پانچ اراکین کو پانچ صوبائی مراکز میں انچارج بنا دیا ہے اور ان کو سرکاری طور پر اختیارات دیں گے کہ وہ چیکنگ کریں اور ٹرانسپورٹ کی نشنگ کو بھی دیکھیں مجھے یقین ہے کہ اس طرح خاطر خواہ طریق سے ان تمام باتوں کا سد باب ہوگا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف ان اراکین کے نام بتا سکتے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میرے دفتر میں فہرست ہے میں کل آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وہ اراکین حکمران پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ چاہے سرکاری پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی دیگر پارٹی سے ۔ بہر حال اگر علامہ صاحب حزب اختلاف کی طرف سے اپنے آپ کو والنٹیئر کریں تو میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ کے ملازمین جو غبن اور رشوت ستانی میں ملوث پائے گئے

*۱۷۰۰ (الف) **علامہ رحمت اللہ ارشد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ روڈ ٹرانسپورٹ پنجاب کے محکمہ میں ۱-۱-۱۹۷۱ء تا ۳۱-۱۲-۱۹۷۲ء غبن اور رشوت ستانی کے الزام میں کتنے ملازموں کے خلاف انکوائری ہوئی اور کتنے اشخاص کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے ۔ ان کی مفصل تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ محکمہ روڈ ٹرانسپوٹ بورڈ پنجاب میں ۱-۱-۱۹۷۱ء تا ۳۱-۱۲-۱۹۷۲ء غبن کے الزام میں ۱۸ ملازمین کے خلاف انکوائری کی گئی ۔ تفصیل گوشوارہ (الف) میں درج ہے یہ ملازمین ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے علاوہ ہیں اس کے علاوہ ۳۴۶۲ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے خلاف غبن کے بارے میں انکوائری کی گئی ۔ جن میں سے ۴۵۷ افراد کو اسی مدت میں برخاست کیا گیا ۔ تفصیل گوشوارہ (ب) میں درج ہے ۔ علاوہ ازیں مختلف قسم کے ورک سینوں کی تفصیل جن کے خلاف غبن اور رشوت ستانی کے سلسلہ میں انکوائری ہوئی ۔ ان کی تفصیل گوشوارہ (ج) میں درج ہے ۔

گوشوارہ (الف)
غبن اور رشوت ستانی کے کیسوں کی تفصیل

نمبر شمار	سروس/یونٹ کا نام	تعداد انکوائری جو ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲ کی گئیں		تعداد ملازمین جو کہ ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲ برطرف کئے گئے	
		بابت بورڈ کے فنڈ کا غبن	بابت رشوت ستانی	بابت بورڈ کے فنڈ کا غبن	بابت رشوت ستانی
۱	لاہور اومنی بس سروس ۔ اچھرہ ڈپو	—	—	—	—
۲	,, ,, ریلوے اسٹیشن ڈپو	—	۴	—	—
۳	,, ,, گلبرگ ڈپو	۲	—	۲	—
۴	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ۔ لائل پور	۱۰	۱	۳	—
۵	,, ,, ملتان	۲	—	۱	—
۶	,, ,, ڈیری غازی خان	۲	۱	—	—
۷	,, ,, راولپنڈی	۱	—	۱	—
۸	اسلام آباد اومنی بس سروس راولپنڈی	۱	—	۱	—
۹	پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ہیڈ آفس	—	—	—	—
	میزان	۱۸	۶	۸	—

گوشوارہ (ب)

تفصیل جعلسازی بابت ڈرائیور/کنڈکٹر

نمبر شمار	سروس/یونٹ کا نام	تعداد انکوائری بابت ڈرائیور/کنڈکٹر ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲	تعداد ملازمین جو ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲ برطرف کئے گئے
۱	لاہور اومنی سروس - اچھرہ ڈپو	۱۴۹۴	۱۱۲
۲	لاہور اومنی سروس - ریلوے اسٹیشن ڈپو	۴۰۰	۴۶
۳	لاہور اومنی سروس - گلبرگ ڈپو	۴۹	۴۹
۴	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - لائل پور	۴۵۳	۹۶
۵	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - ملتان	۱۹۳	۳۱
۶	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - ڈیرہ غازی خان	۴۹	—
۷	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - راولپنڈی	۴۱	—
۸	اسلام آباد اومنی بس سروس - راولپنڈی	۷۸۳	۱۲۳
۹	پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ ہیڈ آفس	—	—
	میزان	۳۴۶۲	۴۵۷

گوشوارہ (ج)

مختلف قسم کے ورک مینوں کی تفصیل برائے غبن و رشوت ستانی ۔

نمبر شمار	سروس/یونٹ کا نام	تعداد انکوائری جو ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲ کی گئی		تعداد ملازمین جو کہ ۱-۱-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۲ برطرف کئے گئے	
		بورڈ کے فنڈ کا غبن	رشوت ستانی	بورڈ کے فنڈ کا غبن	رشوت ستا
۱	لاہور اومنی سروس ۔ اچھرہ ڈپو	—	—	—	—
			۲ ۔ ٹائم کیپر		
۲	لاہور اومنی سروس ۔ ریلوے سٹیشن ڈپو		۲ ۔ ٹریفک سپروائیزر	—	—
۳	لاہور اومنی سروس ۔ گلبرگ ڈپو	۲ ۔ واچ مین	—	۲ ۔ واچ مین	—
۴	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ۔ لائل پور	۲ ۔ فٹر	—	—	—
		۵ ۔ واچ مین	۱ ۔ جونئیر کلرک	۲ ۔ فٹر	—
		۱ ۔ لوہار		۱ ۔ ورکشاپ کلینر	
		۱ ۔ ورکشاپ کلینر			
		۱ ۔ اسسٹنٹ ورکس مینجر			

۵	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - ملتان	۱ - ٹریفک اسسٹنٹ ۱ - کلرک	—	۱ - فٹر	—
۶	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - ڈیرہ غازی خان	۲ - واچ مین	۱ - ہیڈ واچ مین	—	—
۷	گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس - راولپنڈی	۱ - سٹور کیپر	—	۱ - سٹور کیپر	—
۸	اسلام آباد اومنی بس سروس - راولپنڈی	۱ - ٹریفک اسسٹنٹ	—	۱ - ٹریفک اسسٹنٹ	—
۹	پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ہیڈ آفس	—	—	—	—
	میزان	۲۸		۸	—

مسٹر نور حسین منصور ۔ جناب سپیکر ، دیئے گئے گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غبن یا رشوت کے الزام میں جو ملازمین برخاست کئے گئے ہیں وہ تمام کے تمام محکمہ ورکس کے ملازمین ہیں ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ اعلیٰ درجے کا کوئی ملازم یا کلاس دوم کا کوئی ملازم اس رشوت ستانی اور غبن کے الزام میں کیوں ملوث نہیں کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میرے فاضل دوست نے شاید جواب پوری طرح نہیں پڑھا ۔ شروع میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ۵ ملازمین کے خلاف انکوائری کی گئی جن میں ۳ افسران ہیں ۔ ان میں سے ۲ کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے ۔ واضح طور پر اس میں درج ہے کہ ۶ کے خلاف انکوائری کی گئی جس کی تفصیل گوشوارہ (الف) میں درج ہے ۔ چونکہ ملازمین ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور افسران سینکڑوں کی تعداد میں ۔ اس لئے وہ تھوڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہے ۔

رائے ساون خان کھرل ۔ وزیر موصوف نے ان ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کی تعداد ۳۶۲ بتائی فرمائی ہے جو غبن میں ملوث ہو گئے ہیں ۔ کیا وہ فرما سکیں گے کہ جو باقی رہ گئے ہیں ان کی تعداد زیادہ ہے یا غبن والے زیادہ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یہ آپ خود calculate کر لیں ۔ ہمارے پاس جو بیڑا ہے اور ہزاروں ملازمین ہیں ۔ جو تعداد میں نے دی ہے آپ اسے اس میں سے تفریق کر کے معلوم کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہتر یہ جواب ہو گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جن لوگوں کے خلاف غبن کے کیس ثابت ہو گئے ہیں ان کو برخاست کرنے پر اکتفا کیا ہے یا ان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی بھی کی جا رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ جو رولز اور قوانین کے مطابق ہو سکتا ہے کیا ہے لیکن اگر یہ معزز ایوان کوئی اور قانون فوجداری جرم کی صورت میں یا قید کی صورت میں بنائے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ غبن کے کیس میں قانون موجود ہے ۔

۴۰۶ — ۴۰۹ کی دفعات موجود ہیں ۔ چوھدری محمد انور سمہ صاحب آپ کو ٹھیک طور پر مشورہ دے سکتے ہیں ۔ میں پوچھتا ھوں کہ ان قوانین کی روشنی میں آپ نے کسی کو قید بھی کرایا ہے ؟ میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ بد دیانتی اور غبن جیسے تعزیری جرم سرکاری ملازمین میں بڑھ رہے ہیں ۔ جب تک آپ پوری قوت اور شدت کے ساتھ مواخذہ اور احتساب کا انتظام نہیں کریں گے اس وقت تک بد دیانتی کا رجحان بڑھتا چلا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ باقی باتوں کا جواب تو وہ خود دیں گے ۔

But he has been an outstanding lawyer before he became a Minister.

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے گذارش کی ہے کہ کسی بھی ملازم کو سزا دینے کی دو صورتیں ھوتی ہیں ۔ ایک محکمانہ کارروائی اور دوسری ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی ۔ ھم نے ان کو محکمانہ سزا دی ہے کیونکہ وہ غریب آدمی ہیں اور غریب آدمی کو اتنی سزا کافی ہے کہ اس کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے ۔ یہ اس کے لئے اتنی بڑی سزا ہے جو میں سمجھتا ھوں کہ اس سے زیادہ دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں جناب علامہ صاحب کو یقین دلاؤنگا کہ اگر وہ ھمیں اتنی بھی سزا دینے کی اجازت دیتے ہیں تو وہ کافی ہے اور میں یقین دلاتا ھوں کہ اس سے ھم بد عنوانی اور رشوت ستانی کا مناسب سدباب کر سکیں گے ۔

شیخ محمد ریاض ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ بسوں کی شدید کمی کے باعث اھالیان لاھور کو سفر کی کم سہولتیں مہیا ہیں اور انہیں سخت تکلیف ہے ۔ بسوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے ۔ بڑی بڑی دیر تک بسیں نہیں آتیں ۔ اس سلسلے میں جو نئی بسیں یہاں چلنی شروع ھو گئی ہیں ان سے لوگوں کو تکلیف میں کسی قدر کمی ھوئی ہے ۔ کیا ان پر کسی قسم کی پابندی ہے کہ مزید روٹ پرمٹ جاری نہیں کئے جا سکتے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ٹیکسی سسٹم یا نئی بس سسٹم اتنا مفید نہیں ھوگا جتنا گورنمنٹ

ٹرانسپورٹ سروسز ہوتی ہیں ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے ملازمین سرکاری ملازم ہوتے ہیں ۔ وہ سکولوں کے بچوں ۔ لڑکیوں اور شریف خواتین کے لئے بے حد مفید ہوتے ہیں ۔ پرائیویٹ ٹیکسیوں میں ۔ منی بسوں میں غنڈہ عناصر ہوتا ہے جو ٹھیک نہیں ہے ۔ چونکہ ہمارے پاس بسیں بہت کم تھیں اس لئے مجبوراً منی بسوں کو اجازت دینی پڑی ۔ میں اس معزز ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جونہی نئی بسیں ملتی ہیں ہم کالجوں کے لئے سپیشل بسیں چلائیں گے جو کالجوں سے گھروں تک جائیں گی اور ان میں صرف کالجوں کے طلباء اور طالبات اور سکولوں کے بچے آیا جایا کریں گے ۔ اسی طرح سے دوسرے شعبوں کے لئے بھی سپیشل بسیں چلائیں گے ۔ عوام کو یقینی طور پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔ اس کے بعد ہم ٹائیڈل سسٹم چلائیں گے ۔ وقت کی پابندی بھی ہوگی اور بسیں بھی پوری مقدار میں چلائیں گے ۔

Mr. Speaker : The Minister is still replying and I would request the members that when a Minister is replying the other members should resume their seats.

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بسوں اور ٹیکسی ویگنوں پر جو کام کرتے ہیں وہ غنڈہ عناصر ہوتا ہے ۔ اس کے اوپر بھی ڈرائیور اور کنڈکٹر ہوتے ہیں ۔ ان میں اور ان میں فرق کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ انہوں نے مجھے غلط سمجھا ہے ۔ میں تمام شہریوں کو تمام ڈرائیوروں کو خواہ وہ پرائیویٹ ہوں ۔ خواہ وہ گورنمنٹ کے ہوں غنڈہ عناصر نہیں کہتا ۔ میں نے کہا ہے کہ ان میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں اور ان پر اتنی پابندی نہیں ہو سکتی جتنی کہ گورنمنٹ کے ملازمین پر ہوتی ہے ۔ میرے مشاہدے میں آیا ہے ۔ کراچی میں اور دوسری پرائیویٹ بسوں کے اکثر واقعات آپ دیکھتے ہیں کہ طلباء کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں ۔ لیکن گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے ملازمین یہ بات نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ''اکثر'' سے مراد بعض واقعات ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جی ۔ بعض واقعات ۔

مسٹر محمد اشرف - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جن ملازمین کو نکالا گیا ہے اور لیبر کورٹ نے ان کے حق میں فیصلے کر دیئے ہیں اور وہ ایک سال سے اسی طرح پھر رہے ہیں - ان کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - کیا آپ کا سوال غین کے متعلق ہے ؟

مسٹر محمد اشرف - جی ہاں -

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - میرے مشاہدے میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ گورنمنٹ ملازمین کو لیبر کورٹ نے بحال کیا ہو - اور اگر اکا دکا ہائی کورٹ کی اپیلوں کے سلسلے میں کوئی ہمارے پاس کورٹ کا آرڈر لے کر آیا ہے تو ہم اس کی حق رسی کر رہے ہیں -

---

بسوں کے حادثات

* ۱۷۲۱ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۳ء بسوں کے کتنے حادثات ہوئے - تفصیل ماہانہ ضلع وار بتائی جائے -

(ب) ان حادثات میں کتنے لوگ جان بحق ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے تفصیل ماہانہ ضلع وار بتائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - میں معذرت خواہ ہوں کہ اس کا جواب ابھی تک فیلڈ سے ہمارے محکمے میں نہیں آیا -

Mr. Speaker : This question will, of course be repeated.

زیادہ سواریاں بٹھانے پر بسوں کا چالان

* ۱۷۱۱ (الف) - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۳ء زیادہ سواریاں بٹھانے کی بنا پر کتنی بسوں کا چالان ہوا اور جرمانوں کی صورت میں کتنی رقم وصول ہوئی - تفصیل ماہانہ ضلع وار بتائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - صوبہ پنجاب میں یکم جنوری

۱۹۷۲ء کا یکم جنوری ۱۹۷۳ء زیادہ سواریاں بٹھانے کی بنا پر [illegible] بسوں کا چالان ہوا اور جرمانوں کی صورت میں ۱۲,۷۲,۸۹۹ (تیرہ لاکھ بارہ ہزار سو سڑسٹھ) روپے وصول ہوئے۔ چالانوں اور وصول شدہ جرمانوں کی ماہانہ اور ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رائے مہتاب خان کھرل: کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ایسی بسیں جن کے چالان تین ماہ کے عرصہ سے زیادہ ہو چکے ہیں ان کو جرمانہ کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے اور ان کو زیادہ سے زیادہ جرمانہ کرنا چاہئے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ فاضل رکن کی اس اچھی تجویز پر یقیناً عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

Mr. Speaker: But I hope the members will only ask supplementary questions and not give suggestions.

خان محمد ارشد خان۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ٹریفک پولیس جو مالکان سے ماہانہ لیتی ہے اس کا کوئی سد باب ہو سکتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ مالکان بری عادتوں کو چھوڑ دیں تو وہ یقیناً جرمانے کے ساتھ ان کو ماہانہ دینے سے انکار کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ خود چور ہے۔ چور اپنی چوری کو چھپانے کے لئے غلط کام خود کرتا ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمیں پولیس کو ٹھیک کرنے کی خود کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں جو آلائشیں۔ غلاظتیں اور غلطیاں ہیں ان کو بھی ٹھیک کرنے کی ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں طرف سے کوشش کی جائے گی تو معاملہ ٹھیک ہوگا۔ پولیس کو ٹھیک کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ آپ بھی سب مل کر ان کو ٹھیک کریں۔ انشا اللہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

خان محمد ارشد خان۔ جناب والا۔ وزیر موصوف کہتے ہیں کہ مالکان خود بری عادتیں چھوڑ دیں۔ میں کہتا ہوں کہ پولیس والے بری عادتوں کو چھوڑ دیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

مسٹر محمد اشرف ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اتنے جرمانے کرنے کے باوجود اوور لوڈنگ کیوں بند نہیں ہو رہی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ lust for money اس قدر زیادہ ہے کہ جرمانے کی سزا اس کے مقابلہ میں کم ہے ۔ اس سلسلے میں ان کے ساتھ سختی کی جائے اور ایک عوامی محاسبہ ان لوگوں کا کیا جائے ۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسوں کی تعداد زیادہ ہونے دیں جب ہم انشا اللہ تعالیٰ ایسے روٹوں پر گورنمنٹ کی بسیں چلائیں گے ۔ لیکن اس وقت تک ہم اوور لوڈنگ نہیں کر سکتے جب تک گورنمنٹ خود اپنی بسیں چلانے کی پوزیشن میں نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کوڑل ۔ کیا یہ درست ہے کہ جرمانے کرنے والے افسروں کا بھی حصہ ہوتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے ۔ وہ مجسٹریٹ ہوتے ہیں وہ ہرگز ایسا نہیں کرتے ۔ کافی حد تک ایمانداری سے کام لیتے ہیں ۔

خان محمد ارشد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ مالکان بری حرکات چھوڑ دیں میں یہ کہتا ہوں کہ بہت سے مالکان ایسے ہیں جو بالکل قانون کی پابندی کرتے ہیں اور وہ ماہانہ نہیں دیتے ہیں ۔ پھر بھی ان کے چالان ہوتے ہیں کیا ان کا محاسبہ ہو سکتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں فاضل رکن سے گزارش کروں گا کہ ایسے مالکان بہت کم تعداد میں ہیں آپ ان کی فہرست مجھے دیں کہ فلاں پولیس والا ان کے ساتھ ایسا کرتا ہے تو پھر ان کے خلاف قطعی طور پر کارروائی کریں گے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ چونکہ معزز رکن خود ٹرانسپورٹر ہیں اسلئے وہ زیادہ توجہ فرما رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

نئی ٹرانسپورٹ پالیسی کے تحت ٹکٹ فارم جاری کرنے کا فیصلہ

*۱۷۱۲ ۔ حافظ علی اسداللہ ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نئی ٹرانسپورٹ پالیسی کے تحت حکومت کی جانب سے میلوں کے حساب سے ٹکٹ فارم جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں بلکہ حکومت پنجاب نے ایک نئے رول کے تحت بس مالکان کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ بس مسافران سے وصول کردہ کرایہ کے بارے میں مخصوص ٹکٹ جاری کیا کریں ۔

(ب) متذکرہ نئے روٹ پر مورخہ ۱۴ ماہ نومبر ۱۹۷۲ء سے عمل درآمد شروع ہو چکا ہے ۔

میں ایوان کی اطلاع کے لئے وہ اندراجات اس وقت پڑھ کر سناتا ہوں ۔ ٹرانسپورٹ کمپنی کا نام جو پرمٹ پر درج ہے وہ لکھنا ضروری ہے ۔ پہلے جو رسید دیتے تھے اس پر یہ نہیں ہوتا تھا ۔ ٹکٹ نمبر ۔ بس نمبر ۔ سفر کہاں سے کہاں تک کرنا ہے یہ بھی اس میں لکھا گیا ہے ۔ اس سفر کا کرایہ کتنا ہے ۔ تاریخ و دستخط جاری کنندہ اور اس طرح بس کا نمبر اور ٹرانسپورٹ کمپنی کا نام چھپا ہوا ہو ۔ اس طرح اس کا سد باب کیا گیا ہے ۔

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی صاحب ممبر پینل آف چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

گریس انڈسٹریز کبیر والا کے کارکنوں کو رہائشی مکان

*۱۷۷۵ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گریس انڈسٹریز خانیوال روڈ کبیر والا

(ضلع ملتان) نے اپنے کارکنوں کو رہائشی سہولتیں دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ان کو ابھی تک رہائشی مکان نہیں دیئے گئے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ صنعتی ادارہ کب تک اپنے سب ملازمین کو رہائشی سہولتیں دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں گریس انڈسٹریز کبیر والا کی انتظامیہ کے قول کے مطابق انہوں نے اپنے کارکنوں سے رہائشی سہولتیں دینے کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا تھا ۔

(ب) مذکورہ صنعتی ادارہ مستقبل قریب میں بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا جس کی وجوہات مالی دشواریاں ہیں ۔

ہائی سٹیج کیرج و کنٹریکٹ کیرج کا پرمٹ حاصل کرنے کے لئے اقرار نامہ

* ۱۷۸۴ - شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ویگن نمبر ۷۶۹۸ جے ۔ ایم اور ویگن نمبر ۶۸۷ ایل ۔ ای ۔ ای ۔ ایس نمبر ۳۹۹۰ ایل ۔ ای ۔ جے اور بس نمبر ۳۹۸۰ ایل ۔ ای ۔ جی نے ہائی سٹیج کیرج و کنٹریکٹ کیرج کا پرمٹ حاصل کرنے کے لئے اقرار نامہ مبلغ ۴ روپے کے اشٹامپ پر ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں جمع کرائے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اقرار نامہ مذکورہ ضمن (الف) کی تصدیق کن کن مجسٹریٹوں نے کی تھی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ حقیقت ہے کہ ویگن نمبر ۷۶۹۸ جے ۔ ایم اور نمبر ۶۸۷ ایل ۔ ای ۔ کے مالکان نے روٹ پرمٹ لیتے وقت مبلغ ۴ روپے کے اشٹامپ پر اقرارنامے ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں جمع کرائے تھے ۔ مگر بس

نمبر ۳۹۹۹ ایل - ای - جے اور نمبر ۳۹۸۰ ایل - ای - جے کے مالکان نے روٹ پرمٹ حاصل کرتے وقت ایسا کوئی اقرار نامہ اپنی درخواست کے ساتھ شامل نہیں کیا تھا -

(ب) ویگن نمبر ۷۶۹۸ جے - ایم کے اقرار نامہ کو شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ نے تصدیق کیا ہے اور مظہر سعید احمد مجسٹریٹ درجہ اول نے کاؤنٹر سائین کیا ہے - ویگن نمبر ۶۸۷ ایل - ای - ای کے اقرار نامہ کو شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ کی تصدیق پر خواجہ اظہر حسن مجسٹریٹ درجہ اول نے کاؤنٹر سائین کیا ہے -

---

روٹ پرمٹ

* ۱۷۸۴ (الف) شیخ عزیز احمد - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

اکتوبر ۱۹۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء لاہور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے موٹر رکشا - ٹیکسی کیب - ویگن - اور ٹرک اور اس کے علیحدہ علیحدہ علیحدہ ماہ کتنے روٹ پرمٹ جاری کئے ہیں اور کتنے معطل یا منسوخ کئے اور پرمٹ جاری کرتے وقت ان اقرار ناموں کو کس کس مجسٹریٹ نے تصدیق کیا - ایسے مجسٹریٹوں کے نام بھی بتائے جائیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - مطلوبہ اطلاع مندرجہ ذیل ہے -

۱ - جاری شدہ پرمٹوں کی تعداد -

	اکتوبر ۱۹۷۲ء	نومبر ۱۹۷۲ء	دسمبر ۱۹۷۲ء
۱ - موٹر رکشا	۶۱	۴۹	۵۶
۲ - ٹیکسی کیب	۴۱	۴۴	۳۵
۳ - ویگن	۴۳	۲۳	[illegible]

۴ - ٹرک	۳۳	۶۱	۳۹
۵ - بسیں A B & C	۲۰۸	۱۵۷	۱۱۳

۲ - منسوخ شدہ پرمٹوں کی تعداد درج ذیل ہے -

	اکتوبر ۱۹۷۲ء	نومبر ۱۹۷۲ء	دسمبر ۱۹۷۲ء
۱ - رکشا	—	۱	۳
۲ - ٹیکسی کیب ۳ - ویگن	۳۵	۸	۲۲
۴ - ٹرک	—	—	—
۵ - بسیں	۱۲۳	۱۰۶	۷۲

معطل شدہ پرمٹوں کی تعداد ندارد ہے -

اقرار ناموں کی تصدیق کرنے والے مجسٹریٹ صاحبان کے نام منسلکہ گوشوارہ میں درج ہیں -

فہرست مجسٹریٹ صاحبان جنہوں نے اقرار ناموں کی تصدیق کی

ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء

نمبر شمار	گاڑی نمبر	تصدیق کنندہ	نام مجسٹریٹ جس نے کاؤنٹر سائین کیا
۱ -	LEF - 1650	چوہدری نبی خان	سردار الٰہی بخش مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۲ -	RIB - 3437	,,	,, ,, ,,
۳ -	LEG - 1194	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ لاہور	سی - جے پرویز ,, ,,

۴ -	LEG - 8332	,, ,, ,,	سعید احمد مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۵ -	LEJ - 2587	محمد حنیف ورنیکلر کلرک اے - سی لاہور	سردار احمد شیر اے سی (صدر) لاہور
۶ -	LEF - 8869	ظہیر علی اہلمد - لاہور	سی - جے پرویز مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۷ -	LEJ - 2635	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	سعید احمد مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۸ -	LEF - 8887	,, ,, ,,	,, ,, ,,
۹ -	LEF - 8872	,, ,,	سی - جے پرویز ,, ,,
۱۰ -	LEF - 4142	رانا اشرف علی خان اوتھ کمشنر	مہر اللہ دتہ ,, ,,
۱۱ -	LEJ - 2915	شوکت علی اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ لاہور خزانہ - لاہور	سی - جے پرویز ,, ,,
۱۲ -	RIB - 7496	اوتھ کمشنر	راجہ محمد ایوب ,, ,,
۱۳ -	LEE - 1592	محمد یوسف ایڈووکیٹ	سی - جے پرویز ,, ,,
۱۴ -	LEF - 8894	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	,, ,, ,,
۱۵ -	LEF - 7743	,, ,,	,, ,, ,,
۱۶ -	MNA-2271	خواجہ محمد رمضان پی - اے ٹو کمشنر - لاہور	مسٹر ذکا اللہ نائیک ایڈیشنل کمشنر (ریونیو) لاہور ڈویژن لاہور

۱۷ -	RIB - 3263	NIL	مسعود احمد خان ایس۔ سی (ڈی) لاہور ڈویژن لاہور
۱۸ -	GT - 7330	خواجہ محمد رمضان بی اے ٹو کمشنر لاہور ڈویژن لاہور	چوہدری محمد صدیق سیکرٹری آر۔ٹی۔اے بااختیارات ڈویژنل ٹریفک مجسٹریٹ لاہور ڈویژن لاہور
۱۹ -	LEG - 2863	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	سعید احمد مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۲۰ -	LEE - 6993	,, ,, ,,	,, ,, ,, ,,
۲۱ -	LEF - 9828	اوتھ کمشنر	سی - جے پرویز ,, ,,
۲۲ -	GT - 6528	,, ,,	,, ,, ,, ,,
۲۳ -	MY - 5307	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,, ,,
۲۴ -	LEH - 1834	,, ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۲۵ -	LEG - 9683	,, ,, ,,	سی - جے پرویز ,, ,, ,,
۲۶ -	LEG - 8184	,, ,, ,,	مہر الٰہی بخش ,, ,, ,,
۲۷ -	RN - 7071	NIL	سرفرازالحق بیگ ,, ,,
۲۸ -	LEG - 8185	اے - ایس نجف	سی - جے پرویز ,, ,,
۲۹ -	GT - 7521	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,, ,,
۳۰ -	MNA-1421	NIL	,, ,, ,, ,, ,,
۳۱ -	RIC - 3623	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	سعید احمد ,, ,, ,,
۳۲ -	LEJ - 2761	ریاض الحق طارق ایڈووکیٹ	سی - جے پرویز ,, ,,

۳۳ - RIC - 8089 شیخ اشفاق احمد ,, ,, ,, ,,
ایڈووکیٹ

۳۴ - LEF - 6091 بشیر احمد عاجزی ,, ,, ,, ,,

۳۵ - LEJ - 2659 شیخ اشفاق احمد خواجہ اظہر حسین ,, ,,
ایڈووکیٹ

۳۶ - LEH - 6266 ,, ,, ,, سی - جے پرویز ,, ,,

۳۷ - LEF - 7283 ,, ,, ,, خواجہ اظہر حسین ,, ,,

۳۸ - LEF - 8098 ایم - آر - سی ایڈووکیٹ سی - جے پرویز ,, ,,

۳۹ - JM - 6203 شیخ اشفاق احمد ,, سعید احمد مجسٹریٹ درجہ
اول لاہور

۴۰ - LEH - 3736 NIL مہر اللہ یار ,, ,, ,,

۴۱ - LED - 4681 بشیر احمد عاجزی خواجہ اظہر حسن ,, ,,
اوتھ کمشنر لاہور

۴۲ - LEH - 2671 NIL چوہدری عبداللطیف ,, ,,

۴۳ - LEF - 2171 محمد یوسف صابر صدر عنایت اللہ انصاری ,, ,,
رکشا ٹیکسی یونین

۴۴ - MH - 482 شیخ اشفاق احمد سعید احمد ,, ,,
ایڈووکیٹ

۴۵ - LEC - 2761 ,, ,, ,, سی - جے پرویز ,, ,,

۴۶ - LEE - 6407 ,, ,, ,, سعید احمد ,, ,,

ماہ نومبر ۱۹۷۲ء

۱ - LEG - 3755 ایس-ایم ملک ایڈووکیٹ عنایت اللہ انصاری مجسٹریٹ
درجہ اول لاہور

۲ -	LEF - 9972	رانا اشرف علی خان اوتھ کمشنر	سی - جے پرویز مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۳ -	LEJ - 1661	محمد افضل ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,, ,,
۴ -	LEE - 3059	محمد یوسف ایڈووکیٹ	عایت اللہ انصاری ,, ,,
۵ -	LEG - 2685	شیخ اشفاق احمد ,,	سعیر احمد مجسٹریٹ ,, ,,
۶ -	LEE - 5818	,, ,, ,, ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۷ -	ST - 2897	,, ,, ,, ,,	مہر اللہ یار ,, ,, ,,
۸ -	LED - 6827	,, ,, ,, ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۹ -	ST - 3113	ایم اشرف ایڈووکیٹ	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۱۰ -	RIB - 3438	,, ,, ,, ,,	,, ,, ,, ,, ,,
۱۱ -	LEG - 1187	شیخ اشفاق احمد ,,	عنایت اللہ انصاری ,, ,,
۱۲ -	LEG - 775	محمد بشیر ریڈر ایم زر چوہدری	ایم - زر - چوہدری ,, ,,
۱۳ -	LEC - 9108	NIL	راجہ محمد ایوب ,, ,,
۱۴ -	LEF - 8867	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	سی - جے پرویز ,, ,,
۱۵ -	BR - 1841	NIL	یاور حسین شیرازی ,, ,,
۱۶ -	LEG - 4577	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۱۷ -	JM - 7915	,, ,, ,,	,, ,, ,, ,, ,,
۱۸ -	ST - 2562	محمد افضل ایڈووکیٹ	مہر الہی بخش ,, ,,
۱۹ -	LEF - 2325	شیخ اشفاق احمد ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۲۰ -	LEH - 3032	محمد اشرف ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,, ,,
۲۱ -	LEF - 9522	شیخ اشفاق احمد ,,	سعید احمد ,, ,, ,,

۲۲ -	LEH - 1768	محمد عارف ایڈووکیٹ	راجہ کلیم اللہ ,, ,, ,,
۲۳ -	RK - 1323	شیخ اشفاق احمد ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,

ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء

۱ -	LEH - 8212	اظہار حسین زیدی نوٹری پبلک	خواجہ اظہر حسن مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۲ -	LEJ - 3543	چوہدری محمد یامین ایڈووکیٹ	مہر اللہ یار ,, ,, ,,
۳ -	RIC - 1061	شیخ اشفاق احمد ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۴ -	LEG - 3894	محمد یوسف ,,	عنایت اللہ انصاری ,, ,,
۵ -	GA - 5028	شیخ اشفاق احمد ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۶ -	LED - 12	مرزا محرم علی کلرک ایم - بی بی آئی آفس	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۷ -	RIC - 2077	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,, ,,
۸ -	LEG - 6020	اسسٹنٹ ٹریزری آفس لاہور	سرفراز الحق بیگ ,, ,,
۹ -	LED - 5061	NIL	شیخ حامد حسین کارپوریشن مجسٹریٹ لاہور
۱۰ -	RIC - 6818	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ لاہور	خواجہ اظہر حسن مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۱۱ -	LEG - 5175	,, ,, ,, ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۱۲ -	RIB - 2831	,, ,, ,, ,,	,, ,, ,, ,, ,,
۱۳ -	LEJ - 2419	NIL	چوہدری محمد صدیق سیکرٹری آر ٹی اے بااختیار ڈویژنل ٹریفک مجسٹریٹ لاہور ڈویژن لاہور

۱۴ -	LEI - 2661	شیخ اشفاق احمد ایڈووکیٹ	سعید احمد مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۱۵ -	RIB - 8656	,, ,, ,, ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۱۶ -	LEF - 6940	ایم افضل چوہدری ,,	سرفراز الحق بیگ ,, ,,
۱۷ -	LEE . 687	شیخ اشفاق احمد ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۱۸ -	JM - 7698	,, ,, ,, ,,	سعید احمد ,, ,, ,,
۱۹ -	LEG - 3082	,, ,, ,, ,,	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۲۰ -	LEG - 5781	رشید احمد ایڈووکیٹ	,, ,, ,, ,,
۲۱ -	ST - 3823	شیخ اشفاق احمد ,,	,, ,, ,, ,,
۲۲ -	AM - 3343	,, ,, ,, ,,	,, ,, ,, ,,
۲۳ -	LEF - 8856	,, ,, ,, ,,	,, ,, ,, ,,
۲۴ -	LEE - 6869	NIL	ڈی-ایس-پی (ٹریفک) لاہور
۲۵ -	LEJ - 3573	سردار محمد اعلمد مجسٹریٹ غلام رسول	غلام رسول مجسٹریٹ درجہ اول لاہور
۲۶ -	ST - 3845	ایڈووکیٹ	خواجہ اظہر حسن ,, ,,
۲۷ -	ST - 3844	,,	,, ,, ,, ,,

سید تابش الوری - جناب والا - آج تمام وزرا صاحبان سوائے میاں محمد افضل وٹو صاحب کے حاضر نہیں ہیں -

مسٹر چیئرمین - میرا خیال ہے کہ کسی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں ؟

سید تابش الوری - اس سے پہلے کورم کی ذمہ داری ارکان پر تھی یہ تو وہی مثال ہوئی کہ چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ -

مسٹر چیئرمین - مجھے آپ سے اتفاق ہے لیکن بعض اوقات ایمرجنسی میں وزراء کو میٹنگ میں جانا پڑتا ہے - کورم پورا ہے اور ہاؤس کا بزنس چل رہا ہے -

سٹیج کیرج روٹ پرمٹ کا اجراء

*۱۸۲۶۔ شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء تک ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے:۔

(اول) لاہور براستہ گوجرانوالہ تا پسرور یا نارووال۔

(دوم) لاہور براستہ گوجرانوالہ ڈسکہ تا پسرور یا نارووال و ظفروال۔

(سوم) لاہور براستہ گوجرانوالہ تا شکر گڑھ۔

(چہارم) سیالکوٹ تا نارووال۔

(پنجم) سیالکوٹ تا ظفروال۔

(ششم) سیالکوٹ تا شکر گڑھ کتنے سٹیج کیرج روٹ پرمٹ اور کن اصحاب یا کمپنیوں کے نام جاری کئے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بعض سٹیج کیرج پرمٹ ہولڈران لاہور۔ پسرور۔ لاہور تا نارووال۔ لاہور شکر گڑھ کی بجائے صرف گوجرانوالہ اور پسرور شکر گڑھ تک ہی اپنی سروسیں چلانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اتھارٹی نے ایسے پرمٹ ہولڈران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب نفی میں ہو تو کیا اتھارٹی جزو (الف) مندرج ایسا ٹائم ٹیبل ایوان کی میز پر رکھے گی جس کے تحت پرمٹ ہولڈران سروس کو باقاعدگی سے چلانے کے پابند ہوں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ۔ پسرور اور ڈسکہ پسرور کے درمیان بسوں میں اوور لوڈنگ ایک روزانہ صورت اختیار کر چکی ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اوور لوڈنگ

بند کرانے کے سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے ۔

(ہ) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنے روٹ پرمٹ اوور لوڈنگ ۔ تیز رفتاری ۔ حادثات کی بنا پر معطل یا منسوخ کئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا اگلی دفعہ جواب دے دوں گا ۔

سرکاری و غیر سرکاری اور نجی فیکٹریوں میں ملازم مزدور خواتین کی مستقلی

*۱۸۴۱ ۔ **محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ بھر میں سرکاری ، نیم سرکاری اور نجی فیکٹریوں میں ملازم روزانہ تنخواہ پر کام کرنے والی مزدور خواتین (عارضی) جنہوں نے اعلیٰ مہارت حاصل کر لی ہے اور جو ۴—۶ سالوں سے متواتر کام کر رہی ہیں کو باقاعدہ طور پر مستقل نہیں کیاگیا اور انہیں تمام دوسرے الاؤنسز مثلاً بھتہ ۔ سفر ۔ مہنگائی الاؤنس و میڈیکل الاؤنس سے محروم رکھا گیا ہے ۔

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔ صحیح صورت حال یہ ہے کہ ان فیکٹریوں میں جہاں مرد یا خواتین مزدوروں کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہے وہاں بلا امتیاز ان تمام ملازمین کو جو تین ماہ کی مسلسل ملازمت کا عرصہ مستقل آسامیوں پر مکمل کر لیتے ہیں ۔ مستقل کر دیا جاتا ہے ۔ تاہم الاؤنسز از قسم بھتہ ، سفر ، مہنگائی الاؤنس اور میڈیکل الاؤنس نہیں دیا جاتا ، ماسوائے ان اداروں کے جن کی التظامیہ اور مزدوروں کی تنظیم کے

مابین ان الاؤنسوں کے لئے معاہدہ کیا جا چکا ہو ۔ چونکہ ایسے الاؤنسز دیئے جانے کے متعلق ابھی تک کسی بھی مزدور قوانین میں کوئی شق موجود نہیں ۔ بہر حال مزدر خواتین کو لیبر قوانین کے تحت طبی مراعات حاصل ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کے پیش نظر یہ غیر ضروری ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ واہ آرڈیننس فیکٹری میں جو خواتین کام کر رہی ہیں اور وہ بھاری بھاری مشینیں کمال مہارت کے ساتھ چلاتی ہیں وہ ان الاؤنسز سے محروم ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر محنت ۔ میں نے گذارش کی ہے کہ مزدور روزانہ مزدوری پر کام کرتے ہیں اور جو فنی مہارت رکھتے ہیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورت اگر مستقل ملازم ہیں تو ان کو تمام تر مراعات جو قانون کے مطابق موجود ہیں میسر ہیں ۔ لیکن جو روزانہ مزدوری پر کام کرتے ہیں یہ ان کے لئے ممکن العمل نہیں ہے ۔ لیکن جن فیکٹریوں کی یونین مضبوط ہیں وہ مالکان کے ساتھ معاہدہ کر کے ان کو پابند کر سکتے ہیں ۔ اکثر فیکٹریوں میں ایسا ہوا ہے ۔ اگر واہ آرڈیننس فیکٹری میں ایسی کوئی بات ہے تو محترمہ ہمارے ساتھ رابطہ پیدا کریں ۔ ایسے مطالبات جو پورے ہو سکتے ہوں میں ان کی یونین سے اور لیبر ڈیپارٹمنٹ سے ان کو پورا کرانے کی پوری کوشش کروں گا ۔

نجی صنعتوں ، سرکاری فیکٹریوں اور نیم سرکاری فیکٹریوں میں روزانہ تنخواہ پر ملازم مزدور مرد و زن کی تنخواہ میں کٹوتی

*۱۸۴۱ (الف) ۔ **حسینہ بیگم کھوکھر** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نجی صنعتوں ، سرکاری فیکٹریوں اور نیم سرکاری فیکٹریوں میں روزانہ تنخواہ پر ملازم مزدور مرد و زن کو ان کے کام کے دنوں کی تعداد کے حساب سے تنخواہ دی جاتی ہے مگر اتوار کی تعطیل کی تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے اور گزیٹیڈ تعطیلات کی تنخواہ کم کر دی

جاتی ہے - اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - یہ درست ہے کہ نجی صنعتوں ، سرکاری فیکٹریوں و نیم سرکاری فیکٹریوں میں روزانہ تنخواہ پر لگائے گئے عارضی مزدوروں کو صرف کام کے دنوں کی تنخواہ ملتی ہے اور بدیں وجہ ہفتہ واری چھٹی کے دن کی تنخواہ نہیں دی جاتی - لیکن اگر ان کی ماہوار تنخواہ ، حکومت یا اجرت بورڈ کی مقرر کردہ کم سے کم اجرت سے کم ہو تو تنخواہ کا یہ فرق آجر ادا کرتا ہے - اس ضمن میں یہ بات واضح ہے کہ حکومت کے قائم کردہ سہ فریقی اجرت بورڈ کی مقرر کردہ اجرتیں روزانہ اور ماہوار تنخواہ دار ملازم کے لئے یکساں ہوتی ہیں - اور ان احکامات کے مطابق ایک مہینہ (تنخواہ کے شمار کے لئے) ۲۶ دن کا ہوتا ہے -

یہ درست نہیں کہ گزیٹڈ چھٹیوں کی تنخواہ کم دی جاتی ہے -

حافظ آباد کے بس سٹینڈ کو بند کرنے کے اقدامات

*۱۸۸۵ - **مسٹر فدا حسین** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد کا بس سٹینڈ میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر واقع ہے اور سال ۶۰-۱۹۵۹ء سے اس کی کل آمدن مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ ایک فرد واحد ناجائز طور پر حاصل کر رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بس سٹینڈ کو فی الفور بند کرنے کے لئے کوئی اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - معاملہ غیر معمولی ہونے کی وجہ سے مکمل چھان بین کے بعد جواب دیا جائے گا -

مسٹر فدا حسین - جناب والا - میرا سوال pending کر دیں -

مسٹر چیئرمین - ٹھیک ہے -

میلسی ایریا میں طلباء سے زیادہ کرایہ کی وصولی

*۱۹۶۸ - قاضی محمد اسماعیل جاوید - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ میلسی ایریا میں ٹرانسپورٹر طالبعلموں سے دو تہائی کرایہ وصول کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز مذکورہ علاقہ کے طالب علموں کو پختہ اور کچی سڑک پر کس حساب سے کرایہ ادا کرنا ہو گا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو)- سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ملتان کو طالب علموں کی طرف سے اس امر کی زبانی یا تحریری کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ میلسی ایریا میں ٹرانسپورٹر ان سے دو تہائی کرایہ وصول کرتے ہیں - حکومت پنجاب کے نوٹیفیکیشن مجریہ ۱۴ ماہ دسمبر ۱۹۶۲ء کے مطابق طالب علموں کو پختہ اور کچی سڑک کے سفر کے لئے مندرجہ ذیل شرح سے کرایہ ادا کرنا ہوتا ہے :-

(i) تعلیمی ادارہ سے بیس میل حدود کے اندر سفر کے لئے ہفتہ کے تمام بشمولیت اتوار گھر سے آتے یا جاتے وقت 10 پیسے -

(ii) اس سے زیادہ سفر کے لئے صوبہ بھر میں کسی بھی مقام کے لئے اگر سڑک کچی ہے تو عام شرح کرایہ کا نصف یعنی اڑھائی پیسے فی میل اور پکی سڑک کے لئے عام شرح کرایہ کا نصف یعنی دو پیسے فی میل -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب کورم پورا نہیں ہے -

مسٹر چیئرمین - میاں صاحب - آپ نے اپنے ساتھیوں کو باہر بھیج دیا ہے اور اب کہتے ہیں کورم پورا نہیں ہے - میرے سامنے آپ کے دس بارہ ممبر باہر تشریف لے گئے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب گنتی کرائی جائے -

مسٹر چیئرمین - کورم پورا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - گنتی بجائی جائے - کورم پورا نہیں ہے -

جب گھنٹی بجے گی تو پھر کورم پورا ہوگا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman : All members to please resume their seats.

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ دو معزز ممبران گنے نہیں جا سکتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اگر کورم کا سوال کسی معزز ممبر کی طرف سے نہ اٹھایا جائے تو رولز یہ کہتے ہیں کہ یہ جناب سپیکر کی صوابدید پر ہے ۔ لیکن اگر کورم کا سوال کسی معزز ممبر کی طرف سے پیش کر دیا جائے تو پھر سیکرٹری صاحب کے لئے گنتی کرنی ضروری ہو جاتی ہے اس کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر کورم پورا ہو تو یہ کہنے سے کہ کورم پورا نہیں ہے It does not decide the issue.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب اگر کورم پورا نہیں تھا تو گنتی پوری ہونی چاہئے تھی ۔

Mr. Chairman : There is no such provision in the rules.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب اس کے متعلق رولز موجود ہیں ۔

Mr. Chairman : Show me any rule where anybody gets up in the House and says there is no quorum.

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جو دیدہ دانستہ شرارت کریں ان کے متعلق بھی فیصلہ ہونا چاہئے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب کیا یہ شرارت تھی ۔

Mr. Chairman : There is no Point of Order.

ضلع سرگودھا میں رجسٹرڈ شدہ گاڑیاں

*۱۹۶۹ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سرگودھا میں رجسٹر شدہ گاڑیوں ، پرائیویٹ کاروں ، ٹیکسیوں

بسوں اور ٹرکوں کی موجودہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ ضلع میں ۱۹۷۲ء میں کاروں ۔ بسوں اور ٹرکوں کے کتنے حادثات ہوئے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) سرگودھا ضلع میں کل ۷۰۲۶ موٹر گاڑیاں رجسٹرڈ ہیں ۔ ان میں سے ۱۴۶۹ گاڑیں ۹ ٹیکسیاں ۔ ۹۷۲ بسیں اور ۷۶۲ ٹرک ہیں ۔

(ب) سرگودھا ضلع میں ۱۹۷۲ء کے دوران کاروں کے ۷ بسوں کے ۲۶ اور ٹرکوں کے ۱۷ حادثے ہوئے ۔

خوشاب اور سکیسر کے درمیان بسوں کی تعداد

*۱۹۶۹ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) خوشاب اور سکیسر کے درمیان گورنمنٹ کی کتنی بسیں چلتی ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ کی ضروریات کے لحاظ سے وہ بسیں بہت کم ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) اس وقت گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس لائل پور خوشاب اور سکیسر کے درمیان دو بسیں چلا رہی ہے ۔

(ب) گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی مذکورہ بسیں ان پرائیویٹ کمپنیوں کی بسوں کے علاوہ ہیں ۔ جو خوشاب اور سکیسر کے درمیان مختلف حصوں پر چل رہی ہیں ۔ ان تمام بسوں کی تعداد اسی علاقے کی موجودہ سفری ضروریات کے لئے کافی ہے ۔ تاہم گورنمنٹ ٹرانسپورٹ اس علاقے کی اضافی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مستقبل قریب میں چار مزید بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

پرائیویٹ بسوں کو قومی ملکیت میں لینا

*۱۹۶۹ (ج) ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت پرائیویٹ بسوں کو قومی ملکیت میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ حکومت فی الحال ٹرانسپورٹ پالیسی میں رد و بدل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ اس لئے پرائیویٹ بسوں کو قومی ملکیت میں لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان لوکل بس چلانا

*۱۹۷۰ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان کوئی گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی لوکل بس چلتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیا حکومت وہاں کوئی بس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ اس وقت خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی لوکل بس نہیں چلتی ۔

خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان چلنے والی پرائیویٹ بسوں کی تعداد اس علاقے کی موجودہ سفری ضروریات کے لئے کافی ہے اس صورت حال میں اس علاقے میں بسوں کی تعداد میں مزید اضافہ کا واضح امکان نہیں ہے ۔ تاہم اگر مستقبل میں مزید بسیں چلانے کی ضرورت پڑی تو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ اس کا مناسب انتظام کر سکے گی ۔

خوشاب اور نور پور تھل کے درمیان موٹر چلانا

*۱۹۷۱ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خوشاب اور نور پور تھل کے درمیان

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی کوئی بس نہیں چلتی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خوشاب اور نور پورتھل کے درمیان بس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) خوشاب اور نور پور تھل کے درمیان چلنے والی پرائیویٹ بسوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ قریباً ہر پانچ منٹ کے بعد ایک بس دستیاب ہوتی ہے ۔ موجودہ تعداد اس علاقہ کی سفری سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کافی ہے ۔ تاہم اگر علاقے کی ضروریات کے پیش نظر مزید بسیں درکار ہوئی تو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ان کی فراہمی کا بندوبست کر سکتی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کافی بسیں چل رہی ہیں ۔ کیا وہ ان کی تعداد بتا سکیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کریں ۔

ڈسٹرکٹ منیجر لاہور اومنی بس سروس کی سبکدوشی

*۲۰۲۰ ۔ میاں محمد افضل حیات ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کیپٹن اورنگ زیب بطور ڈسٹرکٹ منیجر لاہور اومنی بس سروس میں تعین رہا ہے اور بعد میں انہیں ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا تھا ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ جس عرصہ میں کیپٹن اورنگ زیب ڈسٹرکٹ منیجر تھے لاہور اومنی بس سروس کو سابقہ ڈسٹرکٹ منیجروں کے دور کی نسبت زیادہ منافع حاصل ہوا ۔

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسٹرکٹ منیجر نے ملازمت سے سبکدوشی کے بعد بیشتر درخواستیں محکمہ کو ارسال کیں ۔

(د) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسٹرکٹ منیجر نے مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۷۲ء کو ٹرانسپورٹ ایڈوائزر کو ایک درخواست دی اور ایڈوائزر نے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۷۲ء کو وہی درخواست سیکرٹری پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو برائے تحقیقات بھیج دی۔ اور حکم دیا کہ ایک ہفتہ کے اندر تحقیقات کے نتائج سے آگاہ کیا جائے۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہیں تو متذکرہ سیکرٹری نے تحقیقاتی رپورٹ کب بھیجی اور تحقیقاتی رپورٹ کی تفصیلات کیا ہیں نیز کیپٹن اورنگ زیب کی مذکورہ درخواست پر کیا فیصلہ ہوا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) درست ہے۔

(ب) کسی حد تک درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) جناب ٹرانسپورٹ ایڈوائزر نے اس کیس میں تحقیقاتی رپورٹ محکمہ سے طلب کی۔ لہذا ایک مکمل رپورٹ مورخہ ۲۲-۳-۷۲ کو جناب ٹرانسپورٹ ایڈوائزر کو پیش کی گئی۔ انہوں نے پڑھ کر تسلی کی اور واپس کر دی۔ زبانی حکم فرمایا کہ درخواست دہندہ کو اس کے قانونی حالات سے آگاہ کر دیا جائے۔ چنانچہ کیپٹن اورنگ زیب کو روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی چٹھی نمبر ESTT-I/S/20/W/KU ، مورخہ ۳۶-۴-۷۲ کے ذریعے مطلع کر دیا گیا۔ اس میں کیپٹن اورنگ زیب کو بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کی تنخواہ رول نمبر ۹۶ ملٹری پنشنر کی دوبارہ سول محکمہ میں تعیناتی کے تحت بالکل صحیح مقرر کی گئی تھی۔ ملٹری پنشنر ہونے کی وجہ سے قانونی طور پر گریجوٹی اور محکمانہ پراویڈنٹ فنڈ کے مستحق نہیں تھے۔

گریجویٹ انجینئروں کی رجسٹریشن

*۲۰۳۷ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت کو ہدایت کی گئی ہے کہ گریجویٹ انجینئروں کو رجسٹر کیا جائے اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبائی حکومت نے اس وقت کتنے انجینئر رجسٹرڈ کئے ہیں -

(ب) آیا یہ درست ہے کہ لیبیا اور دوسرے ممالک میں ملازمت کے حصول کے لئے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت سے تجربہ کار انجینئرز کے نام طلب کئے ہیں - اگر ایسا ہے تو کتنے نام مرکزی حکومت کو بھیجے گئے ہیں -

(ج) آیا یہ درست ہے کہ جو تجربہ کار انجینئرز بیرونی ممالک برائے ملازمت جائیں گے ان کی جگہ بے روزگار اور کوالیفائیڈ انجینئرز کو تعینات کیا جائے گا ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت کو گریجویٹ انجینئرز کو رجسٹرڈ کرنے کی تا حال کوئی اطلاع نہیں آئی -

(ب) دیگر ممالک سے ملازمتوں کی اطلاع بیورو آف امیگریشن کراچی صوبائی محکمہ محنت کو مہیا کرتا ہے - اس وقت انجینئر کی کوئی اطلاع ممالک غیر سے محکمہ محنت کے پاس نہیں ہے -

(ج) سرکاری محکموں میں جو انجینئرز کی اسامی خالی ہوتی ہیں - سروس رولز کے مطابق پر ہوتی ہیں - نجی اداروں کے لئے فی الحال ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ وہ خالی اسامیوں پر کوالیفائیڈ انجینئرز کی تقرری کریں -

کمیشن سسٹم کا خاتمہ

*۲۰۷۲ - چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـــ

(الف) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ بس ڈرائیور کمیشن کے لالچ میں بسوں کو تیز چلاتے ہیں -

(ب) آیا یہ درست ہے کہ کمیشن کے سسٹم پر حکومت نے پابندی لگا دی ہے -

(ج) اگر جزو ھائے (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کمیشن سسٹم کو ختم کرنے میں حکومت کو کس حد تک کامیابی ہوئی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) جی ھاں -

(ب) کمیشن سسٹم کو ختم کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کی ھدایات بس مالکوں پر غیر سودمند ثابت ہو رہی ہیں - لہذا گورنمنٹ اس سسٹم کو ختم کرنے کے لئے ایک نئے قانون کی تشکیل کے لئے سوچ بچار کر رہی ہے -

(ج) کمیشن کی ادائیگی ڈرائیور اور مالک کے درمیان خفیہ زبانی معاھدہ کے تحت ہوتی ہے - چونکہ یہ معاھدہ کہیں تحریر میں نہیں آتا اور دونوں پارٹیوں کی مرضی سے طے پاتا ہے اس لئے اس کو ختم کرنے کے لئے سخت قانون کی ضرورت ہے - حکومت پنجاب نے محکمہ محنت کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کے لئے جلد از جلد قانون بنائے -

---

سڑکوں پر ٹریفک کے حادثات

*۲۰۷۳ - چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـــ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سڑکوں پر ٹریفک کے حادثات بسوں میں مقرر

تعداد میں زیادہ سواریاں بٹھانے - تیز رفتاری اور ریڈیو اور گانوں کے ریکارڈ بجانے سے ہوتے ہیں -

(ب) جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پنجاب میں مذکورہ بے ضابطگیوں کے تحت یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک بسوں کے کتنے چالان کئے گئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) یہ درست ہے کہ بعض اوقات سڑکوں پر ٹریفک کے حادثات بسوں میں مقررہ تعداد سے زیادہ سواریاں بٹھانے - تیز رفتاری اور ریڈیو اور گانوں کے ریکارڈ بجانے سے بھی ہوتے ہیں -

(ب) مندرجہ بالا بے ضابطگیوں کے تحت سال ۱۹۷۲ میں کل ۱۷۳۷۴ چالان کئے گئے -

---

فیکٹریوں ملوں یا کارخانوں پر حکومت کا ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران قبضہ

*۲۱۳۴ - رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جن فیکٹریوں - ملوں یا کارخانوں پر حکومت نے ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران قبضہ کیا ان کی پنجاب میں کل کتنی تعداد ہے اور ان میں سے کتنی فیکٹریوں - ملوں یا کارخانوں میں حکومت کی طرف سے لیبر قوانین کے تحت سہولتیں دی گئی ہیں نیز ان سہولتوں کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - حکومت نے پنجاب میں ۷۲-۱۹۷۱ کے دوران جن صنعتی کارخانوں کو اپنی تحویل میں لیا ہے - ان کی تعداد ۲۱ ہے - ان کارخانوں کے کارکنوں کو قوانین محنت کے مطابق تمام فوائد اور سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں - اور یہ دیکھنے کے لئے کہ قوانین محنت پر پوری طرح عملدرآمد ہو رہا

ہے کہ نہیں - محکمہ محنت کے عہدیدار وقتاً فوقتاً ان کارخانوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں -

---

لاہور اومنی بس سروس کو ۱۹۶۸-۶۹ء کے ہنگاموں کے دوران نقصان

*۲۱۳۵ - رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) لاہور اومنی بس سروس میں ایسی بسوں کی تعداد کیا ہے جن کو ۱۹۶۸-۶۹ء کے ہنگاموں کے دوران لاہور میں نقصان پہنچا -

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ۱۹۶۸-۶۹ء کے ہنگاموں کے نتائج کے طور پر جن بسوں کے شیشے توڑے گئے ان میں سے متعدد بسوں کے شیشے ابھی تک نہ لگوانے کی وجہ سے مسافروں کو سردی میں سردی اور گرمی میں گرم لو سے دو چار ہونا پڑتا ہے - اگر ایسا ہے تو اس بارے میں کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) لاہور اومنی بس کی ۲۶۳ بسوں کو ۱۹۶۸-۶۹ء کے ہنگاموں کے دوران نقصان پہنچا -

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ ۱۹۶۸-۶۹ء کے ہنگاموں کے دوران جن بسوں کے شیشے ٹوٹ گئے تھے ان میں سے بیشتر بسیں آج بھی شیشوں کے بغیر چل رہی ہیں - حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا ہنگاموں کے بعد ان بسوں کے شیشے لگوائے گئے تھے - لیکن بعد میں ہونے والے طلباء کے مظاہروں اور دیگر ہنگاموں میں ان شیشوں کو متعدد بار توڑا جاتا رہا اور ان کی وقتاً فوقتاً مرمت ہوتی رہی -

اس وقت لاہور اومنی بس سروس کی قابل استعمال بسوں میں سے صرف ۲۸ بسیں ایسی ہیں جن کے کچھ شیشے ٹوٹے ہوئے ہیں - اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں - اور ایک ماہ کے

اندر اندر تمام بسوں کی کھڑکیوں میں شیشے نصب کر دیئے جائیں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : The question hour is over.

وزیر ٹرانسپورٹ و محنت ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

لاہور میں چلنے والی اومنی بس سروس کے کرایہ میں اضافہ

*۲۱۳۶ ۔ **رائے میاں خان کھرل** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور میں چلنے والی اومنی بس سروس کے کرایہ میں اضافہ کرتے ہوئے حکام نے سات پیسے کی ٹکٹ دس پیسے ۔ تیرہ پیسے کی پندرہ پیسے اور انیس پیسے کی ٹکٹ بیس پیسے کے کر دیئے ہیں ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکم بالا سے پیشتر میو ہسپتال سے راج گڑھ موڑ تک کرایہ تیرہ پیسے تھا اور اب ۲۵ پیسے ہے نیز دیگر روٹوں پر بھی کرایہ میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور اس سلسلے میں حکومت کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو)۔ (الف) حکومت پنجاب کی نوٹیفکیشن نمبری TI - ۱۵۳۵/۷۲-۸۰۵ مورخہ ۲۰-۹-۷۲ کے مطابق یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء سے صوبے میں مقامی بسوں میں سفر کے لئے پہلے

میل کا کرایہ ۱۰ پیسے اور بعد کے ہر میل یا میل کے کچھ حصے کا کرایہ ۵ پیسے فی مسافر مقرر کیا گیا ہے - اومنی بس کے موجودہ کرایوں کو وضع کرتے وقت فاصلے اور حکومت کی مقرر کردہ نئی شرح کو بنیاد بنایا گیا ہے نہ کہ ۷ پیسے کی بجائے ۱۰ پیسے - ۱۳ پیسے کی بجائے ۱۵ پیسے اور ۱۹ پیسے کی بجائے ۲۰ پیسے کو -

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ میو ہسپتال سے راجگڑھ موڑ کا کرایہ ۱۳ پیسے سے بڑھا کر ۲۵ پیسے کر دیا ہے - اس لئے کہ لاہور اومنی بس سروس میو ہسپتال سے راجگڑھ موڑ تک کوئی بس نہیں چلاتی - لہذا یہاں کرایہ بڑھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - البتہ لاہور اومنی بس سروس چند ایسے روٹوں پر بسیں چلا رہی ہے جو میو ہسپتال اور چوبرجی کے درمیان مسافروں کو آمد و رفت کی سہولت مہیا کرتی ہیں - اگر راجگڑھ موڑ سے چوبرجی مراد لیا جائے تب بھی کرایہ سے متعلق سوال میں دی گئی تفاصیل درست نہیں ہیں اس لئے کہ میو ہسپتال اور چوبرجی کے درمیان موجودہ کرایہ ۲۰ پیسے ہے ۲۵ پیسے نہیں - اس طرح یہاں کا سابقہ کرایہ ۱۹ پیسے تھا - ۱۳ پیسے نہیں - یہ امر واضح رہے کہ میو ہسپتال اور چوبرجی بس سٹاپوں کے درمیان فاصلہ تین میل سے زائد ہے اور اس حساب سے ۲۰ پیسے موجودہ کرایہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ شرح کے عین مطابق ہے - اومنی بسوں کے کرایہ کی سابق شرح دراصل ۱۹۳۶ء میں مقرر کی گئی تھی - اس وقت سے لے کر آج تک گاڑیوں کی قیمتوں - پرزہ جات - پٹرول - ڈیزل - موٹر ٹیکس - ملازمین کی اجرت وغیرہ میں متعدد بہ اضافہ ہوا ہے - جس کے پیش نظر کرایہ کی شرح میں تبدیلی ناگریز تھی - ان تمام حقائق کے پیش نظر حکومت نے یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء سے کرایوں کی شرح نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گو صوبے میں روڈ ٹرانسپورٹ چلانے والے تمام قومی و نجی اداروں کی طرف سے کرائے میں زیادہ اضافے کا مطالبہ نہایت

پر زور تھا ۔ تاہم گورنمنٹ نے تمام عوامل کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد معمولی اضافے کی منظوری دی ۔ اومنی بس کے کرایہ کی شرح اب بھی مقامی طور پر چلنے والی بقیہ تمام ٹرانسپورٹ مثلاً ٹیکسی ۔ رکشہ ۔ تانگہ اور منی بسوں کی نسبت بہت ہی کم ہے ۔ لہذا اومنی بس کے کرائے میں کمی کرنے کا واضح جواز موجود نہیں ۔

بسوں کے کرایہ میں اضافہ

*۳۱۳۷ ۔ رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیکرٹری روڈ ٹرانسپورٹ پنجاب نے بسوں کے کرایوں کے بارے میں گزشتہ برس جو رپورٹ پیش کی تھی اس میں کہا گیا تھا کہ بسوں کے مالک پہلے ہی سے ۳۰ فیصد زیادہ منافع کما رہے ہیں ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے منافع میں مزید اضافہ کر دیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کس قدر اضافہ کیا گیا اور اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے کہ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے گذشتہ برس کوئی ایسی رپورٹ پیش کی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ بسوں کے مالک پہلے ہی سے ۳۰ فیصد زیادہ منافع کما رہے ہیں ۔

(ب) حکومت نے بسوں کے کرایہ میں مندرجہ ذیل شرح سے اضافہ کیا ہے :-

۱ ۔ شہر در شہر روٹ ۔ ایک پیسہ فی مسافر فی میل

۲ ۔ شہری روٹ ۔ (i) پہلے میل پر ۳ پیسے فی مسافر فی میل

(ii) پہلے میل کے بعد ہر میل پر ۲ پیسے فی مسافر فی میل

۳ - پہاڑی روٹوں کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا -
کرایہ میں مندرجہ بالا اضافہ بسوں کے چیسز - سپیئر پارٹس - لبریکنٹ آئل - پٹرول اور مہنگائی کے پیش نظر کیا گیا ہے جو کہ معمولی اضافہ ہے -

---

دربار سندھیلیانوالی کی طرف سے بسوں سے ناجائز ٹیکس کی وصولی

*۲۱۴۴ - **سردار غلام عباس خان گادھی** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دربار سندھیلیانوالی ضلع لائل پور جتنی بسیں جاتی اور ٹھہرتی ہیں ان سے مذکورہ دربار کے سجادہ نشین اسرار حسین شاہ ایک روپیہ فی بس وصول کرتا ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جب گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم وہاں گئی تو بسوں کے ڈرائیوروں کلینروں نے اس ٹیکس کے وصول کرنے کا ثبوت دیا تھا -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم کی رپورٹ میں اس ٹیکس کی وصولی کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی گئی تھی - اگر ایسا ہے تو حکومت نے اس بارے میں کیا اقدام کیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) آر - ٹی - اے سرگودھا نے نہ تو سندھیلیانوالی میں سید اسرار حسین شاہ کو بس سٹینڈ کے لئے کوئی لائسنس جاری کیا ہے اور نہ ہی اسے ایسا کرنے کی اجازت دی ہے اور نہ ہی وہ بسوں سے ایسا ٹیکس وصول کرنے کا مجاز ہے -

(ب) یہ درست ہے کہ گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم نے سندھیلیانوالی میں اس معاملہ کی تحقیقات کی تھیں اور اس ضمن میں کئی سفارشات بھی گورنر صاحب کے سیکرٹری کو پیش کی تھیں -

(ج) یہ سفارشات ابھی سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور ہیں اور سفارشات کے موصول ہونے پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے تحت چلنے والی بسوں کی آمدن میں کمی

*۲۱۶۷ - رائے مہاں خان کھرل - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے تحت چلنے والی بسوں کی آمدن میں روز بروز کمی ہو رہی ہے اور نقصان کی وجوہ یہ ہیں - (۱) ضروری اور فاضل پرزے اصلی قیمت پر سیکنڈ ہینڈ خریدے جاتے ہیں - (۲) پٹرول و موبائیل بے جا خرچ کیا جاتا ہے - (۳) بیشتر عملہ بد دیانتی کرتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک گھاٹے کو منافع میں بدلنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کیا اقدامات زیر غور ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) یہ کہنا درست نہیں کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے تحت چلنے والی بسوں کی آمدن میں روز بروز کمی ہو رہی ہے - امر واقعہ یہ ہے کہ بورڈ کی آمدن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے - اب ضروری اور فاضل پرزے اصل قیمت پر سیکنڈ ہینڈ نہیں خریدے جاتے اور نہ ہی پٹرول اور موبل آئل بے جا خرچ کیا جاتا ہے - بد دیانت عملے کے خلاف فوراً تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے -

(ب) اگرچہ سوال جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں تاہم موجودہ حکومت نے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اس کی مالی حالت کو مستحکم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں - جن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے :-

(۱) بورڈ کو حکومت کی طرف سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ فراہم کیا گیا جس سے سابقہ واجبات کی ادائیگی کے علاوہ چالیس لاکھ روپیہ تقریباً ۲۴۰ بسوں کی مرمت کے لئے مختص تھا جو گذشتہ چند سالوں سے سرمایہ کی نافراہمی کے باعث ورکشاپ میں کھڑی تھیں ۔ اب یہ بسیں مرمت کے بعد روٹوں پر چل رہی ہیں ۔

(۲) ۱۴۵۴ نئی بسیں خریدی گئی ہیں جو مارچ ۱۹۷۳ء سے بالاقساط آنا شروع ہو جائیں گی اور فروری ۱۹۷۴ء کے آخر تک تمام بسیں روٹوں پر چل رہی ہوں گی ۔

(۳) حکومت اٹلی کی طرف سے دی گئی امداد کے تحت ۱۴۸ فیٹ بسوں کی درآمد کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں یہ بسیں مئی ۱۹۷۳ء تک پاکستان پہنچ جائیں گی اور ماہ جون ۱۹۷۳ء سے مرحلہ وار پروگرام کے تحت روٹوں پر چلنا شروع ہو جائیں گی ۔

(۴) بورڈ کو دیئے گئے زرمبادلہ کے عوض تقریباً ۵۳۶ مزید بسوں کی درآمد کے انتظامات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں ۔

(۵) مذکورہ بالا بسوں کے علاوہ تقریباً گیارہ سو بسوں کی ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی وساطت سے درآمد کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

(۶) بورڈ کی سروسوں کی روزانہ آمدن کے گوشوارے کا وزیر ٹرانسپورٹ بغور مطالعہ کرتے ہیں تاکہ آمدن سے متاثر کرنے والے عوامل کا جائزہ لیا جائے اور بر وقت ضروری اقدامات کئے جائیں ۔ اسی طرح ہر ماہ کے آخر میں تمام سروسوں کے ڈسٹرکٹ مینجروں سے ایک میٹنگ منعقد کی جاتی ہے اور اس ماہ کی آمدن کا جائزہ لینے کے بعد آئندہ ماہ کے لئے آمدن کی نئی حد مقرر کی جاتی ہے ۔ اس طرح سے

بورڈ کی آمدن کا مسلسل جائزہ لیا جاتا ہے۔

(۷) روٹ چیکنگ کو از سر نو منظم کیا گیا ہے تاکہ عملے کی بددیانتیوں اور بداعمالیوں کو روکا جا سکے۔

(۸) بورڈ کی ہر سروس کے لئے ایک ممبر متوبائی انتظامی کی سربراہی میں ایڈمنسٹریٹو سب کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد روٹوں کی چیکنگ کے علاوہ پرزوں کی خریداری کی جانچ پڑتال، پٹرول اور ڈیزل آئل کی کھپت کا جائزہ، ورکشاپ میں گاڑیوں کے مرمت کے کام اور مختلف شعبوں میں سرزد ہونے والی بے ضابطگیوں اور بداعمالیوں کا جائزہ لینا ہے۔

(۹) محکمہ کو بددیانت، تخریب پسند اور غیر پسندیدہ عناصر سے پاک کرنے کے لئے آر۔ ٹی۔ سی (مغربی پاکستان) ناپسندیدہ ملازمین کی برطرفی کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۵ء کو ضروری ترامیم کے بعد نافذالعمل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ محکمہ کو ان کے ہاتھوں ہونے والے نقصانات سے بچایا جائے۔

مندرجہ بالا اقدامات کے پیش نظر امید واثق ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی کارکردگی میں خاطر خواہ ترقی ہو گی اور اس کی مالی حیثیت کو بھی استحکام ملے گا۔

لاہور میں منی بسوں کو پرمٹوں کا اجراء

*۲۲۰۸۔ چوہدری علی بہادر خان۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) اب تک لاہور شہر میں منی بسیں چلانے کے لئے کتنے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جاری شدہ پرمٹوں کی تعداد سے زیادہ منی بسیں چل رہی ہیں جس سے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی آمدنی متاثر ہو رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) اب تک لاہور شہر میں منی بسیں چلانے کے لئے آر ۔ ٹی ۔ اے لاہور نے صرف ۲۴ پرمٹ تجرباتی طور پر دے رکھے ہیں ۔

(ب) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے لئے جاری شدہ پرمٹوں کی تعداد سے زیادہ منی بسیں چل رہی ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی آمدنی ان سے متاثر ہو رہی ہے ۔

پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ میں فاضل پرزہ جات

*۲۲۰۹ ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ کے پاس کتنی مالیت کے فاضل پرزہ جات موجود ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کروڑوں روپے کے فاضل پرزہ جات بیکار پڑے ہیں اور جس میکر کی بسیں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں ہیں یہ پرزہ جات ان بسوں میں استعمال نہیں ہو سکتے ۔

(ج) جن اشخاص نے یہ غلط فاضل پرزہ جات خرید کئے کیا حکومت ان افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) مبلغ ۳۷،۸۶،۸۴۹،۳۰ روپے تقریباً ۔

(ب) ان میں سے کچھ پرزے موجودہ بسوں میں استعمال ہو سکتے ہیں اس طرح بعض پرزہ جات معمولی رد و بدل کر کے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں ۔ بقایا پرزہ جات فروخت کر دیئے جائیں گے ۔

(ج) وہ ملازمین جو ان غلط پرزوں کی خرید کے ذمہ‌دار تھے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے -

---

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے فاضل پرزہ جات کی لاہور ہیڈ کوارٹر سے ذیلی دفاتر میں منتقلی

*۲۲۱۰ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے فاضل پرزہ جات پہلے لاہور ہیڈ کوارٹر میں تھے لیکن کچھ عرصہ سے مذکورہ پرزہ جات ذیلی دفاتر میں مختلف مقامات پر بکھیر دیئے گئے ہیں - یہ فاضل پرزہ‌جات بیکار وہاں ڈپوؤں میں پڑے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے متعلق کیا اقدام اٹھا رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) یہ درست ہے کہ یہ پرزہ جات جو سنٹرل سٹور لاہور میں سٹور کئے گئے تھے مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی ملکیت تھے - سندھ اور صوبہ سرحد کا حصہ الگ کرنے کے بعد پنجاب کے حصہ میں آنے والا سٹور پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی سروسوں میں جہاں متعلقہ ساخت کی بسیں موجود تھیں منتقل کر دیا گیا تھا - یہ پرزہ جات ضرورت کے مطابق استعمال میں لائے جا رہے ہیں - اور رفتہ رفتہ تمام کے تمام استعمال کر لئے جائیں گے -

(ب) یہ مندرجہ بالا جواب (الف) میں مضمر ہے -

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن سندھ اور سرحد سے رقوم کی وصولیابی

*۲۲۱۱ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ون یونٹ کے بعد روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن جنہیں علیحدہ علیحدہ ہوئیں تو صوبہ پنجاب کی کتنی رقم صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کے ذمے بقایا تھی ۔

(ب) مذکورہ رقم کی وصولیوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یکم جولائی ۱۹۷۰ء کو " ون یونٹ " ٹوٹنے کے ساتھ ہی مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بھی پنجاب ، سندھ اور سرحد ، تین حصوں میں تقسیم ہو گئی ۔ جب ان تینوں کارپوریشنوں کے اثاثوں اور ان کی ادائیگیوں کی جانچ پڑتال کی گئی تو پتہ چلا کہ دوسری کارپوریشنوں کے مقابلے میں سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں ۲۸۹٫۳۹ لاکھ روپے زیادہ سرمایہ لگا ہوا ہے ۔ اس طرح پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے حصے کا ۱۷۹٫۳۹ لاکھ روپیہ اور این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے حصے کا ۱۱۰٫۰۰ لاکھ روپیہ سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں لگا ہوا ہے ۔

(ب) متذکرہ بالا رقوم کی ادائیگی کا مسئلہ متعدد بار گورنروں کی کونسل اور چیف سیکرٹریوں کی کمیٹی کی میٹنگوں میں زیر بحث آیا مگر کوئی بھی ایسا فیصلہ نہ ہو سکا جو تینوں کارپوریشنوں کے قابل قبول ہو، آخرکار کونسل نے مسئلہ ون یونٹ کی " تعمیر نو کمیٹی، فیڈرل گورنمنٹ کے سپرد کر دیا ، اور تا حال اسی کے زیر غور ہے ۔ " تعمیر نو کمیٹی " مغربی پاکستان ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے سالانہ اکاؤنٹس ۱۹۶۹-۷۰ء اور کمرشل آڈٹ کے محکمہ کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے ۔ جو کہ کمرشل آڈٹ تیار کر رہا ہے ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

مری میں دفاتر روزگار کی برانچ کا قیام

*۲۳۱۱ - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کا علاقہ انتہائی پس ماندہ ہے اور وہاں کے عوام کو بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مری میں امسال دفتر روزگار کی برانچ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) مری تحصیل کا علاقہ واقعی پسماندہ ہے اور عوام کو بجا طور پر بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ب) حکومت مری میں اس سال دفتر روزگار کی برانچ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - کیونکہ اس وقت صوبہ پنجاب سے انیس اضلاع میں سے صرف چودہ میں دفاتر روزگار کام کر رہے ہیں - اس سال بقایا پانچ اضلاع میں ایسے دفاتر کھولے جائیں گے - تحصیلوں اور سب ڈویژنوں میں دفاتر روزگار کھولنے کے معاملے پر اس کے بعد آئندہ سالوں میں غور کیا جائے گا -

---

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو خسارہ

*۲۳۱۲ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سابقہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو سابقہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں کب تبدیل کیا گیا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کارپوریشن متواتر خسارے میں جا رہی - اگر ایسا ہے تو اب تک کتنا خسارہ ہو چکا ہے اور اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء کو وجود میں آیا تھا ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو تینوں صوبوں کا مشترکہ بورڈ تشکیل کیا گیا ۔ جنکا نام مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ رکھا گیا ۔ اس بورڈ کو ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء کو مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں تبدیل کیا گیا ۔ یکم جولائی ۱۹۷۰ کو ون یونٹ ٹوٹنے پر تینوں صوبوں میں علیحدہ علیحدہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن قائم کر دی گئیں ۔ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء کو پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ میں تبدیل کر دیا گیا ۔

(ب) یہ درست نہیں کہ مذکورہ بالا عرصہ میں حکومت کو ٹرانسپورٹ کے کاروبار میں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ۔ گوشوار (الف) میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ قومی ٹرانسپورٹ سروس ۱۹۵۳-۵۴ء سے لیکر ۱۹۶۵-۶۶ء تک منافع دیتی رہی ہے ۔ اس نے اس عرصہ میں تین کروڑ پچانوے لاکھ اکیاسی ہزار پانچسو پینسٹھ روپے (۳،۹۵،۸۱،۵۶۵/) منافع کمایا ۔ علاوہ ازیں ۱۹۶۷-۶۸ء میں اس نے (۱۰،۰۰،۸۵۶،۰۰) کا منافع حاصل ہوا ۔ اس طرح سے کل منافع کی رقم (۴،۹۵،۸۲،۱۲۱،۰۰) ہو جاتی ہے ۔

قومی ٹرانسپورٹ سروس ۱۹۶۶-۶۷ء سے نقصان سے دو چار ہونا شروع ہوا ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء سے ۱۹۷۱-۷۲ء تک سے -/۳،۳۷۷۲،۲۲۱ روپے نقصان ہوا ۔ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں :-

(i) تیسرے پانچسالہ منصوبہ میں رکھی گئی مدات زر مبادلہ نہ ملنے کی وجہ سے پوری نہ ہو سکیں اور منصوبہ کے اختتام پر ۵۹۹ بسوں کی کمی رہ گئی ۔

(ii) چوتھے پانچسالہ منصوبہ کے پہلے دو سالوں میں زر مبادلہ کی نافراہمی کے باعث پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کی حالت غیر تسلی بخش رہی ۔ اس دوران ۳۹۲ بسوں کی ضرورت کے

باوجود کوئی بس مہیا نہ ہو سکی۔

(iii) کم مقدار اور خستہ حال گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر ایک طرف تو زیادہ اخراجات اٹھانے پڑے اور دوسری طرف ان کی بے قاعدگی کی وجہ سے عوامی مشکلات پیدا ہوئیں۔

(iv) گذشتہ سالوں میں بسوں اور ان میں استعمال ہونے والے پرزوں وغیرہ کی قیمتوں میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ لیکن بسوں کے کرایہ کی شرح وہی رہی جو ۱۹۳۹ء میں مقرر کی گئی تھی۔ بہ ایں وجہ آمدن اور اخراجات میں صحتمند توازن برقرار نہ رہ سکا۔

(v) گذشتہ حکومتوں کی وقتاً فوقتاً کی نافذ کی جانے والی غیر صحتمندانہ پالیسیوں نے بھی قومی ٹرانسپورٹ کو شدید مالی طور پر نقصان پہنچایا۔ یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے نافذ ہونے والی نئی ٹرانسپورٹ پالیسی نے ٹرانسپورٹروں کے درمیان مقابلہ بازی کے برے رجحان کو جنم دیا جس کے باعث اس قومی ادارے کی مالی حالت کو مزید نقصان پہنچا۔

گوشوارہ الف — تفصیل منافع و نقصان پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ۱۹۵۳ء - ۵۴ سے ۱۹۷۱ء - ۷۲ تک

سال	نفع و نقصان
1953—54	32,40,505
1954—55	35,36,329
1955—56	34,94,329
1957—57	12,47,484
1-4-1957 to 14-10-1957	7,97,805
15-10-1957 to 31-3-1958	7,58,838
1958—59	41,38,983

1959—60	58,23,519	
1960—61	27,17,607	
1961—62	26,22,958	
1962—63	23,30,593	
1963—64	42,72,772	
1964—65	28,26,759	
1965—66	17,73,088	
1966—67	15,45,670	(—)
1967—68	10,00,856	
1968—69	2,05,598	(—)
1969—70	50,99,953	(—)
1970—71	1,19,54,000	(—)
1971—72	1,49,67,000	(—)

سندھ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ سے رقم کی وصولی

۲۳۰۳ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا کتنا سرمایہ ون یونٹ ٹوٹتے وقت مختلف بینکوں میں جمع تھا اور اب کتنا ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ذمہ پنجاب کی کچھ رقم واجب الادا تھی - اگر ایسا ہے تو (۱) وہ رقم کتنی ہے اور (۲) اس رقم کی واپسی کے واسطے کیا انتظامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) یکم جولائی ۱۹۷۰ء کو ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد مغربی پاکستان ٹرانسپورٹ کارپوریشن بھی پنجاب ، سندھ اور سرحد تین حصوں میں تقسیم ہو گئی - اس وقت پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے جمع میں مختلف بینکوں میں کل

سرمایہ مالیتی مبلغ ۷۰۸۱ لاکھ روپے تھا جو کہ پورا وصول نہیں ہو سکا اب مختلف بنکوں میں بورڈ کا سرمایہ ماہ فروری ۱۹۷۳ء کے آخیر پر یعنی ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء کو ۲۵۰۰۹ لاکھ روپے تھا۔

(ب) حکم جانچ پڑتال اثاثہ جات کارپوریشن ہائے پنجاب سندھ اور سرحد معلوم ہوا کہ دوسری کارپوریشنوں کے مقابلہ میں سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن لاہور مبلغ ۲۸۹۰۰۰ لاکھ روپے زیادہ سرمایہ لگا ہوا ہے جو کہ دراصل دوسری دو کارپوریشنوں کے حصے کا ہے، اس طرح پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے حصے کا مبلغ ۱۹۰۰۹ لاکھ روپے اور سرحد روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے حصے کا مبلغ ۱۱۰۰۰۰ روپے۔ سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں لگا ہوا ہے۔ جو کہ ابھی تک واجب الادا ہے۔

متذکرہ بالا رقوم کی ادائیگی کا مسئلہ متعدد بار صوبائی گورنروں کی کونسل اور چیف سیکریٹریوں کی کمیٹی کی میٹنگوں میں زیر بحث آیا ہے مگر کوئی بھی ایسا فیصلہ نہ ہو سکا جو کہ تینوں کارپوریشنوں کے لئے قابل قبول ہو۔ آخرکار کونسل نے یہ مسئلہ آخری فیصلے کے لئے ون یونٹ کی تعمیر نو کمیٹی کے سپرد کر دیا اور تا حال ان کے زیر غور ہے۔ تعمیر نو کمیٹی مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے سالانہ مجملہ حسابات ۱۹۶۹-۷۰ء اور محکمہ کمرشل آڈٹ کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے جو کہ کمرشل آڈٹ جانچ پڑتال کر رہا ہے۔

صوبہ پنجاب میں دفتر روزگار کی تعداد

*۲۳۳۔ شیخ محمد اصغر۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے دفتر روزگار ہیں

(ب) ان دفاتر روزگار میں کتنے سابق فوجیوں نے ملازمت کے حصول کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں -

(ج) کیا ایسے سابق فوجیوں کو ملازمت مہیا کرنے کے لئے حکومت کا کوئی پروگرام ہے - اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں ۱۴ دفاتر روزگار کام کر رہے ہیں - عنقریب پانچ دفاتر روزگار اور کھل جائیں گے - اس طریقے صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں ایک دفتر روزگار ہو جائے گا -

(ب) ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء کو ۱۱۵۹۴ سابقہ فوجی حصول ملازمت کے لئے دفتر روزگار کے ریکارڈ پر موجود ہیں -

(ج) حکومت کی طرف سے سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کو یہ احکامات جاری کئے جا چکے ہیں - کہ پچاس فیصد اسامیاں درجہ چہارم میں اور پچیس فیصد درجہ سوئم میں سابقہ فوجیوں سے پر کی جائیں -

---

دفتر فراہمی روزگار کا سابق فوجیوں کو ملازمت مہیا کرنا

*۲۵۳۵ - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - پنجاب کے دفاتر روزگار فراہمی (Employment Exchange) میں ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں ملازمت کے متلاشی کل کتنے سابقہ فوجیوں کے نام درج رجسٹر کئے گئے اور ان امیدواروں میں سے کتنے سابقہ فوجیوں کو ملازمت مہیا کی گئی ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - پنجاب کے دفاتر فراہمی روزگار میں ۱۹۷۱ء کے دوران ۱۹,۲۴۳ سابق فوجیوں نے روزگار کے حصول کے لئے نام درج کروائے - اور ان میں سے ۴,۵۸۷ سابق فوجیوں کو ملازمت فراہم کر دی گئی - جب کہ ۱۹۷۲ء کے دوران

۱۲,۶۹۹ سابق فوجیوں نے روزگار کے حصول کے لئے نام درج رجسٹر کروائے ۔ اور ۲,۳۲۵ سابق فوجیوں کو ملازمت فراہم کر دی گئی ۔

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا کسی فرم کے ساتھ بسوں کے چیسز اور باڈی بنوانے کا معاہدہ

*۲۴۲۶ - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ماہ فروری ۱۹۷۳ء میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے کسی فرم کے ساتھ بسوں کے چیسز اور باڈی تیار کرنے کا معاہدہ کیا ہے ۔

(ب) اگر سوال (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) اس فرم کا نام اور پتہ کیا ہے (۲) کتنی مالیت کا کی کتنی بسیں ایک سال کے عرصہ میں تیار ہو کر پنجاب کی سڑکوں پر چلنی شروع ہو جائیں گی (۳) ان بسوں میں کتنی ڈبل ڈیکر اور کتنی سنگل ڈیکر ہوں گی (۴) آیا یہ بسیں ایک ہی دفعہ بورڈ کے حوالہ کر دی جائیں گی یا ہر ماہ دی جائیں گی ۔ اگر ہر ماہ بورڈ کے حوالہ کی جائیں گی تو اندازاً ہر ماہ کتنی بسیں بورڈ کے حوالہ ہوں گی اور فراہمی کس ماہ سے شروع کر دی جائے گی (۸) مذکورہ بالا بسوں میں ایل ۔ او ۔ ایس کو کتنی بسیں ڈبل ڈیکر اور سنگل ڈیکر دی جائیں گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ہاں ۔

(ب) ۱ - (i) میسرز گندھارا انڈسٹریز لمیٹڈ ۔ کراچی ۔

(ii) میسرز ہارون انڈسٹریز لمیٹڈ ۔ کراچی ۔

۲ - مبلغ -/۱۰,۲۲,۲۴,۰۰۰ روپے مالیت کی ۱۴۷۴ بسیں سال میں

میں تیار ہو کر پنجاب کی سڑکوں پر چلنا شروع ہو جائیں گی۔

۳۔ تمام بسیں سنگل ڈیکر ہیں۔

۴۔ یہ بسیں بورڈ کو مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق فراہم کی جائیں گی:

مارچ ۱۹۷۳ء	۱۰ بسیں		اگست ۱۹۷۳ء	۱۳۱ بسیں	
اپریل	,,	۳۰ ,,	ستمبر	,,	۳۳۰ ,,
مئی	,,	۷۰ ,,	اکتوبر	,,	۳۳۰ ,,
جون	,,	۵۰ ,,	نومبر	,,	۲۳۰ ,,
جولائی	,,	۷۳ ,,	دسمبر	,,	۲۰۰ ,,

۵۔ ایل۔ او۔ ایس کو ۳۰۵ (سنگل ڈیکر) بسیں دی جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

صحافیوں کی تنخواہوں اور شرائط کار کے لئے ویج بورڈ کا قیام

۳۲۔ سید تابش الوری۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عامل صحافیوں کی تنخواہوں اور شرائط کار پر نظر ثانی کے لئے جو ویج بورڈ قائم کیا گیا تھا اس کی اب تک کی کارکردگی کیا ہے۔

(ب) اپنے قیام سے اب تک مذکورہ ویج بورڈ نے کتنا صرفہ کیا اور اس سے صحافیوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو)۔ اپنے قیام سے اب تک بورڈ نے مندرجہ

ذیل سلسلہ وار ہر سال خرچ کیا۔

	سال	خرچ
۱ -	۱۹۶۸-۶۹ء	۳۷۷۸
۲ -	۱۹۶۹-۷۰ء	۹۴۴۷۵
۳ -	۱۹۷۰-۷۱ء	۳۳۵۸۶
۴ -	۱۹۷۱-۷۲ء	۱۹۲۱۲۵
۵ -	۱۹۷۲-۷۳ء (جولائی ۱۹۷۲ء سے فروری ۱۹۷۳ء)	۳۶۵۷۲
	کل خرچ	۳،۱۲،۱۹۵

اپنے قیام سے اب تک بورڈ نے عامل صحافیوں کی تنخواہوں میں صرف وقتی اضافہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اور کوئی اضافت نہیں دی گئی۔ اب تک بورڈ اپنے فیصلے کا اعلان کر دیتا مگر ایک تو ہندو پاکستان جنگ کی وجہ سے اس کی کارروائی میں تعطل رہا۔ دوسرے بورڈ کے دو چیئرمینوں نے استیفیٰ دے دیئے۔ تیسرے بورڈ کو ضروری عملہ نہیں دیا گیا۔

ان تمام وجوہات کی وجہ سے بورڈ اپنے فیصلے کا اعلان نہیں کر سکا۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر فیض مصطفیٰ گیلانی

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر فیض مصطفیٰ گیلانی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

سلام مسنون۔ میں مورخہ ۸ مارچ ۱۹۷۳ء بوجہ مجبوریت اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ برائے مہربانی جمعرات ۸ مارچ کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں مورخہ ۲۸-۲-۷۳ کو بیمار تھا - حاضر اجلاس نہ ہو سکا - رخصت منظور فرمائی جاوے - شکرگذار ہوں گا -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

خان غلام احمد خان وردیگ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان غلام احمد خان وردیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گذارش ہے کہ مورخہ ۲۱-۲-۱۹۷۳ء کو بوجہ بیماری اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا - رخصت عنایت فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری بشیر احمد صاحب (شیخوپورہ) ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

بوجہ علالت مورخہ ۲۶-۱-۱۹۷۳ء کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا - رخصت منظور فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب تحاریک التوائے کار لی جائیں گی ۔ پہلی تحریک التوا نمبر ۳۸۴ مرزا فضل الحق کی طرف سے ہے ۔ وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ ویسے بھی یہ فوری مسئلہ نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ روایت بن چکی ہے جیسے آپ پہلے بھی ممبران کی غیر حاضری میں فرماتے رہے ہیں ، مہربانی کر کے اس کو بھی کل پر defer کر دیں اور ان کو سن لیں ، ممکن ہے وہ اس کو recent occurence ثابت کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایک individual case میں کر دوں پھر سب کے لئے ایسا کرنا پڑے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ جناب ایسا کرتے رہیں ، ہماری درخواست پر ان کو سن لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن کی تحریک التوا defer کی جاتی ہے وہ ممبران اکثر مجھے کہہ جاتے ہیں کہ کس وجہ سے انہیں جانا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ممکن ہے وہ مجھے کہہ گئے ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات مان لیتے ہیں ۔

But that will not be a practice here.

مزدور تنظیموں کی قیادت پیپلز پارٹی کے ممبران اسمبلی کے سپرد کرنے کی تجویز

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کر زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے مزدور تنظیموں کی قیادت پیپلز پارٹی کے ممبران اسمبلی کے سپرد کرنے کی جو تجویز کی ہے جس کا اظہار پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب ملک معراج خالد اپنی ایک پریس کانفرنس میں کر چکے ہیں ۔ حکومت کی اس تجویز سے مزدور

تنظیموں میں یہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے کہ حکومت مزدور تنظیموں پر ممبران اسمبلی کو مسلط کر کے مزدوروں کو مکمل طور پر اپنے تسلط میں لینے کی سازش کر رہی ہے جس سے مزدوروں کے علاوہ عوام بھی اس سے بے چینی کا شکار ہیں کہ حکومت پارٹی رول کو ہر طبقے میں مسلط کر کے جمہوریت سے انحراف کر رہی ہے ۔ مزدور اس تجویز سے سخت خوفزدہ ہو چکے ہیں ۔ مسئلہ اہم ہے ۔ اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

This is clearly out of order. Every party has a right to work and to organise its trade unions.

چوہدری امان اللہ لک ۔ مجھے گزارش کرنے کا موقع فرما دیں تا کہ میں عرض کر دوں ۔

Mr. Speaker : There is no occasion for this.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جہاں جناب پارٹی کا لفظ آ جائے اور اس کے بعد آپ رولنگ فرما دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناانصافی ہے ۔

Mr. Speaker : There is nothing contained in your adjournment motion which actually requires an adjournment of the proceedings here. Every political party has a right to work amongst the labour, to organize labour organizations, and there cannot be any adjournment motion that a political party has taken a decision that its members of the legislature would become the trade union leaders. It is ruled out of order.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے عرض کرنے کا موقع دیا جائے ۔

Mr. Speaker : I do not want to enter into discussion here.

روزنامہ 'جسارت' کے ایڈیٹر مسٹر صلاح الدین اور پبلشر سید ذاکر علی کی گرفتاری

میسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جسارت

اخبار کے ایڈیٹر صبح صلاح الدین اور پبلشر سید ذاکر علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس خبر نے صوبہ پنجاب کے عوام میں سخت بے چینی اور خوف پیدا کر دیا ہے کہ موجودہ حکومت صحافت کی آزادی کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے اور صحافت کی موت جمہوریت اور آزادی کی موت ہے۔ جسارت کے ایڈیٹر کی گرفتاری پر صوبہ پنجاب میں احتجاج شروع ہو گیا ہے اور جلسے جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ اس طرح یہ مسئلہ صوبہ پنجاب میں اضطراب پیدا کر گیا ہے۔ اور اس وقت پنجاب بھر میں امن عامہ اور سکون ختم ہو چکا ہے۔ مسئلہ کو اگر فوری طور پر زیر بحث نہ لایا گیا تو حالات چند یوم تک سخت خراب ہو جائیں گے۔ اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جا کر اس پر بحث فرمائی جائے۔

I would like to know when he was arrested.

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ یہ سندھ حکومت کا مسئلہ ہے اس سے پنجاب حکومت کا کوئی تعلق نہیں۔

Mr. Speaker : I should have actually not read this in this House. An act done by the Sind Government cannot be discussed in this House.

چوہدری امان اللہ لک۔ آپ میری ایڈجرنمنٹ موشن کے متعلق غور فرمائیں کہ ان کی گرفتاری کے پنجاب میں کیا واقعات رونما ہوئے ہیں۔

Mr. Speaker : There is no specific matter in the adjournment motion. If at that time there is no prohibition, everbody, every political organization is entitled to take out processions, to hold meetings and to demonstrate in protest.

چوہدری امان اللہ لک۔ میں عرض کرتا ہوں جناب والا۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے۔ ان کی گرفتاری واقعی سندھ حکومت کے حکم سے ہوئی ہے .....

Mr. Speaker : It is ruled out of order.

چوہدری امان اللہ لک۔ اس کے بعد جو پنجاب میں واقعات رونما ہوئے اس کے متعلق میں صرف وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا .....

Mr. Speaker : It is ruled out of order. This is an action taken by the Sind Government. Therefore, we cannot discuss it here.

ڈاکٹر مبشر حسن وزیر خزانہ حکومت پاکستان کو مکانوں کے نقشہ جات تیار کرنے کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے بارہ لاکھ روپے کی ادائیگی

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر متعلقہ نے یہ انکشاف کیا کہ ڈاکٹر مبشر حسن وزیر خزانہ حکومت پاکستان کو صوبائی حکومت پنجاب نے مبلغ بارہ لاکھ روپیہ ادا کیا - اس انکشاف سے عوام میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے - عوام میں یہ اضطراب ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے چھ سات سال قبل چند مکانوں کے نقشے تیار کئے جن کا معاوضہ ۲۱ لاکھ روپے طلب کیا تھا - جسے اس وقت مسترد کر دیا گیا - اس سلسلے میں ایک اعلیٰ افسر کو بھی برطرف کر دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس افسر سے ساز باز کر کے ناجائز مطالبہ کے ذریعے حکومت سے رقم نکلوانے کی کوشش کی - جن مکانات کے نقشے بنائے گئے تھے وہ مکانات بھی تعمیر نہیں کئے گئے - پنجاب حکومت نے بارہ لاکھ روپے کی ادائیگی کر کے عوام کو یہ تاثر دیا ہے کہ غریب عوام کا خزانہ ناجائز طریقے سے لوٹا جا رہا ہے - اس خبر سے عوام میں سخت پریشانی پیدا ہو چکی ہے - اس پر بحث کرنی ضروری ہے - اس لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے -

پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک سٹیٹمنٹ اسی ہاؤس میں دی گئی - اس کے بعد اسی سٹیٹمنٹ کی بنا پر اس ہاؤس کو ملتوی کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ سٹیٹمنٹ اس ہاؤس میں دی گئی اس کے بعد اخبارات میں شائع ہوئی اس سے جو صورت حال اور تاثرات پیدا ہوئے ہیں میری تحریک التوا اس کے متعلق ہے -

Mr. Speaker : What is the incident that has taken place.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں عرض کرتا ھوں کہ ایوان کی وجہ سے نہیں بلکہ یہاں جب یہ مسئلہ زیر بحث آیا ہے اور جو انکشاف ھوا اس کی وجہ سے جو تاثرات عوام میں پیدا ھوئے ہیں اس کے بعد ضروری ھو گیا ہے کہ اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of Order Sir. According to Rule 65 the motion is not in order.

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ عوام میں اضطراب پھیل گیا ہے یہ بالکل غلط اطلاع ہے ۔ میں تو یہ کہوں گا کہ عوام نے اطمینان کا سانس لیا ہے کہ ھماری عوامی حکومت لوگوں کی رقمیں جو پچھلی حکومتوں کی غلط پالیسی کی وجہ سے ۔ زیادتیوں کی وجہ سے ڈوبی ھوئی تھیں وہ حق داروں کو دے رھی ہے اور ھم حق داروں کو حق دینے کے لئے ھی اقتدار میں آئے ہیں ۔ صرف ڈاکٹر مبشر حسن صاحب کی بات نہیں میں نے کئی اور cases بھی ایسے کئے ہیں جن کی رقمیں سال ھا سال سے پچھلی حکومتوں نے اس لئے دبا رکھی تھیں کہ شائد وہ ان حکومتوں کی پالیسی سے اتفاق نہیں کرتے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تحریک زیر بحث کے متعلق کہیں ۔ اس پر جنرل ڈسکشن کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ معاھدہ جو ڈاکٹر صاحب یا ڈاکٹر صاحب کی فرم اور گورنمنٹ کے درمیان ھوا ہے اس معاھدہ پر انہیں اعتراض ہے ۔ حالانکہ ایگریمنٹ کرنے والا میرا محکمہ اور ڈاکٹر صاحب کی فرم تھی ۔ پھر ایک کمیٹی بنی ۔ اس کمیٹی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے بھی ممبر تھے ۔ لا ڈیپارٹمنٹ کے بھی ممبر تھے اور دوسرے معزز ممبران بھی تھے جنہوں نے اس ایگریمنٹ کو clear کیا اور کہا کہ ایگریمنٹ بالکل ٹھیک ہے ۔ اس کے بعد جسٹس شریف صاحب نے بھی اس ایگریمنٹ کو دیکھا اور انہوں نے بھی clearance دی کہ یہ ایگریمنٹ بالکل ٹھیک ہے اور ڈاکٹر صاحب نے جو کام کیا ہے اس کا معاوضہ اس فرم کو ملنا چاھئے ۔ پھر یہ کہنا کہ چند مکانات کے لئے نقشے بنائے گئے تھے یہ بالکل غلط ہے ۔ یہ کالونیز

کے لئے نقشے تیار کئے تھے - ان کا سروے کرنا تھا - اس کی پلاننگ کرنی تھی - اس کے بعد ان کو بنانا تھا - ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دو معاہدے تھے ایک پلاننگ سروے تھا اور دوسرے اس زمین کو حاصل کرنا تھا جس کا سروے کیا گیا تھا - اس لئے ۲۱ لاکھ روپے کا ماہدہ ہوا تھا - لیکن انہوں نے پہلا حصہ پورا کیا تھا اور دوسرا حصہ گورنمنٹ نے پورا نہیں ہونے دیا - اس لئے ۱۲ لاکھ کی رقم میں سے ۷ لاکھ روپے کی رقم پہلی حکومت نے دی اور ۵ لاکھ روپے کی رقم ہم نے ان کو دی - یہ رقم چند مکانات کے لئے نہیں بلکہ ان کالونیز کے لئے تھی جن کے لئے نقشے تیار کئے گئے تھے - سروے کیا گیا تھا اور جو لائل پور - سرگودھا - میانوالی جھنگ اور لاہور میں بنائی جانے والی تھیں - اگر کالونیاں نہیں بنائی گئیں تو اس سے اس حکومت کی پالیسی کا تعلق ہے اس سے ڈاکٹر صاحب کا کوئی واسطہ نہیں ہے -

BegumRehana Sarwar (Shaheed) : I had raised an objection under Rule 65, which reads :

> "The right to move for an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing definite matter of recent and urgent public importance shall be subject to the following restrictions.....

This matter is neither of recent occurrence nor it is of public importance. Therefore, this motion cannot be taken up in the House.

Mr. Speaker : It cannot be recent on the basis of what happened long ago.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Yes of course sir, If at all this matter had to be considered, it could have been considered in the previous session and not in the present session.

Mr. Speaker : By previous session you mean before the break.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Yes Sir.

مسٹر سپیکر ۔ اس پر debate کب ہوئی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس پر debate نہیں ہوئی بلکہ ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲۴ تاریخ کو اس پر سوال آیا تھا ۔ even otherwise it is not recent.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چند روز ہوئے ہیں اور جیسے ملک صاحب نے فرمایا ہے وہ ٹھیک ہے ۔ اس کی وضاحت کر دی جائے ۔ لیکن اس کو اس بنا پر خارج نہ فرمایا جائے کہ یہ recent نہیں ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کی مخالفت یا موافقت میں کچھ نہیں کہنا ہے ۔ مجھے صرف جناب افتخار احمد تاری صاحب کے اس بیان پر کہنا ہے کہ پچھلی جو ٹوٹی ہوئی چیزیں تھیں اور جو ظلم کئے گئے تھے انہیں نئی حکومت ٹھیک کر رہی ہے ۔ صحیح کر رہی ہے ۔ تو کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ میرے پٹرول پمپ پر جو خدا بخش بچہ صاحب نے جا کر کمشنر لاہور سے شکایت کی تھی کہ بیوی پیپلز پارٹی میں آ گئی اور میاں کو پٹرول پمپ ملا ہے ۔ اس لئے آج تک سروس سٹیشن بھی نہیں بن سکا ۔ اس کے لئے انصاف کچھ ہو سکتا یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ بیگم صاحبہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ان کو بھی معلوم ہے کہ میں ان کے کام کے لئے بھی کچھ کر رہا ہوں ۔ میں نے پٹرول پمپ سے رابطہ کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں روز بروز کام ہو رہا ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ مجھے آثار نظر نہیں آ رہے ۔ میں بھیک نہیں مانگ رہی بلکہ میں اپنا جائز حق مانگ رہی ہوں ۔ ایک چھوٹا سا حق ہے وہ بھی نہیں ملا ۔ مجھے چھ مہینے ہو گئے ہیں انتظار کرتے ہوئے اور میرے تین بچے مشرقی پاکستان سے اجڑ کر آئے ہیں اور میرے گھر میں مہاجر کیمپ بنا

ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب اس کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیجئے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس تحریک التوا کی admisibility کا تعلق ہے قانون اور ضابطے کے تحت یہ recent occurence کی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب والا ۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ سوال ۲۴ تاریخ کو آیا ہوگا ۔ مگر حال ہی میں کل اور پرسوں کے اخبارات میں جو بیان بازی ایک ایم ۔ این ۔ اے کی طرف سے ہوئی ہے اور اس پر ڈاکٹر مبشر حسن صاحب کا جو جواب چھپا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اس سے اس قسم کے واقعات پیدا ہوئے ہیں جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوئے ہیں ۔ پہلے ہم نے اس معاملہ کو معمولی سمجھا تھا ۔ لیکن جب ان لوگوں کی بیان بازی سے اس رقم کے دینے سے عوام میں جو بد گمانی پھیلی ہے اس کے لئے انہوں نے یہ تحریک التوا دی ہے اور یہ valid اور proper ہے ۔ جہاں تک جناب منسٹر صاحب کا یہ فرمان ہے کہ انہوں نے ڈوبی ہوئی رقمیں دلوائی ہیں ۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا دوں کہ قوانین موجود ہیں ۔ اس ملک میں سول لاز نافذ ہیں اور کوئی بھی رقم جو تین سال سے زائد عرصہ کی ہو وہ time barred ہوا کرتی ہے ۔ اور سرکاری خزانے سے چھ چھ لاکھ کی time barred رقمیں دینا اور وہ بھی اندھوں کی طرح اپنوں میں بانٹنا یہ کوئی حق نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I have not opened the discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے بھی discussion کی ہے

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ انہوں نے جو کچھ بھی فرمایا ہے ٹھیک ہے ۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا کیس arbitration میں تھا اور جاری تھا ۔ وہ کیس dead نہیں ہوا تھا ۔ جس کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ رقم نہیں دی جا سکتی تھی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی urgent public importance کا مسئلہ تھا تو سوال جس کے جواب کا حوالہ دے کر وہ ایڈجوٹنٹ موشن دے رہے ہیں ۔ انہیں چاہئے تھا کہ قاعدہ ۴۶ کے ماتحت اس کا

نوٹس دینے اور کسی Tuesday کو وہ ٹائم مانگ سکتے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں وزیر موصوف نے ابھی جو وضاحت کی ہے ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک اعلیٰ سول افسر کو صرف اسی الزام کی بنا پر بر طرف کیا گیا تھا ۔ اگر آپ کے فرمان کے مطابق وہ صحیح تھا ۔ ٹھیک تھا ۔ ڈوبی ہوئی رقم تھی تو کیا اس ڈوبے ہوئے افسر کو بھی ابھارا جا سکتا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اگر وہ اپیل کریں تو اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب ان کا یہ موقف ہے کہ ان کو غلط بر طرف کیا گیا تو کیا انہیں بحال کریں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ شیخ عزیز احمد صاحب نے رول ۴۶ اور بیگم ریحانہ سرور صاحبہ نے رول ۶۵ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی ۔ اگر آپ نے ان دونوں رولز پر کوئی فیصلہ دے دیا ہے تو اس ہاؤس میں آگے بحث ہو سکتی ہے اگر نہیں دیا اور دونوں پوائنٹ آف آرڈر ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں تو اس پر بحث ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ آپ پہلے ان کا فیصلہ نہ فرما دیں ۔

Mr. Speaker : I agree with the objection raised by **Begum Rehana Sarwar (Shaheed)**. No. 1 the subject of adjournment motion is actually a consequence of a question asked in this House and answered by Minister for Auqaf and Housing. No. 2 the reaction of some MNA's or of public is not a matter of public importance. The payment of this money is not of public importance. It was only a consequence at a contract between two parties, and it was only a co-incidence that one of the parties was the Government. Moreover, the question was asked on the 24th of February and the adjournment motion, if permissible, could have come on the 25th or 26th February. Therefore, it is not a matter of recent occurrence and is ruled out of order.

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے آج صبح ایک تحریک التوا بھیجی تھی جو اتنی اہم ہے کہ اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ لاہور میں ایسی مرض شروع ہوگئی ہے جس سے چلتے چلتے آدمی گر کر مر رہے ہیں اور اس مرض کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ۔ اس لئے میں نے محکمہ صحت کی توجہ دلانے کے لئے اس کے متعلق معلومات کرنے کے لئے اور ڈاکٹروں کا بورڈ قائم کرنے کے لئے تحریک التوا بھیجی تھی ۔ جناب والا ۔ اگر اس تحریک التوا نے کئی روز کے بعد آنا ہے تو اس وقت تک لاہور میں اور بہت سے اشخاص ہلاک ہو جائیں گے ۔ پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ یہ نہایت اہم ہے ۔ ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ اس بیماری کا پتہ نہیں چل رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ابھی تک میرے پاس نہیں آئی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے بھی بھیجی ہوئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بہت اہم ہے ۔ یہ حالات معلوم کرنے چاہئیں کہ لوگ کیوں مر رہے ہیں ۔ انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ میرے پاس تو تحریک التوا نہیں پہنچی ہے ۔ یہ کہا گیا ہے کہ لاہور میں کوئی ایسی اچانک وبا پھیل گئی ہے جس سے انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ وزیر صحت یہاں تشریف نہیں رکھتے ۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کو کل تک کے لئے ملتوی فرما دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ ہو سکتا ہے کہ کل تک ممبران بھی گرنے شروع ہو جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ کا کیا خیال ہے کہ تحریک التوا کوئی اہمیت رکھتا ہے ۔

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ گورنمنٹ اس سلسلے میں کیا سوچ رہی ہے ۔ کیا کر رہی ہے ۔ فوری طور پر اس کو take up کرنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : The question has been raised and the Government has heard it.

اگر آپ کا صرف اتنا ہی مقصد کہ ان کی توجہ دلائی جائے تو اس ایوان میں بھی ان کی توجہ اس طرف دلا دی گئی ہے ۔

سید تابش الوریٰ ۔ اس پر بحث کریں ۔

Mr. Speaker : These adjournment motions were received at 8-10 in the morning, I agree that it is a matter of great public importance but Health Minister is not in the House today.

میاں خورشید انور ۔ ڈاکٹر صاحب یہاں موجود ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحبان تو دو اور بھی بیٹھے ہیں ۔ اگر چوہدری محمد ارشاد صاحب آ جاتے ہیں تو میں اس تحریک لے لوں گا ۔ بارہ بجے کے قریب آ جائیں یا پانچ سات منٹ لیٹ آ جائیں میں ایوان کا وقت بڑھا دوں گا ۔ اگر چوہدری صاحب نہیں آ سکتے تو کل کر لیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کل اجلاس ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ دو دن درمیان میں وقفہ آ جائے گا... منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ صرف اس پر بحث کرنے کے لئے وہ کل آنے کے لئے بھی تیار ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اگر وہ تیار ہیں تو ہم بھی آنے کے لئے تیار ہیں ۔ ہم بھی تین آدمی آ جائیں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ کل ہاؤس کی کارروائی رکھیں ۔ بیشک دو اجلاس کر لیں ۔ یہ تحریک التوا بھی ڈسکس ہو او باقی معاملے پر بھی بحث ہو کوئی حرج نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ چوہدری اور دو دو ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر چوہدری صاحب کے آنے کی امید ہے تو بارہ بجے رکھ لیں ۔

وزیر آبپاشی - ان کے آنے کی کوئی امید نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - اگر لاہور میں نہ ہوں تو ٹھیک ہے -

وزیر آبپاشی - وہ لاہور میں نہیں ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - سمہ صاحب اکثر وزراء کی غیر حاضری میں کام کرتے ہیں - یہ کام کر دیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - میں اس کو ابھی تھوڑی دیر کے بعد لیتا ہوں -

تھل میں ہزاروں ایکڑ اراضی کی ناجائز الاٹمنٹ

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز کی اشاعت مورخہ ۵ مارچ ۱۹۷۳ء کی ایک خبر کے مطابق تھل میں ہزاروں ایکڑ اراضی ناجائز طریقہ سے الاٹ کر دی گئی ہے - سرکاری اہلکاروں کی بد عنوانیوں کی وجہ سے اس علاقہ کے ہزاروں کسانوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے - واقعات کے مطابق ہزاروں ایکڑ اراضی محکمہ مال کے اہلکاروں نے محض ذاتی مفادات کے لئے غیر مستحق لوگوں کے نام غیر قانونی طور پر سرکاری ریکارڈ میں گڑ بڑ کر کے الاٹ کر دی ہے - اس طرح کسانوں کے حقوق غصب کئے گئے ہیں - واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے -

اس کے ساتھ اخبار نہیں لگا ہوا ہے -

وزیر اوقاف - نو آبادیات و اشتمال (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - جناب سپیکر - اس کے متعلق جس دن میں نے امروز اخبار میں پڑھا تھا - اسی روز میں نے وہ تراشہ ساتھ بھجوا کر تحقیقات کا حکم دے دیا تھا - اس میں دقت یہ ہے کہ اس میں کسی خاص چک یا دیہات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی تحریک التوا میں کوئی ذکر ہوا ہے - میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے یہ گزارش

کروں گا کہ جب سے مجھے کالونیز کا چارج ملا ہے میں نے اس کی چھان بین کی ہے ۔ آج تک کوئی ۲۵ لاٹیں میں نے خود منسوخ کی ہیں جن کے متعلق یہ شبہ ہے کہ یہ صحیح طریقے سے الاٹ نہیں ہوئی ہیں ۔ اگر فاضل ممبر کے پاس مزید اطلاع کسی گاؤں کی کسی لاٹ کے متعلق یا کسی زمین کے متعلق اس قسم کی ہو تو میں فوری طور پر کارروائی کروں گا اور ہر اس آدمی کو جو بے ضابطگی کرے گا یقیناً سزا دی جائے گی ۔ اس تراشہ کے اوپر اب میں انکوائری کر رہا ہوں اور یقیناً ایسے لوگ جو اس قسم کی بدعنوانی کے مرتکب ہوئے ہونگے ان کو میں انشا اللہ کیفر کردار تک پہنچاؤں گا ۔ میں ۱۱ تاریخ کو خود بھی سرگودھا جا رہا ہوں کیونکہ تحصیل خوشاب کے پاس ہی تھل کا ایریا شروع ہو جاتا ہے ۔ میں مقامی طور پر پتہ کروں گا کہ اس کے متعلق کیا ہو رہا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التوا کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ قائد آباد اور اور جوہر آباد میں جو ریونیو آفیسرز ہیں ان کی اپنی جماعت بھی ہے جنہوں نے یہ انکشاف کیا ہے ۔ تحقیقات کے بعد جو ان کے علم میں آئے اس کے متعلق اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں ۔ وہاں بڑا سخت احتجاج کیا جا رہا ہے ۔ یہ چیز حکومت کے مفاد میں بھی ہے ۔ میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں گا ۔ اگر وہ اس کا serious نوٹس لیں گے ۔ اس کو ۱۱ تاریخ کے بعد تک ملتوی فرما دیں تاکہ وہ اپنی رپورٹ پیش کر سکیں ۔

وزیراوقاف ۔ نو آبادیات و اشتمال ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تحریک vague ہے اس میں انہوں نے کوئی خاص چیز نہیں بتائی ہے جس کے متعلق میں کوئی رپورٹ آپ کو دوں ۔ ویسے میں اپنے فرائض کی ادائیگی پہلے ہی کر رہا ہوں ۔ یہ رپورٹ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ ۲۵ لاٹیں میں منسوخ کر چکا ہوں ۔ اس تراشے پر بھی میں نے تحقیقات کا حکم دیا ہے لیکن اس میں کسی خاص ایریا کا ذکر نہیں ہے ۔ اگر میری اس رپورٹ سے پہلے وہ ایریا یا دیہات یا افسران کے نام بتا دیں تو زیادہ اچھا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تمام واقعات بتا دوں گا ۔

وزیر اوقاف ۔ نوآبادیات و اشتمال ۔ اس کے بعد ہی میں کچھ کر سکتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا کے لئے تو یہ مواد کافی ہے ۔ جوہر آباد اور قائد آباد میں جہاں تہل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ہیڈ کوارٹرز ہوتے ہیں ریونیو افیسرز ہیں ۔ وہاں لوگ موجود ہیں جن سے آپ نے دریافت کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب اخبار میرے سامنے نہیں ہے مگر اس خبر سے یہ معلوم ہوتا ہے ۔

It may be a matter of public importance but is definitely not of recent occurrence.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ واقعات خفیہ طور پر ہوتے رہے ہیں اب منظر عام پر آئے ہیں ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order, Sir. According to Rule 65 (c) of the Rules of Procedure the matter is not of a specific nature. Therefore the motion should be ruled out.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جس رول کا حوالہ بیگم صاحبہ دے رہی ہیں اس میں لکھا ہوا ہے . . . .

وزیر اوقاف ۔ نو آبادیات و اشتمال ۔ ہر قسم کی الاٹمنٹ اب بند ہے ۔ جب سے ہماری پارٹی بر سر اقتدار آئی ہے ہم نے کوئی الاٹمنٹ نہیں کی بلکہ پہلے جو غلط طور پر الاٹمنٹیں کی گئی تھیں ان کو بھی منسوخ کر رہے ہیں ۔ نئی الاٹمنٹ کی پالیسی کوئی نہیں بنائی گئی اور ہم کسی غلط آدمی کو زمین الاٹ نہیں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ حال ہی میں کوئی الاٹمنٹ نہیں ہوئی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اب واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ احتجاج کر رہے ہیں ۔ میں ان کے فائدے کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس لئے انہوں نے آپ کی تجویز کو قبول کر لیا ہے۔

وزیر مال ۔ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس یقین دہانی کے پیش نظر تحریک واپس لے لی ہے۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ لک صاحب کا 'لک' خراب ہو گیا ہے انہیں فرمائیں کہ وہ کبھی بیٹھ بھی جایا کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں ان کے ان الفاظ پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ انہوں نے کچھ عجیب انداز گفتگو اختیار کیا ہے ۔ وہ آنریبل سپیکر کو کیوں کیا دکھا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ انہوں نے ایک عجب انداز سے بات کی ہے ۔ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

وزیر مال ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ لک صاحب کا 'لک' ٹوٹ رہا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اگر جناب سپیکر صاحب کو کسی صورت میں بھی اس ایوان کے وقار کو تباہ کرنے سے نہیں روکا جا سکتا تو میری گذارش ہے کہ انہیں وزیر سمع خراشی مقرر کر دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اب دیگر تحاریک التوا جو سید تابش الوری صاحب اور سردار محمد عاشق صاحب نے ایک وبا کے بارے میں پیش کی ہیں ایوان میں پیش کر دی جائیں ۔

لاہور میں عجیب و غریب وبا کا پھوٹ پڑنا

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ

مساوات اور جمہور لاہور ۹ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق لاہور میں ایک عجیب و غریب وبا پھوٹ پڑی ہے جس کی وجہ سے آدمی زمین پر گرتے ہی دم توڑ دیتا ہے ۔ اس طرح گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران پر اسرار طور پر ۴ افراد جان بحق ہو گئے ۔ مرنے والوں کے ورثا نے پولیس اور ڈاکٹروں سے بھی رابطہ قائم کیا لیکن اس بیماری کے بارے میں کسی طرف سے بھی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ ان اموات سے لوگوں میں عجب قسم کا اضطراب پھیل گیا ہے اور ان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کے سامنے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خبر ہم نے بھی آج اخباروں میں پڑھی اور یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ وبا پھوٹی ہے یا خبر پھوٹی ہے ۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ خبر پھوٹ پڑتی ہے اور ہیجان و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے ۔ ابھی جناب والا ہمیں اتنی مہلت نہیں ملی ہے کہ ہم یہ ثابت کر سکیں کہ یہ چیز کسی ایک خاص بیماری کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس پر تحقیق کر سکیں اور ہم پولیس اور محکمہ صحت سے بھی پوچھ لیں کہ کیا صورت حال واقع ہوئی ہے اور کیا واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ میں اخبار والوں پر حملہ نہیں کر رہا کیونکہ میں خود بھی اخباری دنیا سے تعلق رکھتا ہوں ۔ لیکن بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ خبر کو سنسنی خیز بنا دیا جاتا ہے ۔ ہم اس میں مناسب تحقیق کریں گے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم سوموار کو بالتفصیل آپ کی خدمت میں رپورٹ پیش کر دیں گے اور جتنی احتیاطی تدابیر کی جا سکتی ہیں وہ کی جائیں گی ۔ یہ ہمارا فرض ہے ۔ محکمہ صحت کے بارے میں بھی ہمیں تسلی رکھنی چاہئے اور میرا خیال ہے کہ اس پر فوری طور پر عمل شروع ہو چکا ہوگا ۔ ہم شروع کرانے کے ذمہ دار ہیں ۔ ابھی تک یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ یہ چار اموات کن حالات میں واقع ہوئیں اس لئے جناب والا ۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ تمام تفصیلات سے ہم بھی آگاہ ہو جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوموار کو اس پر غور کر لیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ اخبار مساوات میں یہ خبر صفحہ اول پر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس چیز کے دو پہلو ہیں ایک پہلو صحت کے متعلق ہے اور دوسرا پہلو پولیس سے تعلق رکھتا ہے ۔ میں نے اپنی تحریک میں یہ کہا ہے کہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران ۴ افراد پراسرار طریقے سے جان بحق ہوئے ہیں اور اس پر ڈاکٹر اور پولیس ابھی تک اپنی رائے نہیں دے سکی ۔ تو اس چیز پر جناب وزیر کو اپنی توجہ دینی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے دونوں کا ذکر کیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جب یہ خبر چھپے گی تو عوام میں بے چینی پیدا ہوگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وہ نیا مشورہ دینا چاہتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ مشورہ نہیں دینا چاہتا بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہ خبر شائع ہوگی تو لوگوں میں ہیجان پھیل جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کسی بات کو پریس میں آنے سے نہیں روکا جا سکتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ قائد ایوان نے جیسا کہ فرمایا ہے انہیں تحقیق کا موقع دیا جائے کہ آیا یہ اموات تسلسل سے ہوئی ہیں یا الگ الگ ہوئی ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ سوموار کو اس پر بحث ہو کر فیصلہ ہو جائے گا ۔

ابوالخیر گرلز مڈل سکول گڑھی شاہو لاہور کو سرکاری تحویل میں لینے کے بعد اس کی استانیوں اور عملہ کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر ۔ اب مرزا فضل حق کی جو تحریک التوا defer ہوئی ہوئی ہے ۔ وہ پیش کی جاتی ہے ۔

مرزا فضلی حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز ۵ مارچ

۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق محکمہ تعلیم نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد اساتذہ کی تنخواہیں دینے کا مؤثر انتظام نہیں کیا جس کے نتیجے میں گڑھی شاھو کے ابوالخیر گرلز مڈل سکول کی تقریباً ایک درجن استانیوں اور دیگر عملہ کو عرصہ ۵ ماہ یعنی جب سے حکومت نے اسکولوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہے تنخواہیں نہیں ملیں ۔ جس کی وجہ سے ایک استانی کا بچہ علاج کی سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے انتقال کر گیا اور ایک دوسری استانی کو مالک مکان نے عدم ادائیگی کرایہ کی وجہ سے مکان خالی کر دینے کا نوٹس دے دیا ہے ۔ اس واقعہ سے متعلقہ سٹاف اور عوام میں بے چینی اور خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کا پہلا حصہ مبہم اور غلط ہے کہ حکومت نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد اساتذہ کو تنخواہ دینے کا مؤثر انتظام نہیں کیا ۔ ہم نے کوئی دو ہزار سکول اور ۷۸ کالج قومی ملکیت میں لئے ہیں ۔ اگر ان سب کو تنخواہ نہ ملتی تو آج کتنا شور و غوغا اور ہنگامہ ہوتا ۔ لیکن یہ سکول جس کا ذکر کیا گیا ہے خود سکول والوں نے تنخواہوں وغیرہ کے کوائف وقت پر مہیا نہیں کئے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی تنخواہ کے مسئلہ میں تھوڑی سی دیر ہو گئی ۔ اب انہوں نے کوائف مہیا کر دیئے ہیں ۔ جب مجھے تحریک موصول ہوئی تھی میں نے اسی وقت اپنے ۔ جی آفس سے معلوم کیا جنہوں نے کہا کہ بل پاس ہو چکا ہے ایک دو دن میں ان کو باقاعدہ ادائیگی ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب اب کیا پوزیشن ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ جب تک اس کی ادائیگی نہ ہو جائے اسے زیر التوا کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آخری تحریک التوا نمبر ۳۸۹ چوھدری امان اللہ لک کی لے رہا ہوں ۔

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں دھاندلی

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں غنڈہ گردی کے باعث شدید کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ واقعات کے مطابق حکومت نے جامعہ کے انتخابات (سٹوڈنٹس یونین) میں دھاندلی کرتے ہوئے پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی حمایت کی اور الیکشن میں دھاندلی کرائی اور اب پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن جس کی سرپرستی حکومت کر رہی ہے مخالف طلبا پر تشدد اور غنڈہ گردی کر رہی ہے اور جامعہ کی فضا سخت مکدر ہو چکی ہے اور جامعہ کا تعلیمی ماحول سخت خراب ہوچکا ہے۔ واقعہ کی نوعیت اتنی شدید ہے کہ عوام میں سخت خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے۔ مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔ اور واقعات تشدد جو یکم مارچ سے تاحال جاری ہیں ان کو روکا جائے۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا کورم نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے . . . . گنتی کی گئی . . . . کورم پورا نہیں ہے ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں . . . . گھنٹیاں بجائی گئیں . . . . پانچ منٹ گذر چکے ہیں ۔ ہاؤس میں کورم پورا ہو گیا ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب سپیکر ۔یہ تحریک التوا جو ابھی آپ نے پڑھ کر سنائی ہے یہ آج صبح مجھے موصول ہوئی تھی ۔ اس کا مکمل جواب تو میں نہیں دے سکوں گا لیکن اس کا کچھ پس منظر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت نے الیکشن میں مداخلت کی ہے اور کسی پسندیدہ گروپ کے طلبا کو کامیاب کرایا ہے ۔ یہ بات بالکل غلط فہمی پر مبنی ہے حالانکہ جب میں نے اخبارات میں پڑھا تو مجھے پتہ چلا کہ کوئی الیکشن ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں وہاں کوئی جھگڑا ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں میں نے قائد حزب اختلاف سے جب پہلے روز وہ تشریف لائے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ جامعہ کی طرف گئے ہیں کیونکہ میں نے اخبارات میں یہ پڑھا ہے ۔ اس وقت میں نے وائس چانسلر ۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی کہ وہاں کوئی تشدد ہو رہا ہے ۔ یا کوئی گڑ بڑ ہے ۔ وہاں کے حالات کیا ہیں ۔ اس کے متعلق انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ ایک گروپ جو ہار گیا تھا اس نے وہاں پر

غنڈہ گردی کی ہے ان لوگوں پر حملہ کیا ہے جو جیت گئے ہیں ۔ تاہم ان معاملات کے تصفیہ کے لئے میں نے وائس چانسلر کو یہاں طلب کر لیا ہے ۔ وہ آج لاہور پہنچ گئے ہیں ۔ ان سے میں سارے معاملات کی چھان بین کر کے سوموار کو بتا سکوں گا ۔ لیکن یہ الزامات بالکل غلط ہیں کیونکہ اگر مخالفت کرنی تھی تو میرے علم میں ہوتا ۔ میں اس کا انچارج ہوں ۔ مجھے پتہ اس وقت چلا کہ وہاں الیکشن کا نتیجہ ہوا ہے جب میں نے اخبار میں پڑھا کہ ایک گروہ نے دوسرے گروہ پر حملہ کیا ۔

سید تابش الوری ۔ اب پتہ چلا کہ مداخلت ان کی خصوصی اجازت سے ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ان کا مطلب یہ نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ On a point of personal explanation, Sir. جناب والا ۔ جناب وزیر اوقاف نے کل ہی آپ ہی کے لنچ پر مجھ سے دریافت کیا تھا ۔ میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ میں بہاول پور صرف ایک دن کے لئے گیا تھا ۔ بڑا مختصر وقت تھا اس لئے مجھے جامعہ اسلامیہ کے ان احوال کا کوئی پتہ نہیں لگا ۔ میں نے صرف اتنا کہا تھا This must come on the record.

مسٹر سپیکر ۔ اس کو pending کر دیا جائے ؟

مرزا فضل حق ۔ سوموار تک pending رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے سوموار تک کے لئے pending رکھا جاتا ہے ۔

پوائنٹ آف آرڈر

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) مصدرہ ۱۹۷۳ کو مالی بل ہونے اور بعینہ ہنگامی قانون کو عارضی طور پر قانونی شکل دینے کے بعد زیر غور لانے پر اعتراض

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ بل جو آج زیر بحث آنا ہے وہ قواعد اور آئین کی روح سے نہ تو اس ہاؤس میں پیش کیا جا

سکتا ہے اور نہ اسے منظور کیا جا سکتا ہے۔ میں اپنی اس contention کی support میں جناب والا کی توجہ قاعدہ ۷۲ کی طرف مبذول کراؤں گا۔ جناب والا۔ میرے پوائنٹ آف آرڈر کے تین حصے ہوں گے۔ اس میں جناب والا نے تینوں حصوں کا فیصلہ کرنا ہوگا۔

In support of my contention, I refer to rule 72 (2) of the Rules of Procedure Sir, which is as under :—

> The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, and if the Bill is one that requires the previous sanction or recommendation of the Governor for its introduction, the notice shall also be accompanied by such sanction or recommendation.

اب میں اس کی تائید میں عبوری آئین کا آرٹیکل (۱) ۱۲۹ پیش کرتا ہوں۔

> 129(1) Except on the recommendation of the Governor, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the Provincial Assembly if —
>
> (a) it would, if enacted and brought into operation, involve expenditure from the revenues or other moneys of the Provincial Government ;

چونکہ جناب والا یہ بل لینڈ ایکوزیشن کے متعلق ہے اس میں money involve ہوتی ہے اور اس میں واضح پرویژن ہے جس کے تحت ان زمینوں کی خزانہ سے رقومات ادا ہوتی ہیں جو گورنمنٹ نے acquire کرنی ہیں اور ایسا بل جس میں exchequer پر کسی قسم کا بوجھ پڑے یا money involve ہو اس کے لئے گورنر صاحب کی prior recommendation must ہے۔ جو حاصل نہیں کی گئی اور نہ تو وہ recommendation ہاؤس میں سرکولیٹ کی گئی ہے

اور نہ ہی اس بل کے ساتھ منسلک کی گئی ہے - جو قاعدہ ۷۲ (۲) کے تحت ضروری ہے -

اس کے علاوہ جناب والا دوسری میری contention یہ ہے کہ بل جو کہ اس اسمبلی میں زیر غور ہے اس کے پاس ہونے سے پہلے اس کے آرڈیننس کو ایک بل کے ذریعے سے enact کر لیا گیا ہے - اور اس Enactment Bill کی رو سے اس آرڈیننس کو چھ ماہ کا تحفظ دے دیا گیا ہے - وہی آرڈیننس چھ ماہ تک برقرار رہے گا - اس موقع پر میں ایک impression دور کر دوں کہ میں اس بل کو چیلنج نہیں کر رہا -

The consequences of the passed enctment are being challenged whether under the validity of that enactment, Sir, we can legislate this bill or not.

Mr. Speaker : This substantially is the same.

حاجی محمد سیف اللہ خان - Yes sir ویسا ہی ہے - اس کے ساتھ یہ ہے کہ جہاں تک آئین کے آرٹیکل ۱۳۵ کا تعلق ہے اس کی رو سے جو آرڈیننس جناب گورنر نافذ کرے اس کے لئے مدت رکھ دی گئی ہے - ان آرڈیننسز کی زندگی اسمبلی کی فرسٹ میٹنگ میں بیالیس دن ہوگی - اب موجودہ آرڈیننس کی مدت چھ مہینے رکھ دی گئی ہے - آرٹیکل ۱۳۵ کے تحت جاری کردہ آرڈیننس جس وقت یہ اسمبلی اس قانون کو پاس کر لے یا جس وقت وہ مدت ختم ہو اس وقت وہ ختم ہو جاتا ہے - یہ ایک complication پیدا ہو جائے گی کہ آپ کے اس قانون سے یہ آرڈیننس جس کو آپ نے enactment کا درجہ چھ مہینے تک دے دیا ہے کیا وہ ختم ہو جائے گا اور وہ آرڈیننس نہیں رہے گا -

That has now become an Act of the State and an Act of the Province.

کیا ایک دوسرے ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد وہ چھ مہینے کی زندگی جو اس ایکٹ کو آپ نے دی ہے وہ ختم ہو جائے گی -

تیسری چیز جناب والا - میں یہ پیش کر دوں کہ اگر آپ یہ فیصلہ کر دیں

کہ وہ ایکٹ برقرار رہتا ہے یا اس ایکٹ کے پاس ہونے سے ختم ہو جائے گا ۔ تو پھر میں گذارش کروں گا کہ جو دفعات ہم پہلے منظور کر چکے ہیں بلاس بل کے سلسلے میں جو کارروائی قبل ازیں ہو چکی ہے وہ اس آرڈیننس کے اسی کے مطابق ایک بل کے آ جانے سے اور اس کو enact کر لینے سے وہ ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ایک اجلاس میں ایک ہی قسم کی دو موشنز پر بحث نہیں ہو سکتی ۔

Two identical motions, two identical subjects cannot be discussed in the same session. In the light of my arguments, and my most important and valuable contentions, I request that discussion on this Bill may kindly be stopped and suspended. This bill can neither be presented nor passed nor discussed, Sir.

Mr. Speaker : I will decide it on Monday. Let us continue with the matter today.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Monday, Sir.

Mr. Speaker : It is not going to be finalised by them.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ ہاؤس کے قیمتی وقت کا غلط مصرف نہ ہوگا ؟ اگر آپ پیر کو یہ فیصلہ کر دیں کہ یہ بل discuss نہیں ہو سکتا اور اس کے لئے ہم مزید قیمتی وقت یہاں پر صرف کریں ۔ تو کیا درست نہیں کہ جب تک آپ رولنگ نہ دیں اس بل پر مزید غور ملتوی کر دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں قانون سازی میں مزاحمت نہیں کرنا چاہتا ۔ اس وقت جناب والا اس پوائنٹ آف آرڈر کے تحت مطالبہ یہ ہے اور آپ کی خدمت میں گذارش یہ ہے کہ اس پر یہاں بحث نہیں ہو سکتی ۔ اگر آپ کا رولنگ یہی ہو تو پھر یہ پونا گھنٹہ کے قریب کی کارروائی کس کھاتے میں لکھی جائے گی ۔

Mr. Speaker : Prime-facie I do not agree with Haji Sahib, but I propose to give it further consideration so that may agree with him ultimately. Yes, Haji Sahib.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے مجھے ترمیم کے سلسلے میں بلایا ہے ۔

مسٹر سپیکر - آپ تقریر کرنے لگے تھے - کیا وزیر قانون آپ نے کچھ کہنا ہے !

وزیر قانون - جناب والا - میرے پاس arguments ہیں میں بتا سکتا ہوں کہ یہ آرڈیننس پہلے سے آ چکا تھا اور اس پر کس صورت میں money matter کے متعلق جس آرٹیکل کا حوالہ انہوں نے دیا ہے لاگو نہیں ہوتا -

مسٹر سپیکر - میں نے ریکارڈ دیکھنا اور فائل دیکھنی ہے -

وزیر قانون - بہتر جناب -

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ کی ضمن ۹ کی ترامیم پر بحث جاری تھی -

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, the first three amendments are very lengthy ones. They are more or less of the same nature and I would request that all of them should be taken at the same time to save the time of the House.

مسٹر سپیکر - ایسا ہی ہوا تھا - حاجی صاحب - علامہ صاحب اور مخدوم زادہ سید حسن صاحب کی ترامیم اکٹھی لی جا رہی ہیں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I have the same amendment and I will also like to speak on that.

مسٹر سپیکر - وہ تقریر کر رہے ہیں move کرنے کی سٹیج گذر چکی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ترامیم مختلف ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر مخدوم زادہ صاحب کی ترمیم میں فرق ہوگا تو وہ بتا دیں گے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اس میں زمین آسمان کا فرق ہے -

مسٹر سپیکر ۔ میں تینوں ترامیم کو اکٹھا لے رہا ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we want some clarification now. I have an amendment also to this clause.

Mr. Speaker : Yes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But if you allow Haji Saifullah to speak and then you say that you have lost your right . . . .

Mr: Speaker : I have taken them up together.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If the Hon'ble members gives his right to me and I have my own right, will you then permit me to speak?

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کہا ہے کہ میں تینوں ترامیم اکٹھی لے رہا ہوں تاکہ یہ نہ ہو کہ یہ ہو گئی ہے اور یہ ابھی باقی ہے ۔ حاجی صاحب کیا آپ تقریر نہیں کریں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر آپ میرا وقت مخدوم زادہ صاحب کو دے دیں تو پھر . .

مسٹر سپیکر ۔ وقت کی پابندی تو نہیں ہے ۔

حاجی سیف اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً عرض کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب تک میری تسلی نہ ہو جائے کہ کوئی فاضل رکن جان بوجھ کر تقریر کو لمبا نہیں کر رہا I don't want to stop him.

If he is relevant, then I do not ask him to resume his seat.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً اس ترمیم کے سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس ترمیم کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے ۔ میں نے یہ ترمیم محض اس لئے دی ہے کہ موجودہ کلاز ، انصاف ، قانون اور آئین کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی ۔ اور اس کی رو سے میں یہ چاہتا ہوں کہ حزب اقتدار اسے اس خیال سے نہ دیکھے کہ یہ آپوزیشن کی طرف سے ترمیم ہے بلکہ

اس کو مفاد عامہ اور رحم دلی کی نظر سے دیکھیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر جو مقصد آپ نے رکھے ہیں وہ پورے نہیں ہو سکتے ۔

(اس مرحلہ پر بیگم ریحانہ سرور شہید کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ گنتی کی جائے . . . . گنتی کی گئی . . . . کورم پورا نہیں ہے . . . . گھنٹاں بجائی جائیں . . . . گھنٹیاں بجائی گئیں . . . .

میاں خورشید انور ۔ پانچ منٹ ہو گئے ہیں اور ابھی کورم پورا نہیں ہوا ۔ اس لئے اب ۱۵ منٹ کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ابھی پانچ منٹ نہیں ہوئے ۔ ابھی تین منٹ ہوئے ہیں ۔ اب کورم پورا ہو گیا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان وہ موجود نہیں ہیں ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, this important piece of legislation has ignored on in this House. It is very unfortunate that when we expressed our views in regard to the confliet of its provisions with Islam and Sunnah, the majority party paid no heed to it. And why not, because a man-made law and provisions in the Constitution, which are named as fundamental rights, are justiceable . . . .

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قاعدہ کی رو سے جب ایک بار کورم ٹوٹ جائے تو دوبارہ پانچ منٹ کے بعد کارروائی شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ گنتی کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ آپ بتائیں کیا گنتی ہو چکی تھی اور کورم پورا ہو گیا تھا ۔

(قطع کلامیاں)

I am not going to over-rule the ruling given earlier,

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was just mentioning that this is very unfortunate that where any law conflict with the provisions of the fundamental rights it is justiceable, but in case of Islamic provisions, if a lalamic provisions, if a law conflicts with these it is not justiceable. That means it is only a matter of policy, just a lip service to Islam, and that unfortunate aspect can only be remedied in the Constitution and not here on the floor of the House. But there was one answer given by an Hon'ble member from Lyallpur in spite of the assurance that the Government benches would give appropriate reply, who comprise better Muslims, knew the Qur'an and Sunnah better and amongst them are Hafiz-e-Qur'an also. The reply was not satisfactory at all.

The honourable member, Mr. Ismail Zia, I think he is from Gujranwala, talked about Hazrat Umar taking back the land from Hazrat Bilal Bin Haris.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - پوائنٹ آف آرڈر - فاضل رکن irrelevant ہیں۔ انہیں اپنی amendment پر بات کرنی چاہئے ، لیکن وہ جواب دے رہے ہیں گوجرانوالہ کے معزز رکن کی تقریر کا ، حالانکہ وہ بات ختم ہو چکی ہے - اب ان کا سکوپ صرف ان کی amendment ہے -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If the member had the patience I was going to build up a relative argument in regard to inadequacy of compensation. I know parliamentary practice, please try to listen to me. Why to create the same old drama as we did last time ? I will express my views on the legal aspects today and I won't finish today. I will speak tomorrow also. So, if they keep on interrupting me, I will go on speaking for three days.

Mr. Javaid Hakim Qureshi : There should be no threats. This is a threat that I will speak for three days.

ایوان کا وقت ضائع کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جا سکتی۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If you take away my time . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو وقت ان پوائنٹس آف آرڈر اور obstructions میں ضائع ہوگا ، ان کی تقریر میں اتنا وقت بڑھا دیا جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ مسٹر ڈپٹی سپیکر ، آنریبل ممبر نے فرمایا ہے "why create a drama" ، کیا ہم یہاں سنیما ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم ڈرامہ create کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Please resume your seats,

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I want to place on record that the whole story mentioned was totally wrong and I will give a reference from Kitab-ul-Khiraaj.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس موضوع پر فاضل رکن اپنی تقریر جاری رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں اس بات پر ہاؤس میں ووٹ ہو چکا ہے ۔ جناب والا ۔ تین دن ان کو بولنے کے لئے ملے تھے جب issue یہ تھا کہ اس بل کو اسلامک ایڈوائزی کونسل کے پاس بھیج دیا جائے ۔ اس وقت تین دن بولے تھے ۔ حضرت عمرؓ کی حیات طیبہ سے بھی انہوں نے واقعات بیان کئے , انہوں نے یہاں پر احادیث بھی quote کیں ، قرآن کریم کی آیات کریمہ انہوں نے یہاں پر پڑھیں ، اس کا جواب ملا ، پھر اس کے بعد ووٹ ہوا ، اب کسی صورت میں بھی ایک amendment کی آڑ لے کر وہ پھر اس طرح repitition نہیں کر سکتے ، رولز اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے ۔ نہ ہی یہ کوئی جواب‌الجواب کی بات ہے جناب والا۔ اس پہ دونوں طرف سے arguments ہوئے تھے ۔ پھر ہاؤس کے سامنے question put ہوا ، closure move کیا گیا اور اس پہ فیصلہ بھی ہو چکا ہے ۔ اس پر اگر بحث وہاں سے شروع کی جائے اور پھر threat کیا جائے کہ میں تین دن اور بولوں گا ، تو جناب والا ، repetition کی اجازت رولز نہیں دے سکتے ۔ آپ اس پر رولنگ فرمائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ابھی تو انہوں نے اپنا argument شروع کیا ہے ۔ بات ختم کرنے سے پہلے کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

Let him conclude first. After that we will decide whether he is relevant or irrelevant.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے حوالہ دیا ہے فاضل رکن کی تقریر کا کہ میں ان کو جواب دینا چاہتا ہوں ۔ amendment پہ بول رہے ہیں ۔ فاضل رکن کی تقریر کا جواب کیسے دے سکتے ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker : Let me listen to him. please.

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ترمیم صرف اتنی ہے " مگر شرط یہ ہے کہ اگر مالک رضامند نہ ہو تو کوئی شخص بھی اراضی میں داخل نہ ہو گا ۔ "

اس ترمیم سے ان باتوں کا کیا تعلق ہے ؟

Mr. Deputy Speaker : You have already been represented by the Law Minister. His point of order was of that nature. I have heard it and I have given my view. Let us give a patient hearing to the Member ; then we will decide whether he is relevant or not.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am only wanting to rebut some presumptions and to build up my argument that leave alone from the Islamic angle, its provisions hit the fundamental rights. That I will develop, but why do they shirk to listen to one little relevant portion whice I want to put on record ?

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے
میرے بعض استادوں نے ، جو مدینے کے رہنے والے
تھے ، بیان کیا کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال بن حارث کو سمندر اور پہاڑ کے درمیان کا

تمام علاقہ عطا فرما دیا تھا ۔ جب حضرت عمر بن
خطابؓ کا زمانہ آیا ، تو انہوں نے بلال سے کہا کہ
آپ اس زمین کو آباد نہیں کر سکتے اور یہ زمین
خالی پڑی ہے ۔ اس بات کو سن کر بلال نے اپنی
خوشی سے وہ زمین حضرت عمرؓ کو واپس کر دی
اور اجازت دی کہ اس کو دوسرے لوگوں میں تقسیم
کر دیں ، مگر شرط یہ ہے کہ جتنی کانیں اس زمین
میں ہوں گی وہ ان کے مالک بدستور رہیں گے ۔

I merely say that that quotation was not truly based on facts, and from that angle any inadequacy of compensation is against Quran and Sunnah.

Now, I come to the legal aspect. As you will have seen, this clause has about six sub-clauses and while the Interim Constitution is in force, we have to examine whether the Interim Constitution has provided for new and special provisions or is it a stereo-typed copy of the old provisions of the Constitutions, namely, of 1956 and 1962, which made provisions for land acquisition and compensation therefor. So, I will present to you the wording of the above Constitutions. There are three principles involved in this Bill: One is of fundamental rights, which includes equality before law ; the second is the safeguard to property, and the third is as to the power whether this Assembly is competent to legislate on something which is beyond its competence. So, Sir, as regards fundamental rights, the first Constitution of 1956 Article—4(1) lays down —

> Any existing law or any custom or usage having the force of law, in so far as it is in-consistent with the provisions of this part, shall, to the extent of such inconsistency, be void.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ ۱۹۵۶ء کا آئین ہے ، آپ عبوری آئین پر بات کر رہے ہیں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am coming to it because I am going to quote some Supreme Court rulings thereon after I have quoted the provisions of the Interim Constitution. The wording of the 1956 and 1962 Constitutions and the Interim Constitutions being exactly the same, and the Supreme Court and High Court rulings coming in the intervening period just cannot be ignored. Similarly, clause (2) of Article—4 says, and this has been quoted in the Supreme Court ruling, that —

> The State shall not make any law which takes away or abridges the rights conferred by this part, or any law in contravention of this clause, to the extent of such contravention, be void.
>
> (1956 Constitution, Article 4)

Sir, in regard to equality before law, Article 5 (1) of this constitution lays down —

> All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

Mr. Deputy Speaker : Please come to your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am coming. I will explain to you. There are many contradictions. I will point them out. Then, Sir, Article 15 about Protection of Property says :—

> (1) No person shall be deprived of his property save in accordance with the law.
>
> (2) No property shall compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor.

"Compensation therefor"; I emphasize on that point. It does not mean that for a thing valuing Rs. 100/- you determine its compensation at Rs. 5/- and say that it is compensation therefor. So it is very relevant, which I want the honourable Minister to carefully take note of, because the same provision will come in the interim Constitution.

Now, Sir, I come to the next Constitution. Again the provision of fundamental rights ; Article 7 (2) of the Interim Constitution says :—

> The State shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred, and any law made in contravention of this clause, shall, to that extent of such contravention be void.

And similar is the language of the first Constitution of 1956. This is at page 6, Article 15, in regard to protection of property rights :

> Article 15 (1) No person shall be deprived of his property save in accoadance with the law.
>
> (2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor." (Again "therefor"). And either fixes the amount of compensation or specifies the principles on which compensation is to be determined and given.

Now Sir, this was the period when there was a dictatorial regime and for the first time a discrimination and a departure was made, but before that I will point out that even in the case of

equality before law.

> Article 5 at page 3 says: All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

Now sir, I come to the Interim Constitution. You will recollect the language that I have quoted from the previous Constitutions. I will now quote to you the fundamental rights as provided in the Interim Constitution. Page 3, Clause 7:

> (1) Any law, or any custom or usage having the force of law, in so far as it is inconsistent with the rights conferred by this Chapter, shall to the extent of such inconsistency, be void.
>
> (2) The State shall not take any law which takes away or abridges the rights so conferred, and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention, be void.

Exactly the same language. Now, sir, like the Constitutions of 1956 and 1962, the Interim Constitution at page 6, Article 21 says:—

> No person shall be deprived of his property save in accordance with law."

Mr. Deputy Speaker: Is there compensation therefor, or not.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Language is exactly the same.

> (2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of

> compensation or specifies the principles on and the manner in which compensation is to be determined and given.

Then at page 7, clause 22 : Equality of citizens . . . .

(Interruption)

You want me to point out a betrayal. I will point it out. Since the dictatorial regime came, the legal authority and the legal way of doing things was so camouflaged that they wanted to do things and give them protection under Martial Law Regulations. Now Sheikh Aziz Ahmad Sahib has pointed out sub-clause 4, which says :"

> The adequacy or otherwise of any compensation provided for by any such law as is referred to in clause (2) or clause (3), or determined in pursuance thereof, shall not be called in question in any court.

It merely betrays and contradicts the basic provision guaranteeing the right of ownership of property. It is only contradictory like Sheikh Sahib. If I can draw his attention, Mr. Speaker, through you. If he reads Islamic provisions, he will notice that there is positive, provision that no law contrary to the Quran and Sunnah shall be made. In its subsequent sub-section they say: No law so made shall be questioned in regard to its validity. Now if you want on your Statute Book promises on one side, and contradictions on the other to be read by the people, it is you who have to be judged by God and the people, not us. But as for as the equality before law is concerned, the provision is the same. Now sir, three points arise : One whether this House . . . . .

(Interruption)

بیگم آباد احمد خان ۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مخدوم زادہ صاحب سے میری ایک درخواست ہے کہ اسلام میں قرآن اور سنہ دونوں چیزیں ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اجتہاد بھی ہے ۔ حضورؐ نے بھی ایک جگہ گزرتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ کاشت کیسے ہونی چاہئے ۔ ان لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ حضورؐ کا حکم ہے کاشت کو دوسرے طریقے سے کیا تو وہ ذرا خراب ہو گئی ۔ اسی طرح زکواۃ فرض ہے مگر آخری پیسہ تک کبھی کبھی اپنی چیز رہن رکھ کر بھی غریب کا بھلا کرنے کا بھی مسلمان کا کردار ہے ۔ یعنی صرف زکواۃ سے ہی کام نہیں چلتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم صاحبہ اس پر پہلے ہی کافی بحث ہو چکی ہے ۔ میں اس پر مزید بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ اگر وہ کریں گے تو میں انہیں بھی منع کر دوں گا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ اتنی بحث سے کیا فائدہ ہے ۔ مقصد تو یہ ہے غریب کی مصیبت دور ہونی چاہئے ۔ اور یہ کس طرح ہونی چاہئے اس کی اسلام میں کوئی پابندی نہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I ruled out this point of order, بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ اجتہاد تو وہاں ہو جہاں قرآن و سنہ خاموش ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر rule out کر دیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ بیگم صاحبہ کی بات سننے دیں ۔ اس میں بہتوں کا بھلا ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم صاحبہ جو بات کر رہی ہیں اس پر پہلے ہی بہت زیادہ بحث ہو چکی ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, in this bill if you read clause 9 which reads :—

> In determining the amount of compensation to be awarded for land acquired under

this Act the Collector shall taken into consideration :—

(i) the market value of the land to be determined . . .

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سامنے وزیٹر گیلری میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک صاحب نے پاؤں باہر نکالے ہوئے ہیں ۔ ان کو کہا جائے کہ وہ پاؤں اندر کریں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ غلط ہے ۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے ۔ عملہ کو کہہ دیا جائے گا ۔ They should take due care of it. کہ کوئی بھی صاحب پاؤں یا بازو ہاؤس کے اندر نہ کرے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood ; Have I to read it again ?

Mr. Deputy Speaker : Hon'ble member may please continue his speech.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Please call the House in order.

Mr. Deputy Speaker : The House is already in order.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Clause 9 of the Bill reads that :—

> In determining the amount of compensation to be awarded for land aquired under this Act the Collector shall take into consideration :—
>
> (i) the market value of the land to be determined on the basis of five years average sale price of land similarly situated and put to similar use preceding the date of notification under Section 4 (1).

With a proviso :—

Provided that the maximum rate of compensation so determined by the Collector shall not exceed Rupees Twenty Thousand per acre ;

Now Sir, the Hon'ble Minister on the very floor of this House—could I have the attention of the Hon'ble Minister ?

Mr. Deputy Speaker : Minister concerned, Chaudhry Mumtaz Ahmed Kahloon may, please give his attention.

Makdoomzada Syed Hassan Mahmood : We know that they will take the decision as they have made up their minds to do so.

Minister for Auqaf & Colonies : Sir, he is casting aspersions by saying that " you have already made up your mind to do." He should be asked to withdraw his words.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That is not unparliamentary.

Minister for Auqaf & Colonies : But I take an exception.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That you may, but it is not unparliamentary.

Mr. Deputy Speaker : Makhdoomzada Sahib has pointed out that the Minister should be asked to give his attention.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If you are determined to pass it through as it is . . . .

Minister for Auqaf & Colonies : If he talks irrelevant, I am not bound to listen to him.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am very relevant. I am reading certain clauses.

Minister for Auqaf & Colonies : You are not and you are never relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am reading the

clause itself and there is no question of irrelevancy or relevancy.

(At this stage Mr. Speaker took his chair)

Mr. Speaker : Yes Makhdoomzada Sahib.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I merely wanted to draw the attention of the Hon'ble Miniter.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کے آنے سے قبل وزیر متعلقہ نے اعتراض اٹھایا تھا ۔ میں اس کے متعلق جناب کی وساطت سے دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ آیا رولنگ پارٹی نے اس بل میں ترامیم پیظور کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اھم مسئلہ ہے وہ چونکہ غم و غصہ کا اظہار فرما رہے تھے ۔

Mr. Speaker : If you will only lend me your ears.

چوھدری امان اللہ لک ۔ افسوس ہے آپ نے وزیر متعلقہ کی گفتگو نہیں سنی جس میں مخدوم زادہ صاحب کو فرما رہے تھے کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ وہ بڑا اھم مسئلہ ہے اس سے شائد ھاؤس کا وقت بچ جائے ۔

Mr. Speaker : That is why I have made the suggestion.

وزیر متعلقہ اٹھ نہیں سکتے ہیں ۔

He has to listen to the Speaker.

ورنہ میں یہ تجویز نہ کرتا کہ وھاں وہ آپ تک آ جائیں اور آپ سے بات کر لیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I have just read out some sections of Claufe 9 to draw the attention of the Hon'ble Minister. I remember the Hon'ble Minister had made a statement, and I think, Mr. Speaker, you were in the chair. While giving justification for placing this piece of legislation before this House, he has mis-stated that the Land Acquisition

Act and the Improvement Trust Act wer dilatory, their provisions were cumbersome and he gave a list of schemes in which he said for the last 15/20 years have not been implemented by the previous Governments. And, as they are keen to bring about housing projects for the lower middle-class and poorer people, hence this law. But I can argue out that this is the only clause for which this bill has been brought about. There was nothing wrong with the Land Aquisition Act nor with the Lahore Improvement Trust Act or similar acts, which apply to other parts of the urban areas of West Pakistan.

If the Hon'ble Member will permit me, I will give him a short summary of what has happened, how the previous laws have not been made use of and how this law only has come to circumvent the adequate payment of compensation. And I can also at the end give them a feasible scheme, which will hurt no-body and yet serve their purpose. . . .

Mr. Speaker : I hope you will restrict yourself to the amendment proposed by you.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If you see the clause and my amendment, I am covering three points. I am covering equality before law, I am covering the question of adequacy and inadequacy of compensation and I am covering the ousting of jurisdiction of Courts.

Mr. Speaker : I do not know how you will put your case before the House but whatever you say should be relevant to your amendments or the effects or consequence of your amendments.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, would it not concern the provision of the clause itself to justify my amendment ?

Mr. Speaker : You can speak so far as you are speaking on your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : True, Sir. But why do you anticipate that I will go off ?

Mr. Speaker : No, No, I am not saying that.

آپ نے یہ کہا ہے کہ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں ۔

Not only this, but anything else, whatever you want to say in this House, you are entitled to it provided that is relevant to your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : As soon as I can prove that this bill is for usurping the property without the payment of adequate compensation . . . .

Mr. Speaker : That I do not know. You are discussing the bill as a whole. That I cannot permit.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am discussing clause 9 only.

Mr. Speaker : Please, discuss it then.

Makhdoomada Syed Hassan Mahmood : And clause 9 discriminates between locals and non-locals —

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کا argument متعلقہ یعنی relevant ہوگا تو ہر ممبر کو سننا ہوگا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, if the judge interrupted you as much as you do . . . .

Mr. Speaker : I am not interrupting. I have only stated that not only your present argument but also any other argument will be available to you provided it relate to your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Thank you, Mr. Speaker.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ بارہ بج چکے ہیں ،

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء تین بجے بعد دوپہر کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء بروز سوموار تین بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

سوموار - ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء

(دو شنبہ ۶ صفر المظفر ۱۳۹۳ء)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

پ ۷ ——— س ۵ ——— ع ۲ ——— آیات ۸۸ و ۸۹

اور جو حلال و طیب روزی اللہ نے تم کو عطا کی ہے اُسے کھاؤ اور اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔ اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) ضرور مؤاخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھا لو (اور اسکو توڑ دو) اور تم کو لازم ہے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈاکٹروں کو اپنے اضلاع میں تعیناتی پر پابندی

*۱۷۵۴ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ وزارتی کونسل نے یکم جنوری ۱۹۷۳ء کو فیصلہ کیا تھا کہ ان پابندیوں کو ہٹا دیا جائے جن کی رو سے ڈاکٹروں کو ان کے اضلاع میں تعینات نہیں کیا جا سکتا - اگر ایسا ہے تو کیا اس فیصلے کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے اور اگر اب تک ایسا نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - جی ہاں - اس فیصلے کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے بعد تمام ڈاکٹروں کو ان کے اپنے اضلاع میں تبدیل کر دیا گیا ہے ؟

وزیر صحت - نہیں جناب والا - یہ فیصلہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ ڈاکٹروں پر جو پابندی تھی کہ وہ اپنے اضلاع میں تعینات نہیں ہو سکتے ، اس کو ہٹانے کی ضرورت تھی -

میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ اس فیصلے سے قبل کوئی بھی ڈاکٹر اپنے ضلع میں تعینات نہ تھا ؟

Mr. Speaker : How is that a supplementary question ?

پیپلز ہیلتھ سکیم میں طب یونانی کے لئے عملی اقدام

*۱۸۸۰ - ڈاکٹر حلیم رضا - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پیپلز ہیلتھ سکیم میں ایلوپیتھک طریق علاج کے علاوہ طب یونانی سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے کوئی عملی اقدام کیا جا رہا ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) ۔ ھیلتھ سکیم کے تحت طب یونانی کی ادویات اور جڑی بوٹیوں کی ریسرچ کے لئے نیشنل ھیلتھ لیبارٹری اسلام‌آباد میں انتظام کئے جانے کا پروگرام ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ سپلمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت پنجاب طب یونانی کے فروغ کے لیے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس ریسرچ کے سلسلے میں جو پالیسی بن رہی ہے اس میں حکومت پنجاب نے اپنی تجاویز دی ہیں ۔

شیخ محمد ریاض ۔ کیا وزیر صحت فرمائیں گے کہ طب یونانی کے علاوہ ھومیوپیتھک طریقہ علاج نہایت موثر اور سستا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس کا سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے ۔

شیخ محمد ریاض ۔ related ہے جناب ۔ کیونکہ ایلوپیتھک علاج . . .

مسٹر سپیکر ۔ نہیں جی ، کوئی ممبر پھر ایلوپیتھک کے متعلق پوچھ لیں گے ۔ تو میں ان کو منع نہیں کر سکوں گا ۔

شیخ محمد ریاض ۔ یونانی اور ھومیوپیتھک دونوں علاج گورنمنٹ سے recognized ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ کا ضمنی سوال اس سوال سے متعلق نہیں ہے ۔ آپ ایک علیحدہ سوال دیں جس کا وہ جواب دے دیں گے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر محترم یہ وضاحت فرمائیں گے کہ طب یونانی جو ھمارے طبائع کے عین مطابق ہے اور سستی بھی ہے اس کے لیے کوئی تعلیمی معیار اور اس کی ٹریننگ کے کوئی انتظامات کیے جا رہے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ ھیلتھ پالیسی میں ان تمام باتوں پر غور ھو رھا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو طب یونانی کے ماہرین ہیں ، یا جو حکیم حضرات ہیں ، ان کو بھی سرکاری ھسپتالوں میں یا ڈسپنسریوں میں تعینات کرنے کے لیے کوئی انتظامات کیے جا رہے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ فی الحال یہ بات نہیں ہے ۔ بہر حال ھیلتھ پالیسی میں اس

پر غور کیا جا رہا ہے - ہم نے اپنی سفارشات دی ہیں -

میلسی سول ہسپتال میں بستروں کی تعداد -

*۱۹۲۳ - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) میلسی سول ہسپتال میں مریضوں کے لئے کتنے بستر ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کی آبادی کی نسبت مذکورہ ہسپتال کو بہت کم ادویات فراہم کی جاتی ہیں -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت میلسی سول ہسپتال کے لیے مزید فنڈ دینے کی تجویز پر غور کرے گی ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد - (الف) اٹھارہ (۱۸) -

(ب) یہ درست نہیں ہے - سول ہسپتال میلسی میں ادویات کی کمی ہے - حال ہی میں گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو سے ادویات فراہم کی جا چکی ہیں - جو ادویات سرکاری ادارہ سے فراہم نہیں کی گئی ہیں ان کو مہیا کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے -

(ج) جی ہاں - صرف غور ہی نہیں کیا گیا بلکہ صوبہ کے تمام ہسپتالوں کے لئے مزید ادویات کی خرید کی رقم (تقریباً دگنی) موجودہ مالی سال کے لئے فراہم کر دی گئی ہے -

خان محمد شفیق خان - کیا جناب کے علم میں یہ بات ہے کہ نوشہرہ ورکاں (گوجرانوالہ) ہسپتال میں بستروں کی بہت کمی ہے بہ نسبت مریضوں کے اور ادویات کے ؟

مسٹر سپیکر - چوہدری صاحب - یہ سوال میلسی کے متعلق ہے -

خان محمد شفیق خان - میلسی کے متعلق تو ہے ، لیکن ادویات کے متعلق بھی ہے -

مسٹر سپیکر - آپ اس کے متعلق علیحدہ سوال دے دیں -

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ جناب سپیکر ۔ جواب کے جزو ''ب'' میں کہا گیا ہے کہ ''جو ادویات سرکاری ادارہ سے فراہم نہیں کی گئی ہیں ان کو مہیا کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے'' ۔ وہ کون سا انتظام ہے جو کیا ہے ، اس کی وضاحت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب ہے کہ ادویات مہیا کرنے کی نوعیت کیا ہے ؟

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ وہ کیا انتظام ہے جو ادویات فراہم کرنے کے لئے کیا گیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ بیس فی صد دوائیاں جو میڈیکل سٹور ڈپو میں مہیا نہیں ہیں وہ کھلی مارکیٹ سے خود خرید کر سکتے ہیں ۔

میلسی شہر میں ٹی ۔ بی کلینکوں کا قیام

*۱۹۲۵ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت میلسی شہر میں ٹی ۔ بی کلینک کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت ۔ جی نہیں ۔ فی الحال ایسی کوئی سکیم نہیں ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ میلسی شہر میں ٹی ۔ بی کلینک کھولنے کی سکیم ابھی تک کیوں نہیں بنائی گئی ؟ آخر کس چیز کی کمی ہے کہ ایسی سکیمیں نہیں بنائی گئیں جن کی ضرورت ہے ؟

وزیر صحت ۔ سرمایہ کی کمی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ تو کیا آپ نے حکومت کو یہ پیش کش کی ہے کہ بے جا اصراف کو کم کر کے ایسی سکیمیں بنائی جائیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی سپلیمنٹری سوال نہیں ہے ۔

سول ہسپتال کرم پورہ کی توسیع

*۱۹۲۵ - قاضی محمد اسماعیل جاوید - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا صوبائی حکومت سول ہسپتال کرم پور کو مزید توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کرم پور ہسپتال کی عمارت اور ڈاکٹروں کے کوارٹر خستہ حالت میں ہیں اور گرنے والے ہیں - کیا حکومت مذکورہ ہسپتال اور کوارٹر کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کوئی لیڈی ڈاکٹر متعین نہیں ہے ، اگر ایسا ہے تو کب تک لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کی جائے گی ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کرم پور میں پرائمری ہیلتھ سنٹر ماسٹر پلان میں تجویز کر دیا گیا ہے -

(ب) یہ درست ہے -

(ج) یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں ہے - کیونکہ یہاں پر لیڈی ڈاکٹر کی آسامی نہیں ہے - جب تک پرائمری ہیلتھ سنٹر نہیں بن جاتا یہاں پر لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی ممکن نہیں ہے -

---

تحصیل میلسی میں ڈسپنسریوں کا قیام

*۱۹۲۶ - قاضی محمد اسماعیل جاوید - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت تحصیل میلسی میں کن کن قصبوں میں نئی ڈسپنسریاں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - البتہ مندرجہ ذیل ہیلتھ سنٹروں کی تجویز ہے - جس میں سے ایک زیر تعمیر ہے - اس کی تکمیل ۷۳-۱۹۷۲ء

میں ہونے کی امید ہے موضع جلہ جیم (Jala Jeem) میں نئے پرائمری ہیلتھ سنٹر کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ مندرجہ ذیل مواضعات میں پرائمری ہیلتھ سنٹر اور سب سنٹر تجویز کر دیئے گئے ہیں :-

پرائمری ہیلتھ سنٹر	سب ہیلتھ سنٹر
۱- کڑھا تیل سنگھ	۸۰/WB
	۱۷۱/WB
	رتھ پر
	مترو
۲- ٹبہ سلطان پور	۱۲۲/WB
	کھرالہ
	لال گامو
	سیلی چور
۳- جلہ جیم زیر تعمیر	خان پور
	وارنتمی واھن
	فتح پور
	ککری خورد
۴- کوم پور	ہرانہ- تھیہم پور- شیر گڑھ- شباب گڑھ
۵- سردار پور منڈیر	گلیاڑی - متاہ ستار - جہاں پور - سنڈل

تحصیل پھالیہ میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا قیام

*۱۹۴۴ - چوھدری لال خان - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ میں صرف ایک سول ہسپتال ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ علاقہ میں ہسپتال نہ ہونے

سے غریب عوام کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں دوائیوں کی کمی ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ میں مزید ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کہاں کہاں - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جناب عالی یہ حقیقت ہے کہ اس وقت تحصیل پھالیہ میں ۲۰ شفاخانے پبلک کی خدمت کے لئے سرگرم عمل ہیں - جن کی تفصیل درج ذیل ہے -

گورنمنٹ	میونسپل کمیٹی	ڈسٹرکٹ کونسل	محکمہ نہر	محکمہ تعلیم
۱	۲	۱۴	۲	۱

ان کے علاوہ چھ مراکز برائے بہبودی زچہ بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے -

گورنمنٹ	ڈسٹرکٹ کونسل	پرائیوٹ
۳	۲	۱

(ب) جی نہیں -

(ج) بجٹ کے مطابق ادویات مہیا کی جاتی ہیں - اور اب دوائیوں کے لئے حکومت کی ہیلتھ پالیسی کے تحت مزید فنڈ تمام ہسپتالوں کے لئے دیئے جا رہے ہیں -

(د) علاقہ کے عوام کی بہبودی اور سہولت کے لئے حکومت تحصیل پھالیہ میں ۲ پرائمری رورل ہیلتھ سنٹروں بمعہ مزید چھ مراکز سب سنٹروں کے انتظام کر رہی ہے - ایک پرائمری رورل ہیلتھ سنٹر چیلیانوالہ جس کی عمارت کا تعمیری کام قریباً اختتام پذیر ہے اور وہ عنقریب اپنا کام شروع کر دے گا - دوسرا پرائمری رورل

ہیلتھ سنٹر پاہڑیانوالی میں زیر تعمیر ہے اور آئندہ مالی سال میں اپنا کام کرنا شروع کر دے گا۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف ان ہسپتالوں میں جو ڈاکٹر صاحبان خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔ ان کے متعلق مطمئن ہیں ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا سوال کیا ہے ؟

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف ان ہسپتالوں میں جو عوام کی خدمات کی جا رہی ہیں ان سے مطمئن ہیں ؟

وزیر صحت ۔ میں تو مطمئن ہوں اگر کوئی شکایت ہو تو آپ مجھے بتائیں میں اس پر ایکشن لوں گا۔

(نشان زدہ سوال نمبر۱۹۶۴ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۱۹۸۱ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۱۹۸۲ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۲۰۰۲ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۲۰۰۳ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۲۰۰۴ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر۲۰۰۶ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور میں طلباء کے داخلہ پر پابندی

*۲۰۱۶ ۔ **مسٹر محمد اکبر منہاس** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور میں فرسٹ ایر کلاسوں میں طلباء کے داخلے پر پابندی عائد کر کے صرف ۲۰ امیدوار داخل کئے جاتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) اس کی وجوہ یہ ہیں کہ طبیہ کالج کی موجودہ عمارت جہاں لیکچر وغیرہ دیئے جاتے ہیں ۔ صرف ۲۰ طلباء کے بیٹھنے کی گنجائش ہے ۔ اور صرف چار پروفیسر ہیں ۔ جو بمشکل ہی ان کو پڑھا سکتے ہیں ۔ چار ہی کلاسیں یعنی فرسٹ ایر ۔ سیکنڈ ایر ۔ تھرڈ ایر اور فورتھ ایر ہیں نئی عمارت کی تعمیر کے بعد مزید طلباء کو داخل کرنے کی امید ہو جائے گی ۔

گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور کے لئے ہوسٹل کی تعمیر

*۲۰۱۷ ۔ **مسٹر محمد اکبر منہاس** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور اور اس کے ہوسٹل کی عمارتیں محکمہ صحت کی ملکیت ہیں اگر جواب نفی میں ہے تو محکمہ صحت کب تک مذکورہ کالج کے لئے بلڈنگ اور ہوسٹل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور کے لیکچرار کو موجودہ حکومت برسراقتدار آنے پر ۲۱۰-۱۵-۳۵۰ کے سکیل کے بجائے نئے سکول ۲۰۰-۱۲-۳۳۵ میں رکھا گیا ہے اور اس طرح ابتدائی تنخواہ مبلغ ۱۵ روپے ماہوار کم کر دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) گورنمنٹ طبیہ کالج کی موجودہ عمارتیں محکمہ صحت کی ملکیت نہیں ہیں ۔ نیا کالج و ہوسٹل بنانے کے لئے تقریباً اکیس لاکھ روپیہ کی رقم سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں تجویز کی جا رہی ہے ۔

(ب) طبیہ کالج کے لیکچراروں کا پہلا اسکیل ۳۴۰-۱۵-۲۱۵ تھا اب نیشنل پے اسکیل نمبر ۸ دے دیا گیا ہے - جو مندرجہ ذیل ہے -

۲۰۰-۱۲-۲۹ /۱۵-۳۳۵/۱۵-۳۲۵

اسی طرح نئے اسکیل میں ابتدائی تنخواہ پندرہ روپیہ کم ہے - موجودہ ملازمین کو نیشنل پے اسکیل ملنے سے دو کو مبلغ پچیس اور دو کو مبلغ پندرہ روپیہ تنخواہ زیادہ ہو گئی ہے - اور کسی کی تنخواہ کم نہیں ہوئی ہے -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس کالج کے لئے جو عمارت بنائی جا رہی ہے اس کے لئے کوئی زمین منتخب کر لی گئی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کا تعلق ان کے محکمہ سے نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - جس کالج کے لئے ۲۱ لاکھ روپے مخصوص کیے جا رہے ہیں اس کے لئے کوئی جگہ تو متعین کی گئی ہوگی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ان کا اس محکمے سے تعلق نہیں ہے - عمارت کا تعلق ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ہے جو میاں افتخار احمد تاری کے پاس ہے - آپ ایک نیا سوال دیں وہ اس کا جواب دیں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - تابش الوری صاحب کا سوال بالکل ٹھیک ہے کیونکہ زمین فراہم کرنا بھی اسی محکمے کی ذمہ داری ہوتی ہے جس نے عمارت تعمیر کرنا ہو -

سید تابش الوری - جناب والا - موصوف نے جواب میں فرمایا ہے کہ ''کالج و ہوسٹل کی موجودہ عمارتیں محکمہ صحت کی ملکیت نہیں ہیں'' - میں ملکیت کے متعلق عرض نہیں کر رہا بلکہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ نئی عمارت کے لئے ۷۴-۱۹۷۳ میں ۲۱ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عمارت کہاں تعمیر ہوگی اور کیا اس کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر دی گئی ہے ؟

وزیر صحت - میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا کہ کون سی جگہ رکھی گئی ہے - لیکن میرے خیال میں وہیں نئی عمارت تعمیر کی جائے گی - دوسرے میں - جواب میں کہا ہے کہ اس کے لئے رقم تجویز کی جا رہی ہے - پتہ نہیں اس کا فیصلہ کیا ہوتا ہے - ابھی تو اس کیس کو فنانس ڈپارٹمنٹ میں

جانا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۲۱ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ کیا ایسی بھی کوئی تجویز زیر غور ہے کہ موجودہ کالج میں سٹاف کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے ، کیونکہ موجودہ جو سکیل دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی بھی کالج کے اساتذہ کے شایان شان نہیں ہے ۔ جہاں آپ عمارت پر ۲۱ لاکھ روپے خرچ کر رہے ہیں وہاں اساتذہ کی سہولت کے لئے بھی کوئی اقدام اٹھانا چاہیے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس طرح انہیں suggestion نہ دیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ میں suggestion نہیں دے رہا ہوں ۔ وہاں صرف چار پروفیسر ہیں اور ان کے فرمان کے مطابق ۲۱ لاکھ روپے کی لاگت سے عمارت بنائی جائے گی ۔ اتنی بڑی عمارت میں چار پروفیسر کیا کریں گے ۔ اس لئے پہلا کام تو یہ ہے کہ سٹاف بڑھائیں ۔

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ چونکہ عمارت کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس لئے مجھے اس کا جواب دینا ہے ۔ اگر یہ سوال دوبارہ کر دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ نئے سوال کے نوٹس کی ضرورت ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکتے ہیں ۔ کہ جو تجویز پیش کی جا رہی ہے اس کی تکمیل کا بھی کوئی امکان ہے یا صرف وہ تجویز ہی کی حد تک محدود رہے گی ۔

وزیر صحت ۔ انشا اللہ اسکی تکمیل ہوگی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کب تک امکان ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ تجویز کی جا رہی ہے ۔

He cannot say definately.

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۰۳۲ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۰۳۳ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

دیہی شفاخانوں کا قیام

*۲۰۳۵ - چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۷۳-۱۹۷۲ء میں صوبہ پنجاب میں دیہی شفاخانے کھولے جائیں گے اور ہر شفاخانہ کے ساتھ ذیلی شفاخانے بھی ہوں گے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ پنجاب میں اس وقت کتنے شفاخانے اور ذیلی شفاخانے کام کر رہے ہیں -

(ج) مذکورہ بالا شفاخانوں اور ذیلی شفاخانوں میں مرد اور ملازمین کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے اور ان میں ڈاکٹروں ، لیڈی ڈاکٹروں ، نرسوں اور کمپونڈروں وغیرہ کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) - (الف) جی ھاں -

(ب) ۴۸ دیہی شفاخانے اور ۱۴۴ ذیلی شفاخانے -

(ج) مرد ۸۱۴ -

خواتین ۲۸۸ -

ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

مرد ڈاکٹر	—	۴۸
خواتین ڈاکٹر	—	۴۸
مرد دیہی ھیلتھ انسپکٹر	—	۱۹۲
لیڈی ھیلتھ وزیٹر	—	۴۸
مرد ڈسپنسر	—	۴۸
مرد ڈریسر	—	۴۸
مرد لیبارٹری اسسٹنٹ	—	۴۸
مڈ وائیف	—	۱۹۴

مرد سینٹری پٹرول	—	۱۹۲
مرد کلرک	—	۸۴
مرد چپڑاسی	—	۱۹۲

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دیہاتی علاقے سے مریضوں کو ان دوا خانوں تک پہنچانے کے لئے کوئی ایمبولینس سروس بھی رائج کی جا رہی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اسکے لئے علیحدہ سوال کریں -

وزیر صحت - جناب والا - اس تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے -

نعشوں کے لئے پوسٹ مارٹم کے انتظامات

*۲۰۳۶ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبے میں کتنے اضلاع اور تحصیلوں میں نعشوں کے پوسٹ مارٹم کے انتظامات ہیں -

(ب) کیا حکومت بقیہ اضلاع اور تحصیلوں میں پوسٹ مارٹم کے انتظامات کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے - اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) ہر ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں نعشوں کے پوسٹ مارٹم کے انتظامات ہیں -

(ب) انتظامات پہلے ہی سے اضلاع و تحصیلوں میں موجود ہیں -

میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ تحصیل منچن آباد اور فورٹ عباس میں پوسٹ مارٹم کے انتظامات کئے گئے ہیں کیونکہ وہ بھی تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ ہر ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر پوسٹ مارٹم کا انتظام ہے -

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : He is speaking on the floor of the House tha it is available at every Headquarters.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ تحصیل منچن آباد اور فورٹ عباس میں انتظامات نہیں ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے floor پر کھڑے ہو کر وعدہ کیا ہے ۔ ہر ہیڈ کوارٹرز پر انتظامات ہیں ۔

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۰۳۸ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

ڈاکٹری تعیناتی

*۲۰۶۶ ۔ چوہدری محمد اسلم خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ ڈسپنسریاں موضع چکری اور موضع ادھوال ضلع راولپنڈی کی عمارتیں کب تعمیر کی گئی تھیں اور کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسریوں میں مریضوں کے لئے صرف ایک ایک کمرہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسریوں میں کمروں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا ڈسپنسریوں میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے ۔اگر ایسا ہے تو کیا حکومت وہاں ڈاکٹر متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک ۔اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) (i) ڈسپنسری چکری ۲۸-۱۹۲۷ ۔ ڈسپنسری ادھوال ۲۱-۱۹۲۰ ۔

(ii) ہر دو ڈسپنسریوں میں دو دو کمرے ہیں ۔ ایک مردانہ اور ایک زنانہ ۔

(ب) فی الحال کمروں کی تعداد بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔ موجودہ عوامی ہیلتھ سکیم میں ہر یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت اور ہر پانچویں یونین کونسل میں دیہی مرکز صحت بنانے کی سکیم ہے ۔ اس سکیم پر عمل درآمد ہونے سے طبی سہولتیں زیادہ ہو جائیں گی اور کمروں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی ۔

(ج) یہ صحیح ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے ۔ ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے ۔ حکومت یہ مصمم ارادہ رکھتی ہے ۔ اور اس سلسلے میں قدم اٹھایا جا چکا ہے ۔

تحصیل شکر گڑھ میں ڈسپنسریوں کا قیام

*۲۱۱۰ ۔ چوہدری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ہسپتالوں ۔ ڈسپنسریوں کی تحصیل وار تعداد کیا ہے ۔

(ب) حکومت کو کتنی آبادی پر ڈسپنسری کھولنا ضروری ہے ۔

(ج) کیا حکومت آئندہ تحصیل وار آبادی کے پیش نظر نئی ڈسپنسریاں یا ہسپتال کا اجراء کرے گی ۔

(د) کیا تحصیل شکرگڑھ میں کوئی رورل گورنمنٹ ڈسپنسری ہے ۔ اگر نہیں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل میں نئی ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ رکھتی ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) منسلک کیفیت نامہ ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) ہر یونین کونسل (جس کی آبادی اوسطاً دس ہزار ہے) میں ایک بنیادی ہیلتھ سنٹر ہونا چاہیئے اور ہر پانچویں یونین کونسل پر ایک دیہی ہیلتھ سنٹر ہونا چاہیئے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) ایک گورنمنٹ رورل ڈسپنسری نور پور، مینگری، تحصیل شکر گڑھ میں واقع ہے۔ فی الحال نئی ڈسپنسریاں کھولنے کے متعلق کوئی ارادہ نہیں ہے۔ نئی عوامی صحت سکیم کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک بنیادی ہیلتھ سنٹر اور ہر پانچویں یونین کونسل میں ایک دیہی مرکز صحت کھولا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں تحصیل وار ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا کیفیت نامہ

نمبر شمار	ضلع	نام تحصیل	ہسپتالوں کی تعداد	ڈسپنسریوں کی تعداد
۱	لاہور	۱ - لاہور	۱۷	۵۸
		۲ - چونیاں	۱	۱۶
		۳ - قصور	۲	۱۱
		میزان —	۲۰	۸۵
۲	گوجرانوالہ	۱ - گوجرانوالہ	۵	۲۸
		۲ - حافظآباد	۱	۱۶
		۳ - وزیرآباد	۱	۱۴
		میزان —	۷	۵۸
۳	شیخوپورہ	۱ - شیخوپورہ	۵	۲۷
		۲ - ننکانہ صاحب	۱	۱۷
		۳ - فیروز والہ	۱	۲۳
		میزان —	۷	۶۶

۴ - سیالکوٹ	۱ - سیالکوٹ	۶	۱۰
	۲ - ڈسکہ	۱	۹
	۳ - شکر گڑھ	۲	۱۳
	۴ - نارووال	۳	۷
	۵ - پسرور	۱	۹
	میزان —	۱۲	۴۸
۵ - راولپنڈی	۱ - راولپنڈی	۷	۲۱
	۲ - مری	۳	۱۲
	۳- کہوٹہ	۲	۸
	۴ - گوجر خان	۱	۴۵
	میزان —	۱۲	۴۶
۶ - گجرات	۱ - گجرات	۶	۱۲
	۲ - پھالیہ	۲	۱۹
	۳ - کھاریاں	۲	۱۱
	میزان —	۱۰	۴۲
۷ - جہلم	۱ - جہلم	۳	۱۵
	۲ - پنڈدادن خان	۳	۱۰
	۳ - چکوال	۱	۱۱
	میزان —	۷	۳۶

۸ - کیمبل پور	۱ - اٹک	۵	۸
	۲ - فتح جنگ	۱	۵
	۳ - تلہ گنگ	۱	۱۰
	۴ - پنڈی گیب	۲	۰۰
	میزان —	۹	۳۳
۹ - ملتان	۱ - ملتان	۸	۲۴
	۲ خانیوال	۶	۱۳
	۳ - شجاع آباد	۲	۱۰
	۴ - میلسی	۱	۱۰
	۵ - وہاڑی	۲	۱۱
	۶ - لودھراں	۴	۱۲
	۷ - کبیر والہ	۲	۱۱
	میزان —	۲۵	۹۱
۱۰ - ساہیوال	۱ - ساہیوال	۶	۲۲
	۲ - پاک پتن	۳	۱۳
	۳ - دیپال پور	۱	۱۲
	۴ - اوکاڑہ	۳	۲۲
	میزان —	۱۳	۹۵
۱۱ - مظفر گڑھ	۱ - مظفر گڑھ	۳	۴
	۲ - لیہ	۱	۲۱
	۳ - علی پور	۱	۶

	۴ - کوٹ ادو	۳	۴
	میزان —	۸	۳۶
۱۲- ڈیرہ غازی خان	۱ - ڈیرہ غازی خان	۴	۱۱
	۲ - راجن پور	۲	۴
	۳ - تونسہ	۲	۶
	۴ - جام پور	۳	۵
	میزان —	۱۱	۲۶
۱۳ - سرگودھا	۱ - سرگودھا	۶	۱۱
	۲ - بھلوال	۳	۱۳
	۳ - خوشاب	۴	۱۹
	۴ - شاہ پور	۲	۱۰
	میزان —	۱۵	۵۳
۱۴- لائل پور	۱ - لائل پور	۱۰	۳۸
	۲ - ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳	۲۶
	۳ - جڑانوالہ	۱	۱۶
	سمندری	۲	۲۱
	میزان	۱۶	۱۰۱

۱۵ - جھنگ	۱ - جھنگ	۳	۲۲
	۲ - چنیوٹ	۲	۱۸
	۳ - شورکوٹ	۲	۱۰
	میزان	۷	۵۰
۱۶ - میانوالی	۱ - میانوالی	۲	۲۱
	۲ - عیسیٰ خیل	۱	—
	۳ - بھکر	۴	۱۸
	میزان	۸	۳۹
۱۷ - بہاول پور	۱ - بہاول پور	۴	۲۳
	۲ - احمدپورایسٹ	۱	۱۱
	حاصل پور	۱	۱۱
	میزان	۶	۴۵
۱۸ - بہاول نگر	۱ - بہاول نگر	۱	۱۴
	۲ - چشتیاں	۱	۱۵
	۳ - فورٹ عباس	۲	۱۸
	۴ - منچن آباد	۱	۸
	میزان	۵	۵۵

۱۹ - رحیم یار خان ۱ رحیم یار خان	۱	۱۶
۲ - صادق آباد	۲	۱۴
۳ - خان پور	۱	۱۵
۴ - لیاقت پور	۲	۱۱
میزان	۶	۵۵
کل میزان	۷۰۳	۱۰۲۳

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ پنجاب کے جن اضلاع کی فہرست مہیا کی گئی ہے ان میں بہاول پور - بہاول نگر اور رحیم یار خان وہ اضلاع ہیں جہاں پر سب سے کم ہسپتال ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صحت - جناب والا - اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی حکومتیں اس بات کا انتظام نہیں کر سکیں کہ پسماندہ علاقوں کو زیادہ سہولتیں دینی چاہئیں - ہم اس کا پورا خیال رکھیں گے -

کنور محمد یاسمین خان - کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ جو موجودہ تعداد ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی انہوں نے بتائی ہے اس سے وہ مطمئن ہیں اور کیا آئندہ مالی سال میں مزید ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولنے کا ارادہ رکھیے ہیں ؟

وزیر صحت - جناب والا - میرے مطمئن ہونے کا سوال نہیں - موجودہ عوامی حکومت اس سے مطمئن نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ عوامی ہیلتھ پالیسی بنائی جا رہی ہے جس کی پہلے تفصیل بتائی جا چکی ہے -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف اس بات کا اقرار کریں گے کہ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان بہت پسماندہ علاقے ہیں لیکن مظفر گڑھ میں ۸ اور ڈیرہ غازی خان میں ۱۱ ہسپتال ہیں جبکہ بہاول پور میں ۶ - بہاول نگر میں ۵ اور رحیم یار خان میں ۶ ہسپتال ہیں -

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ بات تو میرے جواب میں عیاں ہے ۔

سید ثابت الوری ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پسماندگی کی وجہ سے سابقہ حکومتوں نے خیال میں نہیں رکھا ۔ دونوں اضلاع پسماندہ ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں نے تو یہ عرض کی ہے کہ یہ ہمارا قصور نہیں یہ پچھلی حکومتوں کا قصور ہے ۔ ہم ان اضلاع کا پورا خیال رکھیں گے ۔

سید ثابت الوری ۔ جناب والا ۔ بہاول پور ۔ بہاول نگر اور رحیم یار خان کے اضلاع کو کب تک ہسپتال کے اعتبار سے ایک سطح پر لے آئیں گے ؟

وزیر صحت ۔ کوشش کی جائے گی کہ بہت جلد برابر ہو جائیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ کوشش کی جائے گی ۔ کیا ابھی تک کوئی منصوبہ بندی ان کے زیر غور ہے یا ان کے علم میں ہے کہ کہاں کہاں اس سکیم کو لاگو کریں گے یا ہسپتال کھولیں گے ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ منصوبہ بندی کے متعلق میں ہاؤس میں دو تین بار عرض کر چکا ہوں ۔ نئی ہیلتھ پالیسی کے تحت تمام تفاصیل عرض کر چکا ہوں کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ڈسپنسری بنائی جائے گی ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ تمام اضلاع میں ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تعداد برابر کرنے کے متعلق غور ہو رہا ہے لیکن کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آبادی کے حساب سے ڈسپنسریاں اور ہسپتال بنائے جائیں گے یا ضلع کی بنیاد پر کوٹہ تقسیم کیا جائے گا جو برابر ہو ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہر یونین کونسل کی بنیاد پر کیا جائے گا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جو

ہسپتال بنائے جاتے ہیں یہ آبادی کے لحاظ سے یا ضلع کے لحاظ سے بنائے جاتے ہیں یا ان کے پاس کوئی statistics ہیں کہ اس علاقے میں مریض زیادہ ہیں - بیمار لوگ زیادہ ہوتے ہیں یا پانی اچھا نہ ہو -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یونین کونسل کی سطح پر انہوں نے جواب دیا ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - میرا مطلب یہ ہے کہ کیا وہ statitistics کو مدنظر رکھتے ہیں ؟

وزیر صحت - جناب والا - دونوں چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بہاول نگر - بہاول پور اور رحیم یار خان کے اضلاع میں آئندہ سال نئے ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں ؟ میں ہسپتال کے متعلق کہہ رہا ہوں ڈسپنسری کے متعلق نہیں کہہ رہا -

وزیر صحت - اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے -

چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی جو ضلع وار تعداد دی ہے اس میں میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کی ڈسپنسریاں شامل ہیں یا وہی ہسپتال شامل ہیں جو گورنمنٹ کے خرچ پر چل رہے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان - خیال ہے یا صحیح ہے -

وزیر صحت - شامل ہیں -

نوشہرہ تحصیل خوشاب کے سول ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر اور لیڈی نرس کی تعیناتی

*۲۱۵۲ - ملک محمد اکرم اعوان - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پچھلے چھ سال سے نوشہرہ تحصیل خوشاب کے سول ہسپتال میں نہ تو کوئی لیڈی ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی

لیڈی نرس متعین ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں متذکرہ سٹاف متعین کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ نرس دائی وہاں اگست ۱۹۷۲ء تک متواتر تعینات رہی ہے ۔ اس کے بعد سے نہیں ہے ۔

(ب) ایل ۔ ایس ۔ ایم ۔ ایف کلاس کے بند ہو جانے سے لیڈی ڈاکٹروں کے ڈبلیو ۔ اے ۔ ایم او کیڈر میں کمی ہوگئی ہے ۔ اب حکومت نے نوشہرہ کی ڈبلیو ۔ اے ۔ ایم ۔ او ، آسامی کا درجہ بڑھا کر ڈبلیو ایم ۔ او کر دیا ہے ۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہاں جلد ہی کسی لیڈی ڈاکٹر کو تعینات کیا جاوے گا ۔ نرس دائی کا تبادلہ سول ہسپتال نوشہرہ کیا ہوا ہے ۔ لیکن وہ پچھلے پانچ ماہ سے وہاں حاضر نہیں ہوئی ۔ اس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ۔

ملک محمد اکرم اعوان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پچھلے چھ سال سے جب سے لیڈی ڈاکٹر وہاں نہیں ہے اس دوران کبھی کسی لیڈی ڈاکٹر کو تعینات کیا گیا ہو اور وہ وہاں نہ گئی ہو ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ پچھلے چھ سال کے بارے میں تو میں عرض نہیں کر سکتا اس کے لئے ریکارڈ دیکھنا پڑے گا ۔ بہر حال میں نے وہاں لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ نرس دائی کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے وہ کب تک جاری رہے گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پانچ مہینے سے کارروائی جاری ہے ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جواب میں لکھا ہے ''کہ اس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ۔''

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پانچ مہینے سے کارروائی نہیں ہو رہی ۔ ہو سکتا ہے کہ کل ہی سے شروع ہوئی ہو ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ اور کب تک جاری رہے گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ہو سکتا ہے کل یا پرسوں کارروائی شروع کی گئی ہو ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ وہ کب ختم ہوگی ؟

وزیر صحت ۔کارروائی کیا کرنی ہے ۔ وہ غیر حاضر ہے اور وہ نوکری چھوڑ سکتی ہے ۔ یہ عارضی نوکری ہوتی ہے اگر وہ حاضر نہیں ہوتی تو کیا کر سکتے ہیں ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ کیا آپ نے اسے علیحدہ کر دیا ہے ۔

وزیر صحت ۔ ابھی علیحدہ تو نہیں کیا لیکن اس کے خلاف جو ایکشن ہے وہ نرم ہے ۔ میں کوشش کروں گا کہ کسی اور کو وہاں تعینات کر دوں ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس نرس دائی کے خلاف کاروائی مکمل ہونے تک کسی اور کو وہاں تعینات کیا جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ وہاں لیڈی ڈاکٹر کے تعینات کرنے کا انتظام کر رہے ہیں ۔

شیخ محمد ریاض ۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایل۔ایس۔ایم۔ایف کی کلاسوں کے بند ہونے کی وجہ سے چھوٹے ڈاکٹروں کی شدید کمی ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر دیہاتوں میں جانے کے لئے تیار نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جواب کے حصہ 'ب' میں حقائق بیان کئے گئے ہیں لیکن محسوس ایسے ہوتا ہے کہ خاطر خواہ جواب ابھی تک نہیں دیا گیا ۔ اگر کسی سوال کا جواب واضح طور پر دیا جائے تو اس پر مزید ضمنی سوال بھی ہو سکتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ضمنی سوال تو ہو سکتے ہیں لیکن یہ سلسلہ بڑا لمبا چلا جاتا ہے ۔ سوال ہوگا اس کا جواب آئے گا پھر سوال ہو گا اس کا جواب آئے گا ۔ پھر کہا جائے گا کہ ایلوپیتھک علاج کیسا ہے ۔ ہومیوپیتھک علاج کیسا ہے ۔ اس طرح ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اگر کوئی وزیر صاحب سوال کا جواب دیں تو میرا خیال ہے کہ اس پر ضمنی سوالات تو ہو سکتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یقیناً ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ متعلقہ ہوں ۔

ڈاکٹر محمد صادق ایم-پی-اے کو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیگی

*۲۱۶۲ ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر محمد صادق ایم ۔ پی ۔ اے نے سال ۱۹۵۷ء تا ۱۹۷۰ء ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ اور شاہ کوٹ میں بطور گورنمنٹ میڈیکل آفیسر خدمات سرانجام دی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۰ء ملازمت کے دوران اپنا پراویڈنٹ فنڈ کٹواتے رہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۹۶۳ء سے ملازمت چھوڑ چکے ہیں لیکن ان کا پراویڈنٹ فنڈ انہیں باوجود متعدد درخواستوں کے ابھی تک نہیں ملا ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر اس تاخیر کی کیا وجہ ہے اور کیا حکومت اب ان کو یہ رقم ادا کردے گی ۔ اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر صحت ۔ (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔ لیکن بحیثیت میڈیکل آفیسر ۔

(ب) جی ہاں ۔ مئی ۱۹۵۸ء تک ۔

(د) ڈاکٹر صاحب موصوف نے ملازمت چھوڑنے کے آٹھ سال بعد پہلی مرتبہ پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیگی کے لئے درخواست ستمبر ۱۹۷۲ء میں دی جس کے اوپر اس وقت سے کارروائی شروع ہے اور جلد ادائیگی کرنے کے سلسلے میں حکومت نے واضح احکامات جاری کر دیئے ہیں ۔

ڈسپنسروں کو قومی بے سکیل دینا

*۲۱۹۷ ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت ڈسپنسروں کو قومی بے سکیل نمبر ۱۰ دینے کے لئے غور کر رہی ہے ۔

(ب) کیا ضلع کے معروف ہسپتالوں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیڈ ڈسپنسر کی آسامیاں وضع کی جا رہی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب ہاں میں ہے تو کب تک فیصلہ ہو جائے گا ۔

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) اور (ب) ڈسپنسروں کے بہت سارے مطالبوں میں سے ان کا ایک مطالبہ قومی بے سکیل نمبر ۱۰ دینے کا بھی ہے ۔ مرکزی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو ڈسپنسروں کے مختلف مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں اپنی سفارشات حکومت پاکستان کو پیش کرے گی ۔ محکمہ حکومت پنجاب کا نمائندہ بھی اس میں شامل ہوگا ۔

(ج) فی الحال وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ کیا کمیٹی کو ہدایات کی گئی ہے کہ وہ خاص موقع یا وقت پر اپنا کام مکمل کر لیں ؟

وزیر صحت ۔ یہ کمیٹی سنٹرل گورنمنٹ نے تشکیل کی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ہدایات بھی سنٹرل گورنمنٹ دے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ اس کمیٹی کا کوئی اجلاس ہوا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو ڈسپنسروں کے مختلف مسائل حل کرنے کے سلسلے میں اپنی سفارشات حکومت پاکستان کو دے گی" ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کمیٹی میں ہمارے صوبہ کا کوئی نمائندہ موجود ہے تاکہ صوبائی حکومت اس کی کارروائی سے باخبر رہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ سوال کمیٹی کے متعلق ہے ۔ آپ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی کیا ضرورت ہے ۔ نمائندے نے وہاں کیا کیا، اور اس نے یہاں آ کر کیا بتایا میں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ "محکمہ صحت حکومت پنجاب کا نمائندہ اس میں شامل ہوگا"، کیا وزیر صاحب اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ وہ نمائندہ شامل کر لیا گیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کو شامل کرنے کی تجویز کر دی گئی ہے ۔

ضلع سیالکوٹ میں دیہی ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد

*۲۲۱۳ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں دیہی ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد کیا ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ہسپتال پسرور کے لئے ایکسرے پلانٹ گزشتہ سال نصب کرنے کے لئے احکامات جاری کئے گئے تھے اور نیا ایکسرے پلانٹ درآمد بھی کیا گیا تھا۔لیکن آج تک وہ پلانٹ وہاں نصب نہیں کیا گیا ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیوں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا تحصیل میں نیا ایکسرے پلانٹ نصب کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) ۔

	نام تحصیل	سرکاری ہسپتال	ڈسپنسریاں	بنیادی دیہی مرکز صحت
(الف)	سیالکوٹ ۔	۳	۲	
	ڈسکہ ۔	۱	۳	
	پسرور ۔	۱		
	نارووال ۔	۲		
	شکرگڑھ	۱	۱	۱
	میزان	۸	۶	۱

(ب) سول ہسپتال پسرور میں اس وقت ایکسرے پلانٹ موجود ہے جو کہ جون ۱۹۷۲ء سے باقاعدہ کام کر رہا ہے ۔

(ج) ایکسرے پلانٹ کام کر رہا ہے ۔ اور نئے پلانٹ لگانے کی تجویز نہیں ہے ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد ۸ ہے اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۶ ہے ۔ سوال نمبر ۲۱۱۰ کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ہسپتالوں کی

تعداد ۱۲ اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۴۸ ہے۔ یہ فرق کیوں ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ انہوں نے یہ غلطی پکڑ ہی لی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پہلے سوال کے جواب میں کیا کہا گیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کی تعداد ۸ اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۶ ہے ایک اور سوال نمبر ۲۱۱۰ کے جواب میں ہسپتالوں کی تعداد ۱۲ اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۴۸ بتائی گئی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سوال میں دیہاتوں سے متعلق معلومات دریافت کی گئی ہیں تو ظاہر ہے کہ دیہاتوں میں یقیناً کم ڈسپنسریاں ہونگی ۔

محکمہ خاندانی منصوبہ بندی پنجاب کے جونیئر افسران کو سینئر افسران پر فوقیت دے کر انسپکشن آفیسر بنانا

*۲۲۲۴ ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۷۰ء میں محکمہ خاندانی منصوبہ بندی پنجاب کے کافی جونیئر افسران کو سینئر افسران پر فوقیت دے کر انسپکشن آفیسر بنا دیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سینئر افسران نے اس کے متعلق احتجاج کیا تو وزیر موصوف نے ۲۲-۱-۱۹۷۳ء کو سینئر افسران کو انسپکشن آفیسر بنانے کا حکم دیا اور جونیئر افسران کو سینئر انسپکشن آفیسر بنانے کا حکم منسوخ کر دیا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ لوگوں نے اپنے اثر و رسوخ سے یہ حکم ۲۹-۱-۷۳ء کو رکوا دیا تھا ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں - اس کو زائل کرنے میں اثر و رسوخ کا دخل نہیں -

(د) اس مسئلہ کا عنقریب فیصلہ کر دیا جائے گا -

میاں خورشید انور - جناب والا - سوال کے حصہ اول میں پوچھا گیا ہے کہ -

کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۷۰ میں محکمہ خاندانی منصوبہ بندی پنجاب کے کالی جونیئر افسران کو سینئر افسران پر فوقیت دے کر انسپکشن آفیسر بنا دیا گیا تھا -

کیا وزیر موصوف اس زیادتی کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائیں گے -

وزیر صحت - اس ضمن میں فیصلہ جلد از جلد کر دیا جائے گا -

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۲۷ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)
(نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۲۶ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)
(نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۲۷ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

علاقہ تھانہ رجانہ ضلع لائلپور میں ڈسپنسریوں کی تعداد

*۲۲۳۴ - مسٹر نور احمد - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) علاقہ تھانہ رجانہ ضلع لائل پور کی حدود میں گورنمنٹ ڈسپنسریوں کی کیا تعداد ہے اور ان سے کتنوں میں ایم-بی-بی-ایس ڈاکٹر متعین ہیں یا حکومت متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) کیا ڈسپنسریوں کی موجودہ تعداد علاقے کی ضروریات کے لئے کافی ہیں - اگر نہیں تو کیا حکومت نئی ڈسپنسریاں قائم کرنے کو

تیار ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور کہاں کہاں اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) ۔ (الف) پانچ (۵) ۔

(i) صرف پرائمری ہیلتھ سنٹر رجانہ میں ایک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس مرد ڈاکٹر ہے اور ایک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس لیڈی ڈاکٹر متعین ہے ۔

(ii) باقی تین سب ہیلتھ سینٹروں میں ڈاکٹر کی آسامی نہیں ہوتی ہے ۔ اس لئے وہاں ڈاکٹر کے تعینات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ پانچویں ڈسپنسری کینال بھاگٹ ہے ۔ جہاں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی آسامی ہے ۔ متعلقہ محکمے کو اس آسامی کا درجہ بڑھانے کے لئے لکھ دیا گیا ہے ۔ جب تک درجہ نہیں بڑھتا ۔ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر نہ ہونے کے برابر ہیں ۔

(ب) ڈسپنسریوں کی موجودہ تعداد علاقے کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے ۔ لیکن موجودہ عوامی حکومت کے منصوبے کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک بنیادی ہیلتھ یونٹ قائم کیا جائے گا ۔ اور ہر پانچویں یونین کونسل میں دیہی شفا خانہ قائم کیا جائے گا ۔ موجودہ پلان میں مندرجہ مقامات پر شفاخانے کھولے جائیں گے :۔

چک نمبرز۔۲۴۹ -۱۸۹ - ۱۴۵ - ۳۶۲ - ۵۱۸ - ۳۵۰ - ۲۶۲ - ۳۵۸ - گ ۔ ب ۔

وقت کا صحیح تعین نہین کیا جا سکتا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ موبائل ڈسپنسریاں بھی قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر صحت ۔ یہ سوال آپ نے پہلے بھی کیا تھا اور میں نے اس کا جواب دے دیا تھا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ پہلے میں نے ایمبولنس کے متعلق سوال کیا تھا جس میں آپ نے کہا تھا کہ اس پر غور کریں گے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ گشتی شفاخانوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔ اس کے متعلق آپ علیحدہ نوٹس دیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ اگر غور کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ آج ہی غور کریں تو بہتر ہے کیونکہ اس پر غور ضروری ہے ۔

وزیر صحت ۔ ابھی کوئی تجویز نہیں ہے ۔

پرائمری ہیلتھ سنٹر رجانہ ٹاؤن ضلع لائلپور کی چاردیواری کی مرمت

*۲۲۳۵ ۔ **مسٹر نور احمد** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پرائمری ہیلتھ سنٹر رجانہ ٹاؤن ضلع لائلپور میں پچھلے ایک سال کے دوران کتنی رقم دوائیوں کے لئے دی گئی ۔

(ب) کیا یہ دوائیاں اس علاقہ کی ضروریات کے لئے کافی ہیں ۔ اگر نہیں تو حکومت ضروریات پوری کرنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری ابھی تک تعمیر نہیں کی گئی جس سے مریضوں کو پریشانی ہوتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت کب تک چار دیواری تعمیر کرنا چاہتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) ۲۰،۰۰۰ روپے ۔

(ب) موجودہ حکومت نے عوام کی سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مالی سال میں ادویات کی خرید کے لئے رقم دگنی کر دی ہے اس فیصلہ سے رجانہ ہیلتھ سنٹر بھی متاثر ہو گا ۔

(ج) جی ہاں ۔ جونہی فنڈز مل جائیں گے ۔ چار دیواری تعمیر کر دی

جائے گی ۔ وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

میڈیکل کالجوں میں تحصیل مری کے لئے نشستوں کی تخصیص

*۲۳۹۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پسماندہ علاقوں کے لئے میڈیکل کالجوں میں تین تین نشستیں مخصوص کی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا مذکورہ نشستوں میں سے تحصیل مری کا بھی کوئی حصہ ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے پسماندہ اضلاع یعنی کیمبل پور ۔ جہلم ۔ رحیم یار خان ۔ بہاولپور ۔ بہاولنگر ۔ مظفر گڑھ ۔ ڈی ۔ جی ۔ خان ۔ میانوالی ۔ اور جھنگ کے لئے تین تین نشستیں (ایک لڑکی اور دو لڑکے) مخصوص کی ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا نشستیں پسماندہ اضلاع کے لئے ہیں ۔ تحصیل کی بنیاد پر کوئی کوٹہ تخصیص نہیں کیا گیا ۔ اس لئے تحصیل مری کے لئے کوئی کوٹہ نہیں ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ اگر ضلع راولپنڈی کے لئے میڈیکل کالجوں میں کوئی نشست نہیں تو تحصیل مری کے لئے ضلعی سطح پر وہ نشستیں مخصوص کر دی جائیں ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ کوٹہ ضلع کی بنیاد پر ہے تحصیل کی بنیاد پر نہیں ہے ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ جناب والا ۔ اگر یہ پسماندہ علاقے کی بات ہے تو تحصیل مری بھی تو پسماندہ علاقہ ہے ۔

وزیر صحت ۔ لیکن ڈسٹرکٹ راولپنڈی اس میں شامل نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس میں ڈسٹرکٹ راولپنڈی کا کوٹہ نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر صحت صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ بہاولپور ۔ رحیم یار خان اور بہاول نگر کے لئے مزید ۷ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ۔ اگر یہ بات درست ہے تو ان نشستوں پر داخلہ اہلیت کی بنیاد پر ہوگا یا نامزدگی کی بنیاد پر ہوگا ؟

وزیر صحت ۔ اس کے متعلق میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ آپ کی طرف سے مجھے اطلاع ملی تھی اور میں نے وہ فائل گورنر صاحب کے پاس بھیج دی ہے کہ واقعی اگر بہاولپور ۔ رحیم یار خان اور بہاولنگر کو سات نشستیں ملی ہیں تو اس کی کس طرح allocation ہونی ہے ۔ یہ میں نے لکھ کر بھیج دیا ہے اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سات نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں گورنر صاحب نے کوئی حکم صادر فرما دیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ۔ لیکن آپ نے سوال پوچھا ہے کہ وہ merit پر ہوں گی یا ان کی نامزدگی ہوگی ۔ اس کی وضاحت کے لئے میں نے کیس گورنر صاحب کو بھیج دیا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر ثناء اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ضلع سیالکوٹ کا جو علاقہ جنگ سے متاثر ہوا تھا ۔ اور تحصیل سیالکوٹ کے لئے کوئی علیحدہ کوٹا مخصوص کیا گیا ہے ۔

وزیر صحت ۔ جی نہیں ۔

مری میں میڈیکل سکول کا قیام

*۲۲۴۰ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ میں عنقریب میڈیکل سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مری میں بھی میڈیکل سکول کھولنے پر غور کرے گی۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کب تک اس کا فیصلہ ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ ایک تجویز تھی جو کابینہ میں آئی تھی ۔ اس پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور وہ کمیٹی اس کا جائزہ لے رہی ہے ۔ جب وہ تجویز مکمل ہو جائے گی ۔ اس وقت اس پر عملدرآمد کیا جا سکے گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ ممتاز احمد کاھلوں صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہر ڈویژن میں میڈیکل سکول کھولنے کے سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ کر لیا گیا ہے ؟ ابھی پرسوں ہی تمام اخبارات میں یہ بیان آیا ہے ۔

وزیر صحت ۔ اس سوال کا جواب تو کاھلوں صاحب ہی دے سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Yes, how can he answer a statement which was not made by him ?

سید تابش الوری ۔ یہ فیصلہ تو کابینہ کی سطح پر ہوتا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ ہوا ہے ؟

Mr. Speaker : It is not a supplementary to this question.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر موصوف سے جواب کے حصہ (ب) کے الفاظ ''غیر متعلقہ ہے،، کے متعلق وضاحت چاہوں گا وہ کہ

غیر متعلقہ سے ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے یا سوال غیر متعلقہ ہے ۔ اس کی ذرا تشریح فرما دیجیئے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں وزیر متعلقہ اردو جانتے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ انہوں نے غلط لکھا ۔ آئندہ کے لئے اردو ٹھیک کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے مشورے پر عمل کرکے اردو ٹھیک کر لیں گے ۔

مری کے سول ھسپتال میں دواؤں کی کمی

*۲۲۴۱ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کے سول ھسپتال میں دوائیں عموماً ناپید رھتی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ھسپتال میں دواؤں کا خاطر خواہ بندوبست کرنے پر غور کرے گی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوھات کیا ہیں ؟

وزیر صحت ۔ (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) یہ کہنا درست نہیں ہے ۔

(ب) حال ھی میں حکومت نے جو ھسپتال کی دوائیں خرید کرنے کی رقوم میں دگنا اضافہ کیا تھا اس سلسلے میں سول ھسپتال مری کو فی الحال مزید آٹھ ھزار روپے اس میں دے دیئے گئے ہیں ۔ اگر ضرورت پڑی تو اور فنڈز دینے پر بھی غور کیا جائے گا ۔

سول ھسپتال مری میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی آسامی کی مستقلی

*۲۲۴۲ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کے سول ہسپتال میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی آسامی صرف موسم گرما کے لئے ہوتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مری کی بیشتر آبادی جو غریب عوام پر مشتمل ہے سارا سال وہیں رہتی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقہ کے غریب عوام کو موسم سرما میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نہ ہونے کی وجہ سے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے راولپنڈی جانا پڑتا ہے جس کے اخراجات کے وہ متحمل نہیں ہوسکتے اور اسی وجہ سے اکثر لوگ طبی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی آسامی کو مری میں مستقل کرنے پر غور کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی۔ مری کی بیشتر مستقل سکونت والی آبادی بے شک غریب ہے لیکن ان میں سے بیشتر موسم سرما میں میدانی علاقوں میں روزگار کی تلاش میں منتقل ہو جاتی ہے۔

(ج) پیچیدہ اور عام امراض کے علاج معالجے کے لئے مری میں جو عملہ متعین ہوتا ہے۔ وہ کافی ہوتا ہے۔ صرف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی موجودگی پیچیدہ امراض کے علاج معالجے کی ضمانت نہیں ہوتی کیونکہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تمام شعبوں کا ماہر نہیں ہوتا اور مریضوں کو گرمی کے موسم میں بھی خصوصی علاج معالجے کے لئے جن کا بندوبست میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نہیں کر سکتا۔ راولپنڈی میں جانا پڑتا ہے۔

(د) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایک فنی اور انتظامی آفیسر ہوتا ہے اور بیشتر وہ انتظام کے شعبے پر ہی نظر رکھتا ہے۔ سردی کے موسم میں مری کی آبادی قلیل ہو جاتی ہے اور ہسپتال میں انتظامی

مسئلہ کوئی اتنا پیچیدہ نہیں رہتا اور اس کو وہاں موجود ڈاکٹر خود بہ حسن خوبی انجام دے سکتا ہے۔ لہذا سردی کے موسم میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا مری میں قیام محض اخراجات کا موجب ہوگا۔ گرمی کے موسم میں کیوں کہ آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے انتظامی مسائل بھی پیچیدہ ہوتے ہیں۔ جن کو حل کرنے کے لئے ایک تجربہ کار اور ماہر انتظامی آفیسر کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ کیا وزیر صحت صاحب از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مری کی بیشتر آبادی وہاں سردی میں مقیم رہتی ہے اور بہت کم لوگ روزگار کی تلاش میں میدانی علاقوں میں آتے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ مری میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی پوسٹ کو مستقل کر دیا جائے؟

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ جناب والا۔ ان کا جواب یہ تھا کہ مری کی بیشتر آبادی میدانی علاقوں میں روزگار کی تلاش کے لئے آ جاتی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ ان سے اتفاق نہ کریں یہ آپ کی مرضی ہے لیکن سوال کا جواب آ گیا ہے۔

سول ہسپتال مری میں ایکسرے پلانٹ کی فراہمی

*۲۲۴۳۔ **مسٹر محمد حنیف خان۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کے سول ہسپتال کا ایکسرے پلانٹ ناکارہ ہونے کی وجہ سے اکثر خراب رہتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں نیا ایکسرے پلانٹ مہیا کرنے پر غور کرے گی۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) یہ درست نہیں ہے -
(ب) غیر متعلقہ ہے -

ای - این - ٹی سپیشلسٹ ڈاکٹر کی محکمہ صحت میں بطور اسسٹنٹ ڈائرایکٹر تعیناتی

*۲۳۹۴ - میٹر شوکت محمود - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک ای - این - ٹی - سپیشلیسٹ ڈاکٹر پچھلے چند سالوں سے لاہور جیل میں بطور پتھالوجسٹ تعینات تھے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ڈاکٹر مذکور کو اسسٹنٹ ڈائرایکٹر محکمہ صحت لاہور تعینات کر دیا گیا ہے -

(ج) صوبہ پنجاب میں ایسے کتنے ڈاکٹر ہیں جو کسی ایک شعبہ میں سپیشلسٹ کی ڈگری رکھتے ہیں لیکن ان کو کسی اور جگہ تعینات کیا گیا ہے -

(د) کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس سے ان کی قابلیت اور اہلیت ضائع جاتی ہے -

(ہ) کیا حکومت اس کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے -

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی نہیں -
(ب) جی نہیں -
(ج) کوئی نہیں -
(د) غیر متعلقہ ہے -
(ہ) جو ڈاکٹر بطور سپیشلیسٹ بھرتی ہوتے ہیں ان سے اسی نوعیت کا کام لیا جاتا ہے -

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۳۲۳ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا) -

نشتر میڈیکل کالج کی بلڈنگ میں ڈینٹل کالج کا اجراء

*۲۴۳۵ - سید فیض مصطفیٰ گیلانی - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت کہ محکمہ صحت نے ملتان نشتر میڈیکل کالج کی بلڈنگ میں ایک ونگ ڈینٹل کالج کے اجراء کی غرض سے لاکھوں روپے خرچ کر کے تعمیر کیا تھا لیکن ڈینٹل کالج کا اجراء اس وقت تک نہیں ہو سکا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس تاخیر کی وجوہ کیا ہیں - نیز حکومت کب تک مذکورہ کالج کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں - لیکن یہ ونگ ڈینٹل کالج کے لئے نہ تھا کہ شعبہ امراض دندان کے بیرونی مریضوں کے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہے -

(ب) شعبہ امراض دندان کے لئے نشتر ہسپتال ملتان آؤٹ ڈور بلاک کی پہلی منزل میں جگہ مخصوص کی گئی تھی جو کہ سٹاف نہ ملنے کی وجہ سے اب تک کام نہ کر سکا - لیکن اب حکومت نے کچھ آسامیوں کی منظوری دے دی ہے اور امید ہے کہ ۱۹۷۳-۷۴ء سے مالی سال میں یہ شعبہ کام شروع کردے گا -

سید فیض مصطفیٰ گیلانی - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ڈینٹل کالج کے لئے کتنا سٹاف مقرر کر رہے ہیں ؟

وزیر صحت - اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے -

نشتر میڈیکل کالج ملتان میں بستروں کی تعداد

*۲۴۳۶ - سید فیض مصطفی گیلانی - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) نشتر میڈیکل کالج ملتان میں اس وقت مریضوں کے لئے بستروں کی تعداد کیا ہے۔

(ب) کیا حکومت ان بستروں میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اس تعداد میں کس قدر اضافہ کیا جائے گا؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد)۔ (الف) نشتر میڈیکل کالج ھسپتال ملتان میں اس وقت مریضوں کے لئے بستروں کی تعداد پانچ سو پچاس ہے۔

(ب) جی ھاں۔ موجودہ پنجسالہ منصوبے کی مدت میں ۲۱۶ بستروں کا اضافہ کیا جائے گا۔

نشتر میڈیکل کالج ملتان میں کلاس ون سینئر، جونیئر پروفیسروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنا

*۲۴۳۷۔ سید فیض مصطفیٰ گیلانی۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نشتر میڈیکل کالج ملتان میں اس وقت سینئر کلاس ون جونیئر اور کلاس دوم پروفیسروں کی کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر کتنے پروفیسر اس وقت تعینات ہیں اور کتنی آسامیاں اس وقت تک خالی پڑی ہوئی ہیں اور ان خالی آسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد)۔ (الف) ۹۔ آسامیاں (پروفیسر ۲ اور اسسٹنٹ پروفیسر ۷) کلاس ون جونیئر اور کلاس دوم کے درجہ میں نہ ھی کوئی پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر ھوتا ہے۔

(ب) ۲۹ آسامیاں بھری ہوئی ہیں ۔
جونہی پبلک سروس کمیشن سے سفارشات موصول ہوتی ہیں ۔ ۹ خالی آسامیاں بھر دی جائیں گی ۔

سید فیض مصطفیٰ گیلانی ۔کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ نو آسامیاں کن شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں ؟

وزیر صحت ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

غیر شان زدہ سوالات

محکمہ فیملی پلاننگ پر سالانہ آخراجات

۲۹ ۔ چوہدری بہادر خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ فیملی پلاننگ پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ اس میں سے کتنی رقم صوبائی حکومت دیتی ہے ۔ کتنی رقم مرکزی حکومت اور کتنی بطور امداد ملتی ہے ۔

(ب) محکمہ فیملی پلاننگ میں کل کتنا عملہ ہے ۔ اس میں کتنے فیملی لیڈی پلاننگ آفیسر، کتنے ایگزیکٹو آفیسر ، کتنا ریٹنگ سٹاف ۔ کتنی ڈاکٹر ہمہ وقتی کتنی جز وقتی دائیاں اور دیگر سٹاف ہے ۔ نیز ان کی تنخواہ ماہانہ علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ۔

(ج) مذکورہ محکمہ میں ادویات پر سالانہ اخراجات کیا ہیں اور مشتہری پر سالانہ کتنا خرچہ ہوتا ہے ۔

(د) مذکورہ محکمہ کے افسران بطور ٹی۔اے اور ڈی۔اے سال ۱۹۷۰-۷۱ء و ۱۹۷۱-۷۲ء میں کتنی رقم ادا کی گئی ؟

جواب موصول نہیں ہوا ۔

(مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو غیر نشان زدہ فہرست سوالات میں اس کو دھرایا گیا)

صوبہ پنجاب میں میڈیکل کالجوں کی تعداد

۳۱ - چوھدری امان اللہ لنگ - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے میڈیکل کالج کام کر رہے ہیں اور ہر کالج میں ۷۳-۱۹۷۲ء میں کل کتنے طلبا داخل ہوئے -

(ب) ہر کالج میں داخل شدہ طلباء کے نام اور قابلیت مع نمبر بتائے جائیں -

(ج) مذکورہ کالجوں میں داخل شدہ ایسے طلباء جو سپیشل کوٹا میں داخل ہوئے کی تفصیل مع نام طالب علم و افسر جس کے کوٹے پر داخل ہوا بتائی جائے -

(د) آیا کوئی طالب علم سپیشل کوٹا کی بنیاد پر ۱۹۷۱ء ۱۹۷۰ء ۱۹۶۹ء میں داخل ہوا - تفصیل مع نام سال وار بتائی جائے -

(ہ) سپیشل کوٹا کے اختیارات کس کس افسر کو ہیں ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

چوھدری امان اللہ لنگ - جناب والا - تیسرے غیر نشان زدہ سوال نمبر ۳۱ کا پتا نہیں لگا کہ اس کا جواب موصول ہوا ہے کہ نہیں - بعض اوقات سوالات کے جوابات چپکے سے ایوان کی میز پر رکھ دیتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس کا جواب موصول نہیں ہوا ؟

چوھدری امان اللہ لنگ - نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر - تو دوبارہ آ جائے گا -

اراکین اسمبلی کی رخصت

راجہ محمد افضل خان ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

As I was unable to attend the Assembly proceedings on 8-3-73 and 9-3-73 due to some engagement, I will be obliged if my application for leave is granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام کرنل محمد اسلم خان نیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Mustafa Khan cousin's marriage grant leave 8th 9th.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم محمد بخش

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم محمد بخش صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گذارش ہے کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہے ۔
اس لئے براہ مہربانی ۱۳-۳-۷۳ تا ۲۳-۳-۷۳ رخصت
عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوھدری عبدالغنی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو بعارضہ بخار بیمار تھا - اس لئے حاضر نہیں ہو سکا ہوں - ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد انور علی بٹ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر انور علی بٹ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء کو بوجہ بیماری شرکت نہ کر سکا - براہ مہربانی اس دن کی رخصت دی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوھدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

جناب والا - میں بوجہ بیماری مورخہ ۹-۳-۷۳ کو

اجلاس attend نہیں کر سکا اس لئے مجھے ایک ہفتہ
کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔ مشکور ہوں گا۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اصغر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I am proceeding to Karachi in connection with my business. It is, therefore, requested that my period of absence from the Assembly from 12-3-73 to 15-3-73 (both days inclusive) may please be treated as on leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Kindly excuse my absence from the meetings held on 8th March, 1973 till 19th March, 1973. Thanking you.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد اعظم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد اعظم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں بعارضہ دل بیمار ہوں ۔ اور میو ہسپتال کے فیملی وارڈ میں داخل ہوں ۔ مہربانی فرما کر ایوان سے رخصت پانچ یوم ۱۲-۳-۷۳ تا ۱۷-۳-۷۳ کے لئے منظوری حاصل کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کی ہے لیکن میں اس کو ایوان کے سامنے پڑھنا مناسب نہیں سمجھتا ۔ تحریک میں ان کا کوئی استحقاق نہیں بنتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ قائد ایوان کے متعلق ہے ۔ انہیں حاضر ہونا چاہیے ۔ یہ تحریک رولز کے خلاف نہیں ہے ۔ یہ بڑی معقول تحریک ہے ۔ میں نے اس کو برے الفاظ میں استعمال نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ استحقاق بنتا ہے ۔ ہاؤس کا استحقاق اس لئے بنتا ہے کہ ہاؤس ان کے بغیر مکمل نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ اوشد ۔ جناب والا ۔ آپ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ تحریک استحقاق پیش نہیں کی جا سکتی ۔ لیکن میں خاص طور پر وزارتی بنچوں پر بیٹھنے والے دوستوں کو مطمئن کروں گا کہ پہلی حکمران جماعت ہے

جس کے قائد ایوان ایوان میں موجود نہیں ہوتے۔ جہاں تک پارلیمانی روایات کا تعلق ہے۔ یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ قائد ایوان اس بات کے مستحق ہیں کہ وہ ہاؤس کو conduct کر رہے ہیں۔ جناب والا کو یہ بھی معلوم ہے کہ بہت سی تحاریک التوائے کار صرف اس لئے ملتوی کی جاتی ہیں کہ ملک صاحب ایوان سے باہر رہتے ہیں۔ اگر ملک صاحب اس ایوان کی قیادت کے فرائض انجام نہیں دے سکتے تو فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں یہ بات bad taste میں ہوگی۔ یہ پارلیمانی روایات ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ بحیثیت قائد حزب اختلاف بہر حال آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ کسی وقت کوئی بات ایوان میں کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ذاتی نکتہ وضاحت۔ جناب والا۔ میں نے کسی رولز کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ میں نے پارلیمانی روایات کا حوالہ دیا تھا۔ اگر پارلیمانی روایات میں ایسی کوئی بات موجود ہو کہ قائد ایوان ایوان سے ۲۸ دن باہر رہیں تو آپ کا کہنا درست ہوگا۔

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ اگرچہ آپ نے اس پرولیج موشن پر بحث کی اجازت نہیں دی لیکن حزب اختلاف کے بنچز سے میاں خورشید انور نے اور ان کے بعد قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے بھی اس بات کی وضاحت ہونی چاہئے۔

Mr. Speaker: You are a Minister and, as such, you are entitled to explain the position.

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ کہا گیا ہے کہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ میں اس سے اختلاف رکھتا ہوں کیونکہ رولز آف پروسیجر میں یہ پرویژن ہے کہ اگر لیڈر آف دی ہاؤس ایوان میں نہیں ہیں یا کوئی منسٹر انچارج نہیں ہے تو وزیر قانون اس کے بجائے بات کرتا ہے۔ اس کے باوجود میں عرض کر دینی چاہتا ہوں کہ قائد ایوان قومی اسمبلی کے بھی رکن ہیں اور آجکل قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ وہاں پر مستقل آئین کے بارے میں بحث

کی جا رہی ہے اور آئین سازی کا کام بہت ذمہ داری کا کام ہے اس لئے انہیں وہاں حاضر رہنا پڑتا ہے ۔ اس سے پہلے وہ ملکی اور قومی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کے دورے پر تشریف لے گئے تھے ۔ آجکل قوم کے وقار کو بلند کرنے کے لئے اور پوری دنیا کے سامنے اسے ایک منظم قوم کے طور پر پیش کرنے کے لئے ۲۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک پنجاب پیپلز فیسٹیویل منعقد کیا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں چونکہ پوری قوم کے وقار کا سوال ہے اسلئے ان کو وہاں بھی وقت دینا پڑتا ہے ۔ یہ کہنا غلط ہے کہ وہ ایوان میں نہیں آئے ۔ وہ جب بھی یہاں موجود ہوتے ہیں ایوان میں تشریف لایا کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ قائد ایوان کو میلے کے انتظام وغیرہ کے لئے بھی وقت دینا پڑتا ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب انہوں نے اپنی رائے بیان کر دی ہے ۔ آپ کی اپنی رائے ہو سکتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ میرا سوال یہ تھا کہ قائد ایوان کے بغیر ایوان مکمل نہیں ہوتا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ آئین بنا رہے ہیں مگر ملک صاحب نے تو اس میں کوئی contribution نہیں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ اب ایک تحریک استحقاق نمبر۵۵ چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے ہے اور دوسری سید تابش الوری صاحب کی نمبر۵۶ تحریک استحقاق ہے ۔ میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی یہ کہا تھا کہ اگر کسی سوال کے جواب کے متعلق تحریک استحقاق ہو تو مجھے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ اسے ایوان میں پیش کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے اس کارروائی کا متعلقہ حصہ چاہئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب نے بالکل فرمایا تھا لیکن اس میں تھوڑی سی ترمیم فرما دیں کہ جب کوئی تحریک استحقاق جناب کے پاس پہنچ جائے تو آپ سیکرٹری اسمبلی کو حکم دیں کہ وہ متعلقہ کارروائی کی نقل شامل

کر دے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے کام کو بڑھا رہے ہیں اور اپنے کام سے بچنا چاہتے ہیں ۔ تحریک استحقاق پر غور کرنے کے لئے کیونکہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اس طرح یہ کسی اور دن آیا کرے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ طریقہ کار ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ارکان اسمبلی کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اسمبلی کی کارروائی نکلوا کر اس کی نقل اس کے ساتھ لگائیں یا اس کو حاصل کرنے کا اہتمام کریں ۔ ایک ممبر اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق جب یہ سمجھتا ہے کہ وزیر متعلقہ نے اس کے سوال کا جواب غلط دیا ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تحریک استحقاق جناب کو بھیجے ۔ یہ جناب کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کارروائی کو نکلوا کر اپنی تسلی کریں پھر اس کی منظوری دیں یا اسے اپنے دفتر میں ہی kill کر دیں ۔ جناب کو چاہئے کہ سیکریٹری اسمبلی کو کہیں کہ وہ کارروائی نکلوائیں تا کہ آپ دیکھیں کہ جو کچھ معزز ممبر نے اپنی تحریک میں کہا ہے وہ غلط ہے یا کہ درست ہے ۔ ہم کوئی سائل نہیں ہیں یا کوئی اپیل کنندہ نہیں ہیں ۔ یہ کام آپ ہمارے ذمے نہ لگائیں ۔ آپ ہمارے اوپر رحم فرمائیں جس طرح پہلے بھی آپ رحم فرماتے رہے ہیں ۔ میں اس سلسلے میں رحم کی اور انصاف کی اپیل کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ میں آپ سے اتفاق کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ مگر پھر آپ کو یہ شکایت نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے تحریک استحقاق دی ہے اور آج پیش نہیں ہوئی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب آپ اس کی اہمیت کو دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہ زیادہ اہم ہو تو اسے ایوان کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں مناسب طریقہ کار یہ ہوگا کہ آپ اس سوال پر ہمدردانہ غور فرمائیں ۔ یہ کام تو بہرحال اس رکن کے ذمے ہونا چاہئے جس نے یہ تحریک پیش کی ہے ۔ وہ اس کی نقل اس

کے ساتھ لگائے اس لئے کہ اس کی بنیاد ہی وہ جواب ہے جس سے اس کا استحقاق پامال ہوا ہے ۔ سپیکر صاحب کو یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ اس کارروائی کی کاپی ساتھ لگائیں ۔ مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ بھی اپنے عملے کو یہ ہدایات دیں کہ جب کوئی تحریک پیش ہو تو وہ فوری طور پر نقل فراہم کریں ۔

Mr. Speaker : I will see that it is done.

Ahmad Rehmat Ullah Arshed : Thank you.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے کارروائی کی نقل بھیج دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ میں آپ کی تحریک استحقاق کو ایوان میں پڑھے دیتا ہوں ۔

نشان زدہ سوال نمبر ۱۶۱۹ کے ضمنی سوالات پر غلط اطلاع کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ معزز تابش الوری ۔ . . . . . خال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اور اہم مسئلے پر بحث کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو سوال نمبر ۱۶۱۹ اور اس کے ضمنی سوالات کے ذریعے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ لوکل باڈیز کی ملازمتوں پر سے پابندی اٹھانے کا کب تک ارادہ ہے ۔ معزز وزیر اعلیٰ نے اس کے جواب میں جو اعلان کیا کہ پابندی اٹھا لی گئی ہے ۔ لیکن چند شرائط کے ساتھ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ لوکل باڈیز کی ملازمتوں پر عائد شدہ پابندی ابھی تک نہیں اٹھائی گئی جو پابندی اٹھا لی گئی ہے اس کا لوکل باڈیز پر اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ لوکل باڈیز کی ملازمتوں پر پابندی گورنر کے ایک الگ حکم کے ذریعے عمل میں لائی گئی تھی ۔ جو ابھی تک بدستور نافذ ہے اور جس کے تحت ابھی تک نہ کسی کو ملازم رکھا جا سکتا ہے اور نہ ترقی یاب کیا جا سکتا ہے ۔ اس طرح وزیر اعلیٰ موصوف نے ایک غلط اطلاع فراہم کر کے اس ایوان کے استحقاق کو پامال کیا ہے ۔،،

Begum Sohana Sarwer (Shisheed) : Point of order. Sir, I

have an objection on this privilege motion. I draw your attention to rule 52 (ii) of the Rules of Procedure :

> The question shall relate to a specific matter of recent occurrence.

This question was replied in the House on 26th and the same question could be put on 27th or 28th.....

Mr. Speaker : This is not a question. It is a privilege motion.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): The same motion could be moved on 27th or 28th. Rule 52 says :

> The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions :—
>
> (ii) The question shall relate to a specific matter of recent occurrence".

This is about the privilege motion of course.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کون سا رول پڑھ رہی ہیں ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Rule 52 (ii) of the Rules of Procedure.

Mr. Speaker : You are not aware about the time that office took in supplying him the copies of the proceedings.

سید تابش الوری ۔ مجھے آج ہی یہ لیٹر ملا ہے ۔ اس لیے میں آج پیش کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : I know that, the Circular number, whatever it is, dated 17th February 1973, is addressed to all Administrative Secretaries to the Government of Punjab, all Chairmen of Autonomous Bodies in the Punjab, all Heads of Attached Departments, all Commissioners of Divisions in the Punjab, all District and Sessions Judges, the Secretary Punjab Public Service

Commission, the Registrar, Punjab High Court.

It is written therein :

> I am directed to invite your attention to this Department's letter of even number dated so and so, on the subject noted above, and to say that some Departments are under the impression that there is a ban on recruitment. It is hereby clarified that there is no ban as such.

It is very clear. This circular has been sent to All Autonomous Bodies that there is no ban.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جو مسئلہ آپ کے غور کے لیے میں پیش کر رہا ہوں اس میں دو چیزیں ہیں ، ایک لوکل کونسل سروس اور دوسرے وہ ڈیپارٹمنٹس جو جنرل ایڈمنسٹریشن کے تحت آئے ہیں ۔ اس میں صورت یہ ہے کہ لوکل کونسل سروس پر الگ پابندی عاید کی گئی تھی اور دوسری ملازمتوں پر الگ پابندی عاید کی گئی تھی ۔ جہاں تک دوسری ملازمتوں کا تعلق ہے ، واقعی اس چٹھی کے ذریعے وہ پابندی ختم ہو گئی ہے اور اس کے لیے کچھ شرائط رکھ دی گئی ہیں ۔ جن کے مطابق نئی ملازمتوں کے لیے گنجائش ہوگی ۔ لیکن جناب والا ، یہ لوکل کونسل سروس کے لیے تھا ، اس پر پابندی بدستور عائد ہے اور وزیر اعلیٰ کو غالباً یہی غلط فہمی ہوئی ہے ۔ کہ اس پابندی کے اٹھانے سے لوکل کونسل سروس پر سے بھی پابندی اٹھ گئی ہے ، حالانکہ صورت یہ ہے کہ گورنر صاحب کے ایک الگ آرڈر کے تحت اس پر پابندی عائد کی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے اور انہوں نے purposely آپ کو یہ غلط اطلاع نہیں دی تو پھر یہ کوئی تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ اس کا تحریری جواب ملاحظہ

فرمائیں اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پابندی عاید ہے - لیکن انہوں نے جو زبانی جواب دیا ہے اس میں یہ کہا ہے کہ پابندی اٹھا لی گئی ہے - اس لئے یہ پرولیج پیدا ہوا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں گزارش کروں گا کہ آپ اس پرولیج موشن کو defer کر دیجئے - ملک صاحب جب بھی آئیں، مہینے دو مہینے بعد، وہ شاید اس کے متعلق بہتر طور پر بتا سکیں گے -

Mr. Speaker : Law Minister is here, let me hear him.

علامہ رحمت اللہ ارشد - تصنیف را مصنف نیکو کند بیان - یہ ان کے بدل نہیں ہو سکتے - یہ لا منسٹر ضرور ہیں ، ضابطے نے ان کو بنا دیا ہے ، مگر کہاں ملک معراج خالد کا فلسفہ اور کہاں ان کی کم عمری جناب -

مسٹر سپیکر - وہ آپ کے بڑے عقیدت مندوں میں شامل ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں جناب ان کے عقیدت مندوں میں خود شامل ہوں - ہمسایہ ماں جایا ، وہ ملتان کے ہیں اور میں بہاولپور کا ہوں -

وزیر صحت - جناب والا - پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن - میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان میں عرض کیا تھا اور آج اپنے جملے پھر دہراتا ہوں - قائد حزب اختلاف میرے بزرگ ہیں - عمر کے لحاظ سے بھی بڑے ہیں - علامہ بھی ہیں اور میں ان کا ہمیشہ بے حد احترام کرتا ہوں اور جو کچھ بھی وہ فرما رہے ہیں میں قبول کرتا ہوں - اگر عمر کی بات ہے تو وہ بھی قبول ہے - لیکن میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاں تک عوامی انقلابی تحریک کا سوال ہے، شاید اس جد و جہد میں میرا تجربہ ان سے زیادہ ہے - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا - اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پرولیج موشن پر کچھ عرض کروں -

Mr. Speaker : I have not disposed of it.

رانا بھول خان - جناب والا - میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا -

کہ وہ عوامی انقلابی تحریک میں اپنا تجربہ زیادہ بتاتے ہیں ۔ وہ جیل کے دن گن لیں کہ تحریکوں کے لیے علامہ صاحب نے جیل میں زیادہ دن گزارے ہیں یا انہوں نے ۔

وزیر قانون ۔ رجعت پسندوں کے مفادات کو تحفظ دینے کے لیے . . . .

Mr. Speaker : Please no such controversy here.

وزیر قانون ۔ جناب‌والا ، وزیر اعلیٰ صاحب نے جو جواب دیا تھا اس میں انہوں نے یہ واضح طور پر فرمایا تھا کہ پابندی چند شرائط کے بعد اٹھا لی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ صورت یہ تھی کہ ایک پابندی جنگ کے فوراً بعد اکانومی کو سامنے رکھتے ہوئے لگائی گئی تھی ۔ وہ پابندی اٹھا لی گئی ہے ۔ وہ پابندی اب موجود نہیں ۔ دوسری پابندی لوکل باڈیز کے اہل کاروں کی بھرتی کے طریقہ‌کار پر تھی ۔ وہ پابندی فی الحال موجود ہے اور اس‌کی ایک وجہ یہ ہے کہ پہلے پراونشل لوکل گورنمنٹ بورڈ اور ڈویژنل لوکل گورنمنٹ بورڈ یہ بھرتی کیا کرتا تھا ۔ لیکن ان کے طریقہ کار میں کچھ خامیاں تھیں ۔ ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے لوکل گورنمنٹ کے قوانین جو نئے بن رہے ہیں ، ان میں تجویز کیا گیا ہے کہ لوکل باڈیز میں گزیٹڈ آسامیوں کی بھرتی کے لیے پبلک سروس کمشن requisition دی جائے اور ad hoc appointment پبلک سروس کمشن کو requisition دینے سے پہلے کی جا سکتی ہیں ۔ لیکن ان کے لیے گورنر صاحب سے relaxation کی ضرورت ہے ۔ یہ طریق کار اس وقت ہے ۔ ad hoc appointment ہو سکتی ہے اگر گورنر صاحب relaxation دیتے ہیں لیکن گزیٹڈ اسامیوں کے لیے لوکل گورنمنٹ لاز میں تجویز کر دیا گیا ہے کہ پبلک سروس کمشن بھرتی کرے گا ۔ جناب والا ۔ دو قسم کی پابندیاں تھیں ۔ ایک پابندی ہٹا دی گئی ہے جو جنگ کے بعد اکانومی کو سامنے رکھتے ہوئے لگائی گئی تھی ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بجا فرمایا تھا کہ چند شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے پابندیاں ہٹائی گئی ہیں ۔ ان کا جواب بالکل صحیح تھا ، غلط نہ تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔

میں نہ کسی انقلاب کا مدعی ہوں نہ کسی عوامی تحریک کا۔ جناب وزیر قانون نے جو کچھ فرمایا ہے میں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا ہے۔ لیکن میں صرف دو تین چیزیں بڑے ادب اور احترام کے ساتھ، بڑی دلسوزی کے ساتھ ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس ملک میں وہ انقلاب لائے ہیں؟ کیا انہوں نے ان کوٹھیوں کو چھوڑ دیا ہے جو مخدوم حمید الدین صاحب استعمال کیا کرتے تھے؟ کیا انہوں نے تنخواہیں کم کر دی ہیں؟ کیا انہوں نے وہ کاریں استعمال کرنا چھوڑ دی ہیں؟ مجھے بتائیں کہ کس چیز میں یہ انقلاب لائے ہیں انقلاب لائے تھے حضرت عمرؓ جنہوں نے یہ ثابت کر دیا تھا۔

(قطع کلامیاں)

آپ وہی مراعات حاصل کرتے ہیں جو پہلے کی جاتی تھیں وہی کاریں استعمال کرتے ہیں۔ وہی کوٹھیاں استعمال کرتے ہیں۔ کیا اسی کا نام عوامی انقلاب ہے؟ یاد رکھیے آپ زیادہ دیر تک اس ملک کے عوام کو دھوکا نہیں دے سکتے۔

مسٹر سپیکر ۔ سمہ صاحب۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

وزیر مال ۔ جناب والا۔ میں نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں یہی عرض کرنا تھا کہ یہ کوئی سوال پوچھنے کا forum نہیں ہے۔ مگر اب تو وہ سارے سوال پوچھ چکے ہیں اور آپ نے مجھے موقعہ نہیں دیا ہے۔ اب تو پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد ہی فوت ہو گیا ہے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ میں علامہ رحمت اللہ ارشد قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے رنج سے بات کی ہے۔ لیکن میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ انقلاب کی بات کرتے ہیں تو مجھ جیسے ایک کارکن ادبی کارکن جس نے چارسال قائد عوام کی قیادت میں کام کیا ہو۔ گلی کوچے میں رہنے والا جس کے باپ دادا کے پاس نہ کبھی کار تھی اور نہ ہی کوئی بنک بیلنس تھا۔ اگر قائد عوام نے پنجاب کا وزیر قانون مجھے بنایا ہے تو یہ انقلاب نہیں تو اور کیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اگر صرف کار حاصل کرنا ہی انقلاب ہے . . . .

Mr. Speaker : This is no point of order. Point of order relates to the interpretation of rules.

میاں خورشید انور ۔ اگر اصلی انقلاب دیکھنا ہو تو میں جناب کو دکھا سکتا ہوں آپ نے غلط انقلاب برپا کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ بیگم صاحبہ آپ فرمائیے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, the privilege motion should be ruled out. It cannot be discussed under Rule 52 (ii) of the Rules of Procedure.

. . . . . ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو سوال آیا تھا ۔ اگر یہ تحریک استحقاق دینا چاہتے تھے تو ۲۷ فروری یا ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء کو دے سکتے تھے ۔

This is not a matter of recent occurrence.

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے میری بات نہیں سنی ۔ میں نے ہدایات دے رکھی ہیں کہ کارروائی کی نقل ساتھ لگا کر دینا پڑتی ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : I have raised a legal and technical objection. Mr. Speaker Sir, this privilege motion cannot be discussed because this is not of recent occurrence.

Mr. Speaker : This is not applicable. An application was made immediately after this question was asked for supplying a copy of the proceedings for the day which has been given to him today. Therefore, under the Law of limitation, this time is to be excluded. Your objection is correct but the facts, which were not known to you, have now been explained by me.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Thank you Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک کے سلسلے میں بحث دوسری چھڑ گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس طرف اشارہ ھی نہیں کیا ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کو اس میں دلچسپی نہیں رھی ۔ اسی لئے میں نے کاغذ بھی بھیج دیئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ مجھ سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ میں بھی ھنگامے میں شریک ھو جاؤں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ علامہ صاحب اور لا منسٹر صاحب ھنگامہ کرتے رہے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ میری تحریک استحقاق نہایت اھم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو consider کروں گا ۔ اگر کل اس کے متعلق آپ کو سننے کی ضرورت محسوس ھوئی تو سنوں گا ۔ چونکہ میں نے تو وہ directive بھی صرف ایک دفعہ پڑھا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کے تحریری جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ لوکل کونسل سروس کی تمام برانچوں میں آسامیوں کو پر کرنے پر پابندی عائد ہے ۔ جونہی پابندی اٹھا لی جائے گی یہ آسامیاں پر کرنے کے لئے مناسب کارروائی کی جائے گی ۔ یہ ان کا تحریری جواب تھا ۔ لیکن انہوں نے اس تحریری جواب سے ھٹ کر جو یہاں زبانی جواب دیا تھا وہ یہ تھا کہ یہ پابندی اٹھا لی گئی ہے اور اس کے ساتھ شرائط ہیں ۔ اور وہ شرائط وھی ہیں جو دوسرے ban کے سلسلے میں آئی ہیں ۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔ اب اس اعتبار سے ان کا جو جواب ہے وہ غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس تحریک کو پڑھ کر consider کروں گا ۔

Now we go on to the adjournment motions.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک تحریک استحقاق تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کی متعلقہ کارروائی کی نقل لے کر مجھے دے دیں یا میں خود دفتر سے منگوا لوں گا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اسے کل پر ملتوی فرما دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

تحاریک التوائے کار

قصور کے علاقہ میں قابض مزارعین کی جبراً بے دخلی

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اھمیت عامہ رکھنے والے ایک اھم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''مشرق،، کی اشاعت مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق قصور کے علاقہ میں قابض مزارعین کو جبراً بے دخل کیا جا رہا ہے اور حکومت کے واضح احکام کے باوجود پولیس چند ناجائز الاٹیوں کے ایما پر قابض مزارعین کو جبراً بیدخل کر رہی ہے ۔ ان کی فصلوں کو تباہ کیا جا رہا ہے اور مزارعین کے گھروں میں گھس کر ان کی مستورات کی بے عزتی کی جا رہی ہے ۔ جس سے مزارعین میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ اس واقعہ سے پنجاب بھر میں مزارعین میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے ۔ واقعہ کی اھمیت کے پیش نظر اس کو فوری طور پر بحث کے لیے منظور کیا جائے اور اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے اجازت ہو تو عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کچھ کہنا ہے تو کہیں ورنہ . . . .

وزیر مال ۔ ورنہ تو یہ ambiguous اور vague ہے ۔ یہی میں نے کہنا ہے ۔ اگر آپ ھی فیصلہ کر دیں تو اچھا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ آپ کا سہارا لے رہے ہیں ۔ جان چھڑانے والے ہیں ۔ آپ مہربانی کر کے ان کا لقمہ نہ دیا کریں ۔

وزیر مال ۔ لک صاحب کی جب بھی کوئی تحریک التوا سامنے آتی ہے تو لقمہ سب سے پہلے یہی آتا ہے کہ یہ امرت دھارا ہے ۔

The motion is vague and irrelevant and carries no sense.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں پڑھ کر سناتا ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو خود پڑھ کر سنایا ہے اب مجھے کیا سنائیں گے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ کتنے بھی اچھے وزیر کیوں نہ ھوں آپ اپنے اختیارات ان کو منتقل نہ فرمایا کیجیے ۔ ان اختیارات کو اپنے پاس رکھیے ۔ جس حد تک ان سے جواب مطلوب ھو ان سے مانگ لیجیے اور اگر ان کی determination کرنی ہے تو پھر جناب خود فرمائیں ۔ ان سے ھماری ایڈجرنمنٹ موشن کا قتل نہ کروائیں ۔ اس سے ھمیں بڑی تکلیف ھوتی ہے ۔

وزیر مال ۔ پھالیہ والے ھمیشہ قتل ، ڈاکے اور چوری کی بات ھی کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک طرف تو یہ اپوزیشن ہے کہ ھمسائے سے کتنا پیار ہے ۔ ملتان کے رھنے والے ھوں یا بھاولپور کے رھنے والے ھوں ان کو آپس میں کتنی عقیدت ہے ۔ اور آپ تو دونوں ایک ھی شہر گجرات کے رھنے والے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پانی کا فرق ہے جی ۔

(قہقہہ)

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ قصور کے کون سے علاقے میں قابض مزارعین کو جبراً بے دخل کیا جا رھا ہے ۔ اگر قصور سب ڈویژن ھو تو اس میں چھ تھانے آتے ہیں ۔ دوسرے یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس دن کا وقوعہ ہے ۔ کس گاؤں کا اور کس آدمی کو بے دخل کیا گیا ہے ۔ کس کے گھر میں لوگ

زبردستی گھسے ہیں ۔ کسی چیز کا مجھے ابھی تک پتہ نہیں چلتا ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ admit نہیں ہونی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I agree with this objection.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ جناب تحریک التوا اور ایف ۔ آئی ۔ آر میں کوئی فرق رکھیں ۔

Minister for Revenue. It has been over-ruled by Mr. Speaker saying that he agreed with my objection, with means that my objection has been accepted, and now the Member should not be allowed to speak.

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ کرنے سے پہلے لک صاحب کو بھی سن لیتے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ Prima facie I agree with your objection. آپ نے آخری فقرہ مجھے بولنے ہی نہیں دیا ۔

میاں منظور احمد بوھلی ۔ جناب سپیکر ۔ جب آپ ایک فیصلہ دے دیتے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر پلیز ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ تحریک التوا کے متعلق جیسا کہ گورنمنٹ بنچوں سے اظہار کیا جا رہا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایف ۔ آر ۔آئی نہیں ہے جس میں وقوعہ Place of occurrence اور time اور departure time لکھا جاتا ہے ۔ کم از کم اس میں اور تحریک التوا میں میری استدعا ہے کہ فرق رکھا جائے ۔

نمبر۲ یہ ہے کہ جو واقعات اخبارات میں چھپتے ہیں اور جن کو ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں وہ بڑے واضح ہوتے ہیں ۔ اب وزراء صاحبان کو حکم دیا جائے کہ وہ مہربانی کر کے اس جگہ کو locate کریں ۔ میرا سوال پوری تحصیل کے متعلق ہے اور میں یہ استدعا کر رہا ہوں کہ یہ ساری تحصیل میں رد عمل ہو رہا ہے ۔ ایسے واقعات ہو رہے ہیں ۔ specially میں نے کسی گاؤں کے متعلق عرض نہیں کیا جس کی یہ تعبیر کریں کہ تحریک التوا کسی گاؤں یا گلی کے متعلق دی جا سکتی ہے

یا کسی محلے کے متعلق دی جا سکتی ہے - میں نے تو تحصیل کا لفظ استعمال کیا ہے - ریوینو ریکاڈ تحصیل میں ہوتا ہے اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کو اس انداز سے vague نہ فرمایا جائے اور نہ ہی وزرا صاحبان کو refuse کرنے کی آپ دعوت دیں - یہ جواب دینا avoid کرتے ہیں - یہ محنت نہیں کرتے ہیں اپنے ماتحتوں سے پوچھتے نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک صاحب آپ تشریف رکھیں - میں نے آپ کی بات بڑی توجہ سے سنی ہے - کاش آپ نے ایسے لکھا ہوتا - آپ نے یہ لکھا ہے کہ ''قصور شہر کے علاقے میں،، - ''قصور تحصیل کے علاقہ میں،، یا پھر دیہات میں ایسے ہو رہا ہے - اس میں کوئی چیز specified نہیں ہے - period نہیں ہے - یہ بھی نہیں کہ کن دنوں کی یہ بات ہے - کوئی specific علاقہ نہیں ہے کہ یہ واقعہ کس علاقے سے تعلق رکھتا ہے - اگر ویسے مزارعین کو جبراً بے دخل کیا جا رہا ہے -

It would be a matter of great public importance.

تحریک التوا میں جو اوصاف ہونی چاہیں اس میں موجود نہیں ہیں - یہ کب ہوا ہے کوئی period آپ fix کریں - کوئی علاقہ یا گاؤں نہیں بتایا اس لیے یہ بڑی vague ہے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ اگر قصور کا علاقہ مطلوب ہے تو قصور کے علاقہ سے تحصیل قصور کا علاقہ مطلوب ہے اس کے متعلق جواب تو انہوں نے دے دیا مگر facts انہوں نے کیا دیئے ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ یہی کہیں گے کہ ہم اس سے کچھ بھی locate نہیں کر سکے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - انہوں نے یہ جواب نہیں دیا صرف جناب کا سہارا لے کر یہ جواب دیا ہے کہ وہاں سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - میں آئندہ کے لیے استدعا کرتا ہوں کہ آپ ان سے . . . .

مسٹر سپیکر - میں ان سے اکثر پوچھتا نہیں ہوں - آپ کو اس بات کا

تجربہ ہے کہ میں نے جو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ جس کے متعلق میری اپنی ایک رائے ہوتی ہے وہ میں اکثر آپ سے پوچھتا ہوں۔ میں وزرا صاحبان سے نہیں پوچھتا ہوں لیکن بعد میں ممبر صاحبان یہ شکایت کرتے ہیں کہ اس پر کچھ سٹیٹمنٹ آ سکتی ہے۔ کچھ واقعات پر روشنی وزرا صاحبان ڈال سکتے ہیں اور آپ نے اس موقع سے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ ایک دو مرتبہ مجھے یہ کرنا پڑا کہ میں نے ایک تحریک rule out کر دی لیکن آپ کی استدعا پر وزرا صاحبان کو call upon کیا۔ آپ نے بھی استدعا کی اور وہ بھی متفق تھے۔ اس لئے انہوں نے بیان دے دیا۔ اب وہ کھڑے ہوئے۔ I did not call upon them۔ میں اس کا بھی اسی بنیاد پر فیصلہ کرنے لگا تھا پھر اس خیال سے کہ میرے فیصلے کے بعد آپ پھر یہ استدعا کریں گے کہ ان کو کہنے دیا جائے اس لئے میں نے ان کو پہلے کہنے کی اجازت دے دی۔

پیپلز پارٹی گجرات کے عہدیداران کی ضلعی انتظامیہ اور عدلیہ کے کام میں ناجائز مداخلت

مسٹر سپیکر۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع گجرات میں پیپلز پارٹی کے عہدے داروں اور رہنماؤں نے ضلعی انتظامیہ اور عدلیہ کے افسران کے کام میں مداخلت اس حد تک کر دی ہے کہ کوئی افسر دیانتداری اور صحیح طریقہ سے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتا اور پیپلز پارٹی کے کارکنان اور رہنماؤں کی اس ناجائز مداخلت سے انتظامیہ بالکل مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اور عوام میں سخت بے چینی اور خوف پیدا ہو چکا ہے۔ اور عوام کو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ضلع گجرات میں قانون کی حکمرانی کی بجائے پیپلز پارٹی کے کارکنان حاکم ہیں۔ مسئلہ شدید نوعیت کا حامل ہے۔ اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی یہ تحریک

التوا حسب معمول vague تو ہے لیکن اس کے باوجود حکومت نے فوری طور پر ضلع گجرات کی انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کی گئیں۔ ایسی کوئی بھی ایک مثال نہیں پائی گئی کہ انتظامیہ کے کاموں میں کوئی مداخلت کی گئی ہو۔ نہ تو جوڈیشری کی طرف سے اور نہ ہی انتظامیہ کی طرف سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ جناب والا۔ پھر بھی اگر وہ ان اطلاعات کی موجودگی میں insist کرتے ہیں یا اپنی اس تحریک پر اصرار کرتے ہیں . . . .

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست اور وزیر قانون سے صرف یہ استدعا کروں گا کہ انتظامیہ کے کام میں مداخلت نہ کی جائے۔

جناب والا۔ آئندہ بھی اگر کوئی ایسا واقعہ ان کے علم میں لایا جائے تو یہ ان کے مفاد میں ہے۔ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اس طرح ان عناصر کی حوصلہ شکنی ہوگی جو ان کے behalf پر وہاں جا کر لوگوں کو پریشان کرتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ عوامی حکومت کسی صورت میں بھی عدلیہ کے کاموں میں مداخلت برداشت نہیں کر سکتی ہے اور ہم عدلیہ کی بالکل آزادی چاہتے ہیں او انتظامیہ جو کہ تعاون کر رہی ہے دن بدن وہ بھی کام کر رہی ہے ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی کارکن یا کوئی بھی شخص یا کوئی بھی اس علاقہ کا با اثر آدمی انتظامیہ یا عدلیہ پر اثر انداز ہو سکے۔ خواہ وہ لک صاحب ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہمیشہ اس کا serious نوٹس لیا جائے گا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اس کو with-draw کرتے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ اس یقین دہانی کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میری بھی ایک تحریک التوا نہایت ضروری ہے۔ بہاول پور میں انسان مر رہے ہیں اور محکمہ صحت توجہ نہیں دے رہا کوئی پرواہ نہیں کر رہا۔ کوئی علاج نہیں ہو رہا۔ وہاں

ایک آدمی کے تین بچے مر چکے ہیں ۔ اور تین موت اور زندگی کی کش مکش میں مبتلا ہیں ۔ میری یہ تحریک التوا زیر بحث آنی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تحریک التوا کا کونسا نمبر ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ نمبر تو مجھے نہیں ملا میں نے آج ہی دی ہے اور نہایت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب اگر آپ چوھدری امان اللہ لک سے کچھ معاھدہ کر لیں کہ اتنی تحاریک التوا وہ ہر روز دیا کریں گے تو آپ کی تحریک التوا کی بھی باری آ سکتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ چوھدری امان اللہ لک صاحب کے ساتھ میری بحث نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ باری آنے کی بات ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اخبار میں آیا ہے کہ بہاول پور میں ایک وبا پھوٹ پڑی ہے جس نے تمام اراکین اسمبلی کو جو بہاول پور سے تعلق رکھتے ہیں پریشان کر دیا ہے کہ ہمارے بچوں کا کیا حال ہوگا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری بھی اسی موضوع پر تحریک التوا نمبر ۱۸م ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ ۱۷م اور ۱۸م دو ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پرسوں والی میری بھی ایک تحریک التوا pending ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر ۱۹م بڑی ٹیکنیکل قسم کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اکٹھی ساتھ لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ مشکوک ہے کیونکہ جو فرائض جناب صدر صاحب کے ہیں ان فرائض میں یہ اسمبلی کس طرح دخل اندازی کر سکتی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ جیسے میرا نمبر آتا ہے میرے فاضل دوست سید تابش الوری صاحب اور رانا پھول

محمد خان صاحب نے اگلے روز بھی یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ درمیان میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ میں اسے طریقہ واردات تو نہیں کہتا بہرحال یہی طریقہ اختیار کیا گیا۔

مسٹر سپیکر۔ اس کی نوعیت میں کچھ فرق ہے میں نے اسی لیے پڑھ بھی دی ہے۔ اب تحریک التوا نمبر ۴۱۷ اور ۴۱۸ کو لیتے ہیں۔ اب میں ۴۱۷ تحریک التوا ایوان میں پڑھتا ہوں۔

بہاول پور شہر اور مضافات میں خسرہ کی مہلک وبا کا پھوٹ پڑنا

مسٹر سپیکر۔ رانا پھول محمد خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جسارت ۱۰ مارچ (کراچی) کی اطلاع کے مطابق بہاولپور شہر اور مضافات کی بستیوں میں خسرہ کی مہلک وبا پھوٹ پڑی ہے جس سے کئی اموات واقع ہو چکی ہیں۔ مہاجر کالونی کے ایک شخص محمد اقبال تبسم کے تین بچے ہلاک ہو چکے ہیں اور چار ابھی تک اس مہلک مرض میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ محکمہ صحت اور بلدیہ نے اس وبا سے بچنے کے لئے بستیوں اور کالونیوں میں جا کر والدین کو نہ کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ترغیب دی اور نہ ہی بیمار بچوں کے علاج معالجہ کے لئے ہدایات دیں۔ بہاول پور کے شہریوں میں اس وبا نے ہیجان و اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑا دی ہے۔

دوسری تحریک التوا بھی یہی ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ وزیر صحت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ اس قسم کی وبا کے پھیل جانے سے صوبے میں ہر شخص کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ لوگوں کے علاج معالجہ کے لئے فوری

بندوبست کیا جائے اور مجھے امید ہے کہ وزیر موصوف اس طرف اپنی توجہ فرمائیں گے اور تحقیقات کریں گے کہ کن لوگوں کی طرف سے لاپرواہی ہوئی ہے تاکہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اس چیز کا سدباب کیا جا سکے۔

جناب والا ۔ اسی موضوع پر میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے اس کے ذریعے گورنمنٹ اور جناب وزیر صحت کی توجہ دلانا مقصود ہے۔ جناب والا ۔ یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے ۔ اس سلسلے میں لوگوں میں بڑا ہیجان ہے۔ ایک ہی گھر سے تین سگے بہن بھائیوں کے جنازے اٹھے ہیں اور ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ وزیر صحت کو فوری طور پر کارروائی کرنی چاہیے اور لوگوں کی قیمتی جانوں کا خیال کرتے ہوئے ان کے علاج معالجے کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ یہ وبا بڑھنے سے رکنا جائے ۔

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ اس بارے میں ابھی تک مکمل طور پر اطلاعات اکٹھی نہیں کی جا سکیں ۔ بہرحال ڈپٹی ڈائریکٹر صحت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فی الفور وہاں پہنچیں اور دریافت کریں کہ اصل واقعہ کیا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس ضمن میں پوری پوری انکوائری کی جائے گی اور اگر کوئی شخص کوتاہی کا مرتکب پایا گیا تو اس کو سزا دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ضرورت ہوئی تو آپ بھی وہاں جائیں گے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

سید تابش الوری ۔ ڈائریکٹر تو وہاں پہلے ہی سے موجود ہے ۔

وزیر صحت ۔ اگر ہے تو وہاں وہ واقعات کا جائزہ لے گا اور رپورٹ دے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب رپورٹ آئے گی تو وہ بتا دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ لاہور میں بھی لوگ مر رہے ہیں ۔ ایک مہلک مرض پھیلی ہوئی ہے اس کا بھی جائزہ لینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بھی اخبار میں پڑھا ہے ۔ وبا تو کوئی معلوم نہیں ہوتی ۔

سید تابش الوری ۔ میں اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ یہ پراسرار سی

بیماری ہے جس کی وجہ سے شہریوں میں اضطراب پھیل گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی دوکانوں پر معلوم کرنے کے لئے ہجوم ہو رہا ہے کہ یہ کیسی وبا ہے۔ اس کے متعلق مساوات اخبار میں لکھا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ وہ اخبار وزیر صاحب کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا نمبر ۴۰۷ اس دن زیر بحث آئی تھی لیکن اس پر مکمل بحث نہ ہو سکی کیونکہ جناب وزیر صحت اس دن تشریف نہیں رکھتے تھے۔ آپ نے اس تحریک کو آج کے دن کے لئے ملتوی کر دیا تھا۔

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ شہر کے نامور ماہرین اور مشہور ڈاکٹروں سے دریافت کیا گیا ہے جنہوں نے کہا ہے کہ ان کے نوٹس میں کوئی ایسی پراسرار موت واقع نہیں ہوئی اور نہ ہی انہوں نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے۔ ویسے دل کی بیماری اور اس کے شدید حملے کی صورت میں موت واقع ہو سکتی ہے یا دماغ کی شریان پھٹنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ شہر میں کوئی پر اسرار بیماری یا وبا نہیں پھیلی ہوئی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ محرک کو اپنی تحریک واپس لے لینی چاہیے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر صحت نے جو جواب دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس ضمن میں خود کوئی تکلیف نہیں فرمائی کہ وہ خود اس کی تحقیق فرما لیتے بلکہ ان کے محکمہ نے جو ان کو لکھ دیا یا بھیج دیا وہ انہوں نے پڑھ دیا۔ گویا لکیر کے فقیر بننے والی بات ہے۔ تمام اخبارات میں دو تین دن ہوئے خبر آئی تھی اور آج بھی آئی ہے۔ اس لیے وزیر موصوف کو چاہیے کہ وہ اخباروں کی رپورٹوں کو پڑھتے اور وہ اس چیز کی پڑتال کرتے کہ وہ خبر کہاں تک درست ہے۔ جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان کے ورثا سے پوچھتے، ڈاکٹروں سے پوچھتے اور پھر وہ تسلی کرنے کے بعد جواب دیتے۔ اس لئے جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے جواب نامکمل دیا ہے اور اس کی صحیح طور پر تحقیقات نہیں کی گئی۔ اتنے بڑے شہر میں وبا کا پھیل جانا۔ انسان کے لئے چاہے وہ غریب ہو

یا امیر خطرے کا باعث ہو سکتا ہے ۔ یہ معاملہ بڑا اہم ہے ۔ وہ اس تحریک التوا سے جان تو چھڑا لیں گے لیکن یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ میں وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی پوری تحقیقات فرمائیں اور معلوم کیا جائے کہ جو لوگ مرے ہیں ان کی اموات کی وجوہات کیا ہیں ۔ ان کے گھر والوں سے پوچھیں ، ڈاکٹروں سے پوچھیں اور جب پوری طرح معلوم ہو جائے تو پھر وہ اس ہاؤس کو مطلع فرما دیں ۔

مسٹر رؤف طاہو ۔ جناب سپیکر ۔ جس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے اس کے متعلق تمام اخبارات میں ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے تردید آئی ہے کہ کوئی ایسی وبا نہیں پھوٹی ۔ حزب اختلاف کے دوستوں کو محض ایک ہی اخبار نہیں پڑھنا چاہیے ۔ جناب سپیکر یہ گمراہ کن افواہیں ہیں جو پھیلائی جا رہی ہیں ۔

ملک غلام نبی ۔ جناب والا ۔ اس جریدے نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جو مرض پھوٹی ہے یہ مرنے والوں کے ساتھ مذاق سا کیا گیا ہے ۔ جو مرے ہیں وہ سوزاک ، بواسیر یا خنازیر جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوں گے یعنی یہ ایک مذاق ہے کہ مرنے والے پہلے ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ پھر ایک فوجی کا ذکر کیا گیا جو ٹولینٹن مارکیٹ سے سودا لینے گیا اس نے سودا خریدا اور وہ انتقال کر گیا ۔ تو جناب ہو سکتا ہے کہ اس کا دل فیل ہو گیا ہو ۔ اگر وبا کا ذکر ہوتا تو تمام اخباروں میں ہوتا مگر ایک ہی اخبار میں اس کا ذکر آیا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ۔ وزیر موصوف نے فرما دیا ہے کہ وہ توجہ کریں گے اور اگر کوئی ایسی چیز ہوئی تو اس کا وہ خود بخود انتظام کریں گے لہذا اس تحریک التوا کی ضرورت باقی نہیں رہنی چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر صحت کے بیان سے تسلی ہو گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہوتی تو ضرور کسی وزیر صاحب پر بھی شدید نکتہ چینی ہوتی ۔ اس لئے میں اس تحریک کو واپس لیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ خبر بالکل بے بنیاد ہے ۔ حزب اختلاف کے

ارکان زندہ ہیں ۔

Mr. Speaker : That motion has been withdrawn.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ انقلابی موت انقلابی آدمیوں کو آیا کرتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ وزیر قانون صاحب سے کہیں کہ وہ آج سنجیدہ ہو جائیں ۔ وہ جب بھی اٹھتے ہیں ہنستے پہلے ہیں اور بات بعد میں کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ بات کرنے کے بعد ہنسیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کم از کم آپ کی طرح تو کر لیا کریں ۔ آپ بات کرنے کے بعد ہنستے ہیں ۔ وہ پہلے ہنستے ہیں اور بعد میں بات کرتے ہیں ۔

(قہقہہ)

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ تابش الوری صاحب روتے پہلے ہیں اور اٹھتے بعد میں ہیں ۔

(قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ حزب اختلاف کی نیت پر حملہ کیا گیا ہے حالانکہ ہم نے عرض کیا تھا کہ سرکاری پارٹی کے ترجمان کے حوالے سے ہم نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے ۔ رانا صاحب کے اصرار کے باوجود کہ یہ خبر جھوٹی ہے اور سنسنی خیز ہوا کرتی ہے ۔ اس کے باوجود انہوں نے اس خبر کا اعادہ کیا ہے اور اس میں جناب والا ۔ یہ لکھا ہے کہ اکثر مرنے والوں کی تعداد ۹ ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ملٹری کے ایک سابق ڈاکٹر کرنل ایے ۔ ایس ۔ راجہ نے اس بیماری کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے نمائندہ ''مساوات'' کو بتایا کہ وبا موسم کی تبدیلی کے موقع پر پھیلتی ہے ۔ اس کی بڑی وجہ تبدیل موسم کے ساتھ دوران خون میں یکایک تبدیلی کا پیدا ہونا ہے جس کی وجہ سے خون میں تلاطم سا برپا ہو جاتا ہے ۔ جن لوگوں کے اندر زہریلے مادے ہوں اور ان کی طبیعت بواسیری ہو وہ اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں ۔ اس کے

ساتھ ساتھ غیر قدرتی - ملاوٹی - مرغن اور مصالحے دار غذا سونے پر سہاگے کا کام کرتی ہے -

جناب والا - اس دن آپ نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ انتہائی سنگین ہے - اس کے دو پہلو ہیں - ایک صحت کے متعلق اور دوسرا لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہے - یعنی ایک طرف پولیس تحقیقات کر رہی ہے کہ یہ اتفاق اموات ہیں یا اس کے پیچھے پر اسرار کیفیت کار فرما ہے - دوسرا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ صحت سے متعلق ہے - اس لئے اس کا جواب وزیر صحت دیں گے - جناب والا - آج جو انہوں نے موقف اختیار کیا ہے اس اخبار نے کرنل ڈاکٹر کے حوالے سے جو موقف اختیار کیا ہے - اس میں بڑا تضاد ہے - میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ ایک بورڈ بٹھائیں جو اس کی تحقیقات کرے -

مسٹر سپیکر - معلوم یہ ہوتا ہے کہ تمام ماہرین کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی ایسی وبا نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - پتا نہیں پرائیویٹ ڈاکٹروں سے پوچھا گیا ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا کیس آیا ہے یا نہیں - انہوں نے کہا ہے . .

مسٹر سپیکر - کیا وزیر صحت صاحب پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس گئے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ جواب ہے - آپ دوبارہ سن لیجیے -

وزیر صحت - جناب سپیکر - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ شہر کے بڑے بڑے ہسپتالوں کے منتظمین - نامور سپیشلسٹوں - ڈاکٹروں اور پرائیویٹ ڈاکٹروں - تمام سے یہ پوچھا گیا ہے - اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی پرائیویٹ ڈاکٹر سے پوچھا ہی نہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ رپورٹ کیسے ہوگی - وہ تو مر جاتا ہے - اس پر کفن بھی آ گیا - اس کی رپورٹ ان کے پاس کہاں ہوگی - یعنی کیفیت تو اس کی یقیناً یہی ہے کہ وہ آدمی فوراً مر جاتا ہے اس کے علاج معالجے کا موقعہ ہی پیدا نہیں ہوتا -

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلہ میں میں ایک مثال بھی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سروسز ہسپتال لاہور کے ایک محاسب کی اچانک موت ہوئی اس کو بلڈ پریشر کی شکایت تھی اور اس کے دماغ کی شریان پھٹنے سے اس کی موت فوراً واقع ہوئی ۔ اس کی عمر ۵۰ برس کے قریب تھی ۔ اس کے متعلق ہم نے تحقیق کی کہ واقعی اسی مرض سے تو اس کی موت واقع نہیں ہوئی ۔ لکین یہ پایا گیا کہ اس کی موت دماغ کی شریان پھٹنے سے واقع ہوئی ہے ۔ اس لئے میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister concerned that the doctors do not agree, it is ruled out.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری دوسری تحریک التوا جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے متعلق pending ہے ۔ جناب چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ آج اس سلسلے میں رپورٹ پیش کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور سٹوڈنٹس یونین کے الیکشن کے بارے میں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا نمبر ۳۸۹ چوہدری امان اللہ لک کی ہے اور دوسری سید تابش الوری کی تحریک التوا نمبر ۴۲۳ ہے ۔

جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے طلباء پر غنڈوں کا حملہ

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے طلبا پر غنڈوں نے حملہ کیا ۔ لیکن پولیس میں رپورٹ درج کرانے کے باوجود مبینہ غنڈوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس کے نتیجہ میں جامعہ اسلامیہ اور دوسرے تعلیمی اداروں کے طلباء نے احتجاجی ہڑتال کی ، جلوس نکالا اور ابھی تک برابر اشتعال کی فضا باقی ہے جس سے عوام میں اضطراب

پیدا ہو گیا ہے۔

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں سٹوڈنٹس یونین کے انتخاب میں دھاندلی

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر ۳۸۹ ایوان میں پیش کی جاتی ہے۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں غنڈہ گردی کے باعث شدید کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ واقعات کے مطابق حکومت نے جامعہ کے انتخابات (سٹوڈنٹس یونین) میں دھاندلی کرتے ہوئے پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی حمایت کی اور الیکشن میں دھاندلی کرائی اور اب پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن جس کی سرپرستی حکومت کر رہی ہے مخالف طلباء پر تشدد اور غنڈہ گردی کر رہی ہے اور جامعہ کی فضا سخت مکدر ہو چکی ہے اور جامعہ کا تعلیمی ماحول سخت خراب ہو چکا ہے۔ واقعہ کی نوعیت اتنی شدید ہے کہ عوام میں سخت خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے۔ مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔ تاکہ واقعات اور تشدد جو یکم مارچ سے تا حال جاری ہیں ان کو روکا جا سکے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس بارے میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جامعہ بہاولپور کے انتخابات ہوئے تھے . . . . .

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تحقیقات کے متعلق چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کیونکہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور ان کے ماتحت ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحقیقات ممکن ہے انہوں نے کی ہوں۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں ہیں میں ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں۔

جناب والا ۔ انتخابات ہوئے تھے اور ان کے نتائج اس طرح تھے کہ

تمام سیٹوں پر پی - ایس - ایف کے طالب علم جیت گئے - ایک پریذیڈنٹ کی سیٹ تھی جہاں پر ووٹ پی - ایس - ایف اور دوسرے امیدوار کے برابر برابر تھے - اس پر جناب والا - امیدواروں کے درمیان یہ سمجھوتا ہوا کہ ٹاس (toss) کر لیا جائے - ایڈمنسٹریٹر جامعہ نے سب کی موجودگی میں ٹاس کیا اور پی - ایس - ایف کا امیدوار جیت گیا - دوسرے امیدوار کو شکست ہوئی اس کے آگے بات بالکل نہیں ہے - جس گروہ کے امیدوار کو شکست ہوئی انہوں نے ہنگامہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس پر کنٹرول کر لیا گیا اور اب وہاں پر کوئی ایسی فضا موجود نہیں ہے جس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورت بنتی ہو - دوسرے کوئی ایسا اقدام حکومت کی طرف سے نہیں کیا گیا تھا جس سے پی - ایس - ایف کے امیدوار کی کوئی امداد کی جاتی - جناب والا - ٹاس کیا جاتا ہے اور اس کی موجودگی میں کیا جاتا ہے - اس ٹاس میں اگر فیصلہ پی - ایس - ایف کے حق میں ہوا ہے تو اس پر کوئی ایسی بات نہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب ہو -

جناب والا - دوسری بات میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ حکومت نے انتخابات کے سلسلے میں طلباء کی کسی تنظیم کی نہ ہی پہلے کوئی امداد کی ہے اور نہ ہی اب کرنا چاہتی ہے کیونکہ اسی پنجاب میں ترقی پسند طلباء کی تنظیمیں موجود ہیں - مثلاً پی ایس ایف - این ایس ایف ہے - پی ایس او ہے - اور بھی ایسی دوسری تنظیمیں ہیں - لیکن حکومت کسی تنظیم کو patronize نہیں کر رہی ہے حالانکہ اس کے برعکس جن طلباء نے وہاں شکست کے بعد ہنگامہ کرنے کی کوشش کی وہ ایک سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ سیاسی جماعت اس جماعت کو بغل بچہ تنظیم سمجھتی ہے - اور ان کا ہمیشہ یہ کام رہا ہے کہ پنجاب میں اس طرح agitate کریں اور طلباء کے تعلیمی عمل میں خلل پیدا کر سکیں - لیکن حکومت نے ہر وقت effective measures اٹھا کر ان کو اس بات کی اجازت نہیں دی ہے اب حالات بالکل ٹھیک ہیں -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - وزیر موصوف نے جو بیان دیا ہے

وہ غلط ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ پی ایس ایف نے تمام نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ وہاں مختلف جماعتیں اور مختلف گروپ تھے اور انہوں نے مختلف عہدوں پر کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ صدارت کے لئے toss تھا لیکن ٹاس کرتے وقت ان دونوں امیدواروں کو نہیں بلوایا گیا بلکہ ایک کمرے میں بیٹھ کر ایک فیصلے کا اعلان کر دیا گیا جس سے زبردست اشتعال پیدا ہوا اور دونوں گروپوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ جناب والا۔ اس ٹاس کے نتیجے میں وہاں نہ صرف جامعہ کی فضا خراب ہے بلکہ پورے شہر کے تعلیمی ادارے اس سے متاثر ہیں۔ مختلف طلباء نے ہڑتال کی ہے وہاں پر بڑے جلوس نکالے گئے ہیں اور روزانہ جلوس نکل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہارنے والے گروپ نے حملہ کیا۔ لڑائی جھگڑا کیا۔ لیکن حکومت نے کنٹرول کر لیا ہے۔ میں آپ کے سامنے ایف۔ آئی۔ آر پڑھ کر سناتا ہوں جو جامعہ اسلامیہ کے سپرنٹنڈنٹ نے خود پولیس کو دی ہے۔ میں سارا حصہ پڑھ کر نہیں سناؤں گا صرف ایک حصہ پڑھوں گا۔

> میں وہاں سے واپس آ کر ابھی بیٹھا تھا کہ باہر سے ایک شور سنائی دیا۔ میں باہر نکلا۔ محمد انور مذکور اس کے ساتھ شہر کے چند تقریباً چھ سات اشخاص ہوسٹل کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے اینٹیں مار رہے تھے۔ چند ہی لمحے بعد یہ علم ہوا کہ یہ ہارنے والا گروپ ہے اور اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے اترے اور شہر سے آنے والے غنڈوں انور وغیرہ کے ساتھ لڑائی شروع ہو گئی تمام اساتذہ کی مداخلت کے باوجود تقریباً دس منٹ لڑائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد مذکور اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ ان میں سے ایک جس کو طلبا نے پکڑا ہوا تھا ہم نے یہ سوچا اس کی وجہ سے غصہ اور اشتعال اور بڑھ جائے گا۔

جناب والا۔ جو غنڈہ پکڑا گیا اس کو بھی جانے دیا۔ اس کے بعد

پولیس نے رپورٹ درج کی لیکن ابھی تک کسی غنڈے کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ۔ اس سلسلے میں وہاں پر طلباء نے متحدہ محاذ بنا لیا ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جب تک غنڈوں کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی ۔ یہ الیکشن ختم نہیں ہوں گے تب تک تعلیمی ماحول ناخوشگوار رہے گا ۔ اس لئے یہ اہمیت عامہ کا مسئلہ ہے اور اس کے متعلق فوری طور پر اقدامات کئے جائیں ورنہ بہاول پور کی تعلیمی فضا کے علاوہ سیاسی فضا بھی متاثر ہوگی ۔ اور میں درخواست کروں گا کہ ان حالات کے پیش نظر ان غنڈوں کی گرفتاری عمل میں لائی جائے اور انہیں سزائیں دی جائیں اور وہ یونین جس کو ناجائز طور پر dissolve کر دیا گیا ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جامعہ نے اسے اس بنا پر dissolve کر دیا ہے کیونکہ اس پر دونوں گروپ متفق نہیں ہیں ۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ تحقیقات کا حکم دیا جائے تاکہ وہاں صورت حال بہتر ہو سکے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس سے پیشتر کہ وزیر موصوف کچھ ارشاد فرمائیں اور اس تحریک التوا کے سلسلے میں گوہر افشانی فرمائیں ۔ میں جناب والا عرض کروں گا کہ کاھلوں صاحب جو وزیر اوقاف ہیں یہ جامعہ ان کے ماتحت ہے ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ ذاتی طور پر تشریف لے جائیں گے ۔ اب جامعہ کے سربراہ یا پرنسپل کو طلب کر لیا گیا ہے وہ ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لیں ۔ مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ کاھلوں صاحب اس لئے گریز کر رہے ہیں کہ یہ غلط بیانی کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker. Please avoid such observations.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس کے متعلق ذاتی طور پر تحقیقات کے لیے فرمایا تھا اور کہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ذاتی طور پر تحقیقات کی ہوگی یہی انہوں نے وعدہ کیا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں چوہدری ممتاز احمد کاھلوں صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ فرمائیں کہ انہوں نے ان کو بلایا ہے

یا نہیں - انہوں نے جج کیا ہے -

Mr. Speaker : This is their own arrangement. I cannot force them.

جنہوں نے جج نہیں کیا وہ بھی اتنا ہی سچ بولتے ہیں -

وزیر قانون - جناب سپیکر - محرک کی طرف سے کہا گیا ہے کہ گرفتاریاں کی جائیں - غنڈوں کو پکڑا جائے - سزائیں دلائی جائیں اور انتخابات کالعدم قرار دیئے جائیں - جناب والا یہ چار پانچ چیزیں مانگ رہے ہیں یہ کوئی خاص واقعہ بتائیں - اس پر رولز کے تحت بحث نہیں کی جا سکتی -

Mr. Speaker : It is too late for this.

وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس وقت وہاں کوئی agitation نہیں کی گئی - صورت حال یہ نہیں ہے - انہوں نے جو ایف آئی آر پڑھی ہے اس میں دونوں گروپوں کا ذکر آیا ہے - یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ جن کے خلاف ٹاس ہوا یا جو ٹاس میں ہار گئے انہوں نے agitate کرانے کی کوشش کی ہے - میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ ان کی طرف سے کوشش کی گئی ہے اور وہ سیاسی جماعت کا آلہ کار بن کر جامعہ اسلامیہ میں سب کچھ کرنا چاہتے ہیں - میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کو آئندہ غنڈہ گردی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ بھی غلط کہا گیا ہے اور جس کا حوالہ دے رہے ہیں وہ نہیں ہے -

وزیر قانون - پی ایس ایف کی بات کرتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - میری تحریک التوا میں اس کا ذکر نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - ان کی علیحدہ تحریک ہے - آج ہی انہوں نے دی ہے -

سید تابش الوری - میری تحریک میں یہ مسئلہ واضح ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے اپنی تحریک میں یہ کہا ہے کہ "جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے طلبا پر غنڈوں نے حملہ کیا لیکن پولیس میں رپورٹ درج کرانے

کے باوجود مبینہ غنڈوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں جامعہ اسلامیہ اور تعلیمی اداروں کے طلباء نے احتجاجی ہڑتال کی، جلوس نکالا اور ابھی تک برابر اشتعال کی فضا باقی ہے جس سے عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے اور بڑے وثوق ۔ یقین اور اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جن واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ سراپا افسانہ ہے اور اس میں کچھ حقیقت نہیں ہے ۔ میں اس طالب علم کو جانتا ہوں جو ہارا ہے ان کے جو آدمی تھے وہ کسی پارٹی کے آدمی نہیں تھے ۔ سوال جناب والا یہ ہے کہ جو تحریک التوا زیر بحث ہے اس کے متعلق جناب والا نے فیصلہ کرنا ہے ۔ خود ایڈمنسٹریٹر جامعہ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے ۔

وزیر قانون ۔ نہیں کوئی بات نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ یہ بات ایسی نہیں ہے ۔ الیکشن منسوخ کیا جا چکا ہے ۔ ہارنے والا طالب علم کسی جماعت کا ایجنٹ نہیں تھا ۔ وہ پڑھنے والا طالب علم تھا وہ کئی سالوں سے یونین کا صدر چلا آ رہا ہے ۔ اور یہ واقع ہوا ہے جس کی وجہ سے بہاولپور میں تعلیمی ادارے بند ہیں ۔ وہاں طالب علموں نے ایک متحدہ محاذ بنا لیا ہے ۔ میں نے اس تحریک التوا پر بولنا نہیں تھا ۔ کیونکہ واقعات میرے سامنے آئے ہیں اس لئے مجھے گزارش کرنی پڑی ۔ وزیر قانون نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ وہ بالکل غلط ہے ۔ ان کی بات غلط رپورٹ پر مبنی ہے ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں بھی وہاں کی نمائندہ اور باشندہ ہوں ۔ مجھے بھی پتا ہے کہ الیکشن کے سلسلے میں قائد حزب اختلاف اور دیگر ممبران کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے ۔ وہ سراسر غلط ہے ۔ اس لئے کہ میں اس بچے کو جانتی ہوں اور میں نے اس بچے کو دیکھا ہے ۔ اس بچے کے تمام جسم پر زخم تھے وہ میرے پاس آئے تھے ۔ وہ میرے پاس بطور پارٹی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ بہاولپور کی نمائندہ ہونے

کی حیثیت سے زخم دکھانے کے لئے آئے تھے۔ جس کے متعلق علامہ صاحب فرما رہے ہیں کہ ہارے ہوئے کسی پارٹی کے پروردہ نہیں تھے۔ میں اس سلسلے میں مصدقہ اطلاعات دوں گی کہ ان کی پشت پر کون لوگ ہیں اور جامعہ اسلامیہ میں کون لوگ حکومت کر رہے ہیں۔ ان ہارے ہوئے طالب علموں کے ساتھ وہ بھی ہارے ہیں جو ان کو ناجائز طور پر چلا رہے تھے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گی کہ ان کے پیچھے کون کون سے لوگ ہیں۔ اس لڑکے کو جس کے لئے وہ ٹاس کیا گیا تھا وہ صدر مقرر ہوا اس کا نام غزل کاشمیری ہے وہ معصوم اور بے زبان مزدور بچہ ہے۔ اس کی صدرانہ حیثیت سے تخریب پسند لوگ عوامی حکومت کے خلاف ہمیشہ قدم اٹھاتے رہے ہیں اور اٹھاتے رہیں گے۔ میرے پاس ان کی ڈائریاں موجود ہیں۔ اگر گورنر صاحب یا صدر مملکت صاحب مانگیں تو میں دینے کے لئے تیار ہوں اور میں اس کے ساتھ تصدیق کراؤں گی کہ کون کون سے بریگیڈیر اور کن کن کا ہاتھ ہے۔ مجھے سارا علم ہے۔ اس لئے میں علامہ صاحب سے گزارش کروں گی کہ آپ نے جامعہ میں جا کر نہیں دیکھا اور میں گزارش کروں گی امان اللہ لک صاحب سے کہ آپ نے تحریک التوا پیش کر دی ہے کیا آپ بہاول پور گئے ہیں۔ میں سید تابش الوری صاحب سے بھی گزارش کروں گی کہ کیا آپ جامعہ کے اندر گئے ہیں۔ اگر نہیں گئے تو آپ صرف ایسے بچوں سے ملے ہیں جو تخریب پسند ہیں۔ آپ ان بچوں سے نہیں ملے کہ جو مزدوروں کے نمائندہ ہیں . . . . .

سید تابش الوری ۔ یہ طلبا کا معاملہ ہے۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ وہ مزدور طلبا کا راہنما ہے۔ وہ مزدور خاندانوں سے تعلق رکھتے ہے۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہاں مجھے اتنا دکھ ہوا کہ اس بچے کو قتل کی دھمکی دی گئی اور وہ میرے پاس چٹھی لے کر آیا۔ پھر اس کو ایسی جگہ سلایا گیا کہ جہاں پراچہ کو جرات نہ ہو سکے کہ اس پر حملہ کر سکے۔ ایسی غلط تحریکیں آگے لانا چاہتے ہیں ؟ پراچہ ہمیشہ وہاں غلط کاریاں کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ میں اپنی حکومت سے یہ استدعا کروں گی کہ ایسے تخریب پسند غنڈوں کو

کبھی اجازت نہ دیں کہ وہ کسی تعلیمی ادارے میں اس قسم کی تخریبی کارروائیاں کریں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بتاؤں گی کہ پراچہ نے یہاں سے کتنی کالیں ۱۹۷۲ اور ۱۹۷۳ کے دوران سرحد میں کی ہیں اور کیوں کی ہیں ؟ وہ ایسا کیوں کرتا ہے اور کس لئے کرتا ہے ؟ میں یہ پول کھولوں گی اور اس کے ساتھ ہی حزب اختلاف کے بہت سے چہروں سے نقاب اٹھا دیا جائے گا کہ کون کون اس کے ساتھ ہیں اور کون کون اس کے ساتھ نہیں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سے قطع نظر کہ کس کا نقاب اٹھایا جائے گا اور جب نقاب اٹھے گا تو کون بے نقاب ہوگا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہمارا کسی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ مگر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس ہوسٹل پر غنڈوں نے حملہ کیا اور پولیس میں رپورٹ درج کرائی گئی ۔ رپورٹ درج کرانے والے عبدالحمید خان سپرنٹنڈنٹ نیو ہوسٹل ہیں ۔ اس میں جن گواہوں کے نام ہیں ان میں پروفیسر مسٹر جلال مہدی ۔ جناب زبیر احمد ۔ جناب حافظ علی محمد ۔ جناب مصطفے امام شامل ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ کوئی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے ۔ تمام اساتذہ اس کے گواہ ہیں جنہوں نے یہ رپورٹ درج کرائی ہے لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گی کہ وہاں کے سپرنٹنڈنٹ کو اور فارانی صاحب کو پراچہ گروپ نے دھمکی دی تھی کہ اگر آپ نے کلاسیں لگائیں تو ہم کلاسوں پر اینٹیں اور پتھر ماریں گے اور ہم آپ کو یہاں سے نکال دیں گے ۔ ہم یہاں پر خون خرابہ کریں گے ۔ مجھے وہاں کی ایک ایک منٹ کی اطلاع ملتی رہی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اگر یہ بات ہے تو یہ مسئلہ اور بھی سنگین ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں امن و امان کو خطرہ ہے ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ اسی لئے انہوں نے پرچہ درج کرایا تھا کیونکہ ان کو جان کا خطرہ تھا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی یقین دلایا ہے کہ جس نے بھی ایف۔آئی۔آر درج کرائی ہے بہر حال یہ پولیس کے فرائض میں شامل تھا

کہ اس پر کارروائی کی جاتی ۔ اس پر فوری طور پر رابطہ قائم کیا جائے گا اور جو بھی غلط عناصر ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ایک معزز خاتون ممبر جن کا میں بے حد احترام کرتا ہوں اور جن کی بات کو میں کبھی بھی غلط نہیں سمجھ سکتا کہ اس بیان سے کہ وہاں پر خون خرابے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

وزیر مال ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب کس حیثیت سے تقریر کر رہے ہیں ۔ وہ اس کے محرک نہیں ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس پر ہر وہ ممبر اور ہر وہ رکن تقریر کر سکتا ہے جس کو اس بات کا علم ہو ۔

Mr. Speaker : This is held in order. Those in favour of the leave being granted to please rise in their seats.....The count was taken.....It falls as it does not get the required number of votes.

تھل کے وسیع و عریض رقبہ کا سیم اور تھور سے متاثر ہونا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ نوائے وقت کی اشاعت مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۳ء کی ایک خبر کے مطابق تھل کا وسیع و عریض رقبہ سیم کا شکار ہو رہا ہے ۔ تھل کا علاقہ جو ہزاروں کسانوں کی محنت اور حکومت کے کروڑوں روپے کی لاگت سے آباد ہوا تھا سیم اور تھور سے تباہ ہو رہا ہے ۔ تھل میں سیم و تھور سکیم کے تحت نہروں کے کناروں پر جو ٹیوب ویل نصب کئے گئے تھے وہ عرصہ دراز سے بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے یہ علاقہ سیم سے بری طرح متاثر ہو گیا ہے اور اگر یہ روش جاری رہی تو باقی ماندہ علاقہ بھی بہت جلد تباہ ہو جائے گا ۔ یہ خبر

پڑھنے کے بعد پنجاب کے عوام میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ واقعہ فوری اہمیت کا حامل ہے۔ اس پر بحث کی جائے اور اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

اس تحریک سے کافی طور پر واضح ہے کہ یہ کوئی حالیہ واقعہ نہیں ہے۔

It is ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ نماز مغرب کے لیے وقفہ کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ اب ہاؤس کی کارروائی مغرب کی نماز کے لئے ۳۰ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ ۶ بج کر ۳۵ منٹ پر دوبارہ ہاؤس کی کارروائی شروع ہو گی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے ۳۰ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)۔

(نماز مغرب کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورشید انور۔ جناب والا۔ میری ایک تحریک التوا نمبر ۴۱۰ بہت زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔

مسٹر سپیکر۔ تحریک التوا نمبر ۳۹۳ پر آج کی کارروائی ختم کی ہے۔ کل آ جائے گی۔

میاں خورشید انور۔ اس طرح تحریک التوا کی باری کل بھی نہیں آ سکے گی۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان آپ کوئی تحریک التوا کے متعلق فرما رہے تھے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میری constitutional تحریک التوا ہے۔ صوبہ میں ایک قانونی بحران پیدا ہو گیا ہے کہ عدالت عالیہ کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے۔ اور یہ نہایت اہم تحریک التوا ہے۔ اس کو جناب take up کر لیں۔

چیف جسٹس پنجاب کی تقرری بحیثیت قائم مقام گورنر پنجاب کے بعد عدالت عالیہ پنجاب کے چیف جسٹس کا تقرر نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جناب چیف جسٹس عدالت پنجاب کی تقرری بحیثیت قائم مقام گورنر پنجاب کے بعد عدالت عالیہ پنجاب کا چیف جسٹس مقرر نہیں کیا گیا اور عہدہ ان کی تقرری بحیثیت قائم مقام گورنر پنجاب کی تاریخ سے خالی رہا ہے اور اس صورت میں صوبہ پنجاب میں عبوری آئین کی آرٹیکل ۱۹۳ کے مطابق ہائیکورٹ کا قانونی وجود نہیں رہا کیونکہ آرٹیکل ۱۹۳ مذکور کی ضمن (۱) کے مطابق صوبہ میں ہائیکورٹ کا ہونا لازمی ہے اور ضمن (۶) کے تحت ہائیکورٹ کے لئے چیف جسٹس اور دیگر مقررہ ججوں کا ہونا لازمی ہے ۔ چونکہ اس دوران چیف جسٹس مقرر نہیں ہوئے ۔ جس کے نتیجہ میں آئین کے تحت ہائی کورٹ کا وجود نہیں رہا اور عدلیہ میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے ۔

حاجی صاحب ۔ What is the constitutional position ?

چیف جسٹس تھے یا ان کی بجائے کسی اور نے چیف جسٹس ہونا تھا ۔ اس کا صوبائی گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ چیف جسٹس کی تقرری اور ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری صدر پاکستان کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک بات میں جناب کی معلومات کے لئے عرض کر دوں کہ میری تحریک التوا کا مفہوم اور مقصد یہ نہیں ہے کہ یہ کیوں نہیں appoint کئے گئے یا اس کی تقرری کرنی چاہیے بلکہ میری تحریک التوا اس صورت حال سے متعلق ہے جو چیف جسٹس کی تقرری نہ کرنے سے پیدا ہوئی ہے ۔ قانون اور آئین کے تحت جب تک چیف جسٹس نہ ہو اس وقت تک ہائی کورٹ کا کوئی وجود نہیں اور چیف جسٹس آئین کی دفعہ ۲۰۹ کے تحت سوائے ایک عہدہ کے دوسرا عہدہ جس کے لئے تنخواہ مقرر ہو یا وہ پوزیشن جس کے لئے remuneration for services مقرر ہو وہ قبول

نہیں کر سکتے ۔ جب جناب چیف جسٹس نے قائم مقام گورنر کے عہدے کا حلف اٹھایا اور وہ حلف وہی اٹھایا گیا جو گورنر صاحب کے لئے مقرر شدہ ہے تو انہوں نے عہدہ گورنری اس دوران سنبھال لیا ۔ پھر وہ چیف جسٹس نہیں رہے اور جب وہ چیف جسٹس نہیں رہے تو عدالت عالیہ بھی نہیں رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں نے تقریر کی آپ کو اجازت نہیں دی ۔ آپ چونکہ کہہ رہے تھے کہ یہ بڑا crisis ہے ۔ میں نے اس لئے اس تحریک التوا کو take up کر لیا ہے ۔ میں بالکل اس بات سے مطمئن ہوں کہ صوبائی حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ۔ اس سے کوئی صورت حال پیدا ہوئی یا نہیں ہوئی ۔ یہ پریذیڈنٹ صاحب کا حکم ہے ۔

Therefore we cannot discuss it and I rule it out of order.

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ کافی وقت تحریک استحقاق اور تحاریک التوا پر صرف کیا جا چکا ہے اب اگر قانون سازی کے کام پر توجہ دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت مناسب ہوگا ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا نمبر ۴۱۰ ہے اگر اس کو ملتوی کیا گیا تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ یہ بڑی ضرور ہے ۔

Mr. Speaker : I have read it. I have to verify before I place it before the House. I will verify it tomorrow and if the facts stated by the member are found to be correct that there is such an instruction, then it will come before the House.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir one of the members, I mean Haji Muhammad Saifullah Khan, had raised a point of order and you had observed that you will give your decision today. If you permit, I would like.....

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ ٹائپ ہو رہا ہے ۔ میں اس فیصلے کو زبانی بتا دیتا ہوں ۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض کہ یہ مالی بل ہے ۔

prima facie صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ اعتراض at the stage of introduction اور introduction stage پر جب یہ بل پیش ہوا تو کسی نے اعتراض نہیں کیا ۔ اب ہم clause by clause consideration پر آ گئے ہیں ۔ اس لئے اب یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا ۔ اب یہ گورنر صاحب کی صوابدید پر ہے کہ اگر وہ اس بل کو مالی بل سمجھتے ہیں تو پھر آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت ان کو اختیار ہے کہ اس کے مطابق جو وہ مناسب سمجھتے ہیں حکم دیں ۔

That point of order stands disposed of accordingly.

رانا بھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں ۔ جناب نے فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر درست ہے لیکن اس کو اٹھانے کی سٹیج گذر چکی ہے ۔ . . . . .

Mr. Speaker : The objection that it is a Money Bill appears to be correct on the fact of it. I have not gone into further details.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں تین پوائنٹس ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو points میں نے اس میں deal کئے ہیں ۔ تیسرا پوائنٹ اصل میں point of order کا حصہ نہیں ہے کہ ان بلوں کا کیا بنے گا بجٹ کی چھ مہینے کی duration ہے ۔

What is going to be the consequence, this is not for me to decide. It is for the Executive or the Judiciary to decide when the time comes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I want to make a submission.

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو ان الفاظ میں dispose of کیا ہے ۔

That is not the worry of the Speaker or the Legislature.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Could I raise a point of order.

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ اپنی تقریر سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کرنا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے کیجئے ویسے تقریر تو آپ کی شروع ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں نے ابھی تقریر شروع نہیں کی ۔

Mr. Speaker : But I called upon you.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I stood up to elucidate whether you will give your ruling or not.

مسٹر سپیکر ۔ رولنگ ٹائپ ہو رہی ہے ۔ ابھی اس میں آرڈیننس اور بل وغیرہ کے نام صحیح لکھنے ہیں ۔ کل غالباً اس ہاؤس میں پڑھ دوں گا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then I would raise a fresh point of order.

Mr. Speaker, I submit to you the ruling of the Dacca High Court : PLD 1949, in Tameez-ud-Din Vs. Province of East Bengal at page 8. The observations are to the following effect :

> "Mr. Suhrawardy claims that the impugned Ordinance would expire on 22nd of April 1949 and the Government had no power to continue its life by another Ordinance..."

Minister For Irrigation : I would like to know from the Chair as to what is the point of order. It should be laid before the House before reading anything before the House.

مسٹرسپیکر ۔ اس کو آپ verify فرما دیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The point of order raised by the honourable Member Haji Saifullah contained three points.....

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جب آپ نے پوائنٹ آف آرڈر dispose of کر دیا ہے تو فاضل اراکین اور آنریبل ممبر حاجی محمد سیف اللہ خان کو چاہیے کہ اس بحث کو ختم کریں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس بات کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔

Minister For Irrigation : I would again request the Chair that the substance of the point of order should be laid before the House first and then supported.

Mr. Speaker : This is exactly what I have said to him.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : My point of order is this that Haji Saifullah had raised a point of order in which he said that this Assembly by an enactment has passed certain acts for a period of six months. The money bill question was settled. Now this is on record of the House and I want to refute this, and in that I point out.....

Mr. Speaker : You may not agree with Haji Saifullah. There is no obligation on the Members to agree with him. What for is this point of order being raised ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I want to place on record and we ought to know what are out limitations.

Mr. Speaker : A Member's opinion does not bind any member or entitle any member to speak on a point of order.

وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ نہیں ہے کہ جہاں پر ایسی کارروائی شروع کی جائے یہ جو یہاں کتابیں لے کر آئے ہیں وہ ضرور پیش کی جائیں - یہ لیجسلیٹو اسمبلی ہے یہاں پر قانون بنائے جاتے ہیں - عدالتوں میں interpretation کی جاتی ہے - اگر یہ اس کی interpretation چاہتے ہیں تو وہاں جا کر کتابیں پیش کریں - اب اس پر مزید تقریر کرنا ایوان کے وقت کو ضائع کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ نے follow نہیں کیا - وہ حاجی صاحب سے متفق نہیں ہیں -

This is exactly what I have told Makhdoomzada Sahib that it is not obligatory on any Member of this House to agree with Haji Saifullah, and if he does not agree he need not stand up and refute his argument. He raised a point of order. I heard

that and I have disposed it of.

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مجریہ ۱۹۷۲ء

(بحث جاری)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : May I continue with my speech. I will bring it at appropriate time. Mr. Speaker I had submitted earlier that this clause 9.....

Sheikh Aziz Ahmed : Point of order, Sir, the amendments moved by Mukhdoomzada Syed Hassan Mahmood are not in order and they are not relevant to the clause under consideration. I draw your attention to rule 169 (1) :

> "An amendment shall be within the scope and relevant to the subject matter of the motion to which it is proposed.

Now the clause which is under discussion or the subject of the motion is that the clause should be added to the Bill. Clause No. 9 is like this.....

Mr. Speaker : That is being substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : No sir, let me say : Its first part is this :

> In determining the amount of compensation to be awarded for land acquired under this Act, the Collector shall take into consideration.

His substitution is also the same and that is:

In determining the amount of compensation to be awarded for land acquired under this Act, the Collector shall take into consideration.

So for as pare (i) is concerned, there is a little difference. In the Bill it is five years, and here it is one year.

(ii) the value of the land so determined shall be paid in full in advance of acquiring such land.

(iii) Only such land may be acquired under this Act which is not being put to use for residential purposes or on which there are no fruit orchards.

This relates to clause 3, which we have already passed.

(iv) the land of such owners whose compact urban land does exceed two acres shall not be acquired.

This also relates to clause 3, which we have already passed.

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب -

Sheikh Aziz Ahmad : I am on a point of order. Mr. Speaker ask him to resume his seat.

مسٹر سپیکر - کیا یہ رولز کے مطابق نہیں ہے ؟

رانا پھول محمد خان - جناب والا - رولز اس پر لاگو نہیں ہوتے - اب اس پر بحث ہوگی -

Sheikh Aziz Ahmad : It is my privilege and I can point it out. I am on a point of order. Mr. Speaker, he is not the authority.

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ میرے ذریعہ سے بات کریں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, the amendment is not in order, as it is against the provisions of rule 169 of the Rules of Procedure. They are not in substitution but they are in verbatim the same as paras (iii), (iv) and (v) of the original bill.

Sir, this is my point of order that it is against provisions of the rules.

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ کیا یہ سارا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت فرمائی جائے کہ میں بھی اس پر مزید روشنی ڈال سکوں ۔ کلاز ۹ میں جو ترمیم دی گئی ہے یہ قطعی طور پر قوانین اور قواعد کے مطابق ہے ۔ اس سے پہلی جو کلاززز پاس ہوئی ہیں ان کا اس کے ساتھ کوئی clash نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ کسی ایسی کلاز کی نفی کرتی ہے جو ہم پہلے پاس کر چکے ہیں ۔ میرے فاضل دوست نے عذرات کئے ہیں اس میں جو کلاز ہم پاس کر چکے ہیں وہ صرف ۴ ہے جس سے یہ clash ثابت کرتے ہیں ۔حالانکہ کلاز ۴ میں معاوضہ کا تعین ہی نہیں اس نوٹس کے جاری کرنے سے وہ acquisition ہو جاتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر . . . .

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر نوٹ فرما لیا ہے ۔ آپ اس کے بارے میں فرما دیجئے کہ اس کے بعد انہیں وضاحت کا موقعہ دیا جائے یا نہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I am referring to clauses 3 and 11.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کلاز ۱۱ تو ابھی آئی ہے ۔ اس کو تو quote ہی نہیں کر سکتے ۔ اگر کلاز ۱۱ میں کوئی inconsistency ہے تو وہ مجھے بھی بتائی جائے ۔

Mr. Speaker : Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood may please continue.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Thank you Sir.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker Sir, I had submitted that I will be discussing mainly three points. The first one was in regard to the clash of certain provisions of this bill with the Interim Constitution. Therefore, it will not be able to stand the test of the courts.

Minister for Irrigation : Point of order Sir. Is it the stage when the general principles of the bill can be discussed and said that all the provisions are inconsistent with provisions of the Interim Constitution. I think it is not the proper stage. It is only Clause 9 which can be discussed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That is what I am discussing.

Minister for Irrigation : Then Sir, my learned brother may be asked not to repeat.

Mr. Speaker : I agree that bill as a whole cannot be discussed. It is the amendment with reference to the clause that can be discussed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am on clause 9. It has six sub-clauses. Unless it is modified, it conflicts with the provisions in the Interim Constitution, which I have read and

are identical in the three constitutions of 1956, and the Interim Contitution.

Mr. Speaker : Under Interim Constitution you ultimately agreed that what the Government was doing was correct.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Which one Sir ?

Mr. Speaker : About taking over of the property for providing housing facilities to citizens. Actually it was brought to your notice by the Government party.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, would you make it a part of my speech or a point of order.

Mr. Speaker : Because it is a constitutional question that has earlier been argued.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Do you want me to raise a point of order on this ?

Mr. Speaker : No.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Because I can quote from the emergency proclamation where certain provisions have been suspended, at page 41.....

Mr. Speaker : I just want bring it to your notice that at an earlier stage it was argued by the Government party, probably the Minister for Law and Parliamentary Affairs brought it to the notice of the House that in Article 21 (3) (d) of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :

> (3) "Nothing in this Article shall affect the validity of
>
> (d) any law for the acquisition of any

property or means of production for the purpose of :

(i) providing free education and free medical aid to all or any specified class of citizens ; or

(ii) providing housing facilities to all or any specified class of citizens ;"

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood ; May I just submit ?

Mr. Speaker : I just wanted to bring it to your notice.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, it is already in my notice. As far as this clause 9 is concerned it gives arbitrary powers to the Deputy Commissioner or to the Collector to do what he likes, to acquire what he likes. It conflicts with the fundamental rights, and while the fundamental rights are suspended for operative purposes, these fundamental rights exist for the purpose of legislation. This is a very delicate matter. Operation is suspended but the legislature is debarred from taking away any right from a citizen of Pakistan and there I quote.....

Mr. Speaker : What is the right under reference ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I will give your Sir. This was held by Mr. Justice Hamood-ur-Rehman (PLD 1964 page 724) in the case of Abul Ala Maudoodi Vs. Government of West Pakistan :

In my view, therefore, there can be no room for doubt that the present Constitution

has clearly given to the High Courts the right to pronounce upon the constitutionality of a legislation affecting a fundamental right guaranteed by the Constitution and not only the right of examining the constitutionality of the executive action. In the case of a law made after the declaration of fundamental rights the Constitution has placed a complete bar on the power of the legislature to make any law which takes away or abridges any right conferred by the Constitution itself. Such law, if made in contravention of Clause 2 of Article 6 is to be void ab intio but in the case of an existing law, clause (1) of the said Article, it appears, makes a distinction.....

Mr. Speaker : This stage will come afterwards. First you have to make a premises that it is against a provision of the Constitution.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The arbitrary powers of the Deputy Commissioner to take any land he likes and have a discretion for choice of the area, at the same time fixation of ad-hoc fixed compensation and distinction between the local and the non-local as far as the clause pertaining to the refugees is concerned. I will point out to you, Sir, that there is going to be

plenty of discretion and as you know as an eminent lawyer, this is a discriminatory law.....

Mr. Speaker : In clause 9, I am actually surprised where is the refugee.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sub-clause (ix) Sir. To that extent, Sir, I think it is discriminatory, arbitrary. Now, Sir, I put before you another case decided by Justice Muhammad Muneer "In the Province of East Pakistan : PLD 1959, CC 387, pages 412 & 413—Supreme Court".

Minister for Irrigation : Sir, reporting of this case may be repeated.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : What ?

Minister for Irrigation : Reporting.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am coming to that.

Minister for Irrigation : What is the year of the report of the case ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : 1959.

Minister for Irrigation : 1959, when the Interim Constitution was not in existence at all Sir.

Makddoomzada Syed Hassan Mahmood : I have read that Sir.

Minister for Irrigation : I would like to bring to the notice of the Chair that the rulings are being quoted when the Constitution was not in existence.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I have read out the three provisions, i.e. fundamental rights, property and equality before law, from all the three constitutions before hand, and that is why an objection was raised.

Minister for Irrigation : Point of Order, Sir. The Constitutions which were enforced in the country could be referred to

very well while drafting another constitution for this country. But when a constitution is in existence in this country and is not repealed by another Constitution, there is no ample reason that prior constitution should be referred to, when we are talking of the Interim Constitution, and those rulings can never be quoted in support of the Constitution which was not in existence at the time when the rulings were given.

Mr. Speaker : These provisions in the earlier constitutions were present and despite those provisions this is what the Supreme Court has said. He is only arguing it. You may not agree with him.

Minister for Irrigation : But it is for the Chair to judge whether the Hon'ble member is wasting time, whether he is relevant or irrelevant.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کلاز نمبر ۹ کی جگہ جدید کلاز لانے کی بحث کو آج تیسرا دن ہے اور اس پر بحث ہو چکی ہے، اس لیے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان ترامیم پر استصواب رائے کرایا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, this is the misuse of closure. No closure can be moved on the first speech. There would be no repetition. This is abuse of the rule.

مسٹر محمد حنیف خان نارو ۔ جناب والا ۔ میں چوہدری محمد انور سمہ صاحب کے اعتراض کی پوری طرح حمایت کرتا ہوں کہ جتنے پرانے آئین تھے وہ پراپرٹی کو پوری طرح تحفظ دیتے تھے ۔ لیکن جو موجودہ آئین ہے وہ قطعاً پراپرٹی کو تحفظ نہیں دیتا ۔ جو بھی آئین کی پوری کی پوری پروویژنز ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے سے inter-linked ہوتی ہیں ۔ اس طرح پرانی رولنگ کا حوالہ اس میں قطعاً relevant نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے closure پیش کر دیا ہے ۔ اس پر آپ فیصلہ دیجیے ۔ آج اس پر بحث کا دن ہے ۔

Mr. Speaker : I have heard it.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین دن سے اس ایک امنڈمنٹ پر بولا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : Mr. Law Minister, you would agree with me that the discussion started at 7.00 p.m. and the Hon'ble member has hardly spoken for five minutes, twenty minutes have been taken by the other Hon'ble members. It would be very unfair on my part to accept this closure at this moment. Let me hear the member whom I have not even so far been able to understand. The member would be entitled to say about every clause. It is the right of the member and I can't deprive a member from his right.

وزیر قانون ۔ اسی کلاز کی امنڈمنٹ پر تین دن سے بول رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر آج دس منٹ بولے ہیں یا بیس منٹ بولے ہیں تو یہ دوسری بات ہے ۔ لیکن اس وقت پچھلے دو دن کی تقریر کی یہ ایک continuity ہے ۔ وہ کوئی نئی بات نہیں کر رہے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I only started yesterday.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ بل جو زیر غور ہے ۔ اس کی presentation اور اس کی پہلی آٹھ کلاززز کو پاس کرنا یہ سارا infructuous ہو چکا ہے اور اس لحاظ سے اس بل کو اس طریقے سے زیر غور نہیں لایا جا سکتا ۔ اس ضمن میں جناب کی توجہ اسی بل کی کلاز ۲۱ کی طرف مبذول کراؤں گا جس میں جناب والا یہ ہے ۔

The Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973) is hereby repealed.

Mr. Speaker: The law can do it. Even a law that has expired can be repealed by subsequent legislation.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میری contention آپ سن لیں ۔ میں نے تو ابھی یہ کلاز پڑھ کر آپ کو سنائی ہے ۔ اسی بل میں وہ کلاز ہے جو اس آرڈیننس سے متعلق ہے جو اس بل کی انٹروڈکشن کے وقت inforce تھا ۔ اب یہی آرڈیننس جناب والا ۔ ایک ایکٹ کی شکل اختیار کر چکا ہے ۔ اس لیے کسی کلاز کے تحت آپ کسی اسمبلی کے ایکٹ کو repeal نہیں کر سکتے ، اس کے لیے انہیں علیحدہ بل لانا ہے اور جب تک یہ الگ بل نہ لائیں وہ existing law repeal نہیں ہو سکتا which is an act of the Assembly اس کے ساتھ ساتھ جناب والا جب یہ آرڈیننس بل بن گیا تو پھر اسی کی مطابقت کا جو بل اس ہاؤس میں already introduced تھا جس کی آٹھ کلاززز ہم نے پاس کر لی تھیں وہ automatically infructuous ہو جاتا ہے ۔ اگر آپ اس کو برقرار رکھتے ہیں تو پھر آپ کا ایکٹ infructuous ہے ۔ اگر آپ اس ایکٹ کو بحال رکھتے ہیں تو پھر یہ بل infructuous ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker: None of the two situations has arisen. Retrospective legislation actually gives very wide powers to a legislature. A law that is dead can be revived. A law that is in existence can be killed by the legislature. It has very wide retrospective powers. Let us not enter into polemics.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I admit that the law which has been passed by the legislature can easily be repealed, can easily be killed by the legislature but under a valid procedure. This caunot be done by a word that we are killing so and so; we are repealing so and so, we are adopting so and so, we can't do so. There is a procedure and when an act has been adopted under some

procedure, and if you, Sir, say that is a valid act, then the repealment of that valid act is to be made by a valid procedure, and that cannot be quashed or killed by an amendment.

Mr. Speaker : I don't agree with this contention.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir I am submitting from PLD 1959 Supreme Court (Pak) 387 and pages 412 & 413. This deals with the question of a void nature of existing law. "Discrimination from the law enacted void ab-initio and made by the following observation :—

> " To sum up, the law described to be void by Article 4 by reason of its conflict with a fundamental right cannot be said not to have been in force merely by reason of the whole or any portion of it having been in conflict with a fundamental right. The law was in force not only because there were persons and . . . .

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب ۔ کسی نے اب تک یہ تقریر کی ہے کہ یہ fundamental rights کو اگرچہ violate کرتا ہے ۔ لیکن چونکہ fundamental rights suspend ہو چکے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, I am only pointing out that the only provisions under Clause 9 are discriminatory.

Mr. Speaker : You may say that, but the two authorities that have been cited are not relevant. I have tried to little more patience than most of the Hon'ble members demonstrate but you

are actually refuting an argument.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : How, Sir ?

Mr. Speaker : You are actually refuting an argument and the argument which you are refuting is alright, it violates the fundamental rights and because of the Defence of Pakistan Rules, the Fundamental Rights have been suspended ; therefore, irrespective of the existing Fundamental Rights we are making these laws. This has so far never been the argument of the Government Party.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Sir, I never suggested.

Mr. Speaker : The two authorities would be relevant only if the argument advanced by some member here was that because of the emergency and the suspension of the Fundamental Rights, we are making these laws.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But my argument is totally different.

Mr. Speaker : This is the contention which is contained in these books. If your argument is different then they are not relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Sir. If the legislature under these rulings has been debarred to make laws conflicting with the Fundamental Rights and the equality of citizen before law, will these rulings not be relevant ?

Mr. Speaker : Tell them that this is against the Fundamental Rights.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am quoting to you the decisions based on the very language of the Constitution. How are they not relevant? If the powers so arbitrary . . . . .

Mr. Speaker : We are not arguing in a court here today.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : We are making a law but we are not allowed to make a law which conflcts with the Fundamental Rights enjoyed by the citizen of Pakistan under the Interim Constitution. They may not be enforceable in a court but a legislature is debarred from making such a law. I will prove to you by the ruling that I am going to quote. There is a clear ruling that the legislature is debarred.

Mr. Speaker : No number has so far said that even if it violates Fundamental Rights, we will make laws. This is actually meeting an argument which has not been advanced.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But the provision is contradictory to the Fundamental Rights. Therefore, I want amendment in the provision, and that is why I am quoting this ruling that, to this extent, this law will not stand the test of court and that the legislative body here should realise it in the light of the Supreme Court ruling based on the exact wording of the Constitution given in the past. Why can't we make amendments? Why do we want to throw off this law . . .

Mr. Speaker : Let us not convert overselves into a court. Let the court play its own role.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Yes, Sir. But the

legislatures have to keep in view as to what provisions conflicts with the Fundamental Rights. The interpretation has been given. May I read it—

> The law was in force not only because there were persons and territories to which the Fundamental Rights did not extend and in respect of such territories and persons the law had full operation but because it was void only in the sense that in the decision of a particular case which brought it into conflict with a Fandamental Right it had to be ignored or disregarded. The moment the Fundamental Right was taken away by an amendment of Constitution, the law again became operative without its being re-enacted.

Mr. Speaker : How is this relevant ? Dormant provisions of the Constitution and the latent and patent provisions of the Constitution are not under discussion. This is actually a discussion as to what is the effect when Fundamental Rights are suspended by an emergency legislation. This is actually an authority on that. But that is not the question under discussion.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : It mentions . . .

Mr. Speaker : Nobody has said that even if it is against the Fundamental Rights, we will make a law. Nobody has said this so far.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: But they are making a law.

Mr. Speaker : Nobody here has said so. Actually, this argument has not so far been advanced in the House. You have not demonstrated that the amendment is against any Fundamental Right guaranteed by the Constitution.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : They may not advance in speeches but they have provided the provisions in conflict with the Fundamental Rights and the legislature is debarred from it. Let me read further. The Supreme Court ruling clearly says that even in a case of emergency, enforcement is prohibited but law making is not prohibited.

Mr. Speaker : Let us read that portion of the judgement.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : . . . . " That this was the sense in which the word 'void' was used by the framers of Constitution becomes perfectly clear from Article 192 of the Constitution which envisages a position where by an order of the President . . . "

Mr. Speaker : I will have to ask the member to resume his seat. You have taken 10 minutes but you have not touched the point you proposed to raise. All this discussion is irrelevant whether it is withdrawn by the President today or it is not withdrawn by the President. This is not the argument. Your argument is that it is against the Fundamental Rights and that the law is void when it is against the Fundamental Rights. Let us hear that. What was done by the President, when it was

withdrawn, is not relevant at all.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Alright, Sir, here you are : they observed :

> . . . The position may be, and is indeed, different where the legislature suffers from an inherent lack of power to enact a law. Such law is void ab-initio and must be deemed never to have been enacted, and if it exists on the Statute Book, it has no legal sanction and is essentially of the nature of an unauthorised writing of the Statute Book.

Minister for Revenue : Point of privilege. It is the privilege of the House to know whether the enactment is in accordance with the provision of the Interim Constitution or not, and not whether it was in accordance with the provision of the late Constitution.

Mr. Speaker : But his argument is that it carries . . . .

Minister for Revenue : No, Sir.

Mr. Speaker : You may not agree with his argument.

Minister for Revenue : The provisions are not the same.

Mr. Speaker : I have already pointed out Article 21 to the learned Member.

Minister for Revenue : Plus the Schedule, which shows that compulsory acquisition is very much in the ambit of the Provincial Government, which was never in the Constitution previously.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : There are two issues.

Mr. Speaker : Those two authorities don't deal with the acquisition of land.

Minister for Revenue : Again on a point of privilege. I want to know whether the member is debarred from being irrelevant or not?

Mr. Speaker : The member was very relevant at the end.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: As for discrimination, I quote PLD 1957. This is in regard to discrimination— "Kashore VS Province of East Pakistan." Justice Muhammad Munir gave this ruling at that time —

> An Act challenged under these cases is not discriminatory on the face of it because it does not more than empower the Provincial Government to acquire interest of such rent receivers as may be specified in the Notification in any district, part of a district or local area . . . .

Minister for Irrigation : Sir, he may not go to amendment No. 46. He is quite irrelevant.

Mr. Speaker : A point of order was raised and I said that there are precedents.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : This is discrimination. That was regarding powers of legislature :

. . . acquire interests of such rent receivers as may be specified in the notification in any district, part of district or local area and the Provincial Government could as it has actually done. So far as the present appellants are concerned . . . .

(interruption)

where a statute is not ex-facie discriminatory but is capable of being administered in a discriminatory manner, the party challenging the constitutionality of that . . .

Mr. Speaker : Makhdoomzada Sahib it was practically overruled by the higher court and the learned Judges held it in order.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Let me place it on record and then I proceed further.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج میرے دفتر میں قائد حزب اختلاف ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود اور گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے چوہدری ممتاز احمد کاہلوں جو وزیر انچارج ہیں اور چوہدری محمد انور سمہ صاحب کی ایک میٹنگ ہوئی ہے ۔ وہاں پر اس بل کی کلاززز کو تفصیلاً زیر بحث لایا گیا تھا اور یہ کوشش کی گئی تھی کہ افہام و تفہیم سے ہم ہاؤس سے باہر کوئی معاہدہ کریں ۔ تراسیم میں اتفاق کریں ۔ وہاں ایک فارمولا طے ہوا ہے اور قائد حزب اختلاف نے اس سے مکمل اتفاق کیا اور اس کلاز ۹ پر بھی اتفاق رائے ہوا ۔

جناب والا ۔ متفقہ ترمیم ہمارے پاس موجود ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف اور حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس متفقہ ترمیم کو take up کر لیا جائے اور کلاز ۹ کو پاس کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ترمیم کیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں تو صرف اتنا گناہگار ہوں کہ میں دس منٹ کے لئے ان کے کمرے میں گیا تھا ۔ جو گفتگو ان کی حاجی محمد سیف اللہ اور مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب سے ہوئی ہے ۔ میں بھی اس کے حق میں ہوں کہ لیجسلیشن افہام و تفہیم کے ساتھ ہونی چاہیے ۔ میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اس پر تقریر فرما رہے ہیں کہ قانون کے سامنے ہر آدمی برابر ہے ۔ انہوں نے اس قانون کے اندر مہاجر کو الگ کر دیا ہے اور مقامی کو الگ کر دیا ہے ۔ غالباً حکمران جماعت اس بات کا فیصلہ کر چکی ہے کہ اس تمیز اور امتیاز کو ختم کیا جائے ۔ اگر یہ امتیاز آپ ختم کر چکے ہیں تو پھر مخدوم زادہ صاحب کی تقریر اس پوائنٹ پر غیر متعلقہ ہو جاتی ہے ۔ آپ اس سے اپنا وقت بچائیں اور ان کو بتا دیا جائے کہ ہم نے یہ امتیاز ختم کر دیا ہے تا کہ وہ اس پر بولنے کی زحمت نہ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سارا معاہدہ اسی پر ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ وہ ترمیم رانا کے ۔ اے محمود صاحب کی طرف سے دی جا چکی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے میری ترمیم ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ مقامی اور مہاجر کی جو تفریق ہے وہ ختم کر دی گئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ رانا کے ۔ اے محمود صاحب سے پہلے میری ترمیم ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ اگر ہم معنی ہے تو اکٹھی ہو سکتی ہیں ۔ مہاجر اور

مقامی کی تفریق ختم کر دی ہے۔ وہ ہم نے ترمیم کر دی ہے اور ابھی آ جاتی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے اس حد تک درست ہے ۔ اس خواہش کے تابع ہم چاہتے ہیں کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے غریب لوگوں کو مکانات مہیا کئے جائیں اور اس جذبہ کے پیش نظر یہ طے پایا تھا کہ اس قانون کو قابل قبول بنانے کے لئے باہمی افہام و تفہیم سے اگر کوئی راستہ نکل سکتا ہے جس سے عوام کا فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ کر لیا جائے ۔ اس مقصد کے لئے جناب وزیر قانون کے کمرے میں ایک میٹنگ آج صبح ۱۰ بجے منعقد ہوئی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔ قائم مقام قائد ایوان بھی موجود تھے ۔ اس میٹنگ میں حزب اختلاف کی طرف سے مجھے اور مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کو یہ اختیار دیا گیا اور گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے جناب وزیر قانون ۔ جناب چوہدری محمد انور سمہ صاحب اور جناب چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب کو ۔ اس میں جو چیز طے سمجھی جائے یا جس چیز پر اصرار سمجھا جائے وہ یہی تھا کہ انہوں نے جو اوسط پانچ سال کی رکھی ہے اس کو پانچ سال سے کم کرکے دو سال کر دیا جائے ۔ ان کا اصرار تین پر رہا اور ہمارا اصرار دو پر رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرق تو بہت تھوڑا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کے ساتھ ساتھ جو discriminating کلاز ہے جس میں مہاجر اور آبادکار کی تفریق کی گئی ہے اس کو بھی ختم کرنا طے پایا تھا ۔ اس میں کوئی تمیز مہاجر ۔ آبادکار یا لوکل کی نہیں ہوگی ۔ یہ دونوں چیزیں طے ہوئی تھیں ۔

جناب والا ۔ میں اب بھی اپنے معزز ممبر صاحبان کی طرف سے جنہوں نے مجھے اختیار دیا تھا یقین دلاتا ہوں کہ حزب اقتدار دو سال کی مدت کو مان لیں اور discriminating کلاز کو ختم کر دیں اگر یہ دونوں چیزیں تسلیم کر لیں تو اس کو کلاز put فرمائیں ۔ ہم کوئی مخالفت نہیں کریں گے ۔

وزیر اوقاف ۔ یہ تو وہ مان گئے تھے ۔ تیسری بات آٹھ کنال کی تھی . . .

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اس کو exempt کیا جائے گا یا اس کو معاوضہ دیا جائے گا ۔

وزیر اوقاف ۔ یہ option دے دی گئی ہے جس شکل میں چاہے معاوضہ لے لے ۔ اگر developed زمین لینا چاہے تو زمین لے لے ۔ اور اگر معاوضہ لینا چاہے تو معاوضہ لے لے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں رانا پھول محمد خان صاحب نے ترمیم پہلے دے رکھی ہے ۔ رانا کے ۔ اے محمود صاحب نے آج ترمیم دی ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ انہوں نے آج نہیں دی کل دی ہوگی ۔

میاں خورشید انور ۔ ان کی ترمیم اس کی نسبت واضح ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ رانا پھول محمد خان نے چھ سات دن پہلے دی ہے ۔ رانا کے ۔ اے محمود کی ترمیم زیادہ واضح ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ اس میں ابہام ہے اندھیرا رہتا ہے جو کہ رؤف طاہر صاحب ہی پسند کرتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس میں کمی رہ جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ ترمیم دونوں کی طرف سے consider ہو سکتی ہے ۔

سید یابش الوری ۔ جناب والا ۔ ترمیم نمبر ۳۸ میں یہ ہے کہ مسودہ قانون کی ضمن ۹ کا پیرا (ششم) حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : I will read it :

That in para (vi) of Clause 9 of the Bill, the words and commas " or evacuee land" and " the Custodian of Evacuee Property,

the Chief Settlement Commissioner"
occurring in lines 3, and 6—8 respectively
be deleted.

سید تابش الوری - ترمیم نمبر ۳۸ ہے -

وزیر قانون - دو رانا صاحبان کی ترامیم ہیں -

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۳۸ میرے پاس نہیں- جو ترامیم میرے پاس ہیں وہ نمبر ۱۴ کے بعد ختم ہو گئیں -

(قہقہہ)

رانا پھول محمد خان - جناب والا - رانا کے - اے محمود صاحب کی ترمیم بڑی مہمل ہے - اس سے مقصد حل نہیں ہوتا - اگر آپ اجازت دیں تو میں وضاحت کر دوں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

میں اس کو پڑھتا ہوں -

"That in para (vi) of Clause 9 of the Bill,
the words and commas "or evacuee land"
and the Custodian of Exacuee Property,
the Chief Settlement Commissioner"
occurring in lines 3, and 6—8, respectively
be deleted."

رانا پھول محمد خان - جناب اگر آپ اجازت دیں تو میں گزارش کروں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: I hope you will give me the right of speech.

مسٹر سپیکر - رانا پھول محمد خان اور سید تابش الوری کی ترمیم یہ ہے "کہ ضمن ۹ کا پیرا (ششم) حذف کر دیا جائے -

If there is an agreement let me hear it..

رانا پھول محمد خان ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری ترمیم منظور کر لیں گے۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اراضی کا معقول معاوضہ ادا کیا جائے۔ کہا یہ گیا ہے کہ معاوضہ متروکہ اراضی کا ۱۰ فیصدی سے زائد نہیں ہوگا جو کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو ادا کرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر جناب والا ۔ کسی نے اس وقت ایک بنجر زمین کو خریدا اور اس پر ۲۰ گنا زیادہ خرچ کیا تو اس صورت میں آپ اس کو کیا دیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا کے بھائی محمود صاحب کی ترمیم سے یہ مقصد پورا نہیں ہوتا ۔ وہ ادھورا رہ جائے گا۔ اوپر کا حصہ کچھ اور ہے اور نیچے کا حصہ کچھ اور ہے ۔ اس سے ان کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔

Mr Speaker : You will be entitled to press your amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان صاحب کی ترمیم یہ ہے کہ مسودہ قانون کی ضمن ۹ کا پیرا (ششم) حذف کر دیا جائے۔ ترمیم ختم کر دی جائے۔ مدت ۵ سال کی بجائے ۲ سال کر دی جائے اور رانا صاحب کی طرف سے ترمیم آ جائے تو اس طریق پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم ابھی finalise نہیں ہوئی ۔ صرف آپ نے اس کے مقصد سے اتفاق کیا ہے ۔

سید قابض الوری ۔ جب تک یہ پوری سب کلاز حذف نہیں ہوگی اس کا مقصد پورا نہ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے قائل نہ کیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ طے ہو چکا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر اتفاق ہو گیا تھا تو آپ نے مخدوم زادہ صاحب کو ایک گھنٹہ کیوں تکلیف دی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ وہ اب مانتے ہیں ۔ میں نے کہا تھا کہ اس

کے سامنے آپ کا قانون stand نہیں کر سکے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ چونکہ افہام و تفہیم کے سلسلے میں کافی وقت صرف ہوا ہے ۔ اس لئے ایوان کا وقت نصف گھنٹہ بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کا وقت ساڑھے آٹھ بجے تک بڑھا دیا جاتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قانون سازی کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے دونوں طرف سے جو تعاون درکار تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کے فاضل اراکین نے بھی اور حزب اقتدار کے اراکان نے بھی افہام و تفہیم سے کام لے کر ایک درمیانی راستہ نکالا ہے اور حزب اختلاف کے اراکین کا جو مطالبہ تھا کہ ۵ سال سے ۲ سال کر دئے جائیں ۔ اگرچہ ہمارے فاضل اراکین نے ۳ سال چاہے تھے ۔ تو ہم ان کے مقابلہ کو سامنے رکھتے ہوئے ۲ سال پر agree کرتے ہیں ۔ اور equality before law کے maxim کو سامنے رکھتے ہوئے اس کلاز میں میں مقامی اور مہاجر کا ایک حد تک امتیاز تھا وہ ہم نہیں رکھنا چاہتے اور اب دونوں طرف سے تمام فاضل اراکین کی یہ متفقہ رائے ہے کہ اس امتیاز کو مٹانے کے لئے اس کلاز کو حذف کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲ سال کی ترمیم ہے یا ترمیم در ترمیم کی جا رہی ہے ۔

وزیر قانون ۔ شیخ عزیز احمد صاحب کی طرف سے ترمیم ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ نمبر ۶ پر میری ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ I will take it up ۔ پہلے مجھے withdrawal کا پتہ چل جائے پھر میں اس کو put کروں گا ۔ یہ ترامیم ایک ایک کر کے لی جائیں گی ۔ نظر ثانی شدہ ترامیم میں نمبر ۱ پر حاجی سیف اللہ خان کی ترمیم ہے ۔ نمبر ۳ پر مخدوم زادہ سید حسن محمود کی ترمیم ہے جو ابھی زیر بحث تھی ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد کی ترمیم نمبر ۲ اسی مضمون کی ہے ۔ شیخ عزیز احمد ترمیم نمبر ۶ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پہلے ترمیم نمبر ۱ کو dispose of

فرما لیجئے ۔ پھر ترمیم نمبر ۲ اس کے بعد ترمیم نمبر ۳ کو dispose of کریں ۔ اس طرح بہتر رہے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم نمبر ۱ واپس لیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارغد ۔ جناب والا ۔ میں بھی اپنی ترمیم نمبر ۲ واپس لیتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم نمبر ۳ واپس لیتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم نمبر ۴ ابھی زیر غور نہیں آئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ترمیم نمبر ۴ اور ۵ کو پہلے withdraw کرائیں ۔ پہلی تینوں کے متعلق آپ نے فیصلہ کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ترامیم ایک سال اور پانچ سال کے متعلق ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ پہلے withdraw کرائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر دو سال والی ترمیم منظور ہو جائے تو یہ اپنے آپ drop ہو جائیں گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پھر پہلے آپ شیخ عزیز احمد صاحب کی ترمیم لے لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پہلے آپ میری ترمیم withdraw کروائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ ان کی ترمیم منظور کر لیں تو اس کو withdraw کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر - شیخ عزیز احمد ترمیم نمبر ۶ پیش کریں -

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move an amendment:

that in para 1 of Clause 9 of the Bill, for the words "five years" occurring in line 20, the words "two years" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

that in para 1 of clause 9 of the Bill for the words " five years " occurring in line 2, the words "two years" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر - اب اس سے پہلے رانا پھول محمد خان اور چوہدری امان اللہ لک کی جو ترامیم نمبر ۴ اور ۵ ہیں وہ ختم ہو گئی ہیں -

وزیر مال - جناب والا - اب صرف ایک ترمیم کے delete کرنے کی ہے وہ پہلے لے لیں - باقی سب ترامیم خود بخود ختم ہو جائیں گی -

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I withdraw my amendment No. 7.

مسٹر سپیکر - رائے عمر حیات خان آپ اپنی ترمیم واپس لے رہے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - ان سے پہلے میری ترمیم ہے -

مسٹر سپیکر- آپ اپنی ترمیم پڑھیں وہ کونسی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میری ترمیم یہ ہے -

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۹ کے پیرا (الف) کے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے -

یہ زیادہ سے زیادہ شرح معاوضہ بیس ہزار فی ایکڑ سے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر - آپ نے اس کو واپس نہیں لیا -

سید تابش الوری ۔ جی نہیں ۔ اب میں مفاہمت کے پیش نظر اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک آپ کی بھی ترمیم withdraw ہو گئی ہے ۔ یہ جو ''پانچ سالہ اوسط'' کے الفاظ کو حذف کرنے کے متعلق تھی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ تو منظور ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ منظور نہیں ہوئی بلکہ ۵ سال کی بجائے ۲ سال کی ترمیم منظور ہوئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ 3 years average کے الفاظ وہاں نہ رہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم infructuous ہو گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر infructuous ہو گئی ہے تو پھر withdraw کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد رائے عمر حیات خان کی امنڈمنٹ ہے ۔ رائے صاحب موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۹ رانا پھول محمد خان ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۰ چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Aman Ullah Lak : I withdraw it sir.

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۱ رانا پھول محمد خان ۔ سید تابش الوری اور شیخ عزیز احمد کی طرف سے پیش کی گئی ہے ۔ ان کے الفاظ ایک ہی جیسے ہیں مگر ترمیم علیحدہ علیحدہ پیش کی گئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے ترمیم پیش کرنے کی اجازت

دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ جو صاحبان چاہیں ترامیم پیش کر دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۹ کا پیرا (ششم) حذف کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک نے ضمن ۹ (ششم) اور اس کی تشریح کو حذف کرنے کے لئے ترمیم دی ہے ۔ اب صرف ان کی ہی ترمیم پیش ہوگی ۔

Chaudhri Aman Ullah Lak : Sir, I move this amendment :

that para (vi) and explanation of Clause 9 of the Bill be deleted.

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

that para (vi) and explanation of Clause 9 of the Bill, be deleted.

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سردار صغیر احمد اور رانا کے ۔ اے محمود خان کی ترمیم نمبر ۱۳ جو the Custodian of Evacuee Property, the Chief Settlement Commissioner کے الفاظ حذف کرانے کے متعلق ہے ۔

It becomes infructuous.

اسی طرح رانا پھول محمد خان ۔ سید تابش الوری اور شیخ عزیز احمد صاحب کی ترمیم نمبر ۱۱ infructuous ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد صاحب آپ کی ترمیم نمبر ۱۴ جو نئی کلاز add کرنے سے متعلق ہے ۔ آپ اس کو واپس لے رہے ہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I withdraw, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ اب اس کلاز میں کوئی اور ترمیم نہیں ہے ۔
اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۹ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ
قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۰)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز نمبر ۱۰ زیر غور ہے ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ نے صرف کلاز ۹ تک argument دیا ہے ۔ کلاز ۱۰ پر بھی کر لیتے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ آج کلاز ۹ کے پاس کرنے کا معاہدہ ہوا ہے ۔ ۱۰ پر نہیں کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

جو معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق ہم چلیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اب کل کر لیں گے ۔

ایک آواز ۔ جناب والا ۔ آپ نے ایوان کا وقت ساڑھے آٹھ بجے تک کر دیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ پھر ہم اس کی مخالفت کریں گے اور اس طرح لمبی بحث چلے گی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنچز اور دوسرے اراکین نے بھرپور تعاون کیا ہے ۔ اب بنیادی اختلافات ختم ہو گئے ہیں ۔ میں قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ اب بل میں مزید پیچیدگی باقی نہیں ہے ۔ حزب اختلاف کے فاضل اراکین نے متفقہ طور پر آج ایوان کا وقت ساڑھے آٹھ بجے تک

بڑھایا جائے۔ ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں قانون سازی کا کام کرایا جائے وہ اس میں فراخدلی کا ثبوت دیں اور باقی کلاؤزوں کو بھی نکال دیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ میری گذارش ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ افہام و تفہیم کے ذریعے معاملے طے ہو جائیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہاؤس کی کارروائی کو ختم ہو جانا چاہئے۔ اس لئے ہاؤس کل ساڑھے آٹھ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۱۳ مارچ ۱۹۷۳ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۱۳ مارچ ۱۹۷۳ء

(سہ شنبہ - ۷ صفرالمظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔

مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝

پ ۱۴ - س ۱۶ - ع ۱۹ - آیات ۹۶ تا ۱۰۰

ترجمہ :- جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے صبر و استقامت سے کام لیا تو ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلا دیں گے۔ جو بھی شخص اچھے کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اس کو دنیا میں، نہایت پاکیزہ اور عیش کی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ان کے کاموں کا، نہایت اچھا صلہ دیں گے اور جب تم قرآن پڑھنے لگا کرو تو شیطان مردود سے اللہ کے ذریعہ پناہ مانگ لیا کرو۔ اس لیے کہ جو مومن ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ان پر اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔ اس کا زور ان ہی لوگوں پر چلتا ہے۔ جو اس کو رفیق بناتے ہیں۔ اور اس کے وسوسے کے سبب (اللہ کے ساتھ) شریک مقرر کرتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۝

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لودھراں تا وہاڑی سڑک کی پختگی

*۱۹۰۶ - قاضی محمد اسماعیل جاوید : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لودھراں سے وہاڑی براستہ کہروڑ پکا۔ میلسی ۔ کرم پور تک ایک سڑک موجود ہے جس کا فاصلہ کہروڑ پکا سے وہاڑی تک تقریباً ۳۷ میل بنتا ہے ۔ اس میں سے صرف ۱۲ میل پختہ ہے اور تقریباً ۲۴ میل غیر پختہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ غیر پختہ ٹکڑے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) ضمنی ترقیاتی پروگرام برائے سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں میلسی سے کہروڑ پکا اور میلسی سے وہاڑی تک سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز شامل کی گئی ہے ۔

کرم پور تا نور شاہ ریلوے اسٹیشن سڑک پر بیلداروں کی تعیناتی

*۱۹۰۷ - قاضی محمد اسماعیل جاوید : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کرم پور سے نور شاہ ریلوے اسٹیشن تک ایک پانچ میل لمبی سڑک موجود ہے جو کہ مذکورہ ریلوے اسٹیشن تک جانے کا واحد ذریعہ ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے نیز اس پر کوئی بیلدار متعین نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی حالت ٹھیک کر کے اس پر بیلدار متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل کی ہوگی ۔ اس کا تعلق محکمہ ہائی وے سے نہیں ہے ۔

(ج) یہ سوال متعلقہ محکمہ سے کیا جاوے ۔

کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب تا پنڈ دادن خان ضلع جہلم پختہ سڑک کی تعمیر

*۱۹۷۳ ۔ ملک محمد اعظم : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب تا پنڈ دادن خان ضلع جہلم ایک پختہ سڑک تعمیر کرنے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ پر کب تک کام شروع ہو جائے گا ۔ اور کتنے عرصہ میں یہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) :(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ پنڈ دادن خان للہ سڑک بن رہی ہے للہ سے کندوال اور کندوال ڈھاک خوشاب تک پختہ سڑک تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

ملک محمد اعظم : جناب والا - میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کتنے عرصہ میں یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچے گا - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کب تک یہ کام مکمل ہوسکے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : پنڈ دادن خان سے للہ کے لئے ہمیں ۱۰ لاکھ روپے مل چکے ہیں اور یہ سڑک اسی سال شروع ہو جائے گی - اور باقی کندوال سے ڈھاک خوشاب تک پختہ سڑک انشاءاللہ جولائی میں شروع ہو جائے گی -

---

مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب تا آدھی کوٹ سڑک کی تعمیر

*۱۹۷۴ - ملک محمد اعظم : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب تا آدھی کوٹ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سڑک مذکورہ کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک مرمت کرائی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں اس سڑک کی حالت بوجہ سیم ناگفتہ بہ ہے -

(ب) جی ہاں اس سڑک کی مرمت کرنے کا منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے - اور مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں رقم مہیا ہونے پر سڑک کی مرمت کرا دی جائے گی -

---

آدھی کوٹ تحصیل خوشاب تا نور پور تھل سڑک کی مرمت

*۱۹۷۵ - ملک محمد اعظم : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع آدھی کوٹ تحصیل خوشاب تا نور پور تھل پختہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سڑک مذکورہ کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں۔ اس سڑک کی حالت بوجہ سیم ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) اس سڑک کا حصہ ۳ میل آدھی کوٹ سے رنگ پور تک کی مرمت کا منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے۔ آئندہ مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں رقم مہیا ہونے پر مرمت کرا دی جائے گی۔ چونکہ رنگ پور سے نور پور تھل تک سڑک کا بیشتر حصہ تقریباً سارا سال ریت سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس لئے سڑک کی مرمت کرنے سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ یہ سڑک دوبارہ اونچی کر کے نہ بنائی جائے۔

ملک محمد اعظم : کیا جناب وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس سڑک کو اونچا کرنے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : ابھی تک کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

راجہ سکندر خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ پچھلے سالوں میں وہاں انجن گریڈر مہیا کئے جاتے تھے جن کے ذریعے ریت ہٹا کر سڑک درست ہو جایا کرتی تھی۔ کیا حکومت وہاں مستقل یا عارضی طور پر انجن گریڈر مہیا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : کام تو مستقل ہی کیا جائے گا۔ اگر ہمیشہ کے لئے سڑک اونچی کر دی جائے گی تو ہمیں کسی انجن گریڈر کی یا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس لئے ہم اس پر غور کر رہے ہیں

اور منصوبہ تیار کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ اس سڑک کو اونچا کر کے ہمیشہ کے لئے اس سے نجات حاصل کر لی جائے۔

راجہ سکندر خان : جناب والا ! سڑکیں بنانے پر تو کچھ نہ کچھ وقت لگے گا بلکہ کافی عرصہ لگے گا۔ انجن گریڈر تو تھل کے علاقہ میں موجود ہیں اگر اس پر غور فرمایا جائے تو یہ کام اتنا مشکل نہیں ہوگا۔

وزیر مواصلات : میں نے آپ کی بات کو نوٹ کر لیا ہے انشاء اللہ میں اس کے متعلق کچھ کروں گا۔

کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب تا ڈھاک پختہ سڑک کی مرمت

*۱۹۷۶ - ملک محمد اعظم : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پختہ سڑک از کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب تا ڈھاک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کی مرمت کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں۔ اس سڑک کی حالت بوجہ سیم ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) سڑک تقریباً ساڑھے چھ میل لمبائی کی موجودہ سال میں اصلاح کر دی جائے گی۔ باقی تقریباً ۳ میل کا حصہ دریائے جہلم کی طغیانی کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے۔ اس کو دوبارہ بنانے کا ابھی کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

ملک محمد اعظم : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ تین میل کا حصہ اگلے مالی سال میں مکمل یا مرمت کیا جا سکے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں نے عرض کی ہے کہ کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے لیکن آپ کے کہنے پر میں نوٹ کر لیتا ہوں اور اس کو اپنی میٹنگ میں رکھ لوں گا۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے جیسا کہ انھوں نے تمام سوالات کے جواب میں فرمایا ہے کہ سڑکوں کی حالت سیم و تھور کی وجہ سے ناگفتہ بہ ہے کیا سیم و تھور پر کنٹرول کرنے کے لئے کم از کم سڑکوں کے نزدیک کوئی تدابیر اختیار کی جائیں گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : اس کے لئے الگ محکمہ ہے اگر اس سے سوال کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔

میاں خورشید انور : سڑکیں تو آپ کی خراب ہو رہی ہیں ۔ آپ خود اس محکمہ سے کہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : ہم اس محکمہ سے رجوع کر رہے ہیں ۔

ریسٹ ہاؤس کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب کی مرمت

*۱۹۷۷ ۔ ملک محمد اعظم : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا ریسٹ ہاؤس کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کی مرمت کب تک کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف و ب) محکمہ ہائی وے کا کوئی ریسٹ ہاؤس کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب میں نہیں ہے ۔ البتہ یک انسپکشن بنگلہ ہے جس کی حالت تسلی بخش ہے ۔ کیونکہ اس کی سالانہ مرمت باقاعدگی سے ہوتی ہے ۔

سڑک کی پختگی

*۲۰۶۲ ۔ چودھری محمد اسلم خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ راولپنڈی سے چکری تک براستہ چھان سڑک کی لمبائی کتنی ہے نیز مذکورہ سڑک میں سے کتنی پختہ اور کتنی کچی ہے جو

پختہ ہے اس کو کب پختہ کیا گیا اور باقی حصہ کو حکومت کب تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : سڑک کی کل لمبائی تقریباً ۲۸ میل ہے جس میں :

۱ ۔ ایک میل کے قریب چھاؤنی کے زیر اثر ہے ۔ باقی سڑک ہائی ویز محکمہ کے تحت ہے ۔

۲ ۔ اس کے پہلے تقریباً ۱۷ میل چھان تک پختہ ہے ۔

۳ ۔ اس کے آگے چکری تک سڑک کچی ہے ۔ پختہ حصہ ۶۵-۱۹۶۴ء میں مکمل کیا گیا ۔ باقی حصہ کو چھان تا چکری تقریباً ۱۱ میل پختہ کرنے کے لئے تخمیناً ۲۵,۷۳,۰۰۰ روپے درکار ہوں گے ۔

ضمنی ترقیاتی پروگرام برائے ۷۴-۱۹۷۳ء جو حکومت کو بھیجا جا رہا ہے اس میں اس کو شامل کیا جا رہا ہے ۔ سکیم منظور ہونے اور رقم ملنے پر اگلے مالی سال میں سڑک کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکتا ہے ۔

بوریوالہ عارف سڑک اور بوریوالہ لڈن سڑک کی مرمت اور کشادگی

*۲۰۸۱- (الف) چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بوریوالہ عارف سڑک اور بوریوالہ لڈن سڑک ابھی تک نہیں بنائی گئی اور نہ ہی مذکورہ سڑکوں کو کشادہ کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : بورے والا عارف سڑک کافی مدت کی بنی ہوئی ہے ۔ اس کے پختہ گولے کو ۱۲ فٹ سے ۲۰ فٹ چوڑا کرنے کی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۷۴-۱۹۷۳ء میں تجویز کی گئی ہے ۔

جہاں تک بورے والا للن سڑک کا تعلق ہے اس کی لمبائی تقریباً ۲۲½ میل ہے جس میں سے ۱۴½ میل کا ٹکڑا بورے والا سے جویا لکھا تک پختہ بنا ہوا ہے ۔ جویا لکھا سے للن تک ۸ میل کا ٹکڑا کچا ہے اور ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کی تحویل میں ہے اس کو پختہ بنانے کی تجویز ابھی زیر غور نہیں ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ! بورے والا للن روڈ قریب قریب ناکارہ ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس سڑک کو بنانے کی طرف غور فرمائیں گے اور اس کے متعلق کوئی منصوبہ زیر غور ہے کہ اس سڑک کو ٹھیک کر دیا جائے اور اس کو ڈبل کر دیا جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں نے اپنے جواب میں عرض کی ہے کہ ہم ان سڑکوں کو زیادہ ترجیح دے رہے ہیں جن کی زیادہ ضرورت ہے ۔ اگر ہمارے محکمہ نے اس چیز کو محسوس کیا کہ اس کو ترجیح دی جائے تو یقیناً اس کو اس علاقے میں ترجیح دی جائے گی ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ! اس سڑک کو ترجیح دی جانی ضروری ہے کیوں کہ یہ گندم اور کپاس کا علاقہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔ یہ ایک تجویز ہے ۔

میاں غلام رسول و سلطان احمد ٹھیکیداران کو رقم کی ادائیگی

*۲۰۹۹ ۔ چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال ۶۰-۱۹۵۹ء میں مسمیان غلام رسول و سلطان احمد دو ٹھیکیداران نے محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ سے مندرجہ ذیل ٹھیکے برائے تعمیر لئے ۔ (۱) پل چکوڑی نالہ میل نمبر ۸۵/۴ جی ۔ ٹی ۔ روڈ (۲) گجرات سیڈ گوڈون (۳) پل جنڈالوالہ میل نمبر ۸۹/۴ جی ۔ ٹی ۔ روڈ (۴) کھاریاں سیڈ گوڈون واقع ضلع گجرات ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ہر دو ٹھیکیداران نے ۱۹۶۰ء میں ٹھیکہ کا کام حسب شرائط مکمل کر دیا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ آج تک دونوں ٹھیکیداران کو محکمہ نے ادائیگی نہیں کی ۔ اگر نہیں کی تو اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت کب تک ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) ۱ - جی ہاں ۔

۲ - جی ہاں ۔ یہ کام چوہدری سلطان احمد ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا ۔

۳ - جی ہاں ۔

۴ - جی ہاں ۔ یہ کام چوہدری غلام رسول ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا ۔

(ب) جی نہیں ۔ ہر دو ٹھیکیداران نے مندرجہ بالا چاروں کام حسب شرائط مکمل نہیں کئے ۔

(ج) جہاں تک کام نمبر ۱ اور کام نمبر ۳ کا تعلق ریکارڈ کے مطابق ان ٹھیکیداران نے جتنا کام کیا تھا اس کی پے منٹ دو رننگ بلوں کے ذریعے ان کو کر دی گئی تھی اور تیسرا فائنل بل بھی تیار کر دیا گیا تھا جو کہ مقررہ میعاد میں کام ختم نہ کرنے اور توسیع اقرار نامہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے ادا نہ کیا گیا مہتمم ہائی وے ڈویژن کو ہدایت کی گئی ہے کہ متعلقہ ریکارڈ کی چھان بین اور ٹھیکیداران کی ادائیگی کی پڑتال کر کے بقایا جات کا تصفیہ کر دیا جائے ۔

برائے کام نمبر ۲ اور نمبر ۴ محکمہ مذکور نے چوہدری سلطان احمد ٹھیکیدار کو اس کے ایگریمنٹ کی رقم -/۳۱,۰۰۰ روپے کے عوض میں برائے تعمیر سیڈ گوڈاؤن گجرات مبلغ ۳۱۹۹۹/۱۹ روپے کا بل بحوالہ ووچر نمبر ۱۷۷ مورخہ ۱۶-۳-۶۱ کو ادا کیا اس طرح چوہدری غلام رسول ٹھیکیدار کو اس کے ایگریمنٹ کی رقم -/۲۰,۰۰۰ روپے کے عوض میں برائے تعمیر سیڈ گوڈاؤن کھاریاں ضلع گجرات

۸۷/ ۲۰،۱۵۵ روپے کا بل بحوالہ ووچر نمبر ۲۹۱ مورخہ ۳۰-۶-۶۱ کو ادا کیا۔

درحقیقت ہر دو ٹھیکیداران کے ذمے سرکاری کھاتہ میں محکمہ کے دیئے ہوئے سامان کی قیمت۔ خالی سیمنٹ کی بوریوں کی قیمت اور مقررہ وقت پر کام مکمل نہ ہونے کا ہرجانہ واجب الادا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے معاملات محکمہ کے ساتھ طے کرانے سے گریز کر رہے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس وعدے پر قائم ہیں جو انھوں نے اس ایوان میں ۹ تاریخ کو کیا تھا کہ پرانے بلوں کی ادائیگی جو سابقہ حکومتوں نے نہیں کی تھی وہ موجودہ حکومت کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس وعدے کے پیش نظر ان ٹھیکیداران کو ادائیگی کی توقع کب تک کی جا سکتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : لک صاحب وعدہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ میں نے اپنے جواب میں عرض کیا ہے کہ انھوں نے کام مکمل نہیں کیا اور انھوں نے کچھ رقم میرے محکمے کو ادا بھی کرنی ہے، اس لئے وہ نہ میرے محکمے کے پاس آتے ہیں اور نہ اپنے معاملات طے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے لک صاحب سے کہوں گا کہ ان ٹھیکیداران کو میرے پاس بھیجیں تاکہ میں اپنے محکمے کے افسران کے پاس ان کو بھیج کر یہ معاملہ طے کروا سکوں۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس کے لئے کوئی کمیٹی بنانے کو تیار ہیں تاکہ آپ کی version کے مطابق جو ان کے ذمے بنتا ہے اس کا تصفیہ ہو جائے۔ جواب کے جزو "ج" میں مہتمم ہائی ویز ڈویژن کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان کی ادائیگی کر دی جائے، کیا اس کام کے لئے کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں ؟

سپیکر : وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ وہ خود ان کے پاس تشریف لائیں تاکہ معاملہ طے ہو سکے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ تو انھوں نے بالکل بجا فرمایا ہے لیکن یہ کام ہو نہیں سکے گا ۔ وزیر موصوف نہیں کر سکیں گے ۔ وہ عدیم الفرصت انسان ہیں ۔ نا ممکن ہے ۔ دوسرا یہ خدشہ بھی ہے کہ میں ٹھیکیداران کو ان کے دفتر میں بھیجوں اور وہاں ان کی پٹائی شروع ہو جائے ۔ تحفظ آپ دے دیں تو پھر میں یہ بھی کر سکتا ہوں ۔

نشتر میڈیکل کالج اور نشتر ہسپتال کی مرمت کا ٹھیکہ

***۲۱۰۸ ۔ رائے میاں خان کھرل :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اشفاق علی قریشی ٹھیکیدار نے ۶۴-۱۹۶۳ء میں نشتر میڈیکل کالج اور نشتر میڈیکل ہسپتال کی مرمت کا ٹھیکہ لیا تھا ؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس کے بل کے اندراجات (ایم ۔ بی) بل کی کتاب میں سے صفحہ پھاڑ کر تلف کر دیئے گئے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس کی انکوائری دو مرتبہ ایس ۔ ای ۔ نے کرائی اور انکوائری افسران نے اس وقت کے ایس ۔ ڈی ۔ او ۔ نشتر ہسپتال چوہدری محمد اسحاق اور اورسیئر مرزا مسعود احمد کو قصور وار ٹھہرایا ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں مذکورہ بالا ٹھیکیدار کو بل اور کلیم کی ادائیگی آج تک نہیں ہوئی ۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایس ۔ ڈی ۔ او ۔ مذکور نکالے جانے والے ۱۳۰۰ افسران میں شامل ہے ۔

(و) ٹھیکیدار مذکور کو ادائیگی میں اب کیوں تاخیر کی جا رہی ہے اور ادائیگی کب تک کی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ متعلقہ ایم ۔ بی ۔ نمبر ۸۶۴ کے صفحات ۴۱ تا ۱۲۲ جوں کے توں موجود ہیں اور ان صفحات پر درج شدہ پیمائش بھی

ٹھیکیدار نے قبول کی ہوئی ہے ۔ ٹھیکیدار کے دستخط صفحہ نمبر ۱۲۳ پر موجود ہیں ۔

(ج) یکے بعد دیگرے دو الکوائری آفیسر متعین کئے گئے لیکن ان دونوں کی تبدیلی کی وجہ سے انکوائری مکمل نہ ہو سکی لہذا کسی انکوائری افسر نے کسی غلط روی کی ذمہ داری کسی افسر پر بھی عائد نہیں کی تھی ۔

(د) جی نہیں ۔ ٹھیکیدار کو فائنل بل کی ادائیگی کی جا چکی ہے کسی مزید کلیم کی ادائیگی نہیں کی گئی کیوں کہ متعلقہ ایس ۔ ڈی ۔ او ۔ صاحب نے کلیم کو منظور نہیں کیا تھا ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) محکمہ نے ٹھیکیدار کے کلیم کو مسترد کر دیا ہے اس لئے ٹھیکیدار کو کوئی ادائیگی واجب الادا نہیں ہے اور کام کے کنٹریکٹ ایگریمنٹ کی رو سے اب ٹھیکیدار کو کسی قسم کی ادائیگی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

صوبہ پنجاب میں پختہ اور کچی سڑکوں کی لمبائی

*۲۱۱۳ ۔ چوہدری مشتاق احمد : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ پنجاب میں تحصیل وار پختہ اور کچی سڑکوں کی لمبائی کتنی ہے ۔

(ب) مذکورہ پختہ سڑکوں میں درجہ اول ، درجہ دوم اور درجہ سوم سڑکوں کی لمبائی علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) صوبہ پنجاب میں تحصیل وار پختہ اور کچی سڑکوں کی لمبائی کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(ب) پختہ سڑکوں میں درجہ اول ، درجہ دوم اور درجہ سوم سڑکوں کی لمبائی بھی مذکورہ بالا فہرست میں علیحدہ علیحدہ درج کی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

ہائی وے ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے دائرۂ اختیار میں پر تحصیل کی پختہ اور کچی سڑکوں کی درجہ وار تفصیل فہرست

نام ضلع	نام تحصیل	پختہ سڑکوں کی لمبائی بلحاظ				کچی سڑکوں کی لمبائی
		درجہ اول	درجہ دوئم	درجہ سوئم	میزان	
1	2	3	4	5	6	7
		راولپنڈی سول ڈویژن				
گجرات	گجرات	39.00	18.25	16.125	73.375	—
,,	کھاریاں	37.125	18.375	2.125	57.625	—
,,	پھالیہ	52.00	38.00	7.25	97.25	—
	میزان	128.125	74.625	25.500	228.250	—

1	2	3	4	5	6	7
جہلم	جہلم	35.125	42.25	2.875	80.250	—
,,	چکوال	—	105.125	—	105.125	—
,,	پنڈ دادن خان	—	74.75	8.00	82.750	—
	میزان	35.125	222.125	10.875	268.125	—
راولپنڈی	گجر خان	18.250	23.50	27.00	68.750	—
,,	راولپنڈی	70.250	10.00	112.00	192.250	10.75
,,	کہوٹا	—	26.50	63.00	89.50	5.50
,,	مری	45.375	—	53.500	98.875	10.75
	میزان	133.875	60.00	225.50	449.375	27.00

1	2	3	4	5	6	7
کیمبلپور	فتح جنگ	25.125	31.375	0.750	57.25	—
,,	پنڈی گھیپ	35.250	44.750	15.875	95.875	—
,,	تلا گنگ	—	87.500	5.875	93.375	—
,,	کیمبلپور	30.500	44.125	28.750	103.375	—
	میزان	90.875	207.075	51.250	349.875	—
میزان سول ڈویژن راولپنڈی		338.00	564.50	343.125	1295.625	27.00
			سول ڈویژن لاہور			
لاہور	لاہور	170.16	—	—	170.16	—
,,	قصور	82.42	—	—	82.42	—
,,	چولیاں	92.21	—	—	92.91	—
	میزان	345.49	—	—	345.40	—

1	2	3	4	5	6	7
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	25.00	54.35	21.67	101.02	—
,,	وزیرآباد	17 00	5.25	30.98	53.23	—
,,	حافظ آباد	23.25	39.13	4.46	66.84	—
	میزان	65 25	98.73	57.11	221.09	—
سیالکوٹ	سیالکوٹ	45.67	17.20	—	62.87	—
,,	ڈسکہ	52 46	19.38	—	71 84	—
,,	پسرور	24 87	27.87	—	52.74	—
,,	نارووال	19.70	23.20	—	42.90	2.37
,,	شکر گڑھ	—	19.09	—	19.09	6.80
	میزان	142.70	106.74	—	249.44	9.17

1	2	3	4	5	6	7
شیخوپورہ	شیخوپورہ	71.25	15.05	28.13	114.43	7.78
,,	نیروز والا	51.00	8.60	16.45	76.05	4.00
,,	ننکانہ صاحب	23.02	—	50.35	73.97	—
	میزان	145.87	23.65	94.93	264.45	11.78
میزان سول ڈویژن لاہور		699.81	229.12	152.04	1080.47	20.95
لائل پور	لائل پور	—	—	68.340	61.340	—
,,	جڑانوالہ	—	—	62.090	62.090	0.43
,,	ٹوبہ ٹیک سنگھ	—	—	102.535	102.535	—
,,	سمندری	—	—	35.425	35.425	—
	میزان	—	—	268.390	268.390	0.43

1	2	3	4	5	6	7
جھنگ	جھنگ	—	—	192.086	19 .086	—
,,	چنیوٹ	—	—	73.380	73.380	—
,,	شور کوٹ	—	—	109.250	109.250	4.71
	میزان	—	—	374.716	374.716	4.71
سرگودھا	سرگودھا	—	—	88.990	88.990	—
,,	بھلوال	—	—	71.210	71.210	—
,,	شاہ پور	—	—	72.980	72.980	—
,,	خوشاب	—	—	296.085	296.085	—
	میزان	—	—	529.265	529.265	—

1	2	3	4	5	6	7
میانوالی	میانوالی	—	—	146.965	146.965	—
,,	بھکر	—	—	200.470	200.470	—
,,	عیسیٰ خیل	—	—	38.455	38.455	20.02
	میزان	—	—	385.890	385.890	20.02
میزان سول ڈویژن سرگودھا		—	—	1558.261	1558.261	25.16
	بہاول پور سول ڈویژن					
رحیم یار خان	صادق آباد	28.75	72.40	—	101.15	2.25
,,	رحیم یار خان	25.75	34.37	—	60.12	—
,,	خانپور	20.00	92.41	—	112.41	2.75
,,	لیاقت پور	16.75	36.13	—	52.88	17.00
	میزان	91.25	235.31	—	326.56	22.00

1	2	3	4	5	6	7
بہاولپور	احمد پور شرقیہ	22.25	90.12	—	112.37	1.25
,,	بہاول پور	32.00	82.69	—	114.69	37.66
,,	حاصلپور	53.00	20.00	—	73.00	18.75
	میزان	107.25	192.81	—	300.06	57.66
بہاولنگر	چشتیاں	19.00	42.00	—	61.00	—
,,	بہاولنگر	22.00	48.16	—	70.16	—
,,	منچن آباد	47.00	5.25	—	52.25	5.67
,,	فورٹ عباس	—	90.75	—	90.75	2.00
	میزان	88.00	186.16	—	274.16	7.67
میزان سول ڈویژن بہاولپور		286.50	614.28	—	900.78	87.33

1	2	3	4	5	6	7
	ملتان سول ڈویژن					
ساہیوال	اوکاڑہ	—	28.58	42.95	71.53	0.75
,,	دیپالپور	—	—	66.79	66.79	—
,,	پاک پتن	—	37.62	125.615	163.235	3.70
,,	ساہیوال	—	82.64	14.35	96.99	—
	میزان	—	148.84	249.705	398.545	4.45
ملتان	خانیوال	—	37.00	36.795	73.795	—
,,	کبیر والا	—	36.14	21.350	57.490	—
,,	ملتان	—	62.78	32.570	95.350	—
,,	شجاع آباد	—	—	6.140	6.140	—
,,	لودراں	—	0.37	59.925	60.295	10.755
,,	میلسی	—	—	50.840	50.840	—
,,	وہاڑی	—	24.00	68.565	92.565	—
	میزان	—	160.29	276.185	436.475	10.755

1	2	3	4	5	6	7
مظفر گڑھ	لیہ	—	36.25	65.30	101.55	—
,,	کوٹ ادو	—	25.75	86.50	112.25	—
,,	مظفر گڑھ	—	13.25	101.33	114.58	10.00
,,	علی پور	—	25.83	21.00	46.83	—
	میزان	—	101.08	274.13	375.21	10.00
ڈیرہ غازی خان	تونسہ	—	—	55.60	55.60	14.75
,,	ڈیرہ غازی خان	—	2.00	128.12	130.12	8.12
,,	جام پور	—	—	29.00	29.00	—
,,	راجن پور	—	—	76.60	76.60	18.00
	میزان	—	2.00	289.32	291.32	40.87
میزان سول ڈویژن ملتان		—	412.21	1089.34	1501.55	66.075

محکمہ ہائی وے کے ہیڈ کلرک مسٹر لیاقت علی کو گریجویٹی فنڈ اور پنشن کی ادائیگی

*۲۱۹۹ - رانا پھول محمد خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر لیاقت علی ہیڈ کلرک مینٹیننس ڈویژن ۱۱۰ گلبرگ روڈ لاہور محکمہ ہائی وے سے ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء سے ریٹائر ہو چکے ہیں ؟

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہیڈ کلرک کو آج تک گریجوٹی فنڈز پنشن کی ادائیگی نہیں کی گئی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ کیا حکومت قصور وار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے علاوہ مذکورہ کلرک کو اس کی گریجوٹی کی رقم کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) مذکورہ کلرک ۱۶-۱۰-۷۲ (بعد دوپہر) ریٹائر ہوا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں جزو (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہیں ۔ مذکورہ کلرک کی سروس بک کے اندراج اے ۔ جی ۔ پنجاب نے ابھی تک تصدیق نہیں کئے جو مستقل پنشن کے تعین اور ادائیگی میں رکاوٹ کی بناء ہے ۔ فی الحال عارضی طور پر تخمینہ کی بناء پر پنشن کی ادائیگی کے لئے کاغذات زیر عمل ہیں ۔ جو بہت جلد منظور ہو جائے گی ۔ سروس بک کی تکمیل کے بعد مستقل پنشن اور گریجوٹی کا تعین اور ادائیگی بھی جلد از جلد ہو جائے گی ۔

سیالکوٹ پسرور سڑک کی کشادگی

*۲۲۱۲ ۔ شیخ عزیز احمد : کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ پسرور سڑک کو کشادہ کرنے کا کام ۳۰ جون ۱۹۷۳ء تک مکمل ہو جائے گا ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پسرور نارووال سڑک کی چوڑائی میں بھی اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ نارووال سڑک کی چوڑائی میں اضافہ کے لئے متعدد محکمہ جات نے حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) پسرور سے نارووال سڑک کشادہ کرنے کی تجویز ترقیاتی پروگرام برائے سال ۷۴ ۱۹۷۳ء حکومت کو پیش کی ہے ۔ حکومت کی منظوری کے بعد ہی اس کو کشادہ کرنے کا کام شروع ہو سکتا ہے ۔

(اس مرحلے پر ملک غلام نبی صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

گوجرانوالہ سے ڈسکہ اور پسرور والی سڑکوں کے کراسنگ پر اوور ہیڈ یا زیر زمین پلوں کی تعمیر

*۲۲۲۲ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گوجرانوالہ سے ڈسکہ اور پسرور جانے والی سڑکوں پر ریلوے کراسنگ بعض اوقات نصف نصف گھنٹہ بند رہتے ہیں جس سے سفر کرنے والی عوام کو بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرۃ الصدر کراسنگ پر overhead یا زیر زمین پل بنانے پر غور کر رہی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) چونکہ ریلوے لائن کے دونوں طرف گوجرانوالہ شہر کی آبادی ہے اور بے شمار ٹانگے ، گڈے ، ٹرک وغیرہ چلتے ہیں۔ اس لئے پھاٹک بند ہونے پر سفر کرنے والوں کو کافی دیر تک ٹھہرنا پڑتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے جی۔ ٹی۔ روڈ سے ڈسکہ جانے والی سڑک پر واقع ریلوے کراسنگ پر پل بنانے کا منصوبہ منظور کیا ہے۔ اور اس پر تعمیری کام مارچ کے مہینے میں شروع ہو رہا ہے۔

رجالہ پیر محل سدھنائی ہیڈ ورکس کی مرمت اور کشادگی

*۲۲۵۴ - چوہدری شوکت علی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ رجالہ پیر محل سدھنائی ہیڈ ورکس سڑک کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت اور کشادگی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : رجالہ پیر محل سدھنائی سڑک کی حالت ٹھیک ہے اور اس کی سالانہ مرمت کی جا رہی ہے۔ سڑک مذکورہ کو کشادہ مضبوط کرنے کا منصوبہ سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں حکومت کے زیر غور ہے۔

پیر محل بھنسی سڑک کی مرمت

*۲۲۵۵ - چوہدری شوکت علی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ پیر محل بھنسی سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی فوری مرمت کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : پیر محل بھنسی سڑک جو کہ ایک رابطہ سڑک ہے - اس کی لمبائی ۱۰.۷ء ہے اور چوڑائی ۹ فٹ ہے - اس کے پختہ گولے کی موجودہ حالت بالکل ٹھیک ہے - البتہ پختہ گولے کی چوڑائی بہت کم ہونے کی وجہ سے اور ٹریفک کی زیادتی کی وجہ سے ٹریفک کو سڑک کے کناروں پر سے گزرنا پڑتا ہے جس سے رکاوٹ ہوتی ہے - فی الحال اس سڑک کو کشادہ کرنے کا کوئی پروگرام زیر غور نہیں ہے ۔

تعمیر شدہ سڑکوں کا دوبارہ ٹوٹنا

*۲۲۶۷ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے ٹھیکیداروں سے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبہ میں بعض ٹھیکیداروں کی تعمیر کردہ سڑکیں تعمیر کے تھوڑے عرصے کے بعد ہی ٹوٹ جاتی ہیں جو حکومت و ٹھیکیدار کے درمیان ٹنڈر کی منظوری کے وقت کئے گئے معاہدہ کے خلاف ہوتا ہے ؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کے جواب اثبات میں تو یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک کتنی سڑکیں مقررہ وقت سے پہلے ٹوٹ گئیں اور کتنے ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) سوال واضح نہیں ہے -

(ج) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا -

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ٹھیکیداران کے ساتھ معاہدہ کی رو سے کتنے سال یا ماہ تک وہ ٹھیکیدار جو سڑک یا پل تعمیر کر رہا ہے ، اس کی ذمہ داری اس پر ہوتی ہے ؟

Mr. Chairman : Not allowed. This is a vague question. Put a relevant supplementary questions.

چوہدری امان اللہ لک : سوال میں لکھا ہے کہ "آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبہ میں بعض ٹھیکیداروں کی تعمیر کردہ سڑکیں تعمیر کے تھوڑے عرصے کے بعد ہی ٹوٹ جاتی ہیں" اس کے متعلق ہی میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا اس معاہدے میں یہ ہوتا ہے کہ سڑک یا پل بننے سے فلاں وقت تک ٹھیکیدار ذمہ دار ہوگا ؟ میں نے جو پوچھا ہے میرا خیال ہے کہ وہ سمجھ گئے ہیں ۔

Mr. Chairman : Even I have not understood your question How can be answer it ?

چوہدری امان اللہ لک : میں پھر وضاحت سے عرض کئے دیتا ہوں کیا ٹھیکیداران کو سڑکوں کی تعمیر کے لئے جو ٹھیکے دیئے جاتے ہیں ، اس معاہدے میں ٹھیکیداران پر کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ؟ کیا تعمیر کرنے اور پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کو handover کرنے کے بعد بھی کچھ عرصے تک وہ ذمہ داری قبول کرتے ہیں ؟ یہ بنیادی سوال تھا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جیسا کہ آپ نے کہا ہے یہ vague سوال ہے ۔ اگر آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال کریں ۔ کیونکہ اس بات کا اس سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر سڑک میں یا عمارت میں کوئی گڑ بڑ ہو تو ٹھیکیدار اکیلا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ میرے محکمے کے افسر بھی ذمہ دار ہوتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ وزیر صاحب فائنل بل کی ادائیگی سے قبل سڑکوں پر خود چل پھر کر دیکھ لیا کریں کہ آیا وہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار بھی ہیں یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : بڑے رولر اور چھوٹے رولر کی ضرورت ہوتی ہے ۔ چھوٹے رولر کے لئے میں میاں صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ چلا کر دیکھ لیں ۔ (قہقہے)

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ اپنے دورے کے دوران انہوں نے کسی سڑک کا معائنہ کیا اور ان کے علم میں

یہ آیا ہے کہ سڑک تعمیر ہونے کے فوری بعد ٹوٹ پھوٹ چکی ہے ۔ اگر ہے تو وہ کس جگہ پہ ہے ؟

Mr. Chairman : This is no supplementary question.

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سٹیمر سروس سے کرایہ کی وصولی

*۲۲۹۲ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) دریائے سندھ پنجاب کے جس جس حصہ سے گزرتا ہے وہاں کس کس مقام پر (۱) باقاعدہ پختہ پل تعمیر ہیں (۲) سردیوں میں کشتیوں کا پل مہیا کیا جاتا ہے (۳) سٹیمر سروس قائم ہے (۴) عوام عام کشتیوں سے آر پار آتے جاتے ہیں ۔

(ب) مذکورہ بالا دریا پر جہاں عام کشتیوں کے ذریعے عوام آر پار آتے جاتے ہیں آیا حکومت وہاں سٹیمر سروس چلانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کہاں کہاں اور کب تک ۔

(ج) جہاں سٹیمر سروس ہے وہاں عوام سے کس حساب سے کرایہ وصول کیا جاتا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) پنجاب میں مندرجہ ذیل مقامات پر دریائے سندھ پر پختہ کشتیوں کے پل اور سٹیمر سروس موجود ہیں ۔

I - پختہ پل ۔

۱ - راولپنڈی سے پشاور جانے والی سڑک پر اٹک کے مقام پر ریل اور سڑک کا ملحقہ پختہ پل ۔

۲ - فتح جنگ خوشحال گڑھ سڑک پر ریل اور سڑک کا ملحقہ پل ۔

۳ - داؤد خیل سے کالا باغ جانے والی سڑک پر کالا باغ کے مقام پر ریل اور سڑک کا ملحقہ پل -

۴ - میانوالی سے بنوں جانے والی سڑک پر جناح بیراج کے مقام پر پختہ پل -

۵ - میانوالی سے ڈیرہ اسماعیل خان جانے والی سڑک پر چشمہ بیراج کے مقام پر پختہ پل -

۶ - مظفر گڑھ سے ڈیرہ غازی خان جانے والی سڑک پر تونسہ بیراج کے مقام پر پل -

II - کشتیوں کے پل -

۱ - مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان سڑک پر غازی گھاٹ کے مقام پر -

۲ - راجن پور سے کشمور جانے والی سڑک پر مٹھن کوٹ کے مقام پر -

III - سٹیمر سروس -

۱ - راجن پور سے کشمور جانے والی سڑک پر مٹھن کوٹ کے مقام پر -

۲ - راجن پور اور بنگلہ اچھ کے درمیان دریائے سندھ پر -

IV - عوام عام کشتیوں سے آر پار آتے جاتے ہیں -

یہ اطلاع ہمارے پاس موجود نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے محکمہ کا اس سے تعلق ہے -

(ب) جی نہیں -

(ج) کرایہ سول انتظامیہ اور ضلعی کونسلیں وصول کرتی ہیں لہذا یہ اطلاع ہمارا محکمہ فراہم نہیں کر سکتا -

---

پنجاب کے دریاؤں پر عوام سے ٹیکس یا فیس کی وصولی

*۲۲۹۳ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) پنجاب کے دریاؤں پر ایسے کتنے پختہ پل ہیں جن پر پیدل گزرنے پر عوام سے ٹیکس یا فیس وصول کرنے کے لئے ٹھیکیدار مقرر ہیں ؟

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ عوام میں کافی ایسے لوگ ہیں جو پل پر سے گذر کر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کے لئے ٹیکس یا فیس ادا نہیں کر سکتے ۔

(ج) کیا وزیر موصوف اس امر سے بھی آگاہ ہیں کہ ایسے غریب لوگ عوام سے بھیک مانگ کر ٹیکس یا فیس ادا کرتے ہیں اور پھر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کے لئے پل پار کر سکتے ہیں ۔

(د) اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ پیدل چلنے والوں کو ٹیکس یا فیس سے مستثنیٰ کر دیا جائے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) پیدل گزرنے والوں سے محکمہ ہائی وے کسی پل پر بھی ٹیکس یا فیس وصول نہیں کرتا ہے ۔ چار عدد پلوں پر موٹر گاڑیوں سے ٹول ٹیکس لیا جاتا ہے ۔ ان کے نام یہ ہیں ۔

۱ ۔ لاہور اور شاہدرہ کے درمیان دریائے راوی پر نیا پل ۔
۲ ۔ شہر جہلم کے پاس دریائے جہلم پر نیا پل ۔
۳ ۔ شہر بہاولپور کے پاس دریائے ستلج پر نیا پل ۔
۴ ۔ شہر چیچا وطنی کے پاس دریائے راوی پر پل ۔

(ب) ، (ج) اور (د) پیدل چلنے والوں سے کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے ۔ اس لئے یہ سوالات پیدا نہیں ہوتے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۴ عدد پلوں پر موٹر گاڑیوں سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ یہ ٹول ٹیکس کب تک لیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! سوال پیدل چلنے والوں کے متعلق ہے ۔ میں ان کی بات سمجھ نہیں سکا کہ یہ کون سے ٹول ٹیکس کی بات کر رہے ہیں ۔ ٹول ٹیکس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : موٹر گاڑیوں سے جو ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے میں نے اس کے متعلق سوال کیا ہے ۔ اس کو ختم کرنے کے لئے حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ارادہ رکھتی ہے تو یہ کب ختم کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : ابھی تو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔

صوبہ پنجاب میں سڑکوں کی کشادگی

*۲۳۴۲ ۔ شیخ محمد اصغر : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران صوبہ پنجاب میں کس کس پکی سڑک کو مزید کشادہ کرنے کا پروگرام تھا اور کون کونسی سڑک کو کتنے میل تک آج تک کشادہ کیا گیا ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا سڑکوں کی کشادگی کے لئے کتنی رقم ۱۹۷۲-۷۳ء کے لئے رکھی گئی تھی اور آج تک کتنی رقم صرف کی جا چکی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) فہرست الف ھذا ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا سڑکوں کی کشادگی کے لئے ۵۸۶۰۹۲ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی تھی ۔ جسے اب بڑھا کر ۵۹۹۰۳۰ لاکھ کر دیا گیا ہے اس میں سے ۲۶۱۰۵۴ لاکھ روپیہ صرف کیا جا چکا ہے ۔

فہرست الف

نمبر شمار	نام سڑک	پروگرام	کام جتنا ختم ہوا
۱	جی - ٹی روڈ میل ۲۳ تا ۲۲۸	۱۱۰۲۵ میل	۶۰۰۰ میل
۲	پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ روڈ	۵۰۰۰	۴۰۰۰
۳	گجرات سرگودھا روڈ میل ۷۰ تا ۸۳	۲۰۷۵	۲۰۷۵
۴	سرائے کالا کوٹ نجیب اللہ روڈ	۱۰۷۰	۵۰۸۰

نمبر شمار	نام سڑک	پروگرام	کام جتنا ختم ہوا
۵	شاہ پور چھاوڑیاں روڈ	۶۰۳۴	۶۰۳۴
۶	چیچا وطنی بوریوالہ روڈ	۱۰۰۳۷	۳۰۰۰
۷	جھنگ کبیر والا روڈ	۷۰۰۰	۷۰۰۰
۸	کرم داد قریشی ڈیرہ دین پناہ روڈ	۲۰۷۵	۲۰۷۵
۹	ویسٹ پاکستان ہائی وے ظاہر پیر تا ترنلہ محمد پناہ	۲۹۰۰۰	۳۰۷۵
۱۰	صادق آباد رحیم یار خان روڈ	۷۰۳۱	۳۰۲۵
۱۱	گجرات سرگودھا میل $\frac{۲۶}{۲}$ تا $\frac{۳۳}{۳}$	۲۰۰۰	کام جاری ہے
۱۲	گجرات سرگودھا میل $\frac{۳۳}{۳}$ تا $\frac{۴۵}{۰}$	۲۰۰۰	کام جاری ہے
۱۳	لاہور ملتان کوئٹہ روڈ میل ۵ تا ۹	۲۰۰۰	ایضاً
۱۴	میانوالی مظفر گڑھ روڈ میل ۳ تا ۳۳	۶۰۰۰	ایضاً
۱۵	مظفر گڑھ پنج روڈ میل ۵۲۶ تا $\frac{۷۳۳}{۳}$	۴۰۰۰	ایضاً
۱۶	مظفر گڑھ پنج روڈ میل ۵۵۳ تا ۵۶۷	۴۰۰۰	ایضاً
۱۷	مظفر گڑھ پنج روڈ میل ۵۶۷ تا ۵۸۲	۶۰۰۰	ایضاً
۱۸	رحیم یار خان کراسنگ تا خان پور کراسنگ	۳۴۰۰۰	۳۰۲۵
۱۹	احمد پور چنی گوٹھ روڈ میل $\frac{۴۹}{۳}$ تا $\frac{۳۷}{۰}$	۷۰۰۰	کام جاری ہے
۲۰	لیکسلا ہائی پاس روڈ	۱۰۲۵	۱۰۲۵
۲۱	شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ $\frac{۵۱}{۶}$ تا ۶۱	۸۰۰۰	۳۰۰۰
۲۲	جھنگ اٹھاراں ہزاری روڈ میل ۱۳۳ تا ۱۵۲	۷۰۰۰	۲۰۱۵
۲۳	شور کوٹ روڈ تا شور کوٹ ٹاؤن	۶۰۰۰	۲۰۷۵
۲۴	طالب والا سرگودھا روڈ میل ۷۶ تا ۱۰۷	۱۵۰۰۰	۱۳۰۳۹
۲۵	لائل پور روڈ جھنگ میل ۹۰ تا $\frac{۱۱۷}{۶}$	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام سڑک	پروگرام	کام جتنا ختم ہوا
۲۶	لاہور جڑانوالہ لائل پور روڈ میل ۵۰۰۶۴ تا ۶۳	۹۰۰۰	۶۰۰۰
۲۷	شاہ کوٹ لائل پور روڈ میل $\frac{۷۷}{۲}$ تا $\frac{۸۷}{۵}$	۹۰۷۵	۱۰۶۰
۲۸	دہلی ملتان روڈ میل ۳۴۴ تا ۳۶۶	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۲۹	سیالکوٹ پسرور روڈ $\frac{۱۱}{۳}$ تا ۲۰	۸۰۶۲	۳۰۰۰
۳۰	ایمن آباد لنک روڈ	۲۰۶۹	کام جاری ہے
۳۱	بھائی پھیرو بلوکی روڈ	۵۰۰۰	ایضاً
۳۲	لاہور پروٹیکٹو بند میل $\frac{۷}{۵}$ تا $\frac{۱۳}{۵}$	۶۰۶۲	۳۰۰۰
۳۳	شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل ۲۲ تا ۳۶	۸۰۰۰	کام جاری ہے
۳۴	شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل ۳۷ تا $\frac{۵۱}{۶}$	۸۰۰۰	ایضاً
۳۵	جھنگ گوجرہ روڈ میل ۱۳۹ تا ۱۴۱۰۷۵	۲۰۷۵	۱۰۳۷
۳۶	دہلی ملتان روڈ ٹبہ سلطان پور میل ۳۹۶ تا ۴۲۶	۲۰۰۰	کام جاری ہے
۳۷	دہلی ملتان روڈ سیکشن ٹبہ سلطان پور تا وہاڑی	۶۰۰۰	کام جاری ہے
	میزان	۲۶۴۰۶۸	۸۰۰۰۰

لودھراں تا قریشی والا سڑک کی پختگی

*۲۳۷۱ - (الف) ۔ خان نور محمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لودھراں تا قریشی والا سڑک کو تا حال پختہ نہیں کیا گیا ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : جی ہاں۔ سڑکوں کی اہمیت کے پیش نظر اس سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز بھی حکومت کو منظوری کے لئے پیش کی جاوے گی۔

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آئندہ مالی سال میں اس سڑک کو پختہ کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : انشاء اللہ اس سڑک کو پختہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

دربار سندھیلیانوالی سڑک پر ناجائز تجاوزات

*۲۳۷۷ - سردار غلام عباس خان گادھی : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع لائلپور سے ہیڈ سدھنائی براستہ سندھیلیاں والی پختہ سڑک جاتی ہیں ؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ دربار سندھیلیانوالی سے سڑک کی حدود میں دونوں طرف ۶۰/۷۰ کھوکھے تعمیر ہیں۔ حبیب بنک اور ڈاکخانہ بھی حدود سڑک میں ہیں جب کہ دربار کا سجادہ نشین اسرار حسین شاہ حبیب بنک سے دو صد روپیہ ماہوار کرایہ ڈاکخانہ سے ساٹھ روپیہ ماہوار کھوکھے والوں سے پندرہ روپیہ سے تیس روپیہ فی کھوکھا وصول کرتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ناجائز تجاوزات و ناجائز کرایہ وصول کرنے والے کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں۔

(ب) دربار سندھیلیانوالی سڑک کے دونوں طرف ۵۰ کھوکھے حبیب بنک اور ڈاکخانہ بھی تعمیر ہے پیر اسرار حسین شاہ سجادہ نشین دربار سندھیلیانوالی کا کرایہ بھی وصول کر رہا ہے۔

(ج) متعلقہ زمین جس پر پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے اس کا معاوضہ پیر اسرار حسین شاہ کو ابھی تک ادا نہیں کیا گیا اور نہ ہی زمین کا انتقال محکمہ ہائی ویز کے نام ہوا ہے اس سلسلے میں ضروری کارروائی کی جا رہی ہے جب زمین کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔ اور زمین محکمہ ہائی ویز کے نام پر منتقل ہو جائے گی تو ان تجاوزات کو ہٹا دیا جائے گا۔

سردار غلام عباس خان گادھی : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو کرایہ وہ وصول کر رہے ہیں وہ ان سے مجرا کئے جائیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : ابھی تک زمین ہمارے نام منتقل نہیں ہوئی اور ہم اس کا مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ ابھی زمین اس کے نام ہے جب وہ زمین ہمارے نام منتقل ہو جائے گی تو اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ معاملہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیج سکتا ہوں تاکہ وہ ہمیں رائے دے سکیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کیا کرنا چاہئیے۔

عبدالحکیم تا میاں چنوں سڑک کی مرمت

*۲۳۷۸ ـ ڈاکٹر محمد صادق ملہی : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ عبدالحکیم تا میاں چنوں روڈ بوجہ ملٹری ٹریفک کافی ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت عوام کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکور سڑک کو مرمت کے علاوہ کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) یہ درست ہے کہ بھاری ملٹری ٹریفک اور نا موافق سرد موسم کی وجہ سے چند جگہوں پر سڑک کی تہ اکھڑ گئی تھی ۔

(ب) سڑک کی اکھڑی ہوئی تہ پر مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور عنقریب مکمل ہو جائے گا اہم نسبتاً کم اہمیت کی بناء پر ایسی سڑک کو کشادہ کرنے کی تجویز فی الحال حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

تصیل مری میں پل کی تعمیر

*۲۳۸۰ ۔ مسٹر محمد حنیف خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تصیل مری میں راولپنڈی کوہالہ روڈ پر علیوٹ کے مقام پر واقع پل انتہائی اہمیت کا حامل ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ پل گذشتہ کئی سالوں سے زیر مرمت ہے اور نا گفتہ بہ حالت میں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کی اہمیت کے پیش نظر موجودہ عارضی پل کی جگہ کیا پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں یہ پل پہاڑ کے پھسلنے کی وجہ سے ۱۹۶۴ء میں بہہ گیا تھا چونکہ ابھی تک پختہ جگہ پل بنانے کے لئے مقرر نہیں ہو سکی اس لئے فی الوقت بیلی برج اس جگہ نصب کیا ہوا ہے جس پر ہر قسم کی بھاری ٹریفک با آسانی گزر رہی ہے ۔

(ج) جی ہاں موجودہ پل کی جگہ پر مستقل پختہ پل ضرور تعمیر کیا جائے گا لیکن پل کا موقع پھسلنے والی پہاڑی کے قریب ہونے کی وجہ سے فی الحال تکنیکی نقطہ نظر سے زیر مشاہدہ ہے ۔ جوں ہی اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ مزید پہاڑی نہیں پھسلے گی کیا پل تعمیر کر دیا جائے گا ۔

مسٹر محمد حنیف خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس پل کو بنے ہوئے آٹھ نو سال کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ اس کے تحفظ کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں اس کی تعمیر ممکن ہو سکے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ٹیکنیکل مشکل ہے جب ہمیں یہ تسلی ہو جائے گی کہ مزید پہاڑی نہیں پھسلے گی تو ہم فوراً اس پر پختہ پل تعمیر کر دیں گے ۔ یہ تسلی جب تک نہیں ہوتی اس وقت تک ہم نے متبادل انتظام کر رکھا ہے اور اس سے با آسانی ٹریفک گزر رہی ہے ۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے ۔ اگر کوئی رکاوٹ ہوتی تو ہم کوئی نہ کوئی اس کے لئے حل ضرور ڈھونڈتے لیکن اب اگر قوم کے پیسے سے ہم پل بنائیں اور اگلے سال یا دو سال کے اندر پھر پہاڑی پھسل جائے اور پل ٹوٹ جائے تو آپ محکمے کو گالیاں دیں گے ۔ یہ نہیں دیکھیں گے کہ ہم نے کیا کیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے ٹیکنیکل مشکل کے متعلق وضاحت چاہوں گا کہ ان سے ان کی مراد کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : آج قائد حزب اختلاف نہیں بیٹھے ہوئے ۔ آپ اپنے نام کی طرح سوال پر الجھا ہوا کرتے ہیں ۔ اب کون سی بات آپ پوچھنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال صحیح طور پر نہیں ہو سکا ۔ آپ دوبارہ اپنا سوال دہرائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ وہ ٹیکنیکل لفظ کی وضاحت فرمائیں ۔ کیونکہ اس ایک لفظ کی وجہ سے وہ پل رکا ہوا ہے ۔ میں نے بڑے صاف ستھرے الفاظ استعمال کئے تھے میاں صاحب پتہ نہیں کس بات کا غصہ کر گئے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : لک صاحب کی بات پر تو مجھے کبھی غصہ نہیں آتا ۔ ہمیشہ پیار آتا ہے ۔ غصہ آنے والی بات نہیں ہے میں نے تو بڑے واضح الفاظ میں یہ عرض کر دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میاں صاحب میں نے اس سوال کی اجازت نہیں دی آپ اس کا جواب نہ دیں ۔

سمندری رجانہ سڑک کی مرمت

*۲۴۳۸ ۔ چوہدری نور احمد : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سمندری رجانہ سڑک کی حالت مرید والہ گرڈ اسٹیشن سے رجانہ تک ناگفتہ بہ ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اسے کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں رکھتی تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) یہ حقیقت نہیں ہے کہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے بلکہ سڑک درست حالت میں ہے ۔ سڑک تنگ ہونے کی وجہ سے گاڑیاں کچے حصہ پر اتر جاتی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کو تکلیف ہوتی ہے جب سڑک چوڑی ہو جائے گی تو کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔

(ب) مرید والا سے پیر محل تک براستہ رجانہ سڑک کو چوڑا کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے اس پر خرچ کا تخمینہ مبلغ ۴۰,۹۰,۰۰۰ روپے لگایا گیا ہے اس کام کو ترقیاتی پروگرام سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں شامل کرانے کی کارروائی کی جا رہی ہے مطلوبہ رقم مہیا ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا ۔

سمندری رجانہ سڑک کی کشادگی

*۲۴۳۹ ۔ چوہدری نور احمد : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سمندری رجانہ سڑک کی کشادگی کا کام کس کس سال میں ہوا اور اب تک کتنے میل سڑک کشادہ کی جا چکی ہے اور اس پر کیا لاگت آئی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مریدوالہ گرڈ اسٹیشن سے رجانہ تک تقریباً آٹھ نو میل کا ٹکڑا ابھی تک کشادہ نہیں کیا گیا۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ حصہ کو کب تک کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں رکھتی تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) سمندری رجانہ سڑک کی کشادگی کا کام ۶۷ - ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۷۱ - ۱۹۷۰ء میں ختم ہوا اور ۲۰ میل ۵ فرلانگ کی کشادگی کا کام ہوا اور لاگت دس لاکھ ۹۵ ہزار آٹھ سو روپے آئی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس ٹکڑے کو کشادہ کرنے کا منصوبہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں شامل کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ حکومت کی منظوری کے بعد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

چوہدری محمد یعقوب علی بٹھہ : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میرا ایک قلیل المہلت سوال تھا جو آج کے لئے رکھا ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔ اس کا جواب ایوان کی میز پر نہیں رکھا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker : That question relates to the Education Department and the Education Minister is not present in the House.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Ali Bhutta : Then it should be taken up tomorrow.

Mr. Deputy Speaker : Yes, it will be taken up tomorrow.

Mian Khurshid Anwar : There is no quorum.

Mr. Deputy Speaker : Let there be a count.....count was taken.....The House is in quorum.

اراکین اسمبلی کی رخصت

قاضی محمد اسماعیل جاوید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست قاضی محمد اسماعیل جاوید صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ کی صحت کئی دنوں سے زیادہ خراب ہے جس کی وجہ سے سیشن میں شمولیت نہیں کر سکتا ۔ لہٰذا مہربانی فرما کر مورخہ ۱۲-۳-۷۳ تا ۱۶-۳-۷۳ بانچ یوم سوموار تا جمعہ المبارک کی رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔ عین نوازش ہوگی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید ناظم حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید ناظم حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ ۸ اور ۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ ان دو دنوں کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا خالق حسین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مرزا خالق حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ ۸ مارچ ۱۹۷۳ء کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی اس دن کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I was unable to attend the House due to my illness on 9th and 10th I may please be granted leave.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک عبدالقیوم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک عبدالقیوم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

With due respect it is stated that I could not attend my Assembly Session on 8th and 9th March, because of indisposition. It is, therefore, requested that leave for the above days may kindly be sanctioned.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

کامیاب پی ۔ سی ۔ ایس امیدواران کی مجسٹریٹوں کی آسامیوں پر تعیناتی میں تاخیر

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ مورخہ ۲۸-۲-۷۳ کو میں نے ایک تحریک التوا پیش کی جس میں

صوبہ پنجاب میں مجسٹریٹوں کی کمی کے باعث عوام کو انصاف حاصل کرنے میں جو دشواریاں پیش آ رہی ہیں اس صورت حال پر بحث کے جواب میں اس روز کے قائم مقام قائد حزب اقتدار جناب چوہدری محمد حنیف رامے صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی کہ حکومت پنجاب ایک سو مجسٹریٹ بہت جلد تعینات کر رہی ہے۔ پی۔ سی۔ ایس کے پاس شدہ امیدواروں کو بھی تعینات کیا جا سکتا ہے۔ اس واضح یقین دہانی کے باوجود نہ ہی مجسٹریٹ تعینات کئے گئے اور نہ ہی پاس شدہ پی۔ سی۔ ایس امیدواروں کی تعیناتی کا کوئی تحرک کیا گیا۔ اس امر کا انکشاف کل مورخہ ۱۱ ۳۰۷۳ کو کامیاب امیدواروں کی ایسوسی ایشن منعقدہ لاہور میں ہوا۔ حکومت کی واضح یقین دہانی کے باوجود پی۔ سی۔ ایس امیدواروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

وزیر خزانہ نے جو اس سلسلے میں ایوان میں ارشاد فرمایا ہے وہ میں پڑھے دیتا ہوں۔

"جناب والا! اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ حکومت کو یہ احساس ہے چنانچہ اس لئے ۱۰۰ نئے مجسٹریٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں اور ان کے انٹرویو آج کل ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو پی۔ سی۔ ایس میں کامیاب امیدوار تھے ان میں سے بھی ۲۵ آدمی رکھے جا رہے ہیں اور جن تحصیلداروں کی ترقی ہو سکتی تھی ان کے کیس بھی زیر غور ہیں اور ایک ماہ کے اندر اندر یہ کمی پوری ہو جائے گی"۔

فاضل ممبر جس نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے ان کی اطلاع کے لئے بتاتا ہوں کہ یہ ۲۸ فروری کی بات ہے اس کا ایک مہینہ ۳۱ مارچ کو ختم ہوگا۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں واقعات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : No short statement is called for, I don't give my consent and that is why I asked the members to first obtain a copy of the statement on which they are relying. It is very clearly stated in that statement of the

Minister concerned that it will be done within a month and naturally that period will expire on the 31st of March. No such motion can be brought in the House before that time. Under the circumstances I cannot give my consent. You can raise this question after 31st of March.

چوہدری امان اللہ لک : وہ ساری غلط ہے ۔

Mr. Speaker : That is not under discussion.

چوہدری امان اللہ لک : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب کوئی پرولیج موشن ہاؤس میں پیش کی جائے تو جناب کے فیصلے سے قبل ایک مختصر سا بیان دینا ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : I have not given my consent, and if I withhold my consent, the member is not entitled to give a short statement.

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری کی ایک تحریک استحقاق ہے ۔ فاضل وزیر اعلیٰ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو pending رکھتا ہوں ۔

Now, we go on to Adjournment Motions.

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۳۹۴ کو لیا جاتا ہے ۔ اسی موضوع پر حاجی سیف اللہ خان اور سید تابش الوری کی تحریک التوا نمبر ۳۹۶ اور ۴۰۴ ہے ۔ لک صاحب کی تحریک زیادہ واضح ہے ۔ اسی کو ایوان میں پڑھتا ہوں ۔

عارضی لیکچراروں کو تنخواہ کی عدم ادائگی

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت کی اشاعت مورخہ ۷۳-۳-۷ کی ایک خبر کے مطابق پنجاب کے تین سو عارضی لیکچراروں کو کئی ماہ سے تنخواہ ادا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے یہ اساتذہ مالی پریشانیوں کا شکار ہیں اور اپنے فرائض پوری تن دہی سے سر انجام دینے سے قاصر ہیں ۔ اس واقعہ کے پڑھنے سے پنجاب کے عوام

سخت ہیجان اور پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں اور حکومت کی عدم توجہی سے ہزاروں طلباء اور اساتذہ بری طرح متاثر ہوئے ہیں واقعہ کی اہمیت سنگین ہے اس پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

چوہدری صاحب یہ اساتذہ کون سے کالج کے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس میں کالج جو حکومت نے اپنی تحویل میں لئے ہیں بھی شامل ہیں اور گورنمنٹ کالج بھی اس میں شامل ہیں ۔ اساتذہ نے احتجاج کیا ہے ۔ تین چار ماہ ہوئے انہیں عارضی ترقیاں دی گئی تھیں مگر ان کو تنخواہ نہیں دی جا رہی ہے جس کی وجہ سے وہ مالی پریشانیوں کا شکار ہو گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : Is any Minister in a position to make a statement on that ?

وزیر قانون : جناب والا ! وزیر تعلیم ہاؤس موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : پرسوں اس تحریک التوا کا سٹیٹمنٹ سننے کے بعد فیصلہ دیا جا سکے گا ۔ اب حاجی محمد سیف اللہ خان کی تحریک التواء نمبر ۳۹۵ ہے ۔

خان پور میں تعمیر شدہ پرائیویٹ آنکھوں کے ہسپتال اور اس کی ملحقہ اراضی کو مفت قبول کرنے سے حکومت پنجاب کا انکار

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم مارچ میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے سوا لاکھ روپے سے تعمیر شدہ آنکھوں کے ہسپتال اور اس کے ساتھ ملحقہ اراضی تعدادی ۲۴۰ کنال کو مفت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب کہ یہ عطیہ خان پور ضلع رحیم یار خان کے ایک خیر شخص نے مفاد عامہ کے تحت اور علاقہ کی ضروریات کے پیش نظر اپنے صرف سے انتہائی شاندار اور وسیع و عریض آنکھوں کے ہسپتال کے لئے عمارت تعمیر کی اور اس کے ساتھ ۲۴۰ کنال انتہائی قیمتی رقبہ بھی ہسپتال کے ساتھ وقف کر دیا ہے ۔

باوجود مسلسل کوشش کے حکومت پنجاب اس عظیم پیش کش کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

یہ بھی پنڈنگ کر لیتے ہیں جب وزیر صحت صاحب تشریف لائیں گے اس وقت اس پر بحث ہو سکے گی ۔

وزیر قانون : وہ کل ہاؤس میں تشریف لے آئیں گے ۔

مسٹر سپیکر : کل ۱۴ تاریخ ہے جو پہلی تحریک التوا ہے وہ ۱۵ تاریخ کے لئے ہے ۔

سید تابش الوری : جناب اسپیکر ! میں آپ سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ کم از کم آپ کیبینٹ کے ارکان سے یہ تو کہیں کہ تحاریک التوا اور پرولیج موشن کے وقت وہ ہاؤس میں موجود رہا کریں ۔

مسٹر سپیکر : اگر کوئی فاضل وزیر کسی کام کے سلسلے میں گئے ہوں تو وہ ایوان میں کیسے حاضر ہو سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری : اس وقت صرف چار وزرائے کرام حاضر ہیں ۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایل ایل بی کی کلاسوں کے اجراء میں تعطل

مسٹر سپیکر : اب تحریک التوا نمبر ۳۹۷ لی جا رہی ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۶ مارچ روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق ایل ایل بی کی کلاسوں کا اجراء ابھی تک نہیں کیا جا رہا ہے اور طلباء کا کافی وقت ضائع ہو چکا ہے ۔ جو قومی ضیاع کے مترادف ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ۶ ماہ کے عرصہ سے اہم کلاسوں کا تعطل معنی خیز ہے اور طلباء کے لئے پریشانی کا باعث ہے اس ضمن میں طلبا نے احتجاجی جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

اعوان صاحب آپ اس کا جواب دیں گے یا وزیر تعلیم دیں گے ؟

وزیر قانون : وزیر تعلیم ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک التوا بھی ۱۵ تاریخ کو لی جائے گی ۔

ایم سی سی کی ٹیم کو اغوا کرنے کے الزام میں گورنمنٹ کالج مظفر آباد کے طلباء کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ گورنمنٹ کالج مظفر آباد کے ۲۴ طلباء کو حراست میں لینے سے متعلق ہے ۔ روزنامہ جمہور مورخہ ۸ مارچ کے ادارتی نوٹ کے مطابق گورنمنٹ کالج مظفر آباد کے ۲۴ طلباء اور ان کے ایک پروفیسر کو اس الزام میں لاہور میں حراست میں لے لیا گیا کہ وہ ایم سی سی کی کرکٹ ٹیم کو اغوا کرنا چاہتے تھے ۔ یہ الزام اتنا مضحکہ خیز ہے کہ پولیس کی کارروائی کو طالب علموں سے صریح زیادتی ہی قرار دیا جائے گا ۔ طلباء کے ساتھ ان کے ایک پروفیسر بھی تھے اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کسی خطرناک مشن پر آئے ہوں گے ۔ خبر کے مطابق پولیس نے عرصہ سے طلباء کو بدسلوکی کا نشانہ بنا رکھا ہے اور وہ اس طرح حکمران پارٹی کو رسوا کر رہی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! آج ہمارے قائد ایوان موجود نہیں اس لئے شاید وزیر قانون صاحب نائب قائد ایوان کے فرائض سرانجام دیں ۔

مسٹر سپیکر : تابش صاحب تشریف رکھئے جو بھی صورت ہوگی اس کے مطابق کام چلے گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ مظفر آباد آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے چند طلباء کرکٹ میچ دیکھنے کے لئے لاہور تشریف لے آئے تھے ۔ وہ بسوں میں آئے تھے ۔ وہ دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتے تھے اور چوں کہ لاہور کے لوگ ایک عرصہ سے مہمان نواز مشہور ہیں تو ان کی صحیح دیکھ بھال کرنے کے لئے ان کو سٹیڈیم میں ایک اچھی جگہ دی گئی ۔ وہاں

پر پولیس پہلے ہی موجود تھی اور دو سپاہی ڈیوٹی پر تھے - سٹیڈیم میں دوسری جگہوں پر جھگڑا ہو رہا تھا - پولیس کی نیت نہیں تھی کہ ان کو حراست میں رکھا جائے بلکہ نظم و نسق کا خیال رکھتے ہوئے ان کی حفاظت کی گئی اور ان کے ساتھ کوئی ناروا سلوک نہیں کیا گیا جس سے طلباء کے ذہنوں میں شکوک پیدا ہو سکیں - جناب والا ! جو کچھ میں نے کہا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کی رپورٹ تو اخبارات میں ہے - انھوں نے خود اس کی تصدیق کی ہے -

سید تابش الوری : جناب اسپیکر ! میرے خیال میں آج تک اس سے زیادہ مضحکہ خیز کوئی موقف اختیار نہیں کیا گیا اور لاہور کے شہریوں پر اس سے بڑا اور کوئی الزام بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کے لئے انہیں حراست میں لینا ضروری سمجھتے ہیں -

مسٹر سپیکر : انھوں نے حراست میں لینے کے الزام سے انکار کیا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ کہا گیا ہے کہ وہ مہمان تھے اور مہمانوں کی مہمان داری کے لئے ضروری تھا کہ وہاں پولیس کا انتظام کیا جاتا اور ان کو حراست میں لے کر چھانگا مانگا پہنچایا جاتا -

مسٹر سپیکر : چھانگا مانگا کا ذکر نہ تو آپ کی تحریک التواء میں ہے اور نہ ہی انھوں نے کیا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے حراست کا ذکر کیا ہے اور یہ اتنا سنگین واقعہ ہے کہ وزیر قانون کو نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے - وہ اس مسئلے پر کل کی طرح بدستور ہنستے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : ان کی طبیعت بھی میری طرح ہے - کبھی زور سے بولتے ہیں اور کبھی محض ہنس دیتے ہیں -

*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*

Mr. Speaker : The whole of this discussion should be expunged from the proceedings of the Assembly.

کرنل محمد اسلم خان نیازی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا !

تبسم کی سزا کتنی کڑی ہے
گلوں کو ہنس کے مرجھانا پڑا ہے

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ وزیر قانون نے یہ نہیں بتایا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : جس لفظ سے کسی غلط فہمی کے پیدا ہونے کا احتمال ہو اس سے گریز ہی کیا جائے ۔

وزیر اعلیٰ صاحب نے جو پہلے statement دیا ہے جس پر یہ پرولیج موشن آئی ہے اس میں ایسے ہی معلوم ہوتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ میں نے اپنی تحریک التوا میں یہ واضح طور پر کہا ہے کہ انہیں حراست میں لیا گیا ۔ الزام یہ تھا کہ وہ ایم سی سی ٹیم کو اغوا کرنا چاہتے تھے ۔ اس پر انہیں ایک واضح بیان دینا چاہیئے کہ انہیں حراست میں لیا گیا یا نہیں ۔ اگر ان کو پولیس کی تحویل میں دیا گیا تو کیوں دیا گیا اور اس سلسلے میں جو قانونی کارروائی کی گئی اس کی اصل حقیقت کیا ہے ۔ اس موضوع پر

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

انھوں نے کوئی بیان نہیں دیا بلکہ یہ کہا کہ اس طرح ان کی مہمان نوازی کی گئی تھی ۔ اگر مہمان نوازی کا یہ طریقہ اختیار کر لیا گیا تو جناب والا ! میرے خیال میں بہت سی نئی جیلیں بنانی پڑیں گی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ بات بالکل غلط ہے کہ انھیں حراست میں لیا گیا ۔ انھیں پولیس نے حراست میں نہیں لیا ۔ البتہ ایک حد تک یہ بات ضروری تھی کہ چونکہ آزاد کشمیر کے ہمارے دو بہادر طالبعلموں نے جام شہادت نوش کیا تھا ۔ اپنی جانیں اپنی پاک دھرتی کے لئے قربان کی تھیں اور اس معزز ایوان نے ان دو بہادر طالب علموں کے حضور خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک قرار داد پاس کی تھی ۔ ان طالب علموں کو وہاں پر میچ دکھانے کے لئے علیحدہ pavilion میں بٹھایا گیا تھا ۔ علیحدہ بندوبست کیا گیا تھا یہ بات ضرور تھی لیکن کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جس سے ان کے میچ دیکھنے میں نا خوش گواری ہوئی ہو ۔ وہاں پر جیسے دوسرے کانسٹیبل ڈیوٹی پر تھے ان کے pavilion کے سامنے ان کے enclosure کے سامنے بھی اسی طرح چند کنسٹیبل ڈیوٹی پر ہوں گے ۔ جناب والا ! یہ بات بالکل غلط ہے کہ ان کو حراست میں لیا گیا یا ان کو حراست میں رکھا گیا ۔ میں ایک بار پھر فاضل رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اپنی تحریک التواء سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے دل میں آزاد کشمیر کے ان شہداء کی عزت و احترام زیادہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : No such observation is called for.

وزیر قانون : جناب والا ! پھر میں سمجھتا ہوں کہ میری explanation بڑی واضح ہے ۔

Mr. Speaker : So far as the explanation of the Hon'ble Minister is concerned, there is no reason why this statement should not be accepted. The adjournment motion is therefore, ruled out of order.

پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنس کے صدر دفتر میں قیمتی مشینری کا بے کار پڑے رہنا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ ۔

کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ Pakistan Industrial Technical Assistance کے صدر دفتر میں لاکھوں روپے کی مشینری بے کار پڑی ہے اور جو مشینری نصب ہے اس سے بھی کوئی کام نہیں لیا جا رہا ۔ اس ادارے کا کام صنعتی اداروں کو فنی معلومات اور تربیتی سہولتیں مہیا کرنا ہے ۔ ادارے کا سالانہ خرچ ۲۰ لاکھ روپے ہے مگر کارکردگی صفر ہو کر رہ گئی ہے ۔ ادارے میں بے شمار انجینئر ، فورمین اور دیگر ماہرین بے کار بیٹھے ہیں اور ان سے استفادہ نہیں کیا جاتا جب کہ اس ادارہ کو صنعتی ترقی کی خاطر قائم کیا گیا تھا مگر انتظامیہ کی غلط کارکردگی کی وجہ سے یہ انتہائی اہم قومی ادارہ بحران کا شکار ہو گیا ہے نوائے وقت لاہور یکم مارچ ۷۳ میں شائع ہونے والی اس خبر کے ذریعہ انکشاف ہونے پر عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹینس پنجاب گورنمنٹ کا ادارہ ہے یا پاکستان گورنمنٹ کا کوئی ادارہ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ پنجاب گورنمنٹ کا ادارہ ہے ۔

Minister for Irrigation : Punjab Government has nothing to do with it. It is under the Central Government Sir.

مسٹر سپیکر : یہ پاکستان گورنمنٹ کا ادارہ ہے اس لئے تحریک التواء خلاف ضابطہ ہے ۔

مسلم لیگ راہنما چوہدری ظہور الٰہی کو اپنا اسلحہ پولیس حکام کے حوالے کرنے کا نوٹس

وزیر قانون : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق ۸ فروری ۱۹۷۳ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق مسلم لیگ رہنما چوہدری ظہور الٰہی کی زندگی خطرے میں ہے جس کا انکشاف انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے انھیں نوٹس

جاری کیا ہے کہ وہ اپنا اسلحہ پولیس حکام کے حوالے کر دیں ۔ حکومت کی اس انتقامی کارروائی سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ایس ۔ پی ۔ گجرات کی تحریک پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے چوہدری ظہور الٰہی ایم ۔ این ۔ اے ۔ کو اسلحہ ایکٹ کے تحت نوٹس دیا ہے ۔ چونکہ ان کے خلاف متعدد فوجداری مقدمات درج ہیں اور وہ عدالتوں میں چل رہے ہیں وہ اسلحہ سے استغاثہ کے گواہان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے تھے ۔ اس لئے ان کو شوکاز نوٹس serve کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ جب تک اس شوکاز نوٹس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا وہ اپنا اسلحہ جمع کرا دیں ۔ جناب والا ! علاقہ میں امن عامہ کی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے بھی یہ کیا گیا ہے تاکہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے عدالتوں کے کاموں میں کوئی رکاوٹ ہو اور وہ اس اسلحہ کو استعمال کر کے گواہان پر اثر اندازی سے کام لے سکے ۔ جناب والا ! یہاں تک میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں اور یہ کارروائی قوانین اور ضابطوں کے عین مطابق ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ حلقہ میں امن عامہ کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری تھا لیکن شاید وہ یہ بھول گئے ہیں کہ چوہدری صاحب کو اسی حلقے کے عوام نے منتخب کیا ہے اور باقاعدہ ووٹ دے کر منتخب کیا ہے تو جو مقدمے بنائے گئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں ان پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : I can't permit discussion on that.

Minister for Irrigation : The Hon'ble member cannot take the position of a court here.

Mr. Speaker : I have already said that.

وزیر مواصلات و تعمیرات : مقدمے عدالت میں ہیں ان کو جھوٹے کہنے کا ان کو اختیار نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور : یہ تو اخبارات میں بھی آ گیا ہے اور ایوان میں بھی بحث ہو چکی ہے ۔ اس لئے انہیں پریشان کیا جا رہا ہے کہ چوہدری صاحب

قومی اسمبلی میں اپنی ترمیمات نہ دے سکیں جہاں تک اسلحہ کا تعلق ہے تو یہ ہر پاکستانی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ رکھ سکے ۔ اور قومی اسمبلی کے ممبر ہونے کی حیثیت سے انہیں اجازت دے دی گئی ہے وزیر صاحب نے جو کچھ کہا وہی ایس ۔ پی ۔ صاحب نے کہہ دیا ہے ۔

Mr. Speaker : I hold this in order.

وزیر قانون : جناب والا ! جہاں تک اسلحہ کا تعلق ہے - - - - -

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti : Point of order, Sir.....

Minister for Law : Sir I am already in possession of the floor.

Mr. Speaker : Please let me hear him.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اگر وہ قواعد کے مطابق کھڑے ہوئے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا میں خود بیٹھ جاتا ۔ جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آڈر یہ ہے کہ اس ہاؤس میں متعدد بار یہ کہا گیا ہے اور میری بھی یہ گزارش ہے کہ اس معزز ایوان میں کم از کم غلط بیانی نہ کی جائے یہ کہا گیا ہے کہ گواہان پر دباؤ ڈالنے کے لئے اسلحہ استعمال کیا جا رہا تھا اور اس کا ایوان میں بار بار ذکر آیا ہے ۔

Mr. Speaker : I can't permit that discussion. It is no point of order.

سردار امجد حمید خان دستی : میں عرض کرتا ہوں کہ کس طرح پوائنٹ آف آرڈرز بنتا ہے سب سے اہم مقدمہ بھینسوں کی چوری کا تھا اس کے متعلق اخبارات میں آ چکا ہے کہ ان کا جو مالک بنایا گیا تھا اس نے خود کہا ہے کہ میں ان کا مالک نہیں ۔ میری بھینسیں چوری نہیں ہوئیں ۔ میرے ساتھ زبردستی کی گئی ہے ۔

Minister for Law : Point of order, Sir.....

Haji Muhammad Saifullah Khan : Point of order Sir.....

Mr. Speaker : Now, Law Minister is on a Point of order.

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ اسلحہ بحیثیت ایم - این - اے - رکھ سکتے ہیں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, he is on a point of explanation.

Mr. Speaker : Let me hear him and then I will be able to decide whether it is a point of order or not.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ پوائنٹ کو واضح کر رہے ہیں -

وزیر قانون : جناب والا ! وہ اسلحہ جو بطور ایم - این - اے - وہ رکھ سکتے ہیں جس کے لئے کسی لائیسنس کی ضرورت نہیں ہے وہ اسلحہ نہیں لیا گیا کیوں کہ وہ ان کے استحقاق کا سوال ہے مگر ایسا اسلحہ جو انھوں نے اس کے علاوہ رکھا ہوا ہے جس کے لائیسنس تھے انھیں جمع کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے - اور ایسا نوٹس دینا اسلحہ ایکٹ کے تحت ناجائز نہیں ہے قانون provide کرتا ہے -

Mr. Speaker : Those in favour of the leave being granted to please rise in their seats.....The count was taken.....It falls as it does not get the required number of votes.

حاجی محمد سیف اللہ خان : قواعد و ضوابط کے تحت جب سپیکر بول رہا ہو تو کسی ممبر کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مداخلت کرے یا کوئی تجویز دے - جناب والا نے جب یہ فرمایا کہ I hold the motion in order جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں تو وزیر قانون کھڑے ہوگئے اور explanation دینی شروع کر دی - کیا یہ چیز in order ہے ؟ اور اگر ایسا ہو سکتا ہے تو اس پر رولنگ دیں -

مسٹر سپیکر : وہ میرے کہنے پر بیٹھ گئے تھے -

Haji Muhammad Saifullah Khan : To entertain this interruption, which was made during your ruling declaring the motion in order and your asking the members to stand up in its favour, Sir, can it be permitted Sir ? If it is so, then we have no objection

جناب نے پہلے دستی صاحب کو دعوت دی تھی کہ وہ ان کو سن لیں بعد میں ان کو سنیں گے -

مسٹر سپیکر : اب سید تابش الوری صاحب کی تحریک التواء نمبر ۴۰۱ لے رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور : پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ کریں ۔

Mr. Speaker : No interruption please. The rule is clear.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر رول clear ہوتا تو جناب وزیر قانون کو پتا ہوتا ۔

Mr. Speaker : It is amply clear.

وزیر مواصلات و تعمیرات : interruption کے متعلق جیسا کہ سیف اللہ صاحب فرما رہے ہیں میاں خورشید انور اور تابش الوری صاحب interrupt کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Any member is entitled to give his personal explanation.

وزیر قانون ۔ ذاتی نقطہ وضاحت : جناب والا ! میں اس معزز ایوان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں کروں گا جو اس ہاؤس کے شایان شان نہ ہو ۔ جناب والا ! میں رولز آف پروسیجر کا پابند ہوں اور میں اس طرف بیٹھنے والے ممبران سے زیادہ رولز آف پروسیجر کو جانتا ہوں ۔ میں نے جب بات شروع کی تھی اس وقت دستی صاحب نے اپنی بات ختم کر لی تھی ۔ ان کی طرح نہیں کہ دس دس ممبر کھڑے ہو جائیں ۔

صوبہ میں گوشت کے نرخوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر : تحریک التواء نمبر ۴۰۱ ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ گوشت کے نرخوں میں روز افزوں اضافہ سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے صوبہ پنجاب میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص گوشت کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ شہر میں بڑا گوشت اڑھائی روپے سے تین روپے فی سیر تک فروخت ہو رہا ہے جب کہ چھوٹا گوشت بیشتر دکان دار چھ سے

ساڑھے چھ روپے فی سیر فروخت کر رہے ہیں ۔ گوشت کے کاروبار سے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ پنجاب سے بڑے پیمانے پر جانوروں کی برآمد کا سلسلہ جاری ہے اور روزانہ تقریباً ۵۰۰۰ مویشی دوسرے صوبوں کو بھیجے جا رہے ہیں ۔ ان صوبوں کی محدود ضروریات کے پیش نظر یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ بیشتر جانور قریبی ملکوں کو سمگل کر دیئے جاتے ہیں ۔ اس انکشاف سے عوام میں اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

(امروز ۸ مارچ ۱۹۷۳ء)

وزیر مال : جناب والا ! جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے یہ inter-provincial نہیں بلکہ یہ international trade کے متعلق ہے ۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے اس لئے یہاں زیر بحث نہیں آ سکتا ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir I would like to draw your attention to Rule 65 (c) of the Rules of Procedures.....

Mr. Speaker : Is it relevant or not ?

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : اس تحریک التواء پر بحث نہیں ہو سکتی کیوں کہ مہنگائی کے متعلق بات ہو چکی ہے ۔ ایک ہی مسئلہ دو مرتبہ ایک ہی سیشن میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر : کیا گوشت کی مہنگائی کے متعلق بھی بحث ہوئی ہے ؟

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جنرل مہنگائی پر بحث ہوئی ہے ۔

It is a separate one. The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session.

مسٹر سپیکر : بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ بحث فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہوئی تھی ۔ گوشت فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا subject نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : بہر حال فوڈ ہے بلڈنگ میٹیریل تو نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں اگر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ کب ساڑھے چھ روپے سیر گوشت ہوا ہے ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے آٹھ مارچ کا حوالہ دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : گوشت کی مہنگائی کا اخبار کی خبر سے کوئی تعلق نہیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اس خبر میں یہ لکھا ہے کہ یہ بھاؤ latest ہیں ۔ اور یہ فوری طور پر بڑھے ہیں اور آخری خبر یہ ہے کہ گوشت سات روپے سیر ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ latest کب سے ہے ۔ آپ کوئی خاص تاریخ بتائیں ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ اسی ہفتہ میں ہوا ہے ۔ اس سے پہلے پانچ روپے سیر تھا اور ایک ہفتہ پہلے تک یہ چھ روپے سیر تھا اور آج یہ سات روپے سیر فروخت ہو رہا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ ہزار مویشی اس صوبے سے روزانہ باہر بھیجے جا رہے ہیں جو آگے جا کر سمگل کر دیئے جاتے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! کیا آپ نے ان کو مختصر بیان دینے کی اجازت فرما دی ہے ۔

Mr. Speaker: It is not a short statement I just made an inquiry from him.

وزیر قانون : جناب والا ! اگر آپ الکوائری کی اجازت دیتے ہیں تو پہلے مجھے وضاحت کرنے کی اجازت دیجئے پھر وہ بات کریں ۔

مسٹر سپیکر : میں تو چاہتا تھا کہ محمد صادق قریشی صاحب ایوان میں موجود ہوتے تو اس پر بحث ہوتی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہی میں بھی عرض کرنے والا تھا کہ اس پر بحث کی اجازت نہ دیں ۔

مسٹر سپیکر : میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان کے کب تک آنے کی توقع ہے ۔

وزیر قانون : وہ پرسوں تک تشریف لے آئیں گے ۔

Mr. Speaker : I want an actual date like the one in the High Court.

وزیر قانون : جناب والا ! وہ پرسوں تک آ جائیں گے ۔

وزیرمال : اگر وہ نہ آ سکے تو ہم جواب دے دیں گے ۔

Mr. Speaker : It will come up on the 15th.

ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز اور ڈپٹی چیف انجینئر تعمیرات بہاول پور کے عملہ کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ یہ مسئلہ ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز اور ڈپٹی چیف انجینئر تعمیرات بہاول پور کے عملے کو تین ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی سے متعلق ہے ۔ روزنامہ مغربی پاکستان بہاول پور مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق دونوں متذکرہ محکموں میں ملازمین کو تین ماہ سے تنخواہوں کی ادائیگی اس لئے نہیں ہو سکی کہ ان محکموں کو بہاول پور سے لاہور منتقل کرنے کا حکم دے دیا گیا تھا مگر عوامی احتجاج پر اس حکم پر عمل درآمد روک دیا گیا اور نومبر ۷۳ء تک ان محکموں کو بہاول پور ہی میں باقی رکھ کر کام کرنے کی اجازت دے دی گئی ۔ یہ محکمے عوامی ضروریات و اہمیت کے پیش نظر بدستور بہاول پور میں کام کر رہے ہیں لیکن ان کا عملہ مناسب منظوری نہ ملنے کے باعث تنخواہ سے مسلسل محرومی اور اپنے غیر یقینی مستقبل کے خوف کے نتیجے میں شدید مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہو گیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! سید تابش الوری صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے اور میں نے کہا تھا کہ پہلے اس محکمے کو لاہور منتقل کرنے کا ارادہ تھا لیکن کونسل آف منسٹرز نے اس وقت یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ اسمبلی کے اجلاس تک اس دفتر کو وہیں رہنے دیا جائے ۔ اس کے بعد اس کی تین ماہ کے لئے منظوری دی گئی تھی ۔ پھر یہ طے ہوا کہ کسی اور فیصلہ تک اسے بہاول پور میں ہی رہنے دیا جائے ۔ میرے محکمہ نے

فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تمام چیزیں بھیج دی تھیں ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں دیر ہوئی لیکن اس کے باوجود میں نے یہ احکام جاری کر دیئے ہوئے ہیں کہ جن افسران اور عملہ کی تنخواہیں رکی ہوئی ہیں ان کو فوراً ادائیگی کر دی جائے اور میرے خیال میں وہ ادا بھی ہو چکی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ چند دن تک بیان دے سکیں گے کہ کیا ہوا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ تنخواہیں ادا ہو چکی ہیں ۔

سید تابش الوری : یہ بات یقین دھانی کی حد تک تو یقیناً امید افزا ہے لیکن انہیں واضح طور پر یہ کہنا چاہیئے کہ اب یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ ان دفاتر کو منتقل نہیں کیا جائے گا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : ابھی تک تو یہی فیصلہ ہے لیکن میں مجبور نہیں ہوں کہ بتا سکوں کہ آئندہ کیا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : انھوں نے کہا ہے کہ آئندہ فیصلہ تک دفاتر وہیں رہیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں وضاحت کرانی چاہتا تھا تاکہ یہ بات ریکارڈ پر آ جائے اور لوگوں کے لئے اطمینان کا باعث ہو کہ کیبنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker : That is not actually the point under discussion.

سید تابش الوری : جناب والا ! اس وجہ سے انہیں تنخواہیں نہیں ملی ہیں کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ نومبر ۱۹۷۲ء تک دفاتر وہیں رہیں گے اس کے بعد منتقل ہو جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر : انھوں نے کہا ہے کہ آئندہ فیصلہ تک دفاتر وہیں رہیں گے ۔ کیا اس یقین دھانی کے پیش نظر آپ اپنی تحریک پر زور دیتے ہیں ؟

Syed Tabish Alwari : I don't press, Sir.

———

محکمہ ہائی ویز شیخوپورہ ڈویژن کے ورک چارجڈ ملازمین کی طرف سے قومی پے سکیل نہ ملنے پر ہڑتال

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق محکمہ ہائی ویز شیخوپورہ ڈویژن کے ورک چارجڈ ملازمین نے قومی پے سکیل پر عمل درآمد نہ ہونے پر بطور احتجاج ہڑتال کر دی اور ایگزیکٹو انجینئر کے دفتر کا گھیراؤ کر لیا۔ دفتر میں موجود تمام افسر چلے گئے لیکن گھیراؤ کرنے والے کارکن ابھی تک وہاں بیٹھے ہیں۔ بعد ازاں ملازمین نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا کہ ہڑتال جاری رہے گی جس سے زیر تعمیر سڑک بند ہوگئی اور تمام ٹرانسپورٹ جس میں بل ڈوزر بھی شامل ہیں بند ہوگئے ہیں۔ افسران نے قومی پے سکیل دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس واقعہ سے ملازمین اور شہریوں میں بے چینی اور اضطراب پھیل گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! یہ بات پرانی ہے اور میاں خورشید انور صاحب کے ساتھ اس معاملہ پر میری بات ہو چکی ہے۔

مسٹر سپیکر : میرے ریکارڈ پر ابھی تک یہ تحریک موجود ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : کوئی گھیراؤ نہیں ہوا تھا بلکہ گھیراؤ کی دھمکی دی گئی تھی۔ میں نے اپنے چیف انجینئر صاحب کو وہاں بھیجا تھا اور انہوں نے surety دی تھی کہ ۲۸ فروری تک ان کو تمام بقایا جات کی ادائیگی کر دی جائے گی جو کہ کر دی گئی ہے۔ اب کوئی مسئلہ باقی نہیں ہے۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں اپنی تحریک کو واپس لیتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : ایک نوٹس رائے عمر حیات صاحب کی طرف سے بھی آیا تھا ۔ ان کی تحریک التوا بھی انہی الفاظ میں ہے ۔ رائے صاحب کیا آپ بھی واپس لیتے ہیں ۔

Rai Umar Hayat : I withdraw, Sir.

Mr. Speaker : Now, we go on to the legislative business.

چوہدری امان اللہ لک : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں یہ پوائنٹ آف آرڈر پہلے اٹھانے والا تھا ۔ اب چونکہ ماحول ٹھنڈا ہو چکا ہے اس لئے میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رولز کے مطابق اگر اسمبلی کا اسپیکر کسی ممبر کو کسی physical gesture سے ڈراتے ہوئے اس کی privilege کو breach کرتا ہے تو کیا عدم اعتماد کے علاوہ کوئی ممبر اسپیکر کے خلاف پرولیج موشن پیش کر سکتا ہے کہ نہیں ؟

مسٹر سپیکر : رولز موجود ہیں ۔ پہلے آپ رولز پڑھ لیجئے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جس رول کا آپ نے حوالہ دیا تھا ۔ میں یہ عرض کروں کہ پہلے بھی یہ واقعہ ہو چکا ہے ۔ وہ رول عدم اعتماد کے متعلق ہے ۔ اگر آپ یہاں پر بد مزگی کا سوال پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں لکھ کر دینے کے لیے تیار ہوں ۔ آپ بار بار ان رولز کا حوالہ تو نہ دیجئے ۔ میں نے یہ point raise کیا ہے کہ یہ کسی رولز میں نہیں ہے کہ کوئی اسپیکر کسی ممبر کو physical gestures سے ڈراتے ہوئے اس کے استحقاق کو پامال کرے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کیا physical gestures استعمال کرنا مناسب ہے ؟ اگر اس سے کسی ممبر کی privilege breach ہو تو کیا اس کے لئے privilege motion move کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

Mr. Speaker : I am not supposed to be an adviser.

چوہدری امان اللہ لک : پھر میرا پوائنٹ آف آڈر یہ ہے کہ آج صبح میری تحریک استحقاق پیش کرتے ہوئے جو انداز فکر یہاں اختیار کیا گیا ہے مجھے اس میں اپنی ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I can assure the members that I have malice against none in this House but I also want to inform the members that not only the physical gesture, I have the arrangement, and I am entitled to this, that if a Member would not obey the directions given by the Speaker, he can even be physically removed from this House. I would like to inform the member that the Speaker has this authority and the rules and the law have given this authority to him that if a member would insist to speak despite the directions of the Speaker to resume his seat, he can be even directed to leave this House, and if he would refuse, the Speaker is entitled to manage that he is physically removed.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ گزارش کرنے والا تھا ۔ پرولیج موشن جو میں پیش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آج صبح جو واقعہ ہوا جیسا کہ جناب نے احکام فرمائے تھے اس میں وہ کون سی کوتاہی تھی جو جناب کے فرمان کے مطابق ہوئی تھی ۔ میں یہ استدعا کرنے والا ہوں کہ وہ تو رول آپ کو provide کرتے ہیں کہ اگر کوئی ممبر insist کرے ، بضد ہو ، obstructions پیدا کرے تو اس کے لئے آپ فزیکل فورس استعمال کر سکتے ہیں ۔ وہ رولز میں نے پڑھے ہیں اور دیکھے ہیں ۔ لیکن وہ کون سا واقعہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال : جناب والا ۔ یہ کارروائی کو interrupt کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no Point of Order.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.....The count was taken .....The House is in quorum.

مسودۂ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) مصدرہ ۱۹۷۳ء کی ضمن ۱۰ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ میں ایک تھوڑی سی گزارش کر دوں کہ اس کلاز اور بقیہ کلاززز کے متعلق کچھ افہام و تفہیم ہو رہی ہے ۔ اور ہمارا فیصلہ یہ ہوا تھا کہ recess کے وقت ہم اس سلسلے میں کچھ فیصلہ کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : آدھ گھنٹہ پہلے recess کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کر لیں تو زیادہ بہتر رہے گا ۔ فیصلہ کرنے میں سہولت ہو جائے گی ۔

وزیر مال : جناب والا ۔ کلاز ۱۰ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ متفقہ طور پر پاس ہو جائے گی ۔ کلاز ۱۱ کے متعلق اگر چاہتے ہیں تو بیٹھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, there was no such agreement.

Minister for Revenue : If there is no agreement, then, Sir, you may proceed clause by clause.

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون کی کلاز ۱۰ ایوان میں زیر غور ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ میری گزارش آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے ممبران سے یہ ہے کہ کل ان کے کہنے کے مطابق جو بھی اختلافی پہلو تھے ان پر قابو پایا گیا اور کلاز ۹ پاس کی گئی ۔ کل یہ بھی کہا گیا تھا کہ کلاز ۱۰ uncontroversial ہے ۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں اور معزز رکن حاجی سیف اللہ نے floor پر یہ بات کی تھی ۔ اگر کلاز ۱۰ پر کوئی اعتراض نہیں تو اس کو پاس کر لیا جائے اور باقی کلاززز کے لئے ہم باہر meet کر سکتے ہیں ۔ اس کے لئے میں تو یہ عرض کروں گا کہ اگر ہاؤس کو دس پندرہ منٹ پہلے adjourn کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوگا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of personal explanation. Yesterday we reached no agreement on clause 10. We were asked to meet at 8 o'clock this morning. I was present in the Law Minister's room at 8 o'clock but the meeting was not convened till 10 o'clock,

Therefore, it was decided that at 11 o'clock during the recess, we will start discussion and in half an hour we will do whatever we can. We did not reach any agreement on clause 10.

Mr. Speaker : There will be a tea break now and we shall re-assemble at 11.15 a.m.

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کے لئے ایوان کی کارروائی ۱۱ بج کر ۱۵ منٹ تک کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ! جب سے اسمبلی میں آنے کی پابندی لگائی گئی ہے ۔ یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خوش پوش لوگ کسی نہ کسی طریقے سے اندر آ جاتے ہیں اور غریب عوام باہر تین تین چار چار گھنٹے کھڑے رہتے ہیں انہیں اسمبلی کے اندر نہیں آنے دیا جاتا حالانکہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ عام لوگوں پر پابندی لگائی جائے ۔ یہاں جعلی ایم ۔ پی ۔ اے بھی آ جاتے ہیں لیکن غریب عوام باہر ہی کھڑے رہتے ہیں اور وہ اسمبلی میں نہیں آ سکتے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ ہونا چاہئے ۔ یا تو سب کو اندر آنے کی اجازت ہو یا سب پر پابندی لگائی جائے ۔ یہ دورخی پالیسی ٹھیک نہیں ہے ۔ میں نے اکثر اوقات اسپیکر صاحب کے کمرے میں لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا ہے ۔

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا کورم نہیں ہے ۔

مسٹر نوازش علی خان (پنجابی) : جناب والا : میری عرض بھی سن لیں ۔ رانا پھول محمد خان میں کبھی کبھی عرض کیا کرتا ہوں ۔ میری بھی سن لو ۔ گزارش یہ ہے کہ سوٹوں والے آ جاتے ہیں ہمیں کوئی نہیں آنے دیتا ۔ جب ہمارے جیسے لوگ لاہور میں آتے ہیں تو جس کے جسم پر سوٹ ہو اس سے کرایہ کم لیتے ہیں اور جس کے "ستھن" ہو اس سے بھی کرایہ کم لیتے ہیں اور جس کا "مچھلا" ہو اس کے تو کپڑے اتروا لیتے ہیں ۔

یہ انھوں نے کوئی خاص بات نہیں کی یہ چکر تو سارے لاہور میں چلا ہوا ہے ۔ یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جب ہم دیہاتی لوگ لاہور میں آتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ "مارکہ" آ گئے ہیں اور ایک دوسرے کو آنکھ مارتے ہیں کہ مرغے آ گئے ہیں ۔ پھر وہ کسی کا کپڑا کھینچتے ہیں اور کسی کی پگڑی کھینچتے ہیں ۔ قبلہ یہ تو لا علاج مرض ہے ۔ جو حضور نے دروازے پر ملازم کھڑے کئے ہوئے ہیں وہ سوٹوں والوں اور شلواروں والوں کو اندر آنے دیتے ہیں اور جو ہمارے جیسا ہو اس کو تو مارتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب اسپیکر ۔ معزز ممبر نے بالکل درست کہا ہے ۔ آپ اس پر غور کریں تاکہ اس نا انصافی کا تدارک ہو سکے ۔ آئندہ سے سوٹوں والوں اور شلواروں والوں کو روک لیا جائے اور جتنے بھی دیہاتی حضرات آتے ہیں ان کو اندر آنے دیا جائے ۔ میرے خیال میں اس سے ایوان کی کوئی توہین نہیں ہوگی کیونکہ وہ بیچارے بڑی دور دور سے آتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ۔ رؤف طاہر نے کہا ہے کہ اگر یہ پابندی ہو تو سب کے لئے ہو ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک کو روک لیا جائے اور دوسرے کو اندر آنے کی اجازت دے دی جائے ۔ جناب والا ۔ رؤف طاہر صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اگر ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سوائے ممبر صاحبان کے کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہوگی تو پھر یہ سوٹوں والے یا شلواروں والے یہاں کیوں آئیں ۔ جو فیصلہ ایک دفعہ ہو چکا ہے اس پر عمل بھی ہونا چاہئے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس ہاؤس میں جو بھی فیصلہ کریں اس پر عمل ہی نہ ہو سکے پھر اس فیصلہ کرنے کا فائدہ ہی کیا ہے ۔ اگر ہمارے فیصلوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تو ہم یہاں پر وقت ضائع کر رہے ہیں اور قوم کا پیسہ ضائع کر رہے ہیں ۔ میں پر زور الفاظ میں گزارش کروں گا کہ جو فیصلہ ہو چکا ہے ۔ اس پر عمل درآمد کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : رؤف طاہر صاحب کی تحریک اس لئے پیش نہیں ہو سکتی کہ ہاؤس نے اگر کسی مسئلے پر فیصلہ کیا ہو تو اسی سیشن میں اس کی

تردید میں کوئی موشن نہیں آ سکتی ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس پر زیادہ سختی سے عمل ہونا چاہئیے ۔ میرے پاس بہت شکائیتیں آتی ہیں کہ بہت ہی سختی سے عمل ہو رہا ہے کہ شاید اور کوئی کام میرے پاس اتنا زیادہ نہ ہو ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ۔ میں نے کورم کا سوال اٹھایا تھا اور آپ نے اس پر توجہ نہیں دی ۔

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ اور گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ لاء منسٹر صاحب کی طرف سے یہ request آئی ہے کہ کورم پورا ہوگیا ہے اس لیے ان کو ۱۰ منٹ کا وقت دے دیا جائے ۔ تاکہ گفت و شنید مکمل ہو سکے ۔ ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(التواء کے بعد مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ضمن ۱۰

مسٹر ڈپٹی سپیکر : بل کی کلاز ۱۰ پر بحث ہو رہی تھی ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ میں نے یہ ترمیم دی تھی کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۱۰ کو حذف کر دیا جائے ۔ مگر چونکہ اس کلاز میں کوئی بھی ایسی پروویژن نہیں ہے جو کسی کے حقوق پر اثر انداز ہو ۔ بلکہ یہ ایک پروسیجرل کلاز ہے اس لئے میں اب اپنی اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جس بناء پر حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے اپنی ترمیم واپس لی ہے میں بھی اسی بناء پر اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

Chaudhri Aman Ullah Lak : I withdraw my amendment, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Makhdoomzada Sahib, you will press for your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Yes Sir, I hope. While incorporating this clause in the new legislation, this has been taken.....

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مخدوم زادہ صاحب آپ پہلے اسے move کریں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I move :

"That clause 10 of the Bill be deleted".

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۱۰ حذف کر دی جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, while framing this law, certain provisions of the Land Acquisition Act have been taken. While the justiciability in this law has been denied, this provision has been incorporated and wide and arbitrary powers have been given to the Collector who is made responsible for acquisition of land even under urgency. The words of this Clause 10 and Clause 24 are identical and they are mentioned under Part 3 : Reference to Courts and Procedure thereon.

Now to give such wide powers to the Deputy Commissioner that he should not take even into consideration the damage done to the property after the notification, and in subsequent clauses to give him further option to withdraw that notification is not justifiable. I will have to quote several incidents of victimisation that have taken place under the Land Acquisition Act and the Improvement Trust specifically in Lahore. I hope the honourable Members will appreciate what hardships were created by the previous laws and how the delays took place not because of litigation by any person whose land was acquired for public purposes. Sir, I will give them a review of what happened and how people have suffered under the previous laws from which they have taken these clauses to be incorporated in this law. Although all other urban areas are affected, to save the time

of the House, I will only quote a few examples of Lahore. Sir, 81 schemes were approved by the Trust.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order. Sir. I draw your attention to rule 169 (3) of the Rules of Procedure.

> An amendment shall not be moved which has merely the effect of a negative vote.

By deleting this clause, I would like to know from Makhdoomzada Sahib what methods would he adopt to determine the compensation ? How we will determine the compensation ? Therefore, this is a negative vote and this amendment cannot be considered.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, through you I would draw the attention of the honourable lady member that this is for ignoring determination of compensation.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : If clause 10 is deleted then the very object of the Bill is defeated. Therefore, this is a negative vote under rule 169 (3) and I want ruling on this.

Mr. Deputy Speaker : My view is that your point of order does not carry weight at this time.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Lahore has particularly suffered for lack of administrative instruction and provision of funds. That is why this housing shortage and all this occurred.

I prove to this House that 81 schemes were approved by the Lahore Improvement Trust. 43 were completed and out of 43, Mr. Speaker Sir, 18 were abandoned after about 15 years, As you know, under the Land Acquisition Act the moment the notification is done no individual owner, howsoever little area he owns, is entitled to sale or to do any transaction in regard to his property. Perhaps you are aware of the fact that there was a ruling in the case of Associated Hotels where it was considered "that the very

notification makes the title of an individual defective and he is not capable of selling his property. Now, in the case of 18 schemes, which were abandoned after 15 years, the individuals did not get compensation. They were turned into beggers and they were not given any opportunity to use their property, as they wished to. Out of the remaining 17, only 3 are in hand. Execution of 6 was held up due to financial reasons. For 5, out of all these schemes, land is still being acquired and three are still pending sanction with the Government. Time taken by the Government.....

Sheikh Aziz Ahmed : Sir, how is he relevant to his amendment ?

وزیر قانون : جناب والا ۔ میں قاعدہ ۱۷۹ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ترمیم زیر غور پر استصواب رائے کرا لیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker Sir, that is abuse of the rules. I am the only speaker on this amendment and no closure motion can be moved.

Mr. Deputy Speaker : How long will you speak on it ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : On this, I will speak for two hours.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! صورت حال یہ ہے کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ممبران کی ابھی میٹنگ ہوئی ہے جس کی صدارت وزیر قانون نے فرمائی ہے ۔ اس قانون کے متعلق چند چیزوں پر ہمارا فیصلہ افہام و تفہیم کے ساتھ ہو گیا ہے لیکن closure move کرنا نہایت نا مناسب بات ہے ۔ مخدوم زادہ صاحب کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کا پورا پورا حق دینا چاہئیے ۔ یہ بات غلط ہے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں قائد حزب اختلاف کے اس اظہار خیال کے بعد اپنا closure motion واپس لیتا ہوں ۔ مخدوم زادہ صاحب کو موقع ضرور دیا جائے لیکن مخدوم زادہ صاحب کم از کم relevant تو ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, may I first determine the relevancy. Will you approve or the House will

approve ? Sir, when I say that through the process of Land Acquisition Act, through the power you are vesting in the Deputy Commissioner, which previously vested in the Courts, you will be making the titles of individuals defective without proper utilization of the land for the housing scheme for indefinite period as has been done in the past, and when I quote Supreme Court rulings further, will that not be relevant ? When I explain to them that the failure has been on the part of the administrative machinery, and they are going to enforce that authority with greater vigour, with greater discretionary powers, with greater force, am I not relevant ?

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ جو ترمیم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب پیش کر رہے ہیں اس کے ساتھ اس بل کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ معاوضہ کی کلاز ہٹا دیں ۔ اگر یہ کلاز ہٹا دیں تو پھر انہوں نے کیا طریقہ کار recommend کیا ہے ۔ لہذا قاعدہ ۱۶۹ (۳) کے تحت یہ negative ووٹ ہے اور یہ ترمیم زیر غور نہیں آ سکتی ۔

Mr. Deputy Speaker : This point has already been considered and disposed of. Ch. Mohammad Anwar Samma wants to say something.

وزیر مال : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ مخدوم زادہ صاحب وقت تو لیتے جا رہے ہیں لیکن آج کے دن سمیت جب سے اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ وہ starting point سے آگے بڑھے ہوں ۔ میں گزارش کروں گا کہ وہ متعلقہ پوائنٹ پر بات کریں ۔ اپنی ترمیم دیکھیں اور ترمیم کے متعلق بولیں ۔ یہ نہیں کہ وہ پچھلی حکومتوں کی رپورٹ پیش کریں ۔ یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ ان کو متعلقہ بات کرنی چاہیئے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : May I not inform the members ?

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا بار بار اس ایوان میں پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ہی بہتر جج ہو سکتے ہیں کہ مخدوم زادہ صاحب کی بحث متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Please let me know whether analysing the schemes, the land acquisition process and the failure of the Government to provide funds and to give arbitrary powers to the Deputy Cnmmissioner under the law will not be injuring the people purposelessly. Will that be relevant, because then I would like to present the case as I wish to (interruption).

Now, Mr. Speaker Sir, I will give you the analysis of the time taken by the Government, and not by the Land Acquisition Officers, to accord sanction for 38 out of total 81 schemes, which were sanctioned 32 years ago. Notification was done and the title was made defective.

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

3 to 5 years time taken to sanction 18 schemes, 6 to 8 years for 8 schemes, 9 to 11 years for 5 schemes, 15 years for 1 scheme. Period taken to complete these schemes : 21 out of 43 completed in one to four years. Of the remaining 22 schemes, 4 schemes took 5 to 6 years, 10 schemes 7 to 9 years, 5 schemes 10 to 13 years, 3 schemes 19 to 22 years. Then Sir, all of a sudden, after all this long period, 18 schemes were abandoned.

Mr. Speaker : I presume that we are here discussing the manner for determining the compensation.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir. We are discussing clause 10 that relates to the determination of the compensation and I have moved that this should be deleted. As you have not heard my earlier arguments Sir, the Deputy Speaker, when he was in the Chair, had ruled that I was relevant, I even asked the opinion of the House as there were several objections on the irrelevancy or relevancy, and

I had pointed out to them that I was analysing the powers vesting in a Deputy Commissioner which were vested in the Courts under Section 24 of the Land Acquisition Act of 1894.

Mr. Speaker : Before we enter into that, I would like to know your interpretation of this : is it an enabling provision? Does it gives an authority to the Collector to give compensation or does it actually prohibit his authority that in determining compensation he will be governed by certain principles ? It is not an enabling clause. It is actually a clause that puts certain limitations on his authority.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : To ignore the damage.

Mr. Speaker : This is the limitation placed on this authority. Actually the House is not discussing it while discussing this Clause No. 10. It is not an enabling provision. The Collector by this Clause is not being authorised to determine compensation. That is not the authority. The authority appears to have been contained in some other provision. This Clause says that when he is determining compensation, he will keep these things under consideration. The argument appears to have been developed on the ground as if this is a clause which authorises a Collector to give compensation.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, No Sir. This has been taken from Clause 24, which was Reference to court and procedure thereon. This vested in the court but now this is being transferred to the Collector.

Mr. Speaker : Where is that clause which authorises a Collector to give compensation ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : There must be a clause which authorises ...

Mr. Speaker : What is that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : There is Sir.

Mr. Speaker : Which is that one ?

Makhdoomzada Syed Mahmood : Clause 9 and subsequently Clause 11.

Mr. Speaker : When we are discussing this Clause 10, we cannot discuss that question : "The authority given to a Collector to give compensation".

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am not discussing compensation.

Mr. Speaker : Alright. You may continue with your speech. That was only my impression about that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am only telling them that the power you are taking away from the court.....

Mr. Speaker : This is actually what I was saying. This clause does not give transfer power from court to the Collector. That is some other clause. This clause contemplates that the Collector has the authority to give compensation, then tell the Collector that when you are giving compensation please keep note of these things. This is not a clause which authorises the Collector to give compensation. So far the argument appears to have been as if this clause is authorising the Collector to give compensation.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, that is not the clause, and that is not my argument. My argument is on the procedure.

Mr. Speaker : That is why the objection is taken. So far as I have heard, the argument is that the court was a better forum for giving compensation. That has already been disposed of.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, I am not saying that.

Mr. Speaker : Alright. Please continue with your speech.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the Hon' ble Ministers and the members of the majority party will know, and Sir, you as a very very eminent lawyer.....

Mr. Speaker : How can I be an eminent lawyer ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : You have handled land acquisition cases. Don't you know how people have suffered ? Time taken to abandon : three to five years in case of five schemes.

Mr. Speaker : But how is it relevant ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : It is relevant in this regard Sir, that the Collector is being told not to take into consideration the damage done. Supposing he notifies, it may be defective but I can't make use of my land. After five years he abandoned the scheme. Who is the loser ? Either they should say that the whole thing shall be decided within one year/two years.

Mr. Speaker : That could not have been the amendment that he will decide within this period.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That is why I am saying that this should not be taken into consideration by the Collector.

Mr. Speaker : Then let us proceed further.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will tell you the fine taken to abandon the schemes : Three to five years/5 schemes, six to nine years/5 schemes, ten to fourteen years 6 schemes, 15 to 21 years 2 schemes.

Minister for Irrigation : Point of order, Sir, What relevancy these figures have.

Mr. Speaker : Let me hear him a little more before I determine anything.

Minister for Irrigation : Sir, it is the wastage of time by my brother.

Mr. Speaker : "Wastage of time" is not a proper phrase. We should refrain from using this phrase.

Makhdmoozada Syed Hassan Mahmood : Sir, to oblige the Ministers, I will skip over a few pages if they don't interrupt me. Otherwise I have plenty of time to speak.

Mr. Speaker : Please continue, and don't take note of what the Hon'ble Minister for Irrigation has said while sitting.

Makhdmoozada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, let me be further nice to them.

Mr. Speaker : Please no comments, and they should not be audible to the Speaker.

وزیر قانون : جناب والا ۔ آج وقفہ چائے مقررہ وقت سے پہلے کر دیا گیا تھا ۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان چائے کے وقفہ کے دوران جو بات چیت ہوئی تھی اس میں یہ طے پایا تھا کہ ہم ایک ایک منٹ لیجسلیشن کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کریں گے اور خصوصاً جب کہ غریب عوام کو سہارا دینے کے لئے ان کے مفادات کی حفاظت کرنے کے لئے بل زیر غور ہے ۔ جناب والا چائے کے وقفہ کے دوران ہم نے ایک ایک سیکنڈ اس چیز کے غور و خوض پر صرف کیا ۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی طرف سے بیشتر اراکین وہاں موجود تھے حاجی محمد سیف اللہ صاحب ۔ مخدوم زادہ صاحب اور دیگر اراکین چوہدری محمد انور سمہ صاحب اور جناب کاہلوں صاحب جو منسٹر انچارج ہیں وہاں موجود تھے ۔ اس میٹنگ میں تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی اور اسی کی روشنی میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے اپنی ترمیم واپس لی اور حاجی سیف اللہ صاحب نے اور چوہدری امان اللہ لک صاحب نے بھی اپنی ترمیم واپس لے لی اور ہماری طرف سے جو ترمیم تھی وہ بھی واپس لے لی گئی تاکہ ایوان کا وقت بچ سکے اور ہم قانون سازی کے کام کو آگے بڑھا سکیں ۔ لیکن اس کے باوجود مخدوم زادہ صاحب اپنی تقریر جاری رکھے ہوئے ہیں وہ متعلقہ بات ذرا نہیں کرتے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I am not going to accept closure at this moment.

وزیر قانون : closure بے شک لہ کریں - افہام و تفہیم ہو چکی ہے درمیانی راستہ نکالا جا چکا ہے - کلاز ۱۱ جس میں رانا کے - اے - محمود اور شیخ عزیز احمد صاحب کی ترامیم ہیں وہ سرکولیٹ ہو چکی ہیں - کلاز ۱۲ میں بھی ترمیم کی جا چکی ہے - اس لئے میں آپ کی وساطت سے جناب مخدوم زادہ صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ پورے ہاؤس کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے اور غریب عوام کے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بحث کو ختم کریں -

Mr. Speaker : Please continue with your speech.

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا - میں ذاتی نکتہ وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں - یہ ٹھیک ہے کہ ہماری میٹنگ ہوئی ہے کلاز ۱۰ بھی زیر بحث آئی لیکن کلاز ۱۰ کو ہم نے اس شرط پر منظور کیا تھا کہ subsequent کلازز میں ترامیم جو ضروری ہیں اور وہ اصول پر مبنی ہیں ان کو منظور کیا جائے گا کیونکہ جب کلاز ۱۱ میں میری بات نہیں سنی گئی تو میں نے اپنا یہ موقف اختیار کیا - اگر آپ وقت بچانا چاہتے ہیں تو میں جناب سپیکر آپ کی وساطت سے وہ تجویز ابھی سے پڑھ دیتا ہوں جو کلاز ۱۱ کی بحث کے دوران وہ پیش کریں گے - میں یہ نہیں کہتا کہ بے اصولی فیصلہ ہوا لیکن میں اس چیز کا قائل نہیں ہوں کہ ہم اصولوں کی قربانی پر compromise کریں - جہاں اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہوگی وہاں چاہے میں اکیلا ہی رہ جاؤں میں بولوں گا اور میں مخالفت کروں گا اگر آپ صحیح اصولوں کو تسلیم کر لیں تو میں بھی بیٹھ جاتا ہوں اور کسی کلاز پر نہیں بولوں گا - آخر ہم بھی سمجھتے ہیں کہ غریبوں کے لئے گھر بننے چاہئیں - میں آپ کو بہتر سکیم دیتا ہوں جس میں آپ گھر بنا سکیں - ہم نے حکومتیں چلائی ہیں - ہم نے غرباء کی خدمت کی ہے - (قطع کلامیاں) جہاں جہاں موقع ملا - ہم آپ کے ساتھ ہیں کہ غریبوں کے لئے مکانات بننے چاہئیں - جتنی جلدی ہو سکے بنانے چاہئیں - لیکن وہ ان طریقوں پر نہیں کہ آپ اصولوں کو پس پشت ڈال دیں - آپ غیر آئینی قانون بنا لیں اور اس کے تحت آپ چلیں یہ قانون عدالتوں میں چیلنج ہو جائے گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد : Point of personal explanation, Sir. جناب والا ۔ جہاں تک مخدوم زادہ سید حسن محمود کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ ہم کوئی compromise اصولوں پر نہیں کریں گے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے اصولوں پر کوئی اتفاق نہیں کیا ہم نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ ہماری معقول ترامیم انھوں نے تسلیم کر لی ہیں ۔ میں خاموشی سے سنتا رہا ہوں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اور مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ارشاد فرما رہے ہیں کہ معاوضہ کے لئے لوگ مرتے رہے اور لوگوں کو معاوضہ نہیں ملا حالانکہ اس کے اندر ہم نے منظور کرایا ہے کہ ۹۰ دن کے اندر گورنمنٹ پابند ہوگی کہ معاوضہ ادا کرے ۔ افہام وتفہیم کا مطلب یہی ہوتا ہے something to give something to take کچھ معقول باتیں ان کی تھیں ۔ کچھ مشکلات حکومت کی تھیں جن کو ہم نے محسوس کیا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور کچھ ہماری معقول چیزیں تھیں جن کو انھوں نے قبول کیا ۔ اس طرح اس قانون سازی کے لئے مفاہمت ہوئی ۔ اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ صاحب تو ایک سال کا وقت دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اگر پراویژن یہ ہو جائے کہ ایک سال میں معاوضہ دے دیا جائے گا تو ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : اب یہ بات کھولنی پڑتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ جس وقت آپ کسی سے زمین لیں پیسے اسی وقت نقد دے دیں ۔ ان کے پروسیجر کے مطابق کچھ دقت ہوتی ہے ۔ ہم نے کہا کہ ایک مہینہ کر دیں پھر ہماری ۹۰ دن پر آ کر مفاہمت ہوئی کہ ۹۰ دن کے اندر اس کی ادائیگی کر دی جائے ۔ اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا اور نہ ہی سمجھوتہ ہو سکتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ یہ جو ترمیمات اس میٹنگ میں تسلیم کی گئی ہیں وہ بھی چھوٹے ہولڈنگ کے مالکان کے مفادات کو تحفظ دیا گیا ہے اور عوامی حکومت کسی صورت میں یہ نہیں چاہتی کہ چھوٹے مالکان کو کوئی

دقت پیش آئے ۔ اگر یہ قانون بنایا جا رہا ہے۔ تو مفلوک الحال لوگوں کے لئے بنایا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا معاہدہ جو پورے بل کے متعلق ہوا ہے جس میں قائد حزب اختلاف بھی موجود تھے جیسا کہ انھوں نے کہا ہے کہ اس معاہدہ پر انھوں نے اصولوں پر سمجھوتا نہیں کیا تو پھر گورنمنٹ بنچز سے بھی کوئی اصولوں پر سمجھوتا نہیں کیا گیا ۔ اصول ویسے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : دونوں اطراف سے جو تاثر ہے وہ یہی ہے کہ اصولی سمجھوتا ہوا ہے ۔

وزیر قانون : جی ۔ اصولی سمجھوتا ۔ آج پورے بل پر جو سمجھوتا ہوا ہے میں اس کو باہر بیٹھے ہوئے غریب اور کچلے ہوئے عوام کی عظیم فتح کی نشانی قرار دوں گا ۔ میں پھر اس جذبے کے ساتھ آپ کی وساطت سے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایوان کا وقت اب بل کی Clause by Clause discussion پر صرف کیا جائے نہ کہ ایک ترمیم پر اڑ کر بیٹھ جائیں حالانکہ اپوزیشن کے ممبران اور قائد حزب اختلاف نے خود وہ ترمیم واپس لی ہے ۔ ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن نے وہ ترمیم واپس لی ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان نے وہ ترمیم واپس لی ہے ۔ اب ایوان کا وقت مزید اس پر صرف نہ کریں ۔ بلکہ قانون سازی پر وقت صرف کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ دراصل وزیر قانون کا تقاریر کا شوق اب تک پورا نہیں ہوا ہے ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور دوسرے دوست جنھوں نے ترامیم دی ہوئی ہیں وزیر قانون صاحب ان کا وقت لے جاتے ہیں ۔ میرے خیال میں وہ بار بار یہ تاثر دے کر کہ ہمارا سمجھوتا ہوا ہے ۔ ہم نے سمجھوتا کیا ہے ۔ اگر کوئی ممبر ترمیم دینا چاہتا ہے تو اس کو نہیں روک سکتے ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم دینے سے کسی نے نہیں روکا ۔ انھوں نے تو تقریر کی ہے ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ۔ ہر ممبر اپنی ترمیم پیش کر سکتا ہے اور اظہار خیالات کے بعد سمجھوتے کے تحت اس کو واپس بھی لے سکتا ہے ۔ جس طرح یہ فرما رہے ہیں یہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ انھوں نے بالکل نہیں کہا کہ تقریر نہ کریں ۔ انھوں نے تو درخواست کی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : انھوں نے closure move کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : پہلے کیا ہوگا ۔ میں موجود نہیں تھا ۔ closure move میرے سامنے نہیں کیا گیا تھا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, with due deference to your wishes and in extending cooperation, I am skipping over many of the pages on which I could have pointed out to them various schemes, but, I will take up one single important scheme by way of example which I hope they will patiently listen to and see where the fault lay. The Kachha Multan Road Scheme, extended to 1600 acres, was approved by the Trust as far back as 1965, government sanctioned it in 1970 and the Land Acquistion Collector was appointed in 1971. Sir, you know, the moment notification is done there can be no use of that land except for ordinary purposes. All improvements are stopped because of your acquisitioning it any time.

Minister for Revenue : Limitation of time has got no concern with the amendment moved by my learned friend.

مسٹر سپیکر : چوہدری محمد انور سمہ صاحب ۔ مجھے سن لینے دیجئے کہ ان کا پوائنٹ کیا ہے ۔

Minister for Revenue : I will request the Chair not to hear all the irrelevant facts all the time.

مسٹر سپیکر : فیصلہ کرنے سے پہلے مجھے اپنی پوری تسلی کرنی ہوتی ہے کہ واقعی irrelevant ہیں یا relevant ہو جائیں گے اور یا relevant conclusion نکالیں گے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, this scheme was primarily meant for low income group people. The

Government has been in power ; they should not have waited for this legislation, they could have implemented this scheme. It was included in the Third Five-Year Plan. Then the National Economic Council in 1969 and the Provincial Government in 1971, sanctioned it. The cost of the scheme was rupees twelve crore, which will have gone up now due to devaluation and higher cost of development. Had the Government had sympathy for the poor people and were so keen, they could have taken this as a single exemplary scheme, provided the funds, acquired the land and could have started building houses. There is no construction even in that scheme even now. Sir, only one and a half crore was given in 1970-71 and one crore has been given now in 1971-72. Similarly there are many other schemes....

Mr. Speaker : Which is the provision. ?

Minister for Irrigation : I have already requested the Chair that he is running after time. (interruption)

Mr. Speaker : Please continue.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. What compensation. ? Sir, I went out of the room during the meeting and I do not know what transpired.

Mr. Speaker : So far the discussion been on the question of delay in the payment of compensation by the honourable member, if I have correctly understood him. And actually the delay in the compensation would be relevant. It is said that the provision is being made that compensation will be paid within 90 days of the finalization of the compensation award.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood: I want to know what that compensation is. ?

Mr. Speaker : Compensation is given in a different clause.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : You are stopping me telling that they are already providing it.

Minister for Irrigation : My learned brother cannot. rely on a fact in anticipation of the fact.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : And you want me to keep quiet in anticipation. It also applies to them. They cannot ask me to stop speaking in anticipation.

Minister for Irrigation : When one is relevant.

Mr. Speaker : Please continue.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I think I will prefer to wait for clause 11. If I find that they have been reasonable, I will then not speak, and if they are not reasonable then I am going to take pretty long time. This time I resume my seat. I will reserve my right for that.

Mr. Speaker : Your amendment will have to be put in any case to vote.

Minister for Irrigation : His sense of reasonableness shows that he withdraws.

Mr. Speaker : I cannot say that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I withdraw it.

Syed Tabish Alwari : He cannot withdraw any amendment after putting it in the House without the consent of the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ۔ آپ اس کو withdraw کے لئے ایوان کے سامنے پیش کریں اور منظوری لیں ۔

Mr. Speaker : Has Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood leave of the House to withdraw his amendment.

(The amendment was, by leave, with drawn)

Mr. Speaker : Now the question is :

That clause 10 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

ضمن ۱۱

مسٹر سپیکر : اب ضمن ۱۱ زیر غور ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : کلاز ۱۱ وزیر قانون پیش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ہاؤس آف کامنز میں ہے کہ سیکنڈ ریڈنگ میں سپیکر کلاز پیش کرتا ہے ۔

Rana K.A. Mahmood : I move an amendment in clause 11.

Haji Muhammad Saifullah Khan : This can't be.

مسٹر سپیکر : آپ سبقت لے جانا چاہتے ہیں ۔

Amendment No. 16 by Haji Saifullah Khan will be taken up first.

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۱ حذف کر دی جائے ۔

ضمن ۱۱ جو اس بل کا حصہ تھی اس میں درج ہے کہ :

معاوضہ کی ادائیگی نقدی ۔ بانڈز ۔ ڈیبنچرز یا سالانہ اقساط جن کی مدت بیس سال سے متجاوز نہ ہوگی کی صورت میں یا ترقی یافتہ جگہوں کی صورت میں یا ہر دو صورتوں میں ایسے طریق پر کی جائے گی جس کی صراحت کی جائے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ ۔

(اول) ہر مالک اراضی کو نقد ادائیگی ۔

(الف) حاصل کردہ رقبہ کی پہلی دو کنال کے لئے
عطا کردہ معاوضہ کا ۱۰۰ فیصد ہوگی ۔

(ب) حاصل کردہ رقبے کی اگلی تین کنالوں کے لئے
فیصل شدہ معاوضے کا ۷۵ فیصد ۔

(ج) حاصل کردہ رقبے کی اگلی ۵ کنالوں کے لئے
فیصل شدہ معاوضے کا ۶۵ فیصد ۔

(د) حاصل کردہ رقبے کی اگلی دس کنالوں کے لئے
فیصل شدہ معاوضے کا ۵۰ فیصد ۔

(ہ) حاصل کردہ رقبے کی اگلی دس کنالوں کے لئے
فیصل شدہ معاوضے کا ۳۰ فیصد ۔

(و) حاصل کردہ رقبے کی اگلی دس کنالوں کے لئے
فیصل شدہ معاوضے کا ۱۰ فیصد ۔

(ز) حاصل کردہ رقبے کے تمام اضافی رقبہ کے لئے
فیصل شدہ معاوضہ کا ۵ فیصد اور

(دوم) فرداً فرداً کسی مالک اراضی کو معاوضے کی زیادہ سے زیادہ
نقد ادائیگی ایک لاکھ روپے سے زائد نہ ہوگی باقی مالیہ
رقوم دوسری صورتوں میں قابل ادائیگی ہوگی ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس کلاز کا تعلق ہے اس کے اصول سے پورا اتفاق ہے کہ وہ لوگ جو بڑے بڑے جاگیردار ہیں ۔ بڑے بڑے زمیندار ہیں اور جو زیادہ اثاثوں کے مالک ہیں اگر ان پر اس قسم کی پابندی عائد کر دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ تو انصاف کے منافی ہوگا ۔ نہ یہ قانون

کے منافی ہوگا اور نہ اخلاقی تقاضوں کے منافی ہوگا ۔ اس بل کو پیش کرتے وقت یا اس کلاز کو پیش کرتے وقت انہوں نے یہ خیال نہیں رکھا کہ اس سے یتیم ، غریب آدمی ، بیوائیں اور مفلوک الحال لوگ بھی تباہ و برباد ہوجائیں گے جن کے گذر اوقات کے لئے وہی ایک اراضی ہے جس کو یہ لے رہے ہیں اور اس کے سوا ان کے پاس کچھ بھی نہیں ۔ صرف اس میں ایک چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے حزب اختلاف کی حزب اقتدار سے یہ استدعا ہے کہ جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ غریبوں کی بھلائی ہو ۔ بے گھر لوگوں کو مکان دیئے جائیں ۔ ہم اس بات میں آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کے پاس مکان نہیں ہیں جو غریب ہیں ان کو مکانات مہیا کئے جائیں مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ قطعی طور پر انصاف پر مبنی نہیں ہے کہ ایک غریب کو بسانے کے لئے دوسرے غریب کو اجاڑ دیں اور ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر آپ اس کلاز کو اس شکل میں تبدیل کر دیں کہ ان غریب لوگوں کا ۔ ان بیواؤں کا ۔ ان یتیموں کا اور ان ادنیٰ سے ادنیٰ زمینداروں کا اور مالکان اراضی کا اس کلاز میں تحفظ کر دیں تو ہمیں اس کلاز کو پاس کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ اس ضمن میں ہم نے ان کی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ جس شخص کی سالم اراضی اس سکیم میں ایک ایکڑ ہو اور وہ سالم ایک ایکڑ آپ اس سے لے لیں تو یہ انصاف نہیں ہوگا کہ آپ ایک تو اس کا سارا اثاثہ حاصل کر لیں اور اس کے بعد آپ اسے ۲۰ سال کے Debentures and certificates اور اسی قسم کے دوسرے وعدہ فردا پر رکھ دیں ۔ اسے تباہ و برباد کر دیں یہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہے ۔ ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ ایسی ایک ایکڑ اراضی کا مالک جس کی اراضی آپ کی اس سکیم میں شامل ہو جائے اس کے لئے آپ دو چیزیں رکھ دیں ۔ نمبر ایک یہ کہ جو mode of payment آپ نے رکھا ہے اس میں developed sites کی شکل میں بھی اس کو حصہ دیا جا سکتا ہے ۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اسے نقدی کی شکل میں بھی رقم دی جا سکتی ہے ۔ وہ آپ اپنی صوابدید پر نہ رکھیں ۔ وہ کلکٹر کی صوابدید پر نہ ہو کہ اگر وہ چاہے

تو اس غریب کو developed sites کی شکل میں دے اور چاہے تو نہ دے بلکہ یہ آپ اس کا ایک vested right بنا دیں ۔ یہ اس کا حق قرار دے دیں کہ وہ ایک ایکڑ کا زمیندار ایک ایکڑ کا مالک اراضی اگر چاہے تو وہ آپ سے developed sites کی شکل میں واپس لے لے اور اگر وہ چاہے تو اس کا معاوضہ نقدی کی صورت میں آپ سے واپس لے لے ۔ نمبر ۲ یہ کہ اس معاوضے کی شرح جو ہم نے ان کی خدمت میں پیش کی تھی یہ تھی کہ موجودہ بل کی رو سے دو کنال کی سالم ادائیگی رکھی تھی مگر ہم نے استدعا کی کہ دو کنال کو آپ چار کنال میں بدل دیں کہ اس کو چار کنال کی ادائیگی نقد سالم شکل میں ادا ہو اور بقیہ جو تین چار کنال اراضی ہے اس کی ادائیگی آپ کے اس mode کے مطابق ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی living برقرار رکھ سکتا ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ تباہ نہیں ہوگا ۔ میں اس سلسلے میں اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ انھوں نے ہماری اس جائز تجویز کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ ایک ایکڑ کے مالک اراضی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جس قسم کا mode چاہے سلیکٹ کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی ادائیگی کی شرح میں بھی اضافہ ہو جائے گا بجائے دو کنال کے چار کنال میں اور بقیہ اس کے mode کے مطابق ۔ چونکہ یہ ایک جائز ترمیم منظور کر لی گئی ہے اور جہاں تک حالات ۔ وقت اور عوام کے وسیع تر مفادات کا تعلق ہے اس کی حد تک بھی اس میں تحفظ آ چکا ہے اس لئے میں اپنی اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, without the permission of the House he cannot withdraw his amendment.

مسٹر سپیکر : انھوں نے اپنی ترمیم پیش ہی نہیں کی اور انھوں نے وضاحت کر کے واپس لے لی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگلی ترمیم حاجی صاحب کی ہے ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس ترمیم کے پیش نظر میں اس کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جن احوال میں افہام و تفہیم ہوئی اور جس معقولیت کے ساتھ حزب اقتدار نے ہماری تجاویز کو قبول کیا ہے جیسا کہ حاجی صاحب نے بیان کیا ہے اس کے پیش نظر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : I also withdraw Sir.

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I beg to move amendment :

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> 11. The payment of compensation may be made in full in the form of cash to the land owner before he is dispossessed of his property.

Mr. Speaker : The Amendment moved is :

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> 11. The payment of compensation may be made in full in the form of cash to the land owner before he is dispossessed of his property.

وزیر نو آبادیات : جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I draw your attention and that of the Members of the House to PLD 1957 Supreme Court of Pakistan Pages 9.

Mr. Speaker : On what point is it ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, it is on the mode of payment.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : Sir, on a point of Order. Sir, my respectful submission to the Speaker is that the citation of these authorities in the Legislature is entirely irrelevant. These authorities are binding for the lower courts but the Legislature, the Judiciary and the Executive are independent in their spheres. If and when any legislation is passed by this House, the Judiciary has got a power when a case in that connection comes to it, to rescind that legislation, to annul that legislation or whatever it may like it can do. But at this stage, for the guidance of the Legislature these authorities cannot be cited as my learned brother Makhdoomzada Sahib is doing because they are not binding on this body. That is my respectful submission.

مسٹر سپیکر : جہاں تک تو آپ کا یہ اعتراض ہے وہ تو آئین میں دیا ہوا ہے کہ جو subordinate courts ہوں گی وہ اس کی قانونی طور پر پابند ہوں گی لیکن اگر وہ اس کو ایک دلیل کے طور پر استعمال کر رہے ہیں تو پھر کیا پوزیشن ہوگی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: I am only taking the provision of equality before law and this clause discriminates against it and hence I have to submit the ruling. As a legislative body it is our duty to be guided by certain clauses of the Constitution.

Mr. Speaker : Before you actually cite that authority.

کیا یہ قانون میں کہیں ہے کہ پہلے چار کنال اراضی کا معاوضہ کچھ

لوگوں کو کسی طرح دیا جائے گا اور کچھ لوگوں کو پہلے چار کنال پر یہ معاوضہ نہیں دیا جائے گا؟

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir.

Mr. Speaker : Let us first make out a promise that equality before law has been violated, then I will permit a reference to that book or make out a reference that equality before law has been violated by this provision. Then that would become relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Equality before law has been violated to the extent that certain individuals owning 4 kanals of land are being exempted. Beyond four kanals there is different mode available.

Mr. Speaker : This is no violation of equality before law. If the law says that somebody who owns 4 kanals will not be given compensation in cash and some persons who own 4 kanals of land will be given compensation in cash that would violate the principle of equality before law.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir it is not like that.

Mr. Speaker : Exactly it is like that.

If this mode of compensation is given for the first, it will be given for the second, it will be given for the next term if this authority is like that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : It is now like that Sir. Otherwise why should I read it. Sir, It was held that Section 3 of the Act, which enables the Government to "pick and choose" rent receiver.....

Mr. Speaker : It is not picking and choosing. A law enunciating a principle has been made.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, at the end it clarifies.

Mr. Speaker : Then come to that ; I would not permit references which are not relevant. I have read that book which is with you. It has no direct relevancy. I have stated that this provision does not provide "picking and choosing". It does not leave discretion to the executive. It lays down a law and the executive is bound to follow that law. The executive does not have the authority or even the Government does not have the authority to "pick and choose".

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I would like to draw your attention to the relevant portion which says that it is discrimination and thereby the law is void, then rent receivers there upon appeal to the Supreme Court. "...The contention of the Appellants' counsel was that Section 3 and 37 of the Act were void, the former because it conferred upon the Provincial Government an arbitrary power to pick for its appropriation any rent receiver that it liked and could not leave to discrimination..."

Mr. Speaker : It is not like that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : One minute Sir...Between one rent receiver and another and the latter because it provided different rates of compensation for rent receivers on different amounts of net income.

Mr. Speaker : It is not different rates, it is the same rate applicable to every body.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, it applies that a person who owns four kanals, he is receiving this much compensation in cash, he is receiving so much in bonds, the person who is owning eight kanals .....

Mr. Speaker : He will be receiving for four kanals as the then man has received, the same amount of compensation in the same form. This authority has no relevancy to the present clause, I can assure you.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Al-right Sir, you may hold that way, but this I have submitted and at the appropriate forum this will be questioned.

Mr. Speaker : We can't pre-judge their decision.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Well Sir, to that extent I feel that the whole provision has been sugar-coated as I have pointed out earlier. They want to take away the poor man's property by not paying the money. Develop commercial areas, make money out of it and perhaps give free plots to a few others who are considered luckier. It is discriminatory, against justice and equity. I would suggest to the Government a better way of implementing their project. They need not pay a penny. Take away 60 percent of the land without compensation and leave 40% with the owner.

Mr. Speaker : But this is not your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am deleting Sir, That is why I am arguing.

Mr. Speaker : But that is not your amendment. You should restrict yourself to your amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That is why I am saying Sir that there is a better method of doing things rather than adopting this.

Mr. Speaker : Syed Sahib, you have not suggested in your amendment any better method.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have suggested, Sir, full compensation and in that I say this that the owner of a small area will be fully compensated without spending a penny from the exchequer. If areas required are developed and Government takes away 60 per cent for their own use and gives 40 per cent back to the owners.

Mr. Speaker : I would like you to argue on a matter which is before the House and not on the matter with is not before the House.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I feel that the Government will appreciate that this mode of payment will create a lot of hardships, and then on top of it when you talk of debentures. Where full payment will be made, compensation will be paid in three months, in 90 days ; that is not so. They are keeping a part of it which will be given by way of Bonds extending over a period of 20 years. What has that man to do with the Bonds ? He will handle that useless paper. He will not be able to pledge it, they are non-negotiable. It these be negotiable, even then it is understandable. But this sort of compensation is absolutely unfair and unjust, and therefore, I feel that this clause should be deleted.

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :

11. The payment of compensation may be made in full in the form of cash to the land owner before he is dispossessed of his property.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب ترمیم نمبر ۲۱ رانا پھول محمد خان کی طرف سے ہے ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۱ کی پہلی اور دوسری سطر میں وارد ہونے والے الفاظ "سالانہ اقساط جن کی مدت بیس سال سے متجاوز نہ ہوگی" کی بجائے الفاظ "صرف زر نقد" ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : اگر آپ نے withdraw کرنی ہے تو پھر تقریر کریں ، گر withdraw نہیں کرنی تو پھر ہاؤس میں پیش کروں ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ۔ میں اپنا مقصد بیان کرنے کے بعد اسے withdraw کر لوں گا ۔ کیونکہ اس کے متعلق سمجھوتا ہوگیا ہے ۔

جناب والا ! جہاں تک اس کلاز کا تعلق ہے اس سے زیادہ بے انصافی ہوتی میں نے اپنی ہوش میں کبھی نہیں دیکھی ۔ اگر اس کلاز میں یہ شرط رکھ دیتے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے مالکان کو نقد ادائیگی کی جائے گی ۔ تو کیا ہی بہتر ہوتا ۔ جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ جو آدمی تین ایکڑ کا مالک ہے ، چار ایکڑ کا مالک ہے ، پانچ ایکڑ کا مالک ہے اور جس کی گزر اوقات اسی زمین پر ہے اب اس کے لئے یہ کر دیا گیا ہے کہ اس کو اس زمین کی ادائیگی بیس سال میں کی جائے گی ۔ اس نے اپنے بال بچوں کا پیٹ بھی اسی زمین سے پالنا ہے ۔ اس کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ اس زمین کی قیمت وصول کرتا جائے اور کھاتا جائے ۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ اس آدمی کے لئے یہ رعایت ہوتی کہ جب بھی اس کی تھوڑی سی زمین جس پر وہ گزارہ کر رہا ہے اس کو حاصل کرتے ہیں آپ اس کو نقد قیمت ادا کریں ۔ اس طرح وہ اس کے بدلے میں کوئی اور زمین خرید سکتا تھا ۔ کوئی دکان کر سکتا تھا ۔ کوئی اور کاروبار کر سکتا تھا ۔ ایک طرف تو جناب وزیر قانون بار بار فرماتے ہیں کہ غریبوں کے لئے ہم یہ کر رہے ہیں ۔ دوسری طرف چار پانچ اور چھ ایکڑ کے غریب مالکان کا خون چوس رہے ہیں ۔ جناب والا اب بتائیے کہ وہ آدمی کہاں جائے گا جس کی پانچ یا چھ ایکڑ زمین یہ لے رہے ہیں ۔ غریبوں کے لئے یہ کہہ رہے ہیں ۔ یہ ایک ایسی مثال ہے کہ حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ ۔ یعنی زمین پانچ ایکڑ کسی کی لیتے ہیں ۔ قیمت بیس سال میں کس قدر ستم ظریفی ہے ۔ جناب والا چاہئیے تو یہ تھا کہ حکومت قیمت نقد ادا کرتی ۔ تاکہ وہ آدمی اس کے عوض میں زمین خرید

لینا ۔ کوئی کاروبار ہی کر لیتا ۔ کوئی دکان بنا لیتا تاکہ وہ اپنا گزارہ کرسکے ۔ اس لئے میری تجویز یہی ہے کہ اسے قیمت نقد ادا کی جائے ۔ قیمت کی نقد ادائیگی نہایت ضروری ہے ۔ کسی آدمی کو مجبور کرنا کہ اس کا جو چھوٹا سا ٹکڑا ہے وہ اس کو بیچتا جائے اور کھاتا جائے یہ سراسر نا انصافی نہیں تو اور کیا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور چونکہ آپوزیشن نے اس میں کچھ سمجھوتا کر لیا ہے لہذا میں اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے اور قائد حزب اختلاف کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے اپنی یہ ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I withdraw my amendment.

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب والا ۔ اس ترمیم کے ذریعے بنیادی طور پر عوامی مفاد کے پیش نظر جو مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس میں چار کنال کی حد تک رقم نقد ادا کر دی جائے گی ۔ اسی سلسلے میں چونکہ مفاہمت ہوگئی ہے اس لئے میں اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اب میں رانا پھول محمد خان کی ترمیم نمبر ۴۲ لیتا ہوں ۔ رانا صاحب اب آپ اس پر تقریر کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ۔ میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ چونکہ اس معاملے میں مفاہمت ہوگئی ہے لہذا میں اس فیصلے کی پابندی کروں گا ۔ لیکن میں اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ انہوں نے جو شرط رکھی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی ہی فضول ہے ۔ جناب والا جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس آدمی کی اراضی حکومت لے رہی ہے وہ آدمی دو تین چار یا پانچ ایکڑ اراضی کا مالک ہے یا وہ آٹھ دس ایکڑ کا مالک ہے اس کی فصل بھی پکی ہوئی ہے ۔ اب اس میں انہوں نے سمجھوتے

کے تحت ۹۰ دن رکھ دئے ہیں ۔ لیکن ایک آدمی جس کی زمین لی جاتی ہے اس کی فصل بھی پکی ہوئی ہے اور اس کی ادائیگی بھی ۹۰ دن میں کی جائے گی اور وہ ۹۰ دن تک دفتروں میں بھیک مانگتا رہے گا ۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ اس کو اس پکی ہوئی فصل کا معاوضہ فوری طور پر ادا کیا جائے جس سے اسے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنا تھا ۔ زمین بعد میں قبضے میں لی جائے پہلے معاوضہ ادا کیا جائے ۔ لیکن پھر بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو اب بھی ۹۰ دن کی بجائے ۳۰ دن کر دیا جائے ۔ تاکہ وہ آدمی بھیک نہ مانگتا پھرے جس کی ساری زمین آپ نے لے لی اور اس کی پکی ہوئی فصل کا معاوضہ بھی آپ نے ۹۰ دن کے بعد دینا ہے ۔ وہ کیا کرے گا ؟ کہاں جائے گا ؟ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میری ترمیم پر اب بھی غور فرمایا جائے ۔ ۹۰ دن کی بجائے اب بھی ۳۰ دن کر دیں ۔ ان گزارشات کے بعد میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

Sardar Saghir Ahmad : I withdraw my amendment, Sir.

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

> That in Clause 11 of the Bill, the fullstop appearing at the end be replaced by a colon and the following second proviso be added thereafter, namely :
>
> Provided further that a land owner whose total land acquired does not exceed eight kanals shall have the option to select the form of payment of compensation.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

> That in clause 11 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following second proviso be added thereafter, namely :
>
> "Provided further that a land owner whose total land acquired does not exceed eight

kanals shall have the option to select the form of payment of compensation.".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Next amendment, please.

Rana K. A. Mahmood Khan : I beg to move :

That in the proviso to clause 11 of the Bill, in para (i) (a), for the word "two" occurring in line 1, the word "four" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in the proviso to clause 11 of the Bill, in para (i) (a), for the word "two" occurring in line 1, the word "four" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۱ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

سید تابش الوری : جناب والا ۔ ابھی مزید ترامیم آ رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : دونوں ترامیم آ گئی ہیں ۔ ۸ کنال والی بھی آ گئی ہے ۔

سید تابش الوری : ۹۰ دنوں والی ترمیم کہاں ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ کلاز ۱۵ میں آئے گی ۔ اب دوبارہ ضمن ۱۲ کو ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۱۱ ترمیم شدہ میں مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۲

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر ۱۲ ایوان کے سامنے زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

سید تابش الوری : جناب والا ۔ اسی سلسلے میں جو ترمیم پیش کی جا رہی ہے وہ re-draft کر رہے ہیں ۔

وزیر نو آبادیات : وہ ترمیم کلاز کے متعلق نہیں کلاز ۱۵ کے متعلق ہے ۔

سید تابش الوری : مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔ بہر حال اس سلسلے میں کیا پوزیشن ہو اگر حاجی صاحب آ جائیں تو بہتر رہے گا ۔ میرا خیال ہے ان کا انتظار کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : Next amendment is by Allama Rahmatullah Arshad.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ۔ ۹۰ دنوں کا فیصلہ ہوگیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ ترمیم میرے پاس آ گئی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : اس کو ذرا سرکولیٹ جلدی کرا دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر : وہ سرکولیٹ ہوگئی ہے ۔ آپ کو کاپی نہیں ملی ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد : کاپی میرے پاس نہیں پہنچی ۔

مسٹر سپیکر : ایک کاپی اور دے دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : I also withdraw my amendment.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب نہیں آئے ہیں ۔

It should not be considered as dropped as he is doing a very important piece of work.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۱۲ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۳

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن ۱۳ ایوان کے زیر غور ہے ۔ پہلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ کی طرف سے ہے وہ ایوان میں نہیں ہیں ۔ ان کے بعد علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی ترمیم ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker Sir, I move :

That clause 13 of the Bill, be deleted.

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود کی یہ ترمیم ایوان میں پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۱۳ حذف کر دی جائے ۔

سردار صغیر احمد : جناب والا ۔ میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ اگر ساری کلاز کو حذف کر دیا جائے تو جو کلاززہم پہلے پاس کر چکے ہیں ان کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اس لئے یہ ترمیم اب پیش نہیں ہوسکتی ۔

Mr. Speaker : Clause 13 says :

> "In case of urgency, the Deputy Commissioner may, immediately after the publicationof notice published under section 6 (1), authorise the Collector through a notification published in the official Gazette to enter upon and take possession of land which shall thereupon vest absolutely in Government or the Official Development Agency, as the case may be, free from all encumbrances :
>
> Provided that the Collector shall not take possession under this section without giving to the occupier thereof at least 24 hours notice of his intention to do so, or such longer notice as may be reasonably sufficient to enable such occupier to remove his movable property from such building or land without unnecessary inconvenience"

This is in case of urgency and there is also provision in case of non-urgency. It only relates to cases of urgency and not to the normal cases.

سردار صغیر احمد : جناب والا ۔ جو ہم نے پاس کیا ہے اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے یہ پرویژن نہایت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر : سردار صاحب 'ضروری' مختلف چیز ہے ۔

سردار صغیر احمد : جناب والا۔ اس میں lacuna رہ جائے گا۔ پرانی کلاززز پر ہم مؤثر طریقے سے کس طرح عمل درآمد کر سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر : وہ کولسی پرویژن ہے جو کلاز ۱۳ کے برعکس ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : یہ کہنا کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اس کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ الگ سوال ہے ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہاؤس کا وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے ۔ آج جو بھی افہام و تفہیم آپس میں ہوئی ہے ہمیں پوری امید ہے کہ اس سے بھی پہلے بل through ہو جائے گا اس لئے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہاؤس کا کچھ وقت بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اگر ضرورت ہوئی تو وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے گا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جو کلاز ہمارے سامنے اس وقت زیر بحث ہے اس پر اتفاق سے میری بعض اہم تراسیم ہیں وہ افہام و تفہیم کے دوران زیر بحث نہیں آ سکیں ۔ غالباً یہ ایسے سہواً ہوا ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ جب تک اس پر افہام و تفہیم نہ ہو اس کلاز کو پاس کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا ۔ یہ کلاز نہایت خطرناک ہے اس میں کلکٹر کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر نوٹس پر کسی بھی اراضی کو اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے اور اس کے لئے urgency کی تشریح موجود نہیں ہے کہ وہ کس قسم کی urgency ہوگی جس میں اس قسم کے غیرمعمولی مارشل لاء کے اختیار دیئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کیا یہ رولز میں prescribe ہوگا ۔

سید تابش الوری : میں یہ عرض کروں گا کہ یہ غیر معمولی اختیارات کلکٹر کو نہیں دیئے جا سکتے میں سمجھتا ہوں اگر اس میں افہام و تفہیم ہو جائے اور معزز وزیر متعلقہ کو اس بات پر قائل کر سکوں تو کل ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ اس پر بحث کر سکیں ۔

Makhoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, what is the decision ? Have you taken some decision in regard to the objection raised ?

Mr. Speaker : I have not accepted that objection.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, this urgency clause vests the Deputy Commissioner with such wide and vast powers that he goes unbridled. He can notify and dispossess a person within 24 hours. Previously if such a clause of urgency was put in the Land Acquisition Act, at least one could have recourse to the courts. In this very Bill recourse to the court is completely ousted and to vest the Deputy Commissioner with such powers I do not find it justifiable at all. Sir, housing schemes are usually approved by the Government. We have, during the course of our discussion with the Ministers, discussed these aspects that while under section 3 the Government was to give approval, under section 4 a complete power was given to the Deputy Commissioner to notify the area, and we were given the assurance that in clause 18 of the Bill which will come subsequently, the Government will give directions. The word "may" or "shall" way not be disputed but this provision of arbitrary clause will create a great deal of hardship, especially to the poor people who will be uprooted. They have not framed any schemes ; nobody has gone to courts ; where is the justification for the provision of urgency itself. If the Government was faced with such an acute situation, it would be understandable to vest the Deputy Commissioner with such powers. It would be appreciated that the preceding sections give adequate powers to the Deputy Commissioner. They should not take this hasty legislation into action against the subjects who have no recourse to courts at all. I request them not to press this point today till we come to some sort of agreement tomorrow.

مسٹر سپیکر : حاجی سیف اللہ صاحب آپ کی بھی الفی الفاظ میں ترمیم ہے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw, Sir.

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود کی پیش کردہ ترمیم برائے منظوری پیش ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

That Clause 13 of the Bill, be deleted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ جیسے کہ میرے فاضل دوستوں نے اس بل کے سلسلہ میں معاہدہ کیا ہے اس کے باوجود اب میں یہ گزارش کرنے پر مجبور ہوں کہ دفعہ ۱۳ ایک ایسا bomb-shell ان کاغذات میں رکھ دیا گیا ہے جو اس حکومت کو انتقامی کارروائی کرنے کے لئے کافی ہے ۔ فوری ضرورت کے دو الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے باقی کو ignore کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے یہ ترمیم دی ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۳ کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"۱۳ ۔ مالک اراضی کو معاوضہ ادا کئے بغیر اس کی اراضی سے بیدخل نہیں کیا جائے گا ۔"

کیونکہ "فوری ضرورت" کے الفاظ کا اطلاق مضحکہ خیز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پس پردہ ایک خوفناک قسم کی سازش ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا یہ بالکل صحیح ہے کہ اس دفعہ کے متعلق کوئی افہام و تفہیم نہیں ہو سکی ۔ ہاؤس کا وقت ختم ہو گیا ہے آپ اس کو کل پر ملتوی فرما دیں اور کل ہم سوالوں کے

وقفہ میں افہام و تفہیم کر لیں گے اور ایوان کی خدمت میں وہ بات پیش کر دی جائے گی -

مسٹر سپیکر : اب ایوان کی کارروائی ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)